از قلم سلویٰ جبار
اندھیرے چراغ
IG: novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اندھیرے چراغ

از

سلویٰ جبار

www.novelsclubb.com

آج پھر وہ وہیں موجود تھا۔ اس نے گردن گُھما کر چاروں طرف دیکھا تو سوائے پانی کے اور کچھ نہ تھا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس گہرے سمندر کے بیچ و بیچ اکیلا پھنس چکا ہے۔ اس نے مدد کی تلاش میں نظریں دوڑائیں لیکن ناکام رہا۔

کوئی ہے؟؟ ماما !!آپ کہاں ہیں؟ "وہ اِدھر سے اُدھر تیرتے ہوئے آوازیں لگا" رہا تھا۔ سورج کی تیز روشنی پڑنے سے سمندر کا ہلکا نیلا پانی چمک رہا تھا۔ نیم گرم پانی میں تیرتے اسے بہت سکون ملا۔ اس کا دل کیا کہ کچھ دیر یہیں رہ جائے لیکن پھر اسے یاد آیا کہ ابھی تو اسے اپنی ماں کو بھی ڈھونڈنا ہے۔

ماما !کہاں ہیں آپ؟ "اس کی آواز ایک بار پھر گونجی لیکن جواب ندارد۔ ابھی" وہ سوچ ہی رہا تھا کہ آگے کیا کرنا ہے جب اسے اپنے پیچھے لہروں کا شور سنائی دیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو دور سے ایک بہت بڑی لہر اسے اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھتے، اوپر آسمان کی جانب دیکھا تو سورج چھپ گیا تھا اور کالے، گھنے بادل چھا چکے تھے اور بجلی کڑکنا بھی شروع ہو گئی

www.novelsclubb.com

تھی۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ پانی نیم گرم سے ٹھنڈا یخ ہو گیا ہے۔ اسے اپنے ہاتھ پاؤں سُن ہوتے محسوس ہوئے اور چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا۔ وہ بڑی سی لہر اس کے قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ لہر سے دُور جانے کی کوشش میں اس نے ہاتھ پاؤں مارے لیکن ایسا لگا جیسے کسی نے اسے رسیوں سے باندھ دیا ہو۔ چند لمحوں کی بات تھی اور اب وہ اس لہر کی زد میں آ چکا تھا۔ اسے سانس نہیں آ رہا تھا۔ وہ بار بار باہر آنے کی کوشش کرتا لیکن پانی کا بہاؤ تیز ہونے کی وجہ سے دوبارہ ڈوب جاتا۔ اچانک اس کی سماعتوں میں وہ آواز پڑی جسے سننے کے لیے وہ برسوں سے تڑپ رہا تھا۔ وہ اس کی ماں کی ہی آواز تھی۔

میں ادھر ہوں۔ ادھر آؤ میرے پاس "اس کی ماں چیخ چیخ کر اسے پُکار" رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔ پلیز واپس آ جاؤ "وہ بِلک" بِلک کر رو رہی تھی۔

اس نے ایک بار پھر نکلنے کی کوشش کی لیکن اب کی بار وہ ڈوبتا چلا گیا۔ سمندر کا کھارا پانی اس کی ناک، کان اور آنکھوں میں گھستا جا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا

ماما !ماما !کہاں ہیں آپ مجھے بچائیں "وہ چیختے ہوئے اٹھ بیٹھا تو خود کو پسینے میں" شرابور پایا۔ اس نے ارد گرد دیکھا تو وہ اپنے پُرآسائش کمرے کے آرام دہ بستر پر بیٹھا تھا لیکن اس کے لیے ابھی بھی سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔ کھارے پانی کا کسیلا ذائقہ اسے ابھی بھی اپنی زبان پر محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل کی دراز کھولی اور اپنی پینک اٹیک کی گولیاں تلاش کیں اور ایک ساتھ کئی گولیاں نگل گیا۔ اب وہ بستر سے اتر کر کمرے میں ٹہلنا شروع ہو گیا۔

کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی بات نہیں۔ کوئی پانی نہیں ہے یہاں پر "وہ اونچی آواز " میں خود کلامی کرتے ہوئے بولا جب اسے سامنے سائیڈٹیبل پر رکھا پانی کا جگ نظر آیا۔ اس نے وہ پانی سے بھرا جگ اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ شیشے کا جگ کرچی کرچی ہو گیا۔ اب وہ کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا۔ ابھی وہ تازہ ہوا کھانے کی

غرض سے باہر جانے ہی لگا تھا جب بیڈ پہ پڑا اس کا فون بجا۔ اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو اس پر دلاور کالنگ جگمگا رہا تھا

اب اسے کیا موت پڑ گئی "وہ ٹھنڈا سانس خارج کرتا فون کو وہیں بجتے چھوڑ " کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

یہ جنوری کے اوائل دنوں کا وقت تھا۔ یہ منظر خیبر پختونخوا کے ضلع شانگلہ پر اترتی ایک اور خوبصورت صبح کا تھا۔ جہاں شانگلہ میں واقع "وادئ پوُرن "اپنے سر سبز و شاداب پہاڑوں اور ٹھنڈے آبشاروں سمیت دیکھنے والوں کا دل موہ لیتی وہیں شاہراہِ پوُرن پر تھوڑا آگے آئیں تو پوُرن کا یہ چھوٹا سا علاقہ "بینگالئ "بھی حُسن و دلکشی میں اپنی مثال آپ تھا۔ اب اس علاقے کے چھوٹے سے کچے مکان کی کھڑکی سے جھانکیں تو ہر روز کی طرح آج بھی وہ سب سے بے نیاز چہرے پر اداسی سجائے البم میں اپنی پُرانی تصویریں دیکھنے میں مگن تھی۔

"ہم تمہاری راہ دیکھیں گے صنم!!"

www.novelsclubb.com

"تم چلے آؤ پہاڑوں کی قسم

اس کے سکوت کو گلِ دوپہری کی آواز نے توڑا تھا جو صبح ہی صبح اپنی سُریلی آواز میں گانا گانے میں مگن تھی۔

اے خور !تہ ؐہ کوؐ) "اے بہن !کیا کر رہی ہو؟ (گلِ دوپہری نے دروازے" کی چوکھٹ میں کھڑے کھڑے پوچھا

ھیٔؐ شی) "کچھ نہیں (اس نے بے دلی سے البم بند کر کے تکیے کے نیچے رکھ" دی

تا سو پو ھیٔیؐیٔ چؐ تا سو زما ؐنہ ھیٔؐ شی نشی پتولی لالی) "تمہیں پتا ہے نا لالی" تم مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی (گلِ دوپہری نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا اور چلتی ہوئی اس کے پلنگ کے پاس آ کھڑی ہوئی۔ گُلالئی نے اسے نا سمجھی سے دیکھا

www.novelsclubb.com

جیسے اس کی بات سمجھ نہ پائی ہو۔ وہ اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کے بولی

ایک تو پتہ نئ یہ انگریز کا بچہ امارے گھر کیسے پیدا ہو گیا۔ ام نے کہا کہ تم ام" سے کچھ نئ چھپا سکتا "اس نے پشتون لہجے میں اردو بولنے کی کوشش کی۔

"جب اردو آتی ہے تو صاف اردو بولا کرو نا یہ کیا آدھی اردو آدھی پشتو "

او ہو خور تم کو کیا پتہ امارا سٹائل سب کو کتنا پسند آتا اے۔ سب کہتا اے کہ" ام بوت کیوُٹ لگتا اے۔ تم بھی پشتو سیکھ لو پھر تم بھی کیوُٹ لگے گا "گلِ نے اتراتے ہوئے کہا

کیوُٹ نہیں گلِ، پاگل لگتا ہے "لالی نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔"

اچھا بھئی تم سے کون بحث کرے۔ تم تو ہے ای کوڑ مغز "اس کی بات پہ لالی" نے اسے آنکھیں دکھائیں تو گلِ نے اسے بازو سے پکڑ کے پلنگ سے اٹھایا

اب اٹھو ادھر سے ام کو باہر کا نظارہ بھی دیکھنا اے۔ ایک تو کھڑکی والی سائیڈ" "تم لے کر بیٹھ گیا

گلِ اسے ہٹا کر پلنگ پہ چڑھ کے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جہاں بلند و بالا پہاڑ اپنی پوری شان و شوکت سے کھڑے تھے۔ لالی نے بےزاری سے اسے دیکھا جس کا روز کا یہی معمول تھا کہ کھڑکی سے لگ کر گھنٹوں بیٹھی رہتی اور شاعری لکھتی رہتی

تم تھکتی نہیں روز روز ایک ہی منظر دیکھ کے؟ "لالی کو کوفت ہوئی"

"بھلا حسین چیزوں سے بھی کوئی بےزار ہوتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"میں تو ہو گئی ہوں"

تم عقل سے پیدل جو اے "گلِ نے افسوس بھری نظر اپنی بڑی بہن پہ ڈالی" جو کہنے کو تو اس سے صرف تین سال بڑی تھی لیکن دونوں کی سوچ نے کبھی میل نہیں کھایا تھا۔ گلِ کے مطابق اس کی بہن وقت سے پہلے بوڑھی ہو چکی تھی

ہاں بھئی آپ سا سمجھدار کوئی اور کہاں "یہ کہہ کر وہ چلتے ہوئے پلنگ کے" ساتھ والی دیوار پر لگے آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گئی۔ آبشار کی طرح کمر پہ پھیلے گھنے اور سیاہ بال, بڑی بڑی سبزی مائل بھوری آنکھیں جن پر گھنیری پلکیں سایہ فگن تھیں، چھوٹی سی مغرور ناک اور کٹاؤ دار گلابی لبوں سمیت بلاشبہ وہ بے حد خوبصورت لڑکی تھی۔ لیکن غربت آہستہ آہستہ حسن کو بھی زنگ لگا دیتی ہے۔ آنکھوں کے نیچے پڑے گہرے حلقے اور زرد پیلی رنگت کے ساتھ ساتھ وہ بہت کمزور بھی تھی۔ چہرے پر سجی ہمہ وقت سنجیدگی اور آنکھوں سے چھلکتی سوگواری اسے سب سے منفرد بناتی تھی۔ اس نے اپنے بال اونچے جوڑے میں باندھے اور خود پر

ایک آخری نظر ڈال کر اپنی چادر ڈھونڈنے کے لیے کمرے پر نظر دوڑائی۔ کمرے میں صرف دو پرانے پلنگ جن کی لکڑی جگہ جگہ سے اکھڑی ہوئی تھی اور ایک لکڑی کی میز پڑی تھی جسے ڈریسنگ ٹیبل کے طور پہ استعمال کیا جاتا لیکن اس پر رکھنے کو سامان کوئی بھی نہ تھا۔ اس نے بڑھ کر سامنے والی دیوار پر لگی کھونٹی سے اپنی کالی چادر اور شولڈر بیگ اتارا اور چادر کی بُکل مار کے کندھے پہ بیگ ڈال لیا۔ اپنے کمرے سے نکل کر وہ سامنے والے کمرے میں آئی جس کے فرش پر قالین بچھا تھا۔ اس پہ اس کی ماں اور دونوں بھائی سوتے تھے۔ باپ تو کبھی گھر ہوتا اور کبھی نہیں۔ جس دن گھر ہوتا تو احاطے میں ہی چارپائی ڈال کر سو جاتا۔

اماں !اماں! میں حویلی جا رہی ہوں دیر ہو رہی ہے "اس نے نیچے سوتی اپنی" ماں کو جگایا جو طبیعت کی خرابی کی وجہ سے آج کل دیر سے ہی اٹھتی تھی۔

اچھا بیٹا خیر سے جا۔ ناشتہ کر لیا تھا؟ "سکینہ بیگم کو اس کی فکر ہوئی۔"

میں نے اور گلِ نے چائے بنا کے پی لی تھی۔ آپ بھی اٹھ کر وہی بنا لینا۔" رات کی دو روٹیاں پڑی تھیں وہ دلیر اور دمیر کے لیے رکھ دی ہیں اور سالن کا

بھی گلِ کچھ کر دے گی۔ باقی سارا راشن ختم ہو گیا ہے۔ آج خانم بی بی سے "ایڈوانس تنخواہ مانگوں گی۔ دے دی تو واپسی پہ سب لیتی آؤں گی۔

"چل ٹھیک ہے"

وہ کمرے سے باہر بنے احاطے میں آئی جہاں ایک طرف دو چارپائیاں کھڑی تھیں اور دوسری طرف غسل خانے کا دروازہ تھا۔ وہ جانے ہی والی تھی جب اسے پیچھے سے گلِ نے روکا اور آ کر اس کے گلے لگ گئی

"لالی"

"ہمم؟"

تم اداس نہ ہوا کرو۔ تم میری سب سے بہادر بہن ہو۔ "اب وہ اپنا لہجہ بھی" درست کر چکی تھی اور صاف اردو بول رہی تھی۔ لالی اس کی بات پہ مبہم سا مسکرائی اور پھر اسے پیچھے کیا

"اچھا اب پرے ہٹو۔ ڈرامے باز نہ ہو تو"

"ایک بات کہوں؟"

www.novelsclubb.com

"میں منع کر بھی دوں تب بھی تم کہاں مانو گی"

جو لوگ ماضی میں رہتے ہیں نا وہ حال کی خوشیاں بھی گنوا دیتے ہیں۔ میری مانو"

"تو ان تصویروں کو جلا دو

ماضی اتنا حسین ہو تو انسان کیا کرے۔ اور کیسے جلا دوں یہ تصویریں؟ یہی تو"

"میرا کل اثاثہ ہیں

"ماضی حسین ہو تو مستقبل کو اس سے بھی حسین بنانے کی کوشش کرنی چاہیے"

حسین مستقبل کچّے گھر والوں کے نہیں بنتے" اس نے اپنے گھر پہ نظر دوڑاتے"

ہوئے کہا۔

لیکن قسمت تو اللہ نے سب کی بنائی ہے نا چاہے وہ کچّے گھر والے ہوں یا"

"حویلیوں والے

www.novelsclubb.com

"قسمت بھی صرف حویلی والوں پر ہی مہربان ہوتی ہے"

بالکل غلط۔۔ مہربان قسمت نہیں اللہ ہوتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو امیری"

"غریبی کی بنیاد پہ نہیں نوازتا

پتہ نہیں ہمارے حالات کب بدلیں گے "اس نے تھکے تھکے انداز میں کہا"

"جب تم وقت پہ حویلی پہنچو گی"

لالی نے اپنے ہاتھ میں پکڑے چھوٹے سے موبائل پہ وقت دیکھا تو بہت دیر ہو چکی تھی

اوہو گلِ آج پھر تم نے مجھے باتوں میں لگا لیا۔ اوکے اب میں جا رہی ہوں" خداحافظ "وہ جلدی جلدی کہتی باہر کی طرف بڑھ گئ

خدا پامان "گلِ نے پیچھے سے آواز لگائی"

یہ منظر اسلام آباد کے علاقے بلیو ایریا کا تھا جسے یہاں کا کاروباری مرکز بھی سمجھا جاتا تھا۔ اسی علاقے کی ایک دس منزلہ عالیشان عمارت کے سامنے بلیک مرسیڈیز آ کر رکی جس کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا۔ بلیک تھری پیس سوُٹ ،سنیک لیدر کے جوتے اور رولیکس کی مہنگی ترین گھڑی پہنے وہ اپنی شاندار اور

بارعب پرسنیلٹی سمیت کوئی عام آدمی ہرگز معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اس نے سن گلاسس اتار کر عمارت کا جائزہ لیا اور گارڈز کو وہیں رکنے کا اشارہ کرتا عمارت کی جانب بڑھ گیا۔ عمارت کے باہر کھڑے گارڈز نے کسی کو آتے دیکھا تو چیکنگ کے لیے آگے بڑھے لیکن پھر مقابل شخصیت کو پہچان کر فوراً ہی پیچھے ہو گئے اور جھٹ سے سلام کیا جس کا جواب وہ سر کے خم سے دیتا عمارت میں داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر سامنے لگی گھڑی پہ گئی جو دوپہر کے بارہ بجا رہی تھی۔ ریسپشن پہ کھڑی لڑکی نے جسے یہاں آئے چند ہی دن ہوئے تھے اسے نام درج کرنے کے لیے روکا تو وہ اسے ایک سرد نظر سے نوازتا آگے بڑھ گیا۔ دوبارہ اسے روکنے کی ہمت وہ خود ہی نہ کر پائی تھی۔

تم پاگل ہو یا جان پیاری نہیں ہے؟ "اس کے جاتے ہی اس لڑکی کی کولیگ" نے آ کر کہا

www.novelsclubb.com

کیا مطلب؟ ایک تو وہ آدمی بغیر آئیڈنٹٹی بتائے چلا گیا اب سر میری کلاس لیں" گے اوپر سے تم کیا باتیں کر رہی ہو؟ "اس نے چِڑتے ہوئے کہا

لگتا ہے تم نیوز نہیں دیکھتی ورنہ تمہیں پتہ ہوتا کہ وہ کون ہے "وہ یہ کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ پیچھے سے اس لڑکی نے اس کی پشت کو دیکھا جو لفٹ میں چڑھ چکا تھا۔

آٹھویں منزل پہ لفٹ سے باہر نکل کر وہ سیدھا باور حیات کے آفس کی طرف بڑھا اور بغیر ناک کیے خاموشی سے اندر داخل ہو گیا۔ اندر آتے ہی وہ اسے سامنے کرسی کا رُخ دیوار کی طرف کیے فون پہ کسی سے بات کرتا نظر آیا۔

جی جی آپ بالکل فکر ہی نہ کریں۔ ارے ہم کیا جانیں کسی میر ویر کو۔ یہاں" صرف ہمارا آرڈر چلتا ہے۔ آپ بے فکر رہیں "اس نے کرسی کا رُخ موڑا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کا رنگ اُڑ گیا اور موبائل ہاتھ سے گرتے گرتے بچا لیکن پھر جلد ہی اپنے تاثرات پر قابو پا کر فون بند کیا اور اسے دیکھا جو اس کے سامنے والی کرسی کھینچ کر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔ ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کے اس نے ٹھوڑی کے نیچے جمائی اور دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں سامنے پڑا پین گھمانے لگا۔

آج بڑے بڑے لوگوں نے ہمیں کیسے یاد کر لیا "باور نے مصنوعی ہنسی ہنستے ہوئے کہا

ویسے تو ہم آپ جیسوں پہ اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرتے لیکن کیا کریں کچھ" بچے بہت نافرمان ہو گئے ہیں۔ "اس نے باور کی طرف بغیر دیکھے کہا پھر اٹھ کر اپنے بائیں جانب موجود گلاس وال کے پاس کھڑا ہو کر باہر دیکھنے لگا۔

شریف لوگوں کو بے وقت تنگ کرنا اچھی بات نہیں ہوتی "باور خود کو پر سکون" ظاہر کر رہا تھا لیکن حقیقت میں اس کا سانس خشک ہوا جا رہا تھا

آپ جیسے شریف اگر شرافت سے بات سمجھ جائیں تو ہم جیسوں کو تکلیف ہی" نہ کرنی پڑے "وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

جانتے ہیں باور صاحب میں لوگوں کو صرف دو ہی صورتوں میں زندہ رکھتا" ہوں۔ یا تو وہ میرے کام آ رہے ہوں یا مستقبل میں وہ میرے کام آنے والے ہوں "وہ ہنوز باور کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔

اور اب آپ میرے کسی کام کے نہیں رہے "اس نے مڑ کر باور کی آنکھوں" میں دیکھتے ہوئے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔ باور کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ

www.novelsclubb.com

ہونے لگی۔ اس سے پہلے کے باور کچھ کرتا وہ اس کی طرف بڑھا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے چاقو نکال کر اس کی شاہ رگ پہ پھیر دیا۔ خون کا فوارہ اس کی گردن سے نکلا اور بھل بھل نکلتا خون نیچے بچھے قالین میں جذب ہونے لگا۔ وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر چاقو سے ٹپکتے خون کو باور کی لاش سے صاف کرتا سرد لہجے میں بولا

"دھوکے بازوں کا یہی انجام ہوتا ہے"

اس نے چاقو واپس جیب میں رکھا اور مضبوط چال چلتا باہر نکل گیا۔

پاکستان کا مشہور بزنس ٹائیکون جو اپنی بزنس سکلز سے زیادہ اپنی لُکس کے لیے جانا جاتا تھا۔ جب وہ بات کرتا تو لوگ ٹھہر کے سنتے اور جب خاموش ہو جاتا تو اس کے بولنے کا انتظار کرتے۔ جب وہ نظر اٹھا کر دیکھتا تو سب نظریں جھکا لیتے اور جب نظریں جھکاتا تو سب کی نظریں اس کے وجیہہ چہرے پہ ٹکی ہوتیں۔ اس کی آنکھیں ہلکے نیلے رنگ کی تھیں جیسے سمندر نے اپنا رنگ ان میں چھوڑا ہو۔ اس کے چہرے پہ ہر وقت ایسی مسکراہٹ سجی رہتی جیسے دنیا فتح کرنے آیا ہو۔ وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔ ہاں وہ اتنا ہی حسین تھا جیسے افسانوی کردار ہو۔ وہ

www.novelsclubb.com

مغرور شہزادہ انڈرورلڈ کی دنیا کا بے تاج بادشاہ تھا۔ لوگ اس کی عزت کرتے نہیں تھے وہ اپنی عزت خود کرواتا تھا۔ اس کا نام میر تھا اور لوگ اسے عزت سے جاہ کہہ کر پکارتے تھے۔

آج پھر اسے دیر ہو گئی تھی۔ گُلالئی کا گھر بینگالئی میں تھا جب کہ خانوں کی حویلی آلوچ میں تھی۔ آلوچ بھی پوُرن کا ہی علاقہ تھا لیکن اس کے حالات باقی علاقوں سے بہت بہتر تھے۔ یہاں پر ہاسپٹل، سکول، کالج، بینک اور تقریباً تمام سہولیات موجود تھیں۔ یہاں زیادہ تر کاروباری لوگ آباد تھے۔ یہ بینگالئی سے گاڑی یا موٹر سائیکل پر آنے والوں کے لیےطپ تقریباً پانچ منٹ کی مسافت پر تھا لیکن گلالئی کو روز یہ سفر پیدل طے کرنا ہوتا تو اسے یہ فاصلہ بھی بہت لگتا تھا۔

وہ حویلی کے مین گیٹ کے سامنے آ کر رکی تو خان بابا نے اسے پہچانتے ہوئے گیٹ کھولا۔ وہ انہیں سلام کرتی گیٹ سے اندر آئی اور حویلی کے دروازے تک

www.novelsclubb.com

بنی پتھریلی روش پہ چلنے لگی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو حویلی ابھی بھی دُور نظر آ رہی تھی۔ یہ ایک تین منزلہ عالیشان محل نما حویلی تھی جس کا رنگ سنہری مائل تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے پوری حویلی سونے کے پانی میں نہائی ہو۔ حویلی کے بیرونی نقشے کی طرف آئیں تو پہلی منزل میں بڑا سا برآمدہ تھا جو پانچ ستونوں پر کھڑا تھا۔ ان ستونوں پر مختلف نقش و نگار بھی بنائے گئے تھے۔ بالائی منزل کی تین بالکنیاں تھیں اور درمیان والی بالکنی تک باہر سے ہی دو طرفہ سیڑھیاں جاتی تھیں جب کہ تیسری منزل کی دو بالکنیاں تھیں۔ اس حویلی کی انفرادیت کی ایک بڑی وجہ اس کا رنگ تھا۔ دن کے وقت سورج کی روشنی اس پہ پڑتی تو یہ سنہری رنگ کی بدولت چمکنے لگتی اور رات کے وقت بھی اس کی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لیے حویلی کے برآمدے، بالکنیوں اور چھت کے بنیروں پہ پوری رات چراغ جلتے رہتے۔ اسی لیے یہ چراغوں والی حویلی کے نام سے مشہور تھی۔ حویلی کے آگے بڑا سا پائیں باغ بھی تھا جس میں بے شمار درخت لگے تھے جن میں سے اکثر پر مختلف پھل بھی لگتے تھے۔ باغ کے درمیان میں پتھریلی روش بنائی گئی تھی جو مین گیٹ سے حویلی کے دروازے تک جاتی اور باغ کو دو حصوں میں تقسیم کرتی تھی۔ دونوں حصوں میں دو دو پتھروں کے فوارے بھی نسب تھے جن

www.novelsclubb.com

کے پتھروں کے بیچ میں لائٹیں جب کے گولائی میں ارد گرد چراغ جلتے تھے۔ دائیں جانب ایک بڑا سا آبنوسی لکڑی کا جھُولا بھی موجود تھا۔ ویسے تو پورا باغ ہی پھولوں سے بھرا ہوا تھا لیکن پتھریلی روش کے دونوں طرف خاص طور پہ کیاریاں بنا کر لال گلاب اور رات کی رانی لگائی گئی تھی جس کی بدولت رات کے وقت پورا باغ مہکا رہتا۔ روش کے دونوں طرف بھی قطار کی صورت میں چراغ موجود تھے۔ وہ روش پہ چلتی ہوئی حویلی کے بڑے سے لکڑی کے دروازے تک پہنچی اور بڑی مشکلوں سے بھاری بھرکم دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔ اندر داخل ہوتے ہی سفید اور سنہرے امتزاج سے سجا عالیشان ہال کمرہ آتا تھا جہاں زیادہ تر خانم بی بی موجود ہوتی تھیں۔ اسُی کمرے میں سے بالکل باہر جیسی ہی دو ،طرفہ سیڑھیاں دوسری منزل تک جاتی تھیں۔ کمرے کے دائیں جانب لونگ روم ڈرائینگ روم اور ڈائینگ روم کے دروازے تھے جب کہ بائیں جانب مہمان خانہ اور اس کے آگے دو گیسٹ رومز تھے۔ وہ روازنہ مہمان خانے میں ہی بیٹھا کرتی تھی۔ دوسری یا تیسری منزل تک جانا اسے کبھی نصیب ہی نہیں ہوا تھا۔ وہ اندر داخل ہوئی تو مہمان خانے کو سرخ اور کالے امتزاج سے سجایا گیا تھا۔ یہاں صوفے موجود نہیں تھے کیونکہ وہ خاص مہمانوں کے لیے دوسرے مہمان خانے

www.novelsclubb.com

میں موجود تھے جس کا دروازہ باہر سے ہی جاتا تھا جب کہ یہاں پر فرش پہ دبیز قالین بچھا کر چاروں طرف گاؤ تکیے لگائے گئے تھے جسے مجلس کہا جاتا ہے۔ وہ اندر داخل ہوئی تو بچے پہلے سے ہی اس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ اسے دیکھ کر سب نے ایک ساتھ سلام کیا۔ وہ جواب دیتی ان کے ساتھ ہی جا کر بیٹھ گئی۔

استانی صاحبہ آج آپ کو دیر ہو گئی؟ "ازمیر خان نے پوچھا"

ہاں بسس راستے میں لیٹ ہو گئی "اس نے ہلکا سا مسکرا کے کہا"

ام سب تو خوش ہو گئے کہ آج امارا چھٹی ہو گا "ازلان خان مایوسی سے بولا" جس پہ باقی سب نے بھی افسردگی سے سر ہلایا۔

چھٹی ہو گا نہیں ہو گی "لالی نے اس کی تصحیح کی جس پہ وہ منہ بنا کر رہ گیا"

چلو اب جلدی سے سب اپنی کتابیں نکالو "ابھی وہ یہ کہہ ہی رہی تھی جب" اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ماہ جبین خان کھڑی تھیں۔ لالی نے انہیں سلام کیا جس کا انہوں نے خوشدلی سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

آج تمہیں دیر ہو گئی۔ میں سمجھی شاید چھٹی کر لی ہے۔ "انہوں نے نرمی سے" مسکراتے ہوئے کہا

"نہیں خالہ چھٹی کہاں افورڈ کر سکتی ہوں میں"

"ہمم !اچھا یہ بتاؤ کچھ کھاؤ پیو گی؟"

نہیں مجھے بالکل بھوک نہیں ہے "بھوک تو اسے بہت لگی تھی۔ صبح بھی صرف" چائے ہی پی تھی۔ لیکن اوپر سے اس نے صرف اتنا ہی کہا

چلو پھر تم پڑھاؤ آرام سے "وہ جانے لگیں تو لالی نے انہیں روکا اور پھر بچوں" کی طرف دیکھا جو باتوں میں مگن تھے پھر آہستگی سے بولی

"وہ خالہ دراصل مجھے کچھ ایڈوانس چاہیئے تھا اگر ہو سکے تو"

تمہیں تو پتہ ہے گُلالئی کہ یہ سب معاملات خانم بی بی ہی دیکھتی ہیں۔ انہیں" سے بات کر لینا "انہوں نے ٹھنڈی سانس خارج کر کے کہا

جی میں کر لوں گی "نظریں جھکا کر وہ رُخ پھیر کر بچوں کی طرف متوجہ ہوئی۔"

ماہ جبین خان افسردگی سے سر ہلا کر باہر چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

چراغوں والی حویلی ببرک خان کی ملکیت تھی جنہیں سب بڑے خان کے نام سے جانتے تھے۔ بڑے خان کی شادی اپنے چچا کی بیٹی نگینہ سے ہوئی تھی جنہیں سب خانم بی بی کہتے تھے۔ بڑے خان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ بڑے بیٹے کا نام علی شیر تھا جن کی شادی انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کی بیٹی زرمینے خان سے کی تھی جب کہ چھوٹے بیٹے اسفندیار خان کی شادی انہوں نے اپنی ہی برادری میں ماہ جبین خان سے کی تھی۔ سب سے چھوٹی بیٹی صبا خان کا برادری میں کوئی جوڑ موجود نہیں تھا۔ بھائیوں نے بہت زور دیا کہ ان کی بہن کی شادی برادری سے باہر کر دیں لیکن بڑے خان اپنے اصولوں کے پکے تھے۔ اسی ضد میں صبا خان کی عمر نکل گئی۔علی شیر کے دو بیٹے شاہمیر علی خان اور دلاور علی خان اور دو بیٹیاں نازنین علی خان اور شازمینے علی خان تھیں۔ شاہمیر تینتس جب کہ نازنین بتیس سال کی تھی اس سے چھوٹا دلاور انیتس اور سب سے چھوٹی شازمینے بیس سال کی تھی۔ اسفندیار خان کی دو بیٹیاں شہر بانو اور امبرین خان اور ایک

www.novelsclubb.com

بیٹا ازلان خان تھا۔ شہر بانو سولہ اور ازلان خان تیرہ سال کا تھا جب کہ سب سے بڑی بیٹی امبرین چھبیس سال کی تھی جس کی شادی سولہ سال کی عمر میں بڑے خان نے اپنے دوست کے بیٹے جمشید خان سے کروا دی تھی۔ امبرین کی دو بیٹیاں پری وش اور وجیہ اور ایک بیٹا ازمیر خان تھا۔ ازمیر دس سال کا جب کہ اس سے چھوٹی دونوں جڑواں بہنیں آٹھ سال کی تھیں۔ تین سال پہلے ہی امبرین کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا تب ہی وہ اپنے بچوں کے ساتھ اسی حویلی میں آباد تھی۔

گلالئی کی ماں سکینہ بیگم، بڑے خان کی چھوٹی بہو ماہ جبین خان کی بچپن کی دوست تھی یہی وجہ تھی کہ لالی انہیں خالہ کہتی تھی لیکن یہ غلطی اس نے دوسروں کے سامنے کبھی نہیں کی تھی کیونکہ ایک بار وہ اس کا انجام دیکھ چکی تھی۔ پہلے پہلے تو سکینہ بیگم گھروں میں کام کر کے گھر کا خرچ چلاتی تھیں لیکن جب سے وہ بیمار ہوئی تھیں تب سے ہاتھ بہت تنگ ہو گیا تھا۔ جب گلالئی نے انٹر پاس کر لیا تو ماہ جبین خان کے کہنے پر خان بی بی نے اسے گھر کے سب بچوں کو پڑھانے کی نوکری دے دی کیونکہ ان کے ہاں بچوں کو سکول وغیرہ بھیجنے کا رواج نہیں تھا ہاں البتہ مدرسے ضرور بھیجتے تھے۔ گُلالئی شہر سے پڑھ کر

www.novelsclubb.com

آئی تھی تبھی اس نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ حویلی میں بچوں کی اردو بھی کافی حد تک بہتر کروادی تھی۔ گُلالئ کے گھر کا خرچ صرف اسی کی تنخواہ سے چلتا تھا۔

وہ سڑک پر تیزی سے چلتی جا رہی تھی اور آج کا سارا واقع اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا

خانم بی بی ...وہ ..دراصل مجھے کچھ ایڈوانس چاہیے تھا۔ "اس نے کچھ ہچکچاتے" ہوئے کہا

ایڈوانس مطلب؟ "انہوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا"

www.novelsclubb.com

کچھ پیسے چاہئے تھے تنخواہ میں سے۔۔ اگلے مہینے میں کاٹ لیجیے گا۔ "اس نے" نظریں جھکائے دھیمے لہجے میں کہا

دیکھو گُلالئ ام نے پہلے ای تمہیں بہت مشکلوں سے رکھا اے۔ ورنہ بڑے خان" تو ہرگز اس بات پہ راضی نہیں کہ باہر کا کوئی لڑکی حویلی کے بچوں سے بات بھی کرے۔ پھر تم تو جانتا اے نا کہ تمہارے بارے میں لوگ کیسی کیسی باتیں کرتا اے۔۔ اوپر سے روز روز تم یہ کیا کہہ رئی تھی ایڈوانس مانگنے آ جاتا۔۔ جتنی تنخواہ ام تم کو خدا ترسی میں دیتا اے نا اتنا کوئی بھی نہ دے۔۔ اگر تمہیں کم لگتا اے تو بےشک کوئی اور گھر دیکھ لو۔۔ امید اے تم سمجھ گیا ہو گا "انہوں نے بغیر لگی لپٹی کے کہہ دیا۔ ویسے بھی انہیں گُلالئ کچھ خاص پسند نہیں تھی۔

جی میں سمجھ گئی۔۔ معذرت خواہ ہوں آئندہ شکایت کا موقع نہیں دوں گی "وہ" آنکھوں میں آتے آنسو پیچھے دھکیلتی بمشکل بولی

پیچھے سے آتی گاڑی کی آواز نے اسے سوچوں سے نکالا۔ وہ اس وقت سڑک کنارے چلتی ہوئی جا رہی تھی۔ سڑک کے ایک طرف اونچے پہاڑ تو دوسری طرف گہری کھائیاں تھیں۔ دور نظر آتے سر سبز پہاڑوں پر سورج کی روشنی کچھ اس طرح پڑ رہی تھی جیسے ان کی چوٹیوں پر کوئی سنہری مائع انڈیل دیا گیا ہو۔ پہاڑوں سے نکلتے ٹھنڈے ٹھار آبشار اور وقفے وقفے سے بنے چھوٹے چھوٹے گھر

بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ یہ منظر واقعی اتنا حسین تھا کہ کسی کو بھی گھنٹوں جکڑ کے رکھ سکتا۔ لیکن وہ اس سب سے بےنیاز فالحال صرف یہ سوچ سوچ کے ہلکان ہو رہی تھی کے گھر خالی ہاتھ کیسے جائے گی؟ ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی گُم تھی کہ اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے مڑ کے دیکھا تو بلیک کلر کی کھدّر کی شلوار قمیض پہنے، کندھوں پہ براؤن گرم شال ڈالے، چھے فُٹ سے نکلتے قد، کسرتی جسم، گہری کالی آنکھوں، گھنی داڑھی، اور موچھوں تلے عنابی لبوں والا وہ اور کوئی نہیں دلاور علی خان ہی تھا۔ اس نے مسکرا کر سر کو خم دیا تو لالی جو اپنی ہی سوچوں میں گھری انجان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی واپس ہوش کی دنیا میں آئی۔

السلام علیکم "لالی نے جلدی سے کہا"

"وعلیکم سلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔ کیا حال ہے گُلالئ"

ٹھیک ہوں "اس نے آہستگی سے کہا"

لگ تو نہیں رہیں "اس نے جانچتی نظروں سے لالی کو دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

آپ کے لگنے کی تو کیا ہی بات ہے "وہ سر کو جھٹک کر آگے چل پڑی تو وہ" بھی اس کے پیچھے آیا۔

موسم کچھ خراب لگ رہا ہے "اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا لیکن دیکھ وہ" لالی کو ہی رہا تھا۔ لالی نے آسمان کی طرف دیکھا جو بالکل صاف تھا اور سورج بھی اپنے پورے جوبن پر تھا۔ پھر اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بولی

"جی بالکل۔ لگتا ہے بہت تیز بارش بھی ہونے والی ہے"

بارش کا تو پتہ نہیں البتہ بوندا باندی تو ابھی سے ہی شروع ہو گئی ہے "اس کا" اشارہ گلالئی کی آنکھ سے لڑھکتے آنسو کی طرف تھا جو انجانے میں بہہ نکلا تھا

بنجر زمین پہ نہ بوندا باندی اثر کرتی ہے نہ تیز بارش۔ میری زندگی بھی بالکل" کسی تپتے صحرا جیسی بنجر ہے اور میں اس مسافر جیسی ہوں جو صحرا کے بیچ و بیچ بے سر و سامان پھنس جائے اور زندگی کی تلاش میں ادھر سے ادھر بھاگتا پھرے۔ نہ کوئی امید ہو اور نہ ہی کوئی خوشی کی نوید۔ بس دُور تک پھیلی تپتی ریت۔ "وہ اپنے ہی دھیان میں بولتی جا رہی تھی اور آنسو اس کی آنکھوں سے

ٹپ ٹپ گرتے جا رہے تھے۔ دلاور کو اس کے آنسو بہت تکلیف پہنچا رہے تھے لیکن وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنا دل ہلکا کر لے

اور میری کیا اہمیت ہے اس بنجر صحرا میں "وہ اس کے خاموش ہونے پر بولا"

سیراب۔ صحرا میں بھٹکے مسافر کو نظر آتا وہ سیراب جو اسے اپنی طرف کھینچتا" "ہے لیکن اس کا حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ بلکہ بچی کھچی ہمت بھی ضائع ہو جاتی ہے

اب اس کے آنسو تھم چکے تھے

لگتا ہے موسم صاف ہو گیا ہے "دلاور ہلکا سا مسکرا کر بولا۔ وہ اس سے دو" قدم پیچھے چل رہا تھا۔ لالی نے مڑ کر دیکھا تو دلاور کے ہاتھ میں اس کی چادر کا پلوٗ تھا جسے وہ جلدی سے چھوڑ چکا تھا۔ لالی نے اسے نا سمجھی سے دیکھا اور پھر اس کی اگلی بات پہ اسے شدید حیرت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

آپ اپنی ساری پریشانیاں میرے سر ڈال دیں اور بے فکر ہو جائیں۔ دلاور علی" خان کبھی آپ کا سر جھکنے نہیں دے گا "اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی جس کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ نظریں جھکا گئی۔

اور دلاور علی خان ایسا کیوں کرے گا؟ "گلِ نے ہنوز نظریں جھکائے آہستہ سے" کہا

کیونکہ وہ آپ کو پہلے بھی ہزار دفعہ بتا چکا ہے اور اب بھی بتا رہا ہے کہ وہ" آپ سے بہت محبت کرتا ہے "اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر نظریں جھکائے خاموشی سے کھڑی رہی پھر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

بے جوڑ محبتیں وقت پر ہی قربان کر دینی چاہئیں ورنہ ان کی جستجو میں انسان" "خود قربان ہو جاتا ہے

وہ اور لوگ ہوتے ہوں گے جو اپنی محبت کو اتنی آسانی سے جانے دیتے" ہونگے۔ دلاور علی خان محبت کی خاطر سب قربان کر سکتا ہے لیکن محبت کو کبھی قربان نہیں کر سکتا "وہ نظریں جھکا کر سنجیدگی سے کہہ رہا تھا لیکن لالی کو لگا جیسے اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں

یہ تو وقت ہی بتائے گا "وہ پھر سے مڑی اور چل دی۔"

www.novelsclubb.com

کہیں تو گھر چھوڑ دوں؟ "اس نے آج بھی ہر روز والی آفر کرائی جسے رد کرتی " وہ تیز تیز قدم اٹھاتی چلتی رہی۔ وہ دُور تک جاتے اسے دیکھتا رہا اور پھر سر جھٹک کر واپس چلا گیا۔

وہ گھر پہنچی تو اندر داخل ہوتے ساتھ ہی دلیر اور دمیر بھاگتے ہوئے اس کے پاس پہنچے۔

لالی باجی تم راشن لے آیا؟ ام کو بہت بھوک لگ رہا تھا "وہ دونوں یک زبان" ہو کر بولے

کیوں تم لوگوں نے ناشتہ نہیں کیا کیا؟ "اس نے پیچھے سے آتی گلِ کو سوالیہ " نظروں سے دیکھا

www.novelsclubb.com

میں کیا کروں گھر میں کچھ تھا ہی نہیں پکانے کو تو میں نے انہیں چائے کے" ساتھ کل کی دو روٹیاں دے دیں لیکن ان شہزادوں کی ناک پر کچھ ٹکتا ہی کہاں ہے؟ "وہ کچھ خفگی سے کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی جو کمروں کے ساتھ ہی

موجود تھا۔ پیچھے سے گلِ نے بڑی مشکل سے اپنے تاثرات پر قابو پا کر اپنے بھائیوں کو دیکھا جو امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

وہ آج واپسی پہ دیر ہو گئی تھی نا تو میں نے سوچا اماں پریشان نہ ہو جائیں اس" لیے گھر آ گئی۔ ابھی تھوڑی دیر تک جا کے سب لے آؤں گی۔ اچھا؟ "وہ جھوٹی تسلی دلاتے ہوئے بغیر ان کا جواب سنے کمرے میں آ گئی۔ اس نے بیگ اور چادر اتار کے پلنگ پہ پھینکے اور سر پکڑ کے وہیں بیٹھ گئی

یا اللہ میری مدد فرما "وہ مستقل یہی بڑبڑا رہی تھی جب کسی خیال کے تحت " اٹھ کھڑی ہوئی تو پلنگ سے نیچے لٹکتی اس کی چادر پیروں میں آ گری۔ اس نے اسے اٹھایا تو اس کے پلو کو دیکھ کر ٹھٹکی جو بندھا ہوا تھا۔ اسے کھول کر دیکھا تو اندر سے پانچ پانچ ہزار کے کئی نوٹ نکلے۔ کافی دیر وہ انہیں منہ کھولے بے یقینی سے دیکھتی رہی اور بار بار پلکیں جھپک کے اچھی طرح ان کا جائزہ لیا۔ جب یقین ہو گیا کہ وہ اصلی ہیں تو پھر وہ اس سوچ میں پڑ گئی کہ یہ آئے تو آئے کہاں سے۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی جب اچانک اس کے ذہن میں کچھ دیر پہلے کا

واقع آیا جب دلاور اس کا پلوؤ پکڑے کھڑا تھا۔ اسے اچانک اپنے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکتا محسوس ہوا۔

یہ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔ اس طرح کی حرکت کر کے کیا وہ میری محبت خریدنا" "چاہتے ہیں۔ میں کل ہی جا کر ان کے منہ پہ یہ پیسے ماروں گی۔

باجی تم کب جائیگا ام کو واقعی بہت بھوک لگی اے "اس نے دلیر کی آواز پہ" چونک کے اسے دیکھا جس کا چہرہ بھوک سے مرجھایا ہوا تھا۔ پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے پیسوں کو دیکھا ایک نوٹ نکال کے باقی ویسے ہی پلوؤ سے باندھ دیے۔

تم چلو میں آ رہی ہوں "یہ کہہ کر وہ وہیں بیٹھ کر کچھ دیر اس نوٹ کو گھورتی" رہی اور پھر مرے مرے قدموں سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سوُٹ کیس میں جلدی جلدی اپنے کپڑے رکھ رہا تھا جب دروازہ کھول کر احیان اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم "اس نے گرم جوشی سے اسے سلام کیا جس کا میر جاہ نے سر کے خم سے جواب دیا

وہ دونوں بازو پھیلائے اس کی طرف بڑھا تا کہ اسے گلے لگا سکے لیکن وہ ایک نظر اسے دیکھ کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"ایسی بھی کیا بے مروتی" احیان نے کچھ خفگی سے کہا۔

"کسی کے گھر آنے سے پہلے اطلاع کرتے ہیں" اس کی بھاری، رعب دار آواز کمرے میں گونجی

"ان ادب و آداب کا خیال تب بھی رکھا کریں جب بے دھڑک لوگوں کے گھروں میں گھُس جاتے ہیں۔"

"تم میں اور مجھ میں فرق ہے" میر جاہ نے کچھ جتاتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں بہت کچھ بلکہ زمین آسمان کا فرق ہے شکر الحمداللہ" اس نے منہ بنایا

"کیوں آئے ہو؟" اس نے الماری سے مزید کپڑے نکالتے ہوئے کہا

"تمہیں بتانے کہ آج دوپہر کو قتل ہوا ہے ایک"

اس کی بات پہ میر جاہ خاموش ہی رہا

"پوچھوگے نہیں کس کا؟" وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے بولا۔ میر جاہ نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا جو بالکل اس کے ساتھ کھڑا بازپرس کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"مشہور بزنس مین باور حیات کا"

"اچھا"

"تمہیں حیرت نہیں ہوئی"احیان کو الجھن ہوئی اس کے ایسے رد عمل پہ

"ہاں بہت"وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ بولا

"تم نے تو نہیں کیا کہیں؟"وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

"میں کیوں کروں گا؟"

"تمہارا مخالف جو تھا"

"میرا مخالف اتنا کمزور نہیں ہو سکتا کہ نامعلوم فرد کے ہاتھوں قتل ہو جائے"

"پھر پاشا کا تھا؟"

www.novelsclubb.com

"تمہارا زیادہ سگا تھا جو غم منا رہے ہو؟"وہ بیزاری سے بولا

"تم سیدھا جواب دوگے کہ نہیں؟ تم نے ہی کیا ہے نا اسے قتل؟ اور اب یہ سامان پیک کر کے بھاگ رہے ہو یہاں سے؟'اس نے اپنی طرف سے پوری کہانی تیار کر رکھی تھی۔ میر جاہ اس کی بات پہ مسکراہٹ چھپاتا صرف اسے دیکھ کے رہ گیا۔

"میں اتنا کمزور نظر آتا ہوں کہ قتل کر کے بھاگ جاؤں گا۔میر جاہ سب کچھ ڈنکے کی چوٹ پہ کرتا ہے"

"ہاں تو دن دہاڑے قتل کر کے آیا ہے نا میر جاہ" وہ اس کی آواز کی نقل اتارتے بولا

"دلاور کی کال آئی تھی" وہ اس بات سے اس کا دھیان ہٹانے کو بولا جس میں وہ کامیاب بھی ہو چکا تھا۔

"کیا مطلب؟ پہلے کیوں نہیں بتایا؟ کیا کہتا ہے وہ؟ صلح ہو گئی؟" وہ ایک ہی سانس میں کہہ گیا

"بلا رہا تھا" وہ کہہ کے پھر چپ ہو گیا

"یار تم پوری بات بتاؤ گے؟" احیان چِڑ کے بولا

"اسی کے ضروری کام سے جا رہا ہوں"

"کون سا کام؟" اسے تجسس ہوا

"واپسی پہ بتاؤں گا جب خیر خیریت سے ہو جائے گا"

"اچھا جا کہاں رہے ہو؟" وہ اس کی عادت سے واقف تھا۔اس نے جو نہیں بتانا ہوتا تھا وہ نہیں بتاتا تھا اس لیے اس نے بھی زیادہ نہیں کریدا

"وہیں جہاں نہ جانے کی قسم کھائی تھی" وہ ایسے ہی بات کیا کرتا تھا ڈھکے چھپے انداز میں۔اسے تربیت ہی ایسے دی گئی تھی۔

"اوواہ جی واہ۔اس تبدیلی کی وجہ؟"احیان کو خوشگوار حیرت ہوئی

"عائشہ" وہ صرف اتنا کہہ کے پھر خاموش ہو گیا

"کیا ہوا ہے اسے؟ وہ ٹھیک تو ہے نا؟"احیان کو فوراً اس کی فکر نے آگھیرا

"ٹھیک ہے بالکل۔اور اب چُپ کر جاؤ اس سے زیادہ میں ابھی کچھ نہیں بتاؤں گا" میرجاہ کو اس کی تفتیشی عادت سے بہت چِڑ تھی۔

"اچھا اچھا بس وہ خیریت سے ہو۔اور مجھے کیا چاہیئے" آخری جملہ اس نے آہستگی سے بولا

"کب جاؤ گے؟"

"کل دوپہر" مختصر جواب دیا گیا۔

احیان کچھ دیر اس کی کاروائی دیکھتا رہا پھر کمرے میں چھائی خاموشی سے تنگ آکر بول پڑا

"یہ بتاؤ کہ کل جو میں نے بات کی تھی اس پہ غور کیا؟ کیا ارادہ ہے؟"ہر بار کی طرح آج بھی اس نے اپنا پسندیدہ موضوع چھیڑا

"اب یہ مت کہنا شادی کا' وہ پہلے سے ہی اس کی بات جانتا تھا

"شادی کر لو میر" وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جس کا چہرہ ہنوز بے تاثر تھا۔

"شادی کے لیے محبت درکار ہوتی ہے" اس نے ہر بار کی کہی بات دہرائی

"محبت تو تجھ جیسے کو ہونے سے رہی۔ بوڑھا ہو جائے گا کچھ خیال کر لے"

"بوڑھا تو کب کا ہو گیا"

اس کی بات پہ احیان نے اوپر سے نیچے تک اسے دیکھا جو بلیک جینز پہ لائم کلر کی کالر شرٹ پہنے بازو آستینوں تک موڑے ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لیکن چہرے سے خطرناک لگ رہا تھا۔

"ہاں کچھ زیادہ ہی بوڑھے ہو گئے ہو۔۔پتا نہیں کون سی بد نصیب لڑکی کے نصیب میں تم لکھے ہو؟"

"مجھے نہیں لگتا کہ ایسی کوئی لڑکی ہے" میر جاہ نے کندھے اچکا کر بے پروائی سے کہا

"خیال ہی کرنا۔ پھولوں کے شہر جا رہے ہو۔ کہیں کوئی پھول پسند آ گیا تو توڑ ہی نہ لانا" احیان کی بات پہ اس کے حرکت کرتے ہاتھ کچھ لمحوں کے لیے تھم گئے

"پھول ٹوٹیں تو مرجھا جاتے ہیں" وہ پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر کیا کرو گے ؟"

" بھنورا بن جاؤنگا اور اسی پھول کے ارد گرد گھومتا رہوں گا" میر جاہ کے سنجیدگی سے کہنے پہ احیان کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔اس کے ہونٹ بھی مسکراہٹ میں ڈھلے جو چند لمحوں بعد ہی غائب ہو گئی۔

" باغ کا مالی آ گیا نا تو وہیں دفنا دے گا اس بھنورے کو"

"کسی میں اتنی جرأت ہے کہ میر جاہ کو ہاتھ بھی لگائے ؟"

"کیوں ؟میر جاہ کرنٹ مارتا ہے ؟"

"مار کے بتاؤں ؟"

"رہنے دے بھائی تو اور تیرے ڈائیلاگ۔ جس دن ہو گئی نا محبت تو بھنورے، پروانے، دیوانے سب بن جاؤ گے"

www.novelsclubb.com

" دیوانے وہی ہوتے ہیں جن کا دماغ پہلے سے ہی آدھا ہو۔ محبت کے بعد پورا ہی پھر جاتا ہے۔" اس نے بیزاری سے کہا

"ہاں تیرے پاس تو کچھ زیادہ ہی وافر دماغ ہے"

"اور تیرے پاس نام کا بھی نہیں ہے۔تجھے ڈاکٹر کس نے بنایا؟"

"شکر ہے تو نہیں تھا بنانے والا ورنہ آج آدھے ڈاکٹر غنڈے اور آدھے لاش بن چکے ہوتے"

"اب آپ تشریف لے جائیں گے ؟"اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا

"ہاں ہاں لے جاؤں گا ویسے بھی شفٹ ہے میری۔ یہ تو ٹی وی پہ تیرا کارنامہ دیکھا تو پوچھنے آگیا"

وہ بُرا سا منہ بناتے واپس پلٹا

"اور ہاں آئندہ آنا ہو تو پوچھ کے آنا"وہ چہرے پہ سرد تاثرات سجائے اسے دیکھے بغیر بولا

"نہیں آؤنگا کبھی بھی۔جا رہا ہوں ہمیشہ کے لیے تیری زندگی سے"وہ دروازے کے پاس کھڑا خفگی سے بولا اور زور سے دروازہ بند کر کے باہر چلا گیا۔پیچھے سے میر جاہ نے مسکرا کے بند دروازے کو دیکھا۔وہ جانتا تھا کہ اس کی واپسی پہ وہ پہلے سے گھر میں موجود ہو گا۔میر جاہ کا خود بھی کہاں گزارا تھا ڈاکٹر احیان کے بغیر۔

www.novelsclubb.com

وہ سامان لے کر ابھی گھر میں داخل ہوئی ہی تھی کہ سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے ہاتھوں سے شاپر چھوٹ کر زمین پہ گر گئے۔سامنے اس کا باپ اس کی ماں پر تھپڑوں کی بارش کر رہا تھا اور ساتھ

اونچی آواز میں گالیاں بھی نکال رہا تھا۔وہ کچھ دیر خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھتی رہی پھر دمیر اور دلیر کے رونے کی آواز سے ہوش میں آئی۔اس کا چہرہ یکدم غصے کی شدت سے لال ہو گیا۔اس نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا ہوا میں بلند ہاتھ پکڑ کر زور سے جھٹکا

"بس کر دیں ابّا خدارا بس کر دیں۔چاہتے کیا ہیں آپ کیا جان سے مار دیں گے انہیں؟" وہ چیخ پڑی۔دریا خان پہلے تو اس کی اچانک آمد پر کچھ گڑ بڑایا لیکن پھر اسے یاد آیا کہ وہ اس کا باپ ہے۔

"تیری اتنی جرأت کہ تو باپ کا ہاتھ روکے گی؟" وہ لالی کی طرف جارحانہ انداز میں آگے بڑھا جب وہ کچن سے چُھری اٹھا لائی

"ایک قدم بھی آگے مت بڑھایئے گا ورنہ میرے ہاتھوں واقعی قتل ہو جائے گا آج" وہ چُھری اس کی طرف کر کے بولی۔دریا خان تو اس کی جرأت پر حیران ہی رہ گئے۔سکینہ بیگم وہیں زمین پہ بیٹھے رونے لگیں،دلیر اور دمیر سہم کر دیوار کے ساتھ لگے اپنی بہن کو دیکھنے لگے جس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا جب کہ گلِ دوپہری اس منظر سے غائب تھی۔

"دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تیرا لڑکی؟ تو اپنے باپ کو مارے گی؟"

"باپ؟ باپ لفظ کا مطلب بھی جانتے ہیں آپ؟ ایسے ہوتے ہیں باپ؟ ایسے ذلیل کرتے ہیں اپنی اولاد کو؟ آج تک کیا ہی کیا ہے آپ نے ہمارے لیے؟ دو وقت کی روٹی بھی لا کر دی ہے کبھی؟

کبھی پوچھا ہے کہ کہاں سے خرچہ چلا رہی ہوں؟ سب کچھ تو جوے میں لگا دیا۔ گھر تک تو بیچ دیا آپ نے۔ ارے گھر چھوڑیں آپ نے تو اپنی سگی اولاد تک بیچ دی تھی۔ کیوں سکون سے نہیں رہنے دیتے ہمیں؟ سب کچھ تو پہلے ہی چھین چکے ہیں اب کیا سانسیں بھی چھین لیں گے ہماری؟ کیوں مار رہے تھے امی کو؟"

"وہ امارا بیوی اے۔ ام جتنا چاہے مارے۔ تو کون ہوتی ہے ام کو روکنے والی؟"

"نہیں ہے یہ آپ کی بیوی۔ یاد رکھیے گا کہ ابھی میں زندہ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے میری ماں اور بہن بھائیوں کو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا ورنہ جان سے مار دوں گی میں" وہ چھری بلند کر کے چلائی۔

"دیکھ لے گا تم سب کو۔ تم کو جو شہر کا ہوا لگ گیا اے نا ام نے بھی تم کو تیر کی طرح سیدھا نہ کر دیا تو دریا خان نام نئی امارا" دریا خان کو اس کے تیور ٹھیک نہیں لگے اسی لیے اسے خونخوار نظروں سے گھورتا گھر سے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے سے وہ چھری دُور پھینک کے اپنی ماں کے پاس آئی۔ انہیں سہارا دے کر ان کے کمرے میں لائی اور پانی پلایا۔ جب ان کی حالت تھوڑی سنبھلی تو ان کے چہرے پہ پڑے نیل کے نشان دیکھ کر اسے نئے سرے سے غصہ چڑھا۔

"کیوں آئے تھے یہ؟"

"پیسے مانگ رہا تھا۔ کہہ رہا تھا کسی کا ادھار دینا ہے"

"ہاں ہم تو ادھار دینے کے لیے ہی رہ گئے ہیں" اس نے کچن میں پانی گرم ہونے کے لیے رکھا تاکہ ان کی ٹکور کر سکے اور پھر واپس آئی

"آج صبح بھی مکان مالک آیا تھا۔ تمارے ابّا کو کرائے کے پیسے دیے تھے وہ اس نے مکان مالک کو دیے ای نئ۔ پچھلے تین مہینے سے کرایہ نہیں دیا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ مکان خالی کر دو۔"

"تو اس نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ تین مہینے بعد یاد آرہا ہے کہ کرایہ نہیں دیا" لالی کو غصے سے رونا آنے لگا

"عورتوں والے گھر میں پوچھنے کیسے آتا۔ اور تمارا باپ تو امیں کچھ بتاتا ای نئ۔ آج صبح مکان مالک کی بیگم آئی تھی اس کے ساتھ۔" سکینہ بیگم نے تفصیل سے بتایا

www.novelsclubb.com

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ابّا کو پیسے نہ دینا۔ یہ بھی عجیب ہی اصول ہے کہ عورت کے ہاتھ سے پیسے نہیں لیں گے۔ اب سے خود اس کی بیوی کو دے کر آؤں گی۔ خیر کرتی ہوں میں کچھ؟" وہ ٹھنڈی سانس خارج کر کے اٹھ کھڑی ہوئی

"پیسے ہیں تمارے پاس؟" انہوں نے حیرت سے پوچھا کیونکہ آج ہی تو وہ راشن لائی تھی۔ ان کی بات پہ لالی کی آنکھوں کے سامنے اپنے پلوُ سے بندھے پیسے اور دلاور کی شکل آئی۔ فوراً ہی اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"ہاں ہیں۔" وہ آنسو ضبط کر کے بولی اور کمرے سے باہر نکلنے لگی جب پیچھے سے آتی سکینہ بیگم کی آواز پر رُکی۔

"لالی ایک بات کہوں؟" انہوں نے ڈرتے ڈرتے کہا

"امی آپ ایسے کیوں پوچھ رہی ہیں؟ حکم کریں آپ؟" اسے ان کا لہجہ عجیب سا لگا

"تم کو ایسے نئ کرنا چاہئے تھا۔ جو بھی اے وہ تمارا باپ اے۔ ام تو اس کا بیوی اے۔ بیویوں پہ تو مرد ہاتھ اٹھا ای لیتے ایں۔ پر تم ان کی عزت میں کمی نہ کیا کرو" انہوں نے اسے سمجھانے کی ناکام سی کوشش کی۔ لالی نے افسردگی سے اپنی ماں کو دیکھا جس نے ہمیشہ ہر صحیح غلط میں اپنے شوہر کا ساتھ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"امی مجھے بدتمیزی کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے لیکن میں بھی انسان ہوں۔ پورا مہینہ کبھی ایک تو کبھی دوسرے گھر پڑھانے جاتی ہوں۔ روز روز نوکری کی تلاش میں شہر کی خاک چھان کر ذلیل ہوتی ہوں۔ صبح سے شام ہو جاتی ہے۔ لوگوں کی حقارت آمیز نظریں برداشت کرتی ہوں۔ اس

سب کے بعد کیا میرا اتنا بھی حق نہیں کہ گھر آؤں تو چند لمحے سکون کے میسر ہوں۔ صرف مردوں کا ہی حق ہے کہ کام سے تھکے ہارے گھر آئیں تو ان کی خدمت کی جائے۔ میں بھی مردوں کے برابر کام کر رہی ہوں۔ اور ویسے بھی بڑے اپنی عزت اپنے اعمال سے کراتے ہیں، رشتے یا عمر سے نہیں۔ کاش ابّا نے کبھی ہمیں اپنی اولاد سمجھا ہوتا۔ انہیں کہیں کہ آپ کے مرحوم بہنوئی سے سیکھیں کہ باپ کیسے ہوتے ہیں۔ کاش کہ وہ زندہ ہوتے تو ہمارے ساتھ یہ ناانصافی ہر گز نہ ہوتی"

"ام تم کو صرف یہ بتانا چاہ رہا ہے"

"رشتے بتانے سے نہیں نبھانے سے بنتے ہیں" وہ یہ سب کہہ کر سکینہ بیگم کا جواب سنے بغیر باہر نکل آئی۔

سامنے دیکھا تو دلیر اور دمیرا ابھی تک دیوار سے لگے سہمے ہوئے تھے۔ وہ ان کے پاس آ کر گھٹنے کے بل بیٹھی اور دونوں کو گلے سے لگایا

"کچھ نہیں ہوا۔ ڈرنے والی بات نہیں ہے۔ میں ہوں نا آپ لوگوں کے پاس۔ پھر کس بات کا ڈر؟" وہ ان کی تسلی کے لیے مسکرا کر بولی

"باجی ابّا یہاں آتا ای کیوں اے؟" دلیر نے افسردگی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"بسس تم دونوں دعا کرو کہ میری شہر میں اچھی نوکری لگ جائے۔ کوشش تو کر رہی ہوں میں۔ بس پھر سب ٹھیک ہو جائے گا"

"لیکن باجی تم خودی تو کہتا اے کہ ایف اے پاس کو شہر میں کوئی نوکری نہیں دے گا" دمیر نے اس کی کئی بار کی دوہرائی بات یاد کرائی

"اللہ مدد کرے گا" وہ دونوں کے سر پہ ہاتھ پھیر کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی جس کا دروازہ بند تھا۔ وہ دروازے کے پاس گئی اور اسے کھولنا چاہا لیکن اندر سے کنڈی لگی تھی۔

"گلِ! گلِ دروازہ کھولو" اس نے دروازہ بجایا تو اندر سے کوئی جواب نہیں آیا

"گلِ کیا ہو گیا ہے یار کھولو دروازہ" ایک بار پھر دروازہ زور سے دھڑ دھڑایا

"ابّا چلے گئے ہیں۔ کھول دو دروازہ" اس نے ایک آخری کوشش کی جس پہ پہلے تو اندر خاموشی چھائی رہی لیکن پھر قدموں کی آواز قریب ہوتی سنائی دی۔ لرزتے ہاتھوں سے گلِ نے دروازہ کھول دیا۔ لالی اندر داخل ہوئی تو گلِ دروازے کے پیچھے چھپی کھڑی تھی۔ اس کا رنگ بالکل سفید اور چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور اس کے ہاتھ پاؤں ابھی تک لرز رہے تھے۔ اس کی یہ حالت لالی کے لیے نئی نہ تھی۔ جب بھی ابّا گھر آتے تو لالی ان سے ڈر کے کمرے میں بند ہو جاتی اور ان کی اونچی آواز سن کے ہی کانپنے لگتی۔ یہ اسی ڈر کا اثر تھا جو لالی کے آنے سے پہلے دریا خان اچھی طرح اپنے

www.novelsclubb.com

بچوں کے ذہن میں بٹھا چکا تھا۔لالی نے اس کا ہاتھ پکڑ کے پلنگ پر بٹھایا اور اس کے ہاتھوں کو اپنی چادر میں چھپایا کیوں کہ وہ ٹھنڈے برف ہو رہے تھے

"گلے! گھبراؤ نہیں میں ہوں نا یہاں" اس نے نرمی سے کہا

"لالی ابھی صبح ہ۔۔ہی مکان مالک آیا تھا۔اس کی بیوی کک۔۔ کہہ رہی تھی وہ ہمیں نکال دے گی ی۔۔یہاں سے۔ہم کہاں جائیں گ۔۔گے؟ ہمارا تو کوئی ہے بھی ن۔۔ نہیں۔اور ابّا نے مورے کو اتنا مارا۔ان کی تو طبیعت بھی ٹھیک ن۔۔ نہیں تھی۔" اس نے بمشکل اپنی بات پوری کی

"کوئی نہیں نکالے گا گلے۔سب ٹھیک ہے۔میں کل ہی کرایہ دے آؤں گی بلکہ ایڈوانس بھی دے دوں گی۔اور ابّا کی فکر نہ کرو۔انہیں تو میں اب اس گھر میں گھسنے بھی نہیں دوں گی۔" اس نے اس کا سر اپنے کندھے سے لگا کر تسلی دی۔

"پیسے۔۔پیسے کہاں سے آئیں گے۔ت۔۔ تمہارے پاس ہیں؟"

"ہاں۔۔ بہت سارے پیسے ہیں۔تم فکر نہ کرو" وہ دل میں دلاور کو دعائیں اور ابّا کو بددعائیں دیتی بولی

"ک۔۔کہاں سے آئے؟" گلے کو حیرت ہوئی

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ وہ میری ذمے داری ہے۔ تم بس پڑھائی پر دھیان دیا کرو۔ اپنے ذہن پہ زیادہ بوجھ مت ڈالو۔ جب تک میں ہوں تم لوگوں پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گی۔" وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی آہستہ آہستہ سمجھانے لگی۔ گلؔ ہمیشہ کی طرح اس کی تسلی پر پُر سکون ہو گئی۔ اتنے سال دُور رہنے کے باوجود اسے صرف لالی کی بات پر یقین آتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے لالی کبھی انہیں دربدر کی ٹھوکریں نہیں کھانے دے گی۔

"میں مورے کو دیکھ کر آتی ہوں۔" اس کی حالت کچھ بہتر ہوئی تو فوراً سکینہ بیگم کی فکر نے آن گھیرا۔

"ہاں ان کی ٹکور بھی کر دینا۔ پانی چولہے پر رکھا تھا" وہ سر ہلاتی کمرے سے باہر گئی تو لالی کھڑکی کے پاس آ کھڑی ہوئی

"اب آپ کا احسان کیسے اتاروں گی دلاور صاحب؟" وہ اپنی سوچوں میں گُم دلاور کے احسان کا بدلا اتارنے کا سوچ رہی تھی۔ اس بات سے بے خبر کے قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

یہ منظر لاہور کے ایک پوش علاقے پر اترتی خوبصورت صبح کا تھا۔ وہ اس عالیشان محل نما بنگلے کی طویل راہداری میں چلتا فون پر کسی کو میسج کر رہا تھا۔ بلیک کلر کے ٹرٹل نیک سویٹر اور بلیک ہی پینٹ

کے اوپر براؤن اوور کوٹ کے نیچے بلیک چیلسی بوُٹ پہنے، ٹوم فورڈ کا مہنگا ترین پرفیوم لگائے وہ کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہوتا تھا۔راہداری کے آخر پر بنے دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور دروازے کے ساتھ بنے کارڈ ریڈر کے سامنے کیا جس کے سکین ہوتے ہی دروازہ کھل گیا۔اندر ہر طرف اندھیرا چھایا تھا اس لیے سامنے کا منظر نظر نہیں آرہا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ آگے سیڑھیاں ہیں۔وہ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا تو اس کے پیچھے دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا۔سیڑھیاں اتر کر اب وہ اس تہہ خانے نما جگہ میں کھڑا تھا جہاں نیم اندھیرا تھا۔یہاں لاتعداد لاکرز تھے جن کی چابیاں کہاں تھیں وہ صرف پاشا یا میر جاہ ہی جانتے تھے۔یہ جگہ کافی بڑی تھی۔ وہ چلتے ہوئے تہہ خانے کے آخر میں آیا اور ایک لاکر کو کھولا اور اس کے اندر موجود لیور کو نیچے کیا جس سے سامنے کی دیوار پر ایک دروازہ ابھرا۔وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔دروازے کے اوپر موجود سکینر نے اس کی آنکھیں سکین کیں اور دروازہ کھل گیا۔وہ اندر داخل ہوا تو ہمیشہ کی طرح آج بھی سگریٹ کی خوشبوُ نے اس کا استقبال کیا۔یہ ایک عالیشان آفس معلوم ہوتا تھا لیکن اس میں بظاہر ایسی کوئی بھی چیز نہ تھی کہ اتنی سیکیورٹی کی ضرورت پڑتی۔اندر صرف لکڑی کی شیلفس جن پر مختلف کتابیں اور مورتیاں پڑی تھیں، ایک الماری، ایک طرف صوفے اور شیشے کی ٹیبل جب کہ سامنے ہی لکڑی کی ٹیبل کے آگے دو کرسیاں جب کہ ٹیبل کے پیچھے بھی کرسی موجود تھی جس پر وہ بیٹھا کم لیٹا زیادہ ہوا تھا۔دونوں ٹانگیں ٹیبل پر رکھے ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے

دوسرے ہاتھ سے وہ ہوا میں کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں مختلف قسم کی انگوٹھیاں تھیں۔ اس نے بلیک کلر کی ڈریس شرٹ اور پینٹ پر وائٹ ٹرینچ کوٹ پہن رکھا تھا۔ جب کہ اپنے مخصوص انداز میں سر پر رکھی بلیک باؤلر ہیٹ سے چہرہ چھپا رکھا تھا۔ میر جاہ کچھ دیر اسے کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر اس کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا اور ٹیبل پر موجود پین کو اٹھا کر انگلیوں میں گھمانے لگا۔ یہ بھی اس کا الگ ہی انداز تھا۔ وہ کافی دیر انتظار کرتا رہا کہ پاشا اسے خود مخاطب کرے گا کیونکہ پاشا کو پسند نہیں تھا کہ جب تک وہ کسی سے مخاطب نہ ہو تب تک کوئی اس سے بات شروع کرے۔ میر جاہ کی نظر آج پھر پاشا کے عین پیچھے موجود دیوار پر لگی تصویر پر گئی جو کسی لڑکی کی تھی۔ وہ لڑکی عام سی شکل وصورت کی تھی لیکن اس کے چہرے سے چھلکتی معصومیت اسے منفرد بنا رہی تھی۔ میر جاہ کئی بار پاشا سے پوچھ چکا تھا کہ آخر اس اتنی بڑی تصویر کا یہاں کیا کام لیکن پاشا ہمیشہ اس کی بات ٹال دیا کرتا۔ آخرکار پاشا صاحب کو میر جاہ کی موجودگی کا خیال آیا تو ٹیبل سے ٹانگیں ہٹا کر نیچے رکھیں اور سگریٹ کا گہرا کش لگا کر ہیٹ اپنے چہرے سے ہٹائی اور میر جاہ کے چہرے پر دھواں چھوڑا۔ دھواں غائب ہوا تو پاشا کی شکل واضح ہوئی۔ اس کی عمر قریباً پینتالیس سال تھی۔ سرخ وسفید رنگت، ہلکی ہلکی بھوری مائل داڑھی اور مونچھوں سمیت، کھڑی مغرور ناک اور چہرے پہ موجود رعب کے ساتھ وہ اس عمر میں بھی نہایت پرکشش اور اپنی عمر سے کم لگتا تھا۔ اس کی گہری سبز آنکھیں مقابل کو اپنے اندر تک اترتی محسوس ہوتی تھیں

جیسے وہ ان کی سوچ پڑھ رہا ہو۔اس کی شخصیت میں ایک عجیب سی پُراسراریت تھی۔بلاشبہ پاشا ایک پُراسرار لیکن دلچسپ انسان تھا۔

"کیسے ہو میرے شیر؟"اس کی بھاری آواز کمرے میں گونجی۔وہ میر جاہ کو ایسے ہی مخاطب کیا کرتا تھا

"ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں"اس نے مؤدب لہجے میں جواب دیا

"کچھ سوچ رہا ہوں"اس نے پُرسوچ نگاہیں میر جاہ پر ٹکادیں

"کیا سوچ رہے ہیں؟"

وہ کافی دیر اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔آج کل اُس کا رویہ کچھ عجیب سا ہو گیا تھا۔پھر کچھ دیر بعد ہلکا سا مسکرا کر بولا

"تم کافی بڑے اور طاقتور ہو گئے ہو"اس نے ستائشی نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن میر جاہ کو لگا جیسے وہ اس سے زیادہ خود کو داد دے رہا ہو

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں لگتا"اس نے پین کو واپس ٹیبل پر رکھا اور ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا

"لگنا چاہیئے! اگر آپ کو اپنی طاقت کا اندازہ نہ ہو تو کمزور سے کمزور بھی آپ پر شیر ہو جاتا ہے۔"

وہ اس کی بات پہ صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" میر جاہ نے اسے دیکھا جو اس کی ہر بات سے پہلے سے واقف ہوتا تھا لیکن اب اس نے اس بات پہ حیران ہونا بھی چھوڑ دیا تھا۔ اسے اس سب کی عادت سی ہو گئی تھی۔

"جانتے ہیں تو پوچھتے کیوں ہیں؟" میر جاہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا

"تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں" پاشا نے مسکرا کے کہا۔ واحد میر جاہ ہی وہ شخص تھا جس کی موجودگی میں وہ مسکرایا کرتا تھا۔ آخر کو وہ دونوں برسوں سے ساتھ کام کر رہے تھے۔ اور کام کے علاوہ بھی پاشا بظاہر جتنا بھی انکار کرتا پھر بھی وہ دل میں اعتراف کرتا تھا کہ میر جاہ سے اسے دلی لگاؤ بھی تھا۔ لیکن شک کرنا اس کے خون میں شامل ہو چکا تھا۔ تبھی وہ میر جاہ کی بھی پل پل کی خبر رکھتا

"دلاور کا کام ہے ایک" اس نے صرف اتنا ہی کہا

www.novelsclubb.com

"اسے کیا کام پڑ گیا تم سے؟" وہ جانتا تھا پھر بھی پوچھ رہا تھا

"اس کی بہن کی شادی ہے۔ سکیورٹی چاہتا ہے۔" وہ اسے کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

"سیکیورٹی؟ کس سے؟" پاشا نے حیران ہونے کی اداکاری کی

"ہم سے" میر جاہ نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ پاشا اس کے انداز پہ ہلکا سا ہنس دیا

"ٹھیک ہے تو پھر اچھے سے سیکیورٹی دینا۔ اور دلاور کا وہ دوسرا بھائی۔ کیا نام ہے اس کا؟ ہاں شاہمیر!! وہ بھی جائے گا کیا اپنی بہن کی شادی پہ؟"

میر جاہ نے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا

"بہن کی شادی ہے۔ آئے گا تو ضرور" پاشا اس کی بات پہ کچھ محظوظ سا ہوا

"ٹھیک ہے تو واپسی پہ اسے بھی سب سے چھپا کر لے آنا" اس کی بات کا مطلب سمجھ کے میر جاہ کے تاثرات کچھ عجیب سے ہو گئے۔

"یہ تو شاید اب ممکن نہ ہو" اس بات کے بعد کمرے میں طویل خاموشی چھا گئی جسے کچھ دیر بعد پاشا نے توڑا

"میرے پاس تمہارے لیے ایک کام ہے" اس کے انداز پہ وہ بھی سنجیدہ ہوا

www.novelsclubb.com

"کیا کام ہے؟"

"تم تو جانتے ہی ہو کہ ہمارا ڈرگز کا ایک بہت بڑا آرڈر ہوائی جہاز کے ذریعے آنے والا تھا لیکن کچھ مسائل کی وجہ سے اب وہ نہیں آسکتا۔ اس لیے اب اسے بحری جہاز کے ذریعے منگایا جا رہا ہے۔

لیکن میں چاہتا ہوں کہ کوئی میرے اعتبار کا آدمی بھی ساتھ ہوتا کہ کوئی مسلۂ ہو تو وہ سنبھال سکے۔ اب میرے اعتبار کے آدمی تم ہی ہو۔اس لیے مجبوری ہے تمہیں ہی جانا پڑے گا" پاشا کی بات پہ میر جاہ کے چہرے کی رنگت ہی اُڑ گئی۔وہ ٹیبل سے گلاس اٹھا کر ڈسپینسر کے پاس گیا اور پانی کا ایک اور پھر دوسرا گلاس بھر کے پی گیا۔اسے سانس چڑھنے لگا تھا۔اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے اپنی حالت پر قابو پانے کی کوشش کی اور پاشا کو بے یقینی سے دیکھا جو بالکل پُر سکون نظر آ رہا تھا۔

"میں یہ نہں ں کر سکتا۔آپ جانتے ہیں یہ میرے اختیار میں نہیں۔پلیز آپ کسی اور کو بھیج دیں" پاشا نے اسے ایک نظر دیکھا اور اپنے سامنے موجود کرسی کی طرف اشارہ کیا

"بیٹھو"

وہ بھی خاموشی سے واپس آ کر بیٹھ گیا۔ایک بار پھر دونوں کے بیچ خاموشی چھا گئی

www.novelsclubb.com

"میں تو صرف اس لیے ایسا چاہتا تھا کیونکہ تم سے بہتر مجھے اور کوئی نہیں لگا۔سمندر سے تمہارا گہرا رشتہ ہے میر جاہ۔سمندر تمہیں اپنی گود میں لے کر آیا تھا میرے پاس۔لہروں کی سواری کرنے والا پانی سے اس قدر خوفزدہ؟ حیرت ہے!"

"کچھ یادیں ذہن پر نقش ہو جاتی ہیں۔یادیں مٹ جائیں تب بھی نقش چھوڑ جاتی ہیں۔سمندر کو دیکھتا ہوں تو وہ نقش ابھرنے لگتے ہیں۔میں خوفزدہ پانی سے نہیں ہوں۔اس قسم سے ہوں جو میں نے اس کو گواہ بنا کر کھائی تھی۔اگر میں وہ قسم پوری نہ کر پایا تو؟"

"میرا خیال ہے اب تمہیں پرانی باتوں کو بھول جانا چاہئے۔دیکھو میر جاہ! رشتے ہمیشہ انسان کو کمزور کرتے ہیں۔رشتے نبھاتے نبھاتے انسان خود ٹوٹ جاتا ہے۔ایسے رشتوں کو ختم کر دینے میں ہی عافیت ہوتی ہے۔اور پھر تم تو برسوں سے ایک ایسا رشتہ نبھا رہے ہو جو اسی دن ہی ٹوٹ چکا تھا۔"

"یہ رشتہ اتنا کمزور نہیں کہ اتنی آسانی سے ٹوٹ جائے"

"بہر حال اس وقت تو تم آرام سے سفر پر جاؤ۔واپسی پر دیکھیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے۔میرا مشورہ تو یہی ہو گا کہ ماضی کو بھول جاؤ۔پھر بھی اگر تمہارے دل کو چین نہیں آتا تو اپنی تلاش جاری رکھو۔ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا خیال ہے پھر پہلے خدا کو ہی نہ ڈھونڈ لیا جائے۔آگے کے رستے پھر خدا ہی آسان کر دے گا"

"خدا ہم جیسوں کے رستے آسان نہیں کرتا۔اس سراب کا پیچھا چھوڑ دو میر جاہ"اس نے جیسے اسے سمجھانے کی آخری کوشش کی

"یہ سراب ہی تو برسوں سے میری روح کو سیراب کیے ہوئے ہے۔اس کا پیچھا چھوڑ دیا تو پیچھے کیا بچے گا؟" یہ بات اس نے صرف دل میں کہی جب کہ اوپر سے خاموش ہی رہا۔پاشا اس کی خاموشی کا مطلب اچھے سے جانتا تھا۔

"میرا خیال ہے اس بارے میں تمہاری واپسی پہ تفصیل سے بات کریں گے "اس نے جیسے میر جاہ کی مشکل آسان کر دی۔

"آپ کا خیال درست ہے "اس نے گھڑی دیکھی تو کافی دیر ہو چکی تھی۔

"اب مجھے چلنا چاہیئے "وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"خیر سے جاؤ" پاشا اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اسے گلے سے لگا کر کہا جب کہ میر جاہ ہمیشہ ہی اس کی نرمی پہ کچھ تذبذب اور عجیب سی کیفیت کا شکار ہو جاتا۔کیا جو وہ کر رہا تھا وہ سب ٹھیک تھا؟ کیا پاشا واقعی ایسا تھا جیسا وہ نظر آتا تھا یا یہ سب بھی محض ایک کھیل تھا؟ یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔میر جاہ اس کے چہرے کو دیکھ کر سر کو خم دیتا پلٹ کر باہر نکل گیا۔پیچھے سے پاشا بند دروازے کو کافی دیر دیکھتا رہا پھر پر اسرار سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

"لگتا ہے اب تمہیں حقیقت بتانے کا وقت آگیا ہے میرے شیر "

www.novelsclubb.com

میر جاہ کو انڈر ورلڈ کی دنیا کا بادشاہ کہا جاتا تھا۔اپنے کارناموں کی بدولت وہ ہر وقت نیوز چینلز کی زینت اور لوگوں کے درمیان موضوعِ گفتگو بنا رہتا۔ڈرگز ڈیکنگ، ہیومن ٹریفکنگ،اور گن ٹریفکنگ، منی لانڈرنگ کے علاوہ وہ الیگل فائٹنگ کلبز اور کسینوز بھی چلایا کرتا تھا۔اس کی ایک بہت بڑی ہوٹلز کی چین بھی تھی جو پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اس سب کے علاوہ حیران کن بات یہ تھی کہ وہ بہت اور فن ایجز،اولڈ ایج ہومز اور این جی اوز بھی چلاتا تھا۔وہ وقتاً فوقتاً غریب لوگوں کے لیے بڑی بڑی فنڈ نگز بھی کرتا رہتا اور کئی گاؤں اور قصبوں میں ہسپتال اور سکولز بھی بنوا چکا تھا۔جہاں زیادہ تر لوگ ہمیشہ اس کے اچھے کام یہ کہہ کر نظر انداز کر دیتے کہ وہ یہ سب اپنے کالے کام چھپانے کے لیے کرتا ہے وہیں بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو اسے اپنا مسیحا مانتے تھے۔سب لوگ حیران ہوتے کہ وہ اتنے سارے کام ایک ساتھ کیسے کر سکتا ہے جب کے بڑی طاقتوں کے علاوہ اس راز سے کوئی واقف نہیں تھا کہ ان سب کاموں کے پیچھے میر جاہ نہیں بلکہ پاشا تھا۔اصل بادشاہ تو پاشا تھا میر جاہ تو صرف اس کا ایک مہرہ تھا جیسے اور بھی سینکڑوں لوگ تھے لیکن پاشا کہا کرتا تھا کہ میر جاہ اس کا وزیرِ خاص ہے۔پاشا نے کبھی بھی اپنی شناخت میڈیا میں ظاہر نہیں کی تھی۔وہ سب کی نظر میں آکر اپنے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔سب کی نظر میں وہ ایک شریف بزنس مین تھا جب کہ میر جاہ کو اس نے ہمیشہ آگے رکھا تھا۔یہ نہیں تھا کہ اس کے سارے کام میر جاہ کرتا تھا ہاں البتہ تقریباً چالیس فیصد کام

www.novelsclubb.com

اسی کے سر تھا۔ جب کہ ان سارے اچھے کاموں سے پاشا کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ پاشا کہتا تھا کہ یہ اس کا ذاتی شوق ہے تو وہ ضرور پورا کرے لیکن اس کے کام پہ کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ اسے کوئی ایسا شخص چاہیئے تھا جو اسی کی طرح بااثر اور بارعب شخصیت کا مالک ہوتا اور تمام معاملات کو آسانی سے سنبھال سکتا۔ ابھی تک یہ صلاحیتیں اسے صرف میر جاہ میں ہی نظر آئیں تھیں۔ پاشا صرف اپنے برابر کے چند لوگوں سے ملاقات کیا کرتا جب کہ باقی سب کو سنبھالنا میر جاہ کا کام تھا۔ وہ خود بھی اکثر مذاق میں کہا کرتا کہ میر جاہ کی قسمت میں بدنامی جب کہ پاشا کی قسمت میں حکمرانی ہے۔

وہ ہاتھ میں پکڑے چھوٹے سے فون پر بار بار ٹائم دیکھ رہی تھی اور اپنی کالی چادر کو بار بار صحیح کر رہی تھی۔ فون کی ٹارچ جلائے وہ تیزی سے قدم اٹھا رہی تھی۔ اس وقت رات کے صرف نو ہی بجے تھے لیکن یہاں کے ماحول کے مطابق ہر جگہ ہو کا عالم تھا۔ دُور تک سوائے ویرانی اور اندھیرے کے اور کچھ نہ تھا۔ گُلالئی کا دل کیا کہ وہ کوئی جادُو کی چھڑی گھمائے اور بس کسی طریقے سے گھر پہنچ جائے۔ اسے کبھی بھی گھر آنے میں اتنی دیر نہیں ہوئی تھی۔ دن کے وقت وہ حویلی میں جب کہ شام کے وقت وہ ایک اور گھر میں بچوں کو پڑھانے جاتی۔ یہ گھر یختنگے میں موجود تھا جو کہ بینگالئی سے ایک گھنٹے کی مسافت پہ تھا لیکن مختلف ویگنیں بدلنے کی وجہ سے اسے زیادہ دیر لگتی تھی۔ اس

علاقے میں بچوں کو پڑھانے کا رواج نہیں تھا اس لیے اسے اتنی دُور جانا پڑتا جہاں اسے قسمت سے ایک گھر مل ہی گیا تھا جو اپنے بچوں کو گھر میں ہی پڑھانا چاہتے تھے۔اس نے الوچ میں بھی نوکری ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن وہاں زیادہ تر ادارے سرکاری تھے جن کے لیے اس کی اہلیت ناکافی تھی۔ایسے میں اس کے پاس ٹیوشن پڑھانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔ جس گھر وہ پڑھانے جاتی وہ بھی اسے کوئی خاص تنخواہ تو نہیں دیتے تھے۔اس میں سے بھی ویگنوں کا کرایہ نکل جاتا تو پیچھے صرف چند ہزار بچ جاتے۔ لیکن کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر تھا۔وہ دن کے وقت حویلی جب کہ دوپہر کے وقت یختنگے پڑھانے جاتی اور واپسی پہ اسے شام کے چھے بج جاتے۔

سردیوں کی وجہ سے موسم بدلتے دیر نہیں لگتی تھی۔آج بھی اس کی واپسی کے وقت بارش شروع ہو گئی تو اسے وہیں پر کچھ دیر رکنا پڑ گیا۔ لیکن بارش ختم ہوتے ہوتے اسے کافی دیر ہو چکی تھی اور اب وہ رات کے اس پہر گھر کی راہ پہ گامزن تھی۔وہ سڑک پر چلتی خوفزدہ نظروں سے اِدھر اُدھر بھی دیکھ رہی تھی۔ویگن اسے الوچ کے قریب اتارا کرتی تھی۔اس سے آگے اسے پیدل چل کے جانا ہوتا۔لمبی سنسان سڑک پر دُور تک پھیلے ہیبت ناک اندھیرے میں سڑک کے کنارے سے نیچے دیکھو تو گہری کھائیاں تھیں۔اسے اپنے بائیں جانب پہاڑوں کے بڑے بڑے ہیولے نظر آ رہے تھے جن پر کہیں کہیں ٹاورز کے اوپر لگی سرخ روشنی واضح تھی جب کہ دائیں جانب درخت ہی درخت موجود تھے۔ ٹھنڈی ہوا ان کو ٹکرا کر گزرتی تو پتوں کے سنسانے کی آواز میں اس کے

www.novelsclubb.com

پیروں کے نیچے آتے سوکھے پتوں کی آواز بھی شامل ہو جاتی۔ دُور کسی وادی سے آنے والی بھیڑیوں کی آواز بھی فضا میں گونج رہی تھی۔ کچھ دیر پہلے ہونے والی بارش کی وجہ سے ہر طرف دھند چھائی تھی۔ گُلالئی کے پیر خوف سے لرز رہے تھے۔ وہ مضبوطی سے اپنی شال جکڑے تیزی سے چلتی جا رہی تھی جب اسے دُور سے آتی گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اس کا دل سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگا لیکن اس نے مڑ کے دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔ اس نے قدموں کی لڑکھڑاہٹ پہ بمشکل قابو پا کر اپنی رفتار مزید بڑھا دی لیکن ٹاپوں کی آواز بھی قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ لالی نے تقریباً بھاگنا شروع کر دیا جب اسے آواز اپنے سے چند قدم کے فاصلے پر سنائی دی۔ بھاگنے کی کوشش میں اس کا پیر کسی پتھر سے ٹکرایا اور وہ وہیں لڑکھڑا کر گر گئی۔ اسے محسوس ہوا کے گھوڑا بالکل اس کے پیچھے آ کے رکا ہے۔ اس کے ہاتھ پیر بُری طرح کانپنے لگے۔ وہ بے ہوش ہونے کو تھی جب اسے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی

"گُلالئی!" اس آواز میں کچھ ایسا تھا کہ وہ پلٹنے پر مجبور ہو گئی۔ اس نے پلٹ کے دیکھا تو سفید رنگ کے گھوڑے پہ کوئی بیٹھا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے، کندھوں پہ کالی چادر ڈالے اور سر پہ کالے رنگ کی پکول پہنے وہ اور کوئی نہیں بلکہ دلاور علی خان تھا۔ چاند کی مدھم سی روشنی نے اس کے مغرور نقوش کو چار چاند لگا دیے تھے۔ وہ اس وقت گھوڑے پر بیٹھے، اس کی لگامیں تھامے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔

"آپ ٹھیک تو ہیں؟" اس نے گھوڑے سے اتر کر فکر مندی سے پوچھا تو لالی جو اسے مبہوت ہو کر دیکھ رہی تھی کچھ شرمندہ ہوتی اس سے نظریں چرا گئی۔ بائیں پیر میں محسوس ہوتی شدید تکلیف نے اسے متوجہ کیا تو دلاور بھی گھٹنے کے بل بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔

"آپ اس وقت یہاں پر کیا کر رہی ہیں؟ وہ بھی اس موسم میں؟ سب خیریت تو ہے؟" پریشانی اس کے چہرے سے صاف عیاں تھی

"وہ ٹیوشن سے آتے آتے دیر ہو گئی۔ موسم خراب تھا اس لیے" اس کی موجودگی میں وہ کافی حد تک پُر سکون ہو چکی تھی۔

"پاؤں پہ کیا ہوا ہے ادھر مجھے دکھائیں" اس نے اس کے پیر کا معائنہ کیا تو وہ درد سے چیخ پڑی

"میرا خیال ہے موچ نکلی ہے۔" وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا جس کے چہرے پہ ہوائیاں اُڑ چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اب میں گھر کیسے جاؤں گی؟" وہ تقریباً رو دینے کو تھی۔ دلاور نے ایک نظر اسے دیکھ کر اپنے گھوڑے کو دیکھا۔

"میں چھوڑ دونگا" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"آپ؟اس وقت؟ کیسے؟" وہ کچھ گڑ بڑائی

"جی میں۔اسی وقت۔اور اس گھوڑے پہ" وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے آگے اپنا ہاتھ کیا تا کہ اسے سہارا دے کے اٹھا سکے۔وہ کچھ دیر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھتی رہی اور پھر بغیر اس کا ہاتھ تھامے بمشکل ایک پیر پہ وزن دیے کھڑی ہوئی۔دلاور اس کی ساری کاروائی خاموشی سے دیکھتا رہا۔

"بہت شکریہ۔لیکن میں خود ی چلی جاؤنگی" وہ پیر میں اٹھتی تکلیف کو نظرانداز کر کے بولی

"کیا واقعی؟" وہ جانتا تھا کہ وہ ایک قدم بھی نہیں چل پائے گی۔لالی نے ذرا سا اپنے بائیں پیر پہ وزن دیا تو درد کی ایک شدید لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی۔وہ بے اختیار واپس زمین پہ بیٹھ گئی۔دلاور ٹھنڈا سانس بھر کے رہ گیا اور ایک بار پھر اس کے آگے اپنا ہاتھ کیا۔

"لالی کم سے کم اس وقت میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔بے شک فالحال آپ میری ذمے داری نہ سہی لیکن اس وقت آپ کو صحیح سلامت گھر پہنچانا میری ذمے داری ہے۔للہٰذا پلیز میرے ساتھ کوپریٹ کریں ورنہ اگر ذبردستی بھی کرنی پڑی تو مجھے کوئی افسوس نہیں ہوگا۔سو پلیز اٹس آ ریکوسٹ" اس نے گویا اس کی منت کی۔

www.novelsclubb.com

لالی خود بھی جانتی تھی کہ اس طرح وہ گھر نہیں پہنچ سکتی اسی لیے ایک فیصلے پہ پہنچ کے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو تھام کر بمشکل کھڑی ہوئی۔دلاور نے اسے سہارا دے کر گھوڑے پر بٹھایا اور پھر خود بھی اس کے پیچھے بیٹھ گیا۔دلاور نے اس بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ لالی سے فاصلہ قائم رکھے۔لالی بھی یہ بات محسوس کر کے بالکل پُر سکون ہو گئی۔وہ جانتی تھی کے دلاور اسے صحیح سلامت اس کے گھر تک پہنچائے گا۔

گھوڑے کی رفتار کافی تیز تھی۔وہی منظر جو کچھ دیر پہلے اسے خوفزدہ کر رہا تھا اب مختلف لگنے لگا تھا۔گھوڑے پر بیٹھ کر اسے اپنا آپ شہزادی جیسا محسوس ہوا جب کہ اپنے پیچھے بیٹھے شہزادے کو وہ بالکل نظرانداز کر چکی تھی۔دلاور کو شروع سے ہی گھڑسواری کا بہت شوق تھا۔اس نے ڈیرے کی پچھلی طرف ہی اپنا اسطبل بھی بنا رکھا تھا جس میں ہر نسل کے گھوڑے موجود تھے۔وہ اکثر ہی رات کے وقت اپنے پسندیدہ گھوڑے پہ سواری کرتا رہتا جس کا نام اس نے میرُور رکھا تھا۔لالی کو گھوڑے پہ بیٹھے برسوں ہو گئے تھے اسی لیے اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈر تو نہیں لگ رہا؟" دلاور نے پوچھا

"نہیں تو۔ڈرنے کی بھلا کیا بات ؟" وہ لہجہ مضبوط بنا کر بولی۔دلاور نے اس کی کیفیت کو سمجھ کے رفتار تھوڑی کم کی تو لالی نے بھی سُکھ کا سانس لیا۔کچھ ہی دیر میں وہ اس کے گھر کے سامنے موجود

تھا۔وہ پہلے خود اترااور پھر احتیاط سے لالی کو اتار کر اسے سہارا دے کر گھر کے دروازے کے سامنے پہنچا۔

"اندر نہیں بلائیں گی؟"وہ اس کا جواب جانتا تھا پھر بھی کسی امید کے تحت بولا۔

"نہیں"اس نے یک لفظی جواب دیا۔پھر اپنی حرکت پر خودی شرمندہ سی ہو گئی۔ابھی تو اس شخص نے اس کی مدد کی تھی۔

"وہ دراصل کافی دیر ہو گئی ہے اور ویسے بھی اندر آپ کو بٹھانے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔آپ کو عادت نہیں ہے ناایسے ماحول کی"

"جگہ گھر میں نہیں دل میں ہونی چاہئے۔اور عادت نہیں ہے تو ڈال لوں گا۔آپ بس بلانے والی بنیں۔"وہ نظریں جھکائے مسکراتے ہوئے بولا۔لالی نے یہ بات نوٹ کی تھی کہ وہ ہمیشہ نظریں جھکا کر بات کرتا تھا۔شاید یہ اس کی عادت تھی یا صرف لالی سے ہی ایسے بات کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں کوئی بات نہیں۔ویسے بھی کافی دیر ہو گئی ہے۔پھر کبھی سہی۔"وہ اس کی مشکل آسان کرتا پلٹنے لگا جب لالی کی آواز پہ رکا

"سنیں!"

"جی؟"

"وہ۔۔۔وہ جو پیسے دیے تھے نا آپ نے۔وہ میں جلد لوٹا دوں گی" اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا

"کون سے پیسے؟" وہ جان کے بھی انجان بن گیا۔

"آپ جانتے ہیں کون سے"

"نہیں میں نہیں جانتا۔"

"لیکن میں جانتی ہوں اور جلد ہی آپ کو واپس کر دوں گی۔اور براہِ مہربانی آئندہ ایسی مہربانی مت کیجئے گا۔اگر آپ کا خیال ہے کہ یہ سب کر کے آپ میرے دل میں کوئی جگہ بنا لیں گے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔میں اپنی مجبوریوں کے پیچھے چند پیسوں کے عوض اپنی محبت کا سودا نہیں کر سکتی۔" وہ ایک ہی سانس میں سب کہہ گئی

اس نے نظریں جھکائے تحمل سے اس کی بات سنی اور پھر بولا

www.novelsclubb.com

"محبت میں سودے بازی نہیں ہوتی۔کیونکہ سودا تو نفع نقصان دیکھ کر کیا جاتا ہے۔محبت میں اگر نفع دیکھنا شروع کر دو تو بہت نقصان ہو جاتا ہے۔میں کوئی سودا کرنا بھی نہیں چاہتا۔میں چاہتا ہوں آپ اپنی خوشی سے مجھے قبول کریں۔میں کوئی خریدار نہیں جو محبت کو بھی خریدنا چاہوں۔خریدار

تو محبت کرنا جانتے ہی نہیں۔ خریدی ہوئی چیزیں جلد دل سے اتر جاتی ہیں۔ براہِ کرم آئندہ میری نیت پر شک مت کیجئے گا۔ دلاور علی خان نہ تو محبت میں ملاوٹ کرنا جانتا ہے اور نہ ہی کسی کو اس کے پاک جذبوں پہ شک کرنے کی اجازت دے گا۔" لالی تو بس مبہوت سی کھڑی اس کی باتیں سُن رہی تھی۔ اسے لگا جیسے یہ شخص اس پر کوئی طلسم پھونک رہا ہو۔ رات کی تاریکی میں ہر طرف چھائی خاموشی کو توڑتی اس کی دھیمی لیکن بارعب آواز اس کے گرد حصار باندھنے لگی۔ جب وہ خاموش ہوا تو وہ واپس ہوش میں آئی

"لیکن پھر بھی میں وہ پیسے واپس کروں گی"

وہ کچھ دیر خاموشی سے کھڑا رہا اور پھر آہستگی سے بولا

"جیسے آپ کی خوشی" وہ جانتا تھا کہ لالی ایک بہت ہی خوددار اور حساس لڑکی ہے۔ وہ اس کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتا تھا اسی لیے مان گیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے اب آپ جائیں" وہ کہہ کر دروازے کی طرف مڑی اور وہ بھی اپنے گھوڑے کی طرف پلٹ گیا۔ بمشکل دیواروں کو پکڑ کر وہ اندر گئی۔ جب تک وہ اندر نہیں چلی گئی وہ وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ کچھ دیر سر جھکائے کھڑا رہا پھر ہلکا سا مسکرا کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔۔

Andhere Charagh

By Salwa Jabbar

Episode 3

اس نے جیپ سے باہر قدم رکھا تو سامنے کا منظر دیکھ کر کچھ پل کے لیے مبہوت رہ گیا۔ پہاڑ اسے کبھی بھی پسند نہیں رہے تھے بلکہ اسے تو ہمیشہ ان سے عجیب سی وحشت ہوتی تھی۔ لیکن سامنے کا منظر تھا ہی ایسا کے کسی کو بھی اپنی خوبصورتی میں جکڑ سکتا تھا۔ بلند و بالا پہاڑ اپنی پوری شان و شوکت سے کھڑے تھے فرق بس اتنا تھا کہ عام دنوں میں جو پہاڑ سر سبز ہوا کرتے تھے آج وہ برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ ہر طرف دُھند ہی دُھند تھی جیسے بادل زمین پر اتر آئے ہوں، لیکن برف ہمیشہ اس کے دل پہ آسودگی سی طاری کر دیا کرتی تھی۔ شاید اس کی وجہ وہ رات تھی جو اس کے دل پہ بچپن میں نقش ہو چکی تھی۔۔۔ ہاں وہ بھیانک رات جس نے اس کی زندگی بدل کر رکھ دی۔۔ وہ بھی تو برفیلی ہی تھی۔۔۔ پھر وہ کیونکر دوسروں کی طرح برف کو پسند کرتا۔ لوگوں کو برف سے کھیلنا اچھا لگتا تھا جب کہ اسے تو برف سے ڈھکی زمین ایسے لگتی جیسے سفید کفن بچھا ہو۔

www.novelsclubb.com

"انجن گرم ہو گیا اے۔۔کچھ دیر لگے گا ٹھیک ہونے میں۔تب تک آپ چاہے تو کوئی چائے شائے پی لو" ڈرائیور نے سامنے بنے ڈھابے کی طرف اشارہ کیا۔اس وقت وہ الوچ سے تقریباً آدھا گھنٹہ دُور تھے۔وہ جلد سے جلد وہاں پہنچنا چاہتا تھا لیکن خود بخود دیر ہوتی جا رہی تھی۔پہلے بر فباری اور اب جیپ کا انجن گرم۔ویسے تو وہ خود ڈرائیو کر کے آنا چاہتا تھا لیکن کیونکہ وہ اتنے عرصے بعد واپس آیا تھا تو راستے بھی بھول چکا تھا۔ویسے بھی موسم کافی خراب تھا اور اسے ایسی جگہوں پر گاڑی چلانے کی بالکل عادت نہیں تھی اسی لیے اس نے ڈرائیور کا انتظام کر لیا تھا جب کہ جیپ اس کی اپنی ہی تھی۔

"ٹھیک ہے لالا لیکن جلدی کیجئے گا پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔" وہ بولا تو سردی کی شدت سے اس کے منہ سے بھاپ نکلی۔اس وقت اس نے چست بلیک جینز کے اوپر اولو گرین کلر کا سویٹر اور اس کے اوپر بلیک لیدر کی جیکٹ پہن رکھی تھی جب کہ گلے میں بلیک ہی مفلر لپیٹا ہوا تھا۔ہاتھ میں لیدر سٹریپ والی قیمتی گھڑی اور پیر بلیک اور گرین جوگرز میں مقید تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ سامنے بنے ڈھابے کی طرف بڑھا اور باہر رکھے بینچوں میں سے ایک بینچ پہ بیٹھ گیا۔ڈھابے کے اندر صرف ایک پیلا ٹمٹماتا بلب لگا ہوا تھا۔چائے کے پتیلے سے اٹھتے دھویں اور پکوڑوں کی خوشبو سے اسے عجیب سے احساس نے آن گھیرا۔اس نے اپنے لیے چائے منگوائی اور ارد گرد کا منظر

دیکھنے لگا۔ یہاں زیادہ رش نہیں تھا۔ زیادہ تر لوگ یہاں کے مقامی ہی تھے۔ وہ تو شلوار قمیض پر صرف گرم شال لپیٹ کر مزے سے گھوم رہے تھے جب کہ اس کی تو اتنی گرم جیکٹ اور سویٹر میں بھی کلفی جم رہی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو گرم شال میں لپٹا سرخ آنکھوں سمیت پوری طرح بانسری بجانے میں مگن تھا۔ شاید وہ بھی چائے کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ وہ کوئی اداس سی دُھن بجا رہا تھا۔ یہ دُھن اس کے لیے جانی پہچانی تھی۔ ہاں یہی تو وہ دھُن تھی جو اس کے بابا اس کی ماما کے لیے بجایا کرتے تھے۔ فضا کی خاموشی کو چیرتی بانسری کی مدھر آواز اسے کسی اور جہاں میں لے جانے لگی۔ اس نے اپنے جوگر زمین پہ جمی برف پہ رکھے تو وہ ذرا سے اندر دھنس گئے کیونکہ برف ابھی بھی اوپر اوپر سے نرم ہی تھی۔ وہ برف پہ نظریں جمائے یادوں کی وادی میں کھو گیا۔

"بھائی!! بھائی!!" سات سالہ عائشہ برف کا گولا بنائے بھائی کی طرف بھاگتی آ رہی تھی جب کہ شاہمیر بھی جوابی حملے کے لیے ہاتھ میں برف کا گولا اٹھائے کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ عائشہ اس تک پہنچتی شاہمیر پہلے ہی اس پہ حملہ کر چکا تھا۔ وہ لڑکھڑا کر منہ کے بل گری اور اونچا اونچا رونا شروع کر دیا۔ شاہمیر فکرمندی سے اس کی طرف بھاگا۔ کھیل اپنی جگہ لیکن اپنی چھوٹی بہن اسے جان سے پیاری تھی۔ اس کے رونے کی آواز سن کر پیچھے سے اس کی ماں بھی بھاگتی آئی۔

www.novelsclubb.com

"شاہمیر کیا کیا تم نے ؟" شاہمیر نے اپنی ماں کو دیکھا جو عائشہ کے کپڑوں سے برف جھاڑتی اسے گھور رہی تھی۔

"میں تو بس کھیل رہا تھا" اس نے آہستہ سے کہا

"ہزار دفعہ کہا ہے ایسے کھیل نہ کھیلا کرو جن میں چوٹ لگے لیکن تم لوگ میری سنتے ہی کہاں ہو"

"کیا ہو گیا تاشے۔۔۔ کیوں ڈانٹ رہی ہو میرے شہزادے کو؟" پیچھے سے آتے اس کے بابا نے کہا اور شاہمیر کے کندھے پہ ہاتھ رکھے مسکرانے لگے

"خان صاحب! یہ سب آپ کی ڈھیل کا نتیجہ ہے۔آپ نہ خود انہیں کچھ کہتے ہیں نہ مجھے کہنے دیتے ہیں" تاشا نے ناراضگی سے کہا۔

"میں آپ کو بھی تو کچھ نہیں کہتا نا" انہوں نے محبت پاش نظروں سے اپنی بیوی کو دیکھا

"آپ کی اتنی جرأت کے مجھے کچھ کہیں" اس نے اتراتے ہوئے گردن اکڑائی

www.novelsclubb.com

"بالکل نہیں جناب۔میری اتنی مجال کہاں" وہ مصنوعی ڈرے تو شاہمیر اور عائشہ دونوں ہی ہنس پڑے۔

"بابا آج ہم حویلی جائیں؟آپ کو پتا ہے میرے سارے دوستوں کو ہماری حویلی دیکھنے کا اتنا شوق ہے۔۔میں انہیں بتاتا بھی ہوں کہ وہ میرے بابا کی حویلی ہے پر انہیں یقین ہی نہیں آتا۔"اس کی بات پہ ان کے تاثرات ذرا سخت ہوئے۔وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے اور اپنے بیٹے کے دونوں کندھوں پہ ہاتھ رکھے اسے سمجھانے لگے

"دیکھو شاہمیر!!میں آپ کو پہلے بھی بہت بار سمجھا چکا ہوں اور اب بھی سمجھا رہا ہوں۔اس طرح ہر کسی کو مت بتایا کرو کہ وہ حویلی آپ کی ہے۔میں آپ کو وہاں لے کر نہیں جا سکتا۔آپ کے بابا اس معاملے میں بے بس ہیں۔آپ کو چراغوں والی حویلی دیکھنے کا بہت شوق ہے نا؟لیکن ایک بات یاد رکھیے گا کہ اس حویلی کے چراغ آپ کو سوائے اندھیرے کے کچھ نہیں دے سکتے۔مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ وہاں جانے کی ضد نہیں کریں گے۔۔"انہوں نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو شاہمیر جو انہیں نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا اس نے ان کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر وعدہ کر لیا۔

"صاحب اور کچھ چاہیئے؟"وہ ایک جھٹکے سے سوچوں کی دنیا سے واپس آیا اور خالی خالی نظروں سے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھنے لگا

"اور کچھ چاہیئے؟"اس نے اپنی بات دہرائی جس پہ شاہمیر نے نفی میں سر ہلایا تو وہ چلا گیا۔اس نے اس جگہ دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ شخص بیٹھا بانسری بجا رہا تھا تو وہ جگہ خالی تھی۔

شاہمیر سامنے پڑے بھاپ اڑاتے چائے کے کپ اور پھر اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھ کر افسردگی سے مسکرایا۔

"کچھ وعدے ہوتے ہی ٹوٹنے کے لیے ہیں۔ انہیں توڑنا ہی پڑتا ہے۔ ایک وعدہ آپ نے توڑا تو ایک میں نے توڑ دیا۔۔۔۔ حساب برابر"

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے؟ کتنی دفعہ کہا ہے کہ میں ایسے روز روز ملنے نہیں آسکتی۔ دیکھو طلحہ میں شریف لڑکی ہوں۔۔ تم سے محبت کرتی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کے تمہیں اپنی محبت کا ناجائز فائدہ اٹھانے دوں گی۔" وہ تیز لہجے میں چبھتی ہوئی نظریں اس پہ گاڑھے کہہ رہی تھی۔

"گلِ میں تمہیں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں اور اب بھی سمجھا رہا ہوں۔ میں کوئی ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا۔ مجھے خود بھی اچھا نہیں لگتا تمہیں بار بار چوروں کی طرح ملنا لیکن اس دل کا کیا کروں جو تمہیں دیکھے بغیر بند ہونے لگتا ہے۔" اس نے ہمیشہ والی بات پھر دہرائی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس وقت الوچ کے بازار سے تھوڑا دُور ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے جہاں اکا دکا لوگ تھے۔ پھر بھی احتیاطاً گلِ نے چہرے پہ چادر سے نقاب کر رکھا تھا۔ بالکل ایسی ہی کالی چادر لالی بھی لیا کرتی تھی جو وہ شہر سے اپنے اور گلِ کے لیے لائی تھی۔

"تو تم میرے گھر رشتہ کیوں نہیں بھیجتے؟ کب سے تم نے یہ معاملہ لٹکایا ہوا ہے۔ مجھے کوئی ایک جواب دے دو۔ اب تو مجھے لگتا ہے کہ تمہاری ہی نیت میں کھوٹ ہے۔ تم صرف وقت گزاری کر رہے ہو۔"

"کیسی باتیں کر رہی ہو گلِ۔ تمہیں میری نیت پہ شک ہے؟ میری؟ مجھے یقین نہیں آرہا۔ اور یار کیسے لاؤں رشتہ؟ قسم کھانے کو تیار ہوں میں نے بابا سے بہت بار بات کی ہے۔ لیکن وہ اپنے ہم پلہ لوگوں میں رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ اب تم ہی بتاؤ میں کیا کروں؟" وہ بے بسی سے بولا

"یہ ہم پلہ کیا ہوتا ہے ہاں؟ یہ بات تمہیں تب نہیں یاد آئی تھی جب محبت کے بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ اب تمہیں یہ نیا بہانا مل گیا ہے کہ ہم پلہ لوگوں میں شادی کرنی ہے۔" اسے طلحہ پہ شدید غصّہ تھا جو پچھلے چھ مہینے سے اسے ٹال رہا تھا۔ گلِ کی ملاقات طلحہ سے اپنے سکول میں ہوئی تھی جب وہ اپنے بابا کے دوست سے ملنے آیا تھا جو اسی سکول کے پرنسپل تھے۔ طلحہ کو گلِ دوپہری پہلی ہی نظر میں پسند آگئی اور بس پھر آہستہ آہستہ ان کی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اُس وقت گلِ دسویں میں تھی جب کہ اب تو میٹرک کے امتحان دے کر فارغ بھی ہو گئی تھی اور کالج کی تیاری کر رہی تھی لیکن طلحہ ابھی تک اپنے بابا کو رضامند نہیں کر پایا تھا یا شاید اس نے ابھی

گھر بات ہی نہیں کی تھی۔ طلحہ کا باپ بہت امیر کبیر زمیندار تھااور اس کا تعلق ٹمبر مافیہ سے بھی تھا اسی لیےاس کے تعلقات بہت اوپر تک تھے۔وہ چاہتا تھا کہ طلحہ کا رشتہ کسی اونچے گھر میں کرے۔

"گلِ!ایک کام ہو سکتا ہے"اس نے ہچکچاتے ہوئے وہ بات کرنی چاہی جو وہ پچھلے کئی دنوں سے سوچ رہا تھالیکن ہمت نہیں کر پایا تھا۔

"کیا؟"

"اگر تم مان جاؤ تو۔مطلب کوئی زبردستی نہیں ہے لیکن اگر تمہارا دل راضی ہو تو ہم بھاگ کے شادی کر سکتے ہیں"آخر اس نے کہہ ہی دیا۔گلِ نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔وہ پہلے کافی دیر بے یقینی اور پھر شعلہ بار نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟ سمجھ کیا رکھا ہے آخر مجھے۔محبت کرتی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بھاگ کر آجاؤں گی؟اتنی گھٹیا سوچ ہے تمہاری؟"وہ اچانک ہی پھٹ پڑی

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا گلِ بس کر دو میں تو مذاق کر رہا تھا"وہ ادھر ادھر دیکھ کر اسے آہستہ بولنے کا اشارہ کرنے لگا۔اس کے ایک دم اونچا بولنے پہ سب مڑ مڑ کر دیکھنے لگے تھے۔

"ایسا بیہودہ مذاق بھی ہوتا ہے؟"اس کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

"اچھا یار معاف کر دو آئندہ نہیں کہوں گا غلطی ہو گئی" وہ ہاتھ جوڑنے پہ آ گیا

"اچھا بس بس زیادہ ڈرامے نہ کرو۔" گلِ نے ہاتھ اٹھا کے اسے روکا

"میں تو صرف اس لیے کہہ رہا تھا کہ تمہارے گھر کے حالات بھی کچھ اسی طرح کے ہیں کہ گزارا مشکل ہے۔ مجھ سے تمہارا یہ حال دیکھا نہیں جاتا۔ مجھ سے ایک بار تمہاری شادی ہو گئی تو تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے گھر والوں کے حالات بھی بدل جائیں گے۔" وہ دھیمے لہجے میں اسے سمجھانے لگا۔

"تم جو بھی کہو۔ یہ نہایت ہی فضول بات تھی۔ میں اپنے گھر والوں کو سارے زمانے میں زلیل و رسوا نہیں کر واسکتی۔ اور لالی، اس کو کتنا یقین ہے مجھ پر۔ میں ایسا مر کے بھی نہیں کروں گی۔" وہ آنے والے حالات سے بے خبر مضبوط لہجے میں بول رہی تھی۔

"پھر مجھے کچھ وقت دو۔ یقین کرو میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے لے لو وقت لیکن ایک بات میں تمہیں بتا دوں! اگر تم نے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کی نا تو تمہارے گھر آ کر تمہیں گولیوں سے بھون دوں گی۔ یاد رکھنا" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی

"ہاں ہاں ٹھیک ہے" وہ مسکرا کر اس سے دو قدم قریب ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑنے کو آگے بڑھا جب پیچھے سے آتی گرجدار آواز پہ اس کے قدم تھم گئے جب کہ لالی کی تو چیخ ہی نکل گئی

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟"

طلحہ نے مڑ کر اس شخص کو دیکھا جو شدید غصّے میں کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

"ارے دلاور! تم یہاں؟" وہ اسے یہاں دیکھ کر حیران ہوا

"تم یہاں کیا رہے ہو؟" اسے شدید غصّہ آیا تھا گلِ کو اس کے ساتھ کھڑے دیکھ کے۔

"وہ۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔ اصل میں یہ رستہ بھول گئی تھیں تو میں ان کی مدد کر رہا تھا۔"

"ہمم۔۔ لگتا ہے یہ واقعی رستہ بھول گئی تھیں" اس نے گلِ کو دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔ اس نے ایک بار بھی دلاور کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

"اچھا یار پھر میں چلتا ہوں۔ بابا نے ایک ضروری کام کہا تھا۔ اب نازنین کی شادی پہ ہی ملاقات ہو گی۔" وہ جلدی سے کہہ کر اس سے ہاتھ ملاتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ اگر وہ کچھ دیر یہاں اور رکتا تو کہیں دلاور اصل بات جان کر اس کی شکایت بابا کو ہی نہ لگا دیتا۔ جو بھی تھا لیکن طلحہ اپنے باپ سے بہت ڈرتا تھا۔ اس کے جانے کے بعد وہ گلِ دوپہری کی طرف متوجہ ہوا۔ نازنین کی شادی کی وجہ سے آج کل اس کے بازاروں کے بہت چکر لگ رہے تھے۔ ابھی بھی وہ اپنی ماں کی بنائی گئی لمبی لسٹ لیے بازار سے چیزیں خرید کر آ رہا تھا۔ ابھی وہ اپنی گاڑی کے پاس پہنچا ہی تھا۔ جب اس کی نظر سامنے درخت پہ پڑی جس کے نیچے اسے طلحہ اور اس کے ساتھ کھڑی لڑکی نظر

www.novelsclubb.com

آئی جو گُلالئی کی چادر پہنے کھڑی تھی۔ پہلے تو وہ سمجھا کہ وہ گُلالئی ہے لیکن قریب پہنچ کے غور کیا تو وہ گلِ دوپہری تھی۔ گلِ کی اور لالی کی آنکھیں بالکل ایک جیسی تھیں، فرق بس رنگ کا تھا۔ لالی کی آنکھیں سبزی مائل بھوری سی تھیں جب کہ گلِ کی آنکھیں بالکل سبز تھیں۔ دلاور اسے پہلے بھی دو تین بار دیکھ چکا تھا اس لیے پہچاننے میں زیادہ مشکل نہ ہوئی لیکن اسے طلحہ کے ساتھ دیکھ کر اسے شدید غصّہ آیا تھا۔ کیسے وہ دن دہاڑے کسی غیر مرد کے ساتھ مزے سے کھڑی تھی۔

"گلِ دوپہری؟ ہے نا؟" وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آ کھڑا ہوا۔ گلِ نے اس کے منہ سے اپنا نام سنا تو نظریں اٹھا کر اسے دیکھا لیکن اس کی نظریں تو پلٹنا ہی بھول گئیں۔ دھوپ کی تمازت سے تمتماتے چہرے پہ مغرور نقوش اور ان پہ سجی سنجیدگی نے اسے پل میں جکڑا تھا۔ ماتھے پہ بکھرے ہلکے بھورے، سنہری جھلک دیتے بال جو دھوپ میں چمک رہے تھے اور اس پر اس کی باوقار شخصیت۔ گلِ نے آج سے پہلے اتنا حسین مرد نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کچوچ سبز رنگ کی شلوار قمیض کے نیچے براؤن کھیڑی اور کندھوں پہ براؤن شال ڈالی ہوئی تھی۔ لالی کو اس کے پورے چہرے میں سب سے زیادہ دلکش اس کی آنکھیں لگی تھیں جو گہرے کالے رنگ کی تھیں لیکن کانچ کی طرح چمک رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں واقعی بہت حسین تھیں لیکن وہ اسے ایک نظر دیکھنے کے بعد ہی نظریں جھکا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھیں حسین ہیں لیکن

وہ توجہ سے دیکھتا ہی نہیں

"جج۔۔جی؟" وہ اس سے یہ پوچھنا تو بھول ہی گئی کہ اسے اس کا نام کیسے پتا تھا۔ دلاور کو اس کی عجیب سی نظروں سے کوفت ہوئی۔

"آپ اس وقت یہاں کیا کر رہی تھیں؟" وہ ہنوز نظریں جھکائے کھڑا تھا جب کہ لالی تو بس ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"وہ۔۔۔وہ کچھ بھی نہیں۔۔۔میں تو بس گزر رہی تھی تو۔۔۔بسسس" نا جانے وہ کیوں ایک اجنبی شخص کو اپنی صفائی دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

دلاور نے ٹھنڈی سانس خارج کی اور ارد گرد نظر دوڑائی۔ سامنے ہی اسے لڑکوں کا ایک ٹولا نظر آیا جو شکل سے ہی لفنگے معلوم ہوتے تھے۔ پھر اس نے دُور تک برف سے ڈھکی سڑک کو دیکھا۔ آج صبح ہی تو برف باری ہوئی تھی اور موسم ابھی بھی خراب ہی تھا۔ اگر راستے میں گلِ کے ساتھ کوئی حادثہ ہو جاتا تو؟ لالی تو گلِ سے بہت محبت کرتی ہے۔ نہیں!! وہ اسے اکیلے ہر گز جانے نہیں دے سکتا۔ ایک فیصلے پہ پہنچ کے وہ اس سے مخاطب ہوا

www.novelsclubb.com

"آئیں میں آپ کو گھر چھوڑ دوں" وہ پلٹ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگا جب پیچھے سے گلِ کو نہ آتے دیکھ کر اس کی طرف مڑا اور سوالیہ نظروں سے دیکھا

"وہ۔۔وہ آپ؟ میرا مطلب آپ ہیں کون؟" آخر اس نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا۔

"آپ کی بہن جس حویلی میں پڑھاتی ہیں میں وہاں رہتا ہوں۔ میں بڑے خان کا پوتا دلاور علی خان ہوں۔ آپ کی بہن گُلالئی بھی مجھے جانتی ہیں اس لیے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اس موسم میں اکیلے جانا خطرناک ہے اس لیے آپ کے گھر تک آپ کو پہنچانا میری ذمے داری ہے۔ فکر مت کریں میں سیدھا آپ کو گھر لے کر جاؤں گا۔ آپ مجھ پر اعتبار کر سکتی ہیں۔" وہ تحمل سے اسے بتانے لگا۔ اس کی آواز بھی اسی کی طرح خوبصورت تھی۔ بھاری آواز لیکن دھیما لہجہ۔

"مم۔۔۔میں چلی جاؤں گی"

"چلی تو جائیں گی لیکن خیریت سے گھر بھی پہنچ جائیں گی؟"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ گلِ کو رات کا واقع یاد آیا جب لالی یختنگے سے واپسی پر لیٹ ہو گئی تھی۔ سکینہ بیگم کا تو رو رو کے بُرا حال تھا جب کہ گلِ الگ پریشان تھی۔ وہ پہلے بھی لیٹ ہو جایا کرتی تھی لیکن اتنی دیر کبھی نہیں ہوئی تھی اوپر سے موسم الگ خراب تھا۔ اس نے کتنی ہی بار دلیر اور دمیر کو بھی پتا کرنے بھیجا لیکن وہ مایوس لوٹ آئے۔ پھر آخر کار جب وہ گھر میں داخل ہوئی تو سب کی جان میں جان آئی

جب کہ اس کے پیر کی موچ کا سُن کر سب نئے سرے سے پریشان ہو گئے۔لالی نے بتایا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے گھر پہنچی لیکن دلاور کا ذکر اس نے نہیں کیا تھا۔آج جب سکینہ بیگم لالی کی موچ دکھانے اسے لے کر مقامی حکیم کے پاس گئیں تو وہ بھی چھپتے چھپاتے طلحہ سے ملنے آگئی۔ لیکن اب واپسی پہ اسے خود بھی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔وہ باہر کم ہی نکلا کرتی تھی۔

"ٹھیک ہے"اس کی ہلکی سی آواز کو بمشکل سُن کر دلاور گاڑی کی طرف مڑا تو وہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔گاڑی کے پاس پہنچ کر دلاور نے اس کے لیے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تو وہ بھی خاموشی سے بیٹھ گئی جب کہ دلاور نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کے گاڑی سٹارٹ کر دی۔گلِ کو کافی عجیب سا لگا۔وہ اس کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھنے کا بھی تو کہہ سکتا تھا۔پھر اپنے ذہن میں آتی سوچ پہ خود ہی لعنت بھیجی

توبہ کر گلِ۔ابھی طلحہ سے مل کر آرہی ہے اور یہ کیا فضول چیزیں سوچ رہی ہے

"آپ اس لڑکے کو جانتی ہیں؟"اس نے سڑک پہ نظریں ٹکائے بظاہر سرسری سا پوچھا

"جج۔۔جی۔۔۔جی نہیں"وہ اس کے اچانک سوال پہ گڑبڑائی

"کون سا راستہ پوچھ رہی تھیں؟"

"وہ۔۔گھر کا راستہ ذرا بھول گیا مجھے۔اصل میں میں باہر کم ہی نکلتی ہوں"

"اپنے ہی گھر کا راستہ بھول جائیں گی تو زندگی میں کیا کریں گی؟"

"نہیں۔۔۔ بھولی نہیں تھی بس کنفرم کر رہی تھی۔"

وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گیا۔ پھر کچھ دیر بعد بولا۔

"گلِ دوپہری آپ میرے لیے بالکل چھوٹی بہنوں کی طرح ہیں اور آپ کو سمجھانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس عمر میں بچیاں کیا سوچتی ہیں اور ان کے جذبات، احساسات وغیرہ کیا ہوتے ہیں لیکن عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا۔۔ آپ کو ہمیشہ اپنی عزت، اپنے وقار کو پہلی ترجیح دینی چاہئے"

گلِ اس کی بات پہ دھیان دیے بغیر پہلے بہن اور پھر بچی لفظ میں الجھی ہوئی تھی۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے ہو کیا رہا ہے؟

"لڑکی کا کردار کانچ کی طرح ہوتا ہے۔ ذرا سی دراڑ آجائے تو ٹوٹتے دیر نہیں لگتی۔ ایسی دراڑوں سے خود کو بچا کر چلنے والی ہی شریف لڑکی کہلاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔ میں"

"کوئی بھی ایسا کام کرنا ہی نہیں چاہئے جو دوسروں کو مجبور کر دے کہ وہ آپ کو غلط سمجھیں۔ عزت بنانے میں زندگی گزر جاتی ہے لیکن عزت گنوانے میں لمحے کی دیر نہیں لگتی۔"

گلِ کو اس کی باتیں بہت عجیب سی لگ رہی تھیں۔ ابھی کچھ ہی دیر پہلے تو وہ اسے ملا تھا اور اب اس سے ایسی باتیں کر رہا تھا جو اگر کوئی اور کرتا تو یقیناً وہ اب تک اس کا منہ توڑ چکی ہوتی۔

"لفظ عورت کا مطلب ہی عزت ہوتا ہے۔۔ اگر کوئی عورت اپنی عزت کروانا نہیں جانتی تو اسے عورت کہلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میری بات بُری لگی ہو تو معذرت، لیکن میں آپ کے بڑے بھائیوں جیسا ہوں۔"

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اس ساری گفتگو میں لفظ بڑے بھائی کے علاوہ اسے کچھ بھی بُرا نہیں لگا۔

"دیکھیں میں کوئی غلط کام نہیں کر رہی تھی۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" اس نے اپنی صفائی دینا ضروری سمجھا

www.novelsclubb.com

"مجھے ہوئی ہے تو کسی کو بھی ہو سکتی تھی۔ غلط فہمیاں انسان کو لے ڈوبتی ہیں۔ انہیں دُور کر بھی دیا جائے تب بھی دل میں ایک بار جو گرہ لگ جائے وہ کھل کے بھی نشان چھوڑ جاتی ہے۔۔ کوشش کریں کہ ایسی کوئی غلط فہمی پیدا ہی نہ ہو۔۔ لیں آپ کی منزل آ گئی۔" وہ گھر کے آگے گاڑی روکتے ہوئے بولا

(لگتا ہے واقعی میری منزل آگئی) گل ءنے دل میں سوچا اور بیک مرر سے نظر آتے دلاور کو دیکھا۔

"بہت شکریہ آپ کی مدد کا"

"امید ہے یہ مدد آگے بھی مدد گار ثابت ہو گی" دلاور نے بیک ویو مرر سے اسے دیکھا اور پھر سے نظریں جھکا لیں۔

گل ءگاڑی سے باہر نکلی تو اس کے گھر کے دروازے تک پہنچنے تک وہ وہیں کھڑا رہا اور پھر گاڑی حویلی کے راستے پہ ڈال کر لوٹ گیا لیکن وہ اس بات سے بالکل انجان تھا کہ وہ اپنا عکس کسی کی آنکھوں میں چھوڑ گیا تھا۔

"آپ کو اہم خبر سے آگاہ کرتے جائیں کہ پاکستان کے مشہور و معروف بزنس مین توفیق صدیقی کا بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے۔ تفتیشی ٹیم کے سربراہ کے مطابق ان کی شہ رگ پر کسی نوکیلی چیز سے کئی بار وار کیا گیا تھا جس سے وہ موقع پہ دم توڑ گئے۔ پولیس کا شک مشہور بزنس مین اور سوشل ورکر میر جاہ پر ہے لیکن ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے مزید پیشرفت نہیں کی جا رہی۔۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں گے ہمارے نمائندے۔۔۔" ظفر عالم نے ٹی وی بند کیا اور پھر پاشا کو دیکھا جو ٹانگ پہ ٹانگ رکھے، گردن کو صوفے کی بیک سے نیچے لٹکائے پر سکون سا بیٹھا تھا جب

www.novelsclubb.com

کہ اپنے مخصوص انداز میں باؤلر ہیٹ سے چہرہ چھپا رکھا تھا۔اس وقت وہ بلیک پینٹ شرٹ اور میرون کلر کے ٹرینچ کوٹ میں ملبوس تھا۔ ظفر عالم، پاشا کا سیکنڈ کزن اور اس کا اکلوتا دوست تھا اور ساتھ ساتھ اس کے جرائم میں برابر کا شریک بھی۔اس وقت بھی وہ ظفر عالم کے عالیشان ڈرائینگ روم میں بیٹھا تھا

"تمہارا اپنا کارنامہ ہے یا کسی کو بھیجا تھا؟" ظفر عالم اس کے سامنے والے صوفے پہ آ بیٹھا

"نئے لڑکے کو ٹرینگ دینی تھی۔بولا بھی تھا کہ پاشا کا سٹائل ہے۔۔ایک بار میں شہ رگ کاٹنی ہوتی ہے لیکن پھر بھی اتنے وار کر کے آیا ہے۔" وہ کوفت سے کہنے لگا

"ٹرینگ نئے لڑکے کی کرانی تھی تو نام میر جاہ کا کیوں؟"

"کیونکہ تم لوگ جانتے ہو کہ میر جاہ کے ہر کام کے پیچھے کون ہوتا ہے۔۔آج کل یہ لوگ مجھے زیادہ ہی ہلکے میں لے رہے تھے تو سوچا کہ ذرا سی جھلک دکھادوں اپنے پاشا والے روپ کی۔۔" وہ سیدھا ہو کے بیٹھا اور ٹیبل پہ پڑا چائے کا کپ اٹھایا۔

"تم جو بھی کہو۔۔۔لوگ تو صرف میر جاہ سے ہی ڈرتے ہیں۔کیونکہ سب اسی کا نام جانتے ہیں۔۔ تمہاری پہچان تو صرف انڈر ورلڈ کے بڑے گینگسٹرز تک محدود ہے۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتا عالم کیونکہ جو انسان آگے رہ کر کام کرتا ہے اسے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پولیس، میڈیا، سیاستدان، سیکرٹ ایجنسیز وغیرہ وغیرہ۔۔ ان سب کو ڈاج کرنے میں بہت وقت لگتا ہے۔۔ میں اتنا وقت ان سب پر ضائع نہیں کر سکتا۔۔ مجھے اور بھی کام ہوتے ہیں۔۔۔ اور جہاں تک رہ گئی لوگوں کی بات تو لوگوں کو ڈرانا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔۔ ان کو ڈرانے کے لیے ضرورت ہی کس کی ہوتی ہے۔۔۔ ایک بم دھماکہ، دو چار قتل، پانچ چھ وائرل ٹورچر وڈیوز اور بسس۔۔۔ پھیل گئی دہشت۔۔۔ ڈر گئے لوگ۔۔ لیکن وہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اصل بات تو تب ہے جب اپنے برابر کے لوگوں کو گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور کیا جائے۔۔ کبھی آزما کر دیکھنا۔۔۔ برابر والے کو ہرایا جائے تو بہت طاقتور محسوس ہوتا ہے"

"لیکن میر جاہ کو یہ سب پسند نہیں آئے گا"

"وہ پاگل شہرت کو بدنامی سمجھتا ہے۔۔" پاشا نے جیسے اس کی عقل پہ ماتم کیا

ظفر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن کہہ نہ پا رہا ہو

"کچھ کہنا ہے؟" اس نے ایک ابرو اچکا کے پوچھا

"کہنا تو ہے لیکن شاید تم بُرا مان جاؤ"

پاشا سامنے ٹیبل پہ بچھی شطرنج کی بساط سے ایک پیادے کو اٹھا کر غور سے دیکھنے لگا

www.novelsclubb.com

"اور یہ بات یقیناً میر جاہ کے بارے میں ہے۔۔"

"پتا نہیں کیوں پر مجھے اس میر جاہ پہ شک سا ہوتا ہے" وہ کچھ سوچ کے بولا

پاشا اس کی بات پہ ہلکا سا مسکرایا

"تمہیں صرف شک ہوتا ہے؟ مجھے تو یقین ہے"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ میرا پیادہ اب خود سے چالیں چلنے لگا ہے۔ کہیں مجھے ہی شہ مات نہ دے دے" یہ کہہ کر اس نے پیادے کو بادشاہ کے قریب لے جا کر کھڑا کر دیا

"سوچ رہا ہوں کہ یہ پیادہ اپنی چال چلے۔۔۔" وہ پیادہ اٹھا کر بادشاہ کو گرانے لگا اور پھر اچانک ہی رُک گیا

"اس سے پہلے ہی کیوں نا میں بساط اُلٹ دوں" یہ کہہ کر اس نے واقعی بساط اُلٹ دی۔ سارے مہرے زمین پر بچھے دبیز قالین پر بکھر گئے۔

"بساط اُلٹ دی تو ہاتھ کچھ نہیں آئے گا" ظفر نے خالی ٹیبل کی طرف اشارہ کیا

"میرے دونوں ہاتھ ہمیشہ خالی ہی ہوتے ہیں۔ پاشا ہاتھوں سے نہیں دماغ سے کام لیتا ہے۔۔ سمجھے ؟"

ظفر نے اپنے قدموں میں گرے وزیر کو اٹھا کر ٹیبل پہ رکھا اور پاشا کو دیکھا جواب کسی سوچ میں گُم تھا

"تم تو کہتے تھے کہ میر جاہ تمہارا وزیر ہے ؟"

"پیادہ ہو یا وزیر۔۔۔ حکم تو بادشاہ کا ہی چلتا ہے۔ جب مہرے خود سر ہو جائیں تو ہار مقدر بن جاتی ہے۔"

"بہر حال جو بھی کرنا ہو سوچ سمجھ کے کرنا۔۔ میر جاہ بہت اہم ہے "

"یہ تمہارا وہم ہے" وہ ہلکا سا ہنسا

"دیکھ لیں گے وہم ہے یا حقیقت" وہ کچھ جتاتے ہوئے بولا

"ضرور" اس نے سر ہلکا سا خم کیا

"ویسے ایک بات کہوں پاشا؟" اس نے پاشا کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"ہمم ؟"

www.novelsclubb.com

"تم بہت زبردست ہو!!"

اس کی بات پہ پاشانے ہنکارا بھرا

"جب میں جوان تھاتواس سے بھی زیادہ زبردست تھا۔۔۔پھر میں ایک پری کے قبضے میں آگیا"

"کون؟وہ تاشے؟"

"ہمم"پاشاکی آنکھیں ہمیشہ اس نام پہ چمکنے لگتی تھیں

"ہاں بھئی وہ پری اور تم جن۔۔۔ہے نا؟"

"ہاں۔۔لیکن اس بار پری کو جن کے ساتھ ہی گزارا کرناپڑے گا کیونکہ جس طوطے میں اس پری کی جان قید ہے وہ طوطاتو میری قید میں ہے۔۔۔طوطاقید تو پری قید۔۔"

"ویسے کہاں اُڑرہاہے آج کل تمہاراطوطا؟"

"اپنی بہن کی شادی پر گیاہے۔۔۔میر جاہ کو جاتے وقت میں نے کہا تھاکہ اب کی بار آئے تو اسے واپس لیتاآئے"پاشانے زومعنی انداز میں کہا

اس کی بات پہ ظفر کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا

"وہ بیچارا کہاں سے لائے گا۔۔ویسے بھی اب اتنا وقت گزر چکا ہے۔۔لگتا ہے اب تمہیں صرف میر جاہ پہ ہی گزارا کرنا پڑے گا۔۔۔شاہمیر علی خان کو بھول جاؤ"

"ایسے کیسے بھول جاؤں اپنی پری کی جان کو" وہ شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا

"تو پھر تیار رہنا پاشا صاحب۔۔۔میر جاہ اب بچہ نہیں رہا"

"باپ ہمیشہ باپ رہتا ہے ظفر" پاشا نے ٹیبل پہ پڑے وزیر کو ایک بار پھر اٹھا کر زمین پہ پھینک دیا

وہ پتھریلی روش پہ چلتی حیرت سے برقی قمقموں اور سفید اور گیندے کے پھولوں سے سجائی گئی حویلی کو دیکھ رہی تھی۔کیا آج کوئی تقریب تھی؟لیکن اسے تو کسی نے کچھ نہیں بتایا تھا اس بارے میں۔۔وہ یہی سوچتی اندر داخل ہوئی جب سامنے ہی ہال میں اسے ماہ جبین خان بیٹھی نظر آئیں۔

"السلام علیکم خالہ"

www.novelsclubb.com

"وعلیکم سلام لالی!آؤ بیٹھو" انہوں نے خوشدلی سے جواب دے کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔تو وہ ان کے سامنے والے صوفے پہ آ بیٹھی

"آج کوئی تقریب وغیرہ ہے؟"

"کیا مطلب تمہیں نہیں پتا؟" انہیں شدید حیرت ہوئی

"کیا نہیں پتا؟" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔ کہیں دلاور کی تو شادی نہیں کر رہے

"آج ناز نین کی مہندی ہے۔۔ میں نے امبرین کو کہا بھی تھا کہ تمہیں چھٹی کا کہہ دے لگتا ہے وہ بھول گئی۔۔"

"کیا واقعی؟ بہت بہت مبارک ہو خالہ۔۔۔ اللہ ان کے نصیب اچھے کرے۔۔۔"

"خیر مبارک بیٹا۔۔ بہت شکریہ۔۔۔ شکر ہے اللہ نے میری بھتیجی کے بھی نصیب کھولے"

"اللہ بہتر کرے گا خالہ"

وہ دل سے ناز نین کے لیے خوش ہوئی تھی۔ عمر کے فرق کے باوجود ناز نین، لالی کو اپنی دوست مانتی تھی لیکن لالی ہمیشہ یہی کہتی کہ ملازموں اور مالکوں کی کبھی دوستی نہیں ہو سکتی۔۔۔ لیکن اب لالی کو تھوڑا دکھ بھی ہوا تھا۔ اتنی بڑی بات ناز نین نے اسے نہیں بتائی تھی۔

"ویسے تم کل تو نہیں آئیں تھیں۔۔ میں سمجھی تم نے شادی کی وجہ سے چھٹی کی ہے۔۔"

"نہیں وہ دراصل میرے پاؤں میں ہلکی سی موچ آگئی تھی چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ پھر کل برفباری بھی ہو گئی تھی تو میں نے چھٹی کر لی۔۔ معذرت"

"ارے کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔ معذرت کی کیا بات ہے۔۔ یہ بتاؤ کہ اب پاؤں ٹھیک ہے؟ڈاکٹر کو دکھایا تھا؟"

"جی بہتر ہے اب۔۔۔ کل امی حکیم کے پاس لے کر گئی تھیں"

"اچھا اچھا"

"خالہ میں اسے مبارکباد دے آؤں؟"اسے فوراً ہی نازنین سے ملنے کی جلدی ہوئی

"بیٹا ابھی تو اس کے کمرے میں سارے کزنز جمع ہیں۔۔۔ اصل میں باہر کے مہمان بھی آئیں ہیں۔۔ میں نہیں چاہتی کوئی تمہیں کچھ کہے۔ایک کام کرو تم پڑھانے کے بعد واپسی پہ جانے لگو تو اس سے ملتی جانا۔۔وہ بھی تمہیں یاد کر رہی تھی۔"وہ نرمی سے گویا ہوئیں

"جی ٹھیک ہے۔۔اور بچے کہاں ہیں؟"

اس نے مہمان خانے کے کھلے دروازے سے اندر دیکھا جو خالی تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کھیل رہے ہونگے۔۔۔ میں ابھی بلاتی ہوں۔۔ پہلے ہی خانم بی بی اتنا غصّہ کر رہی تھیں کہ دو دن پہلے کیوں چھٹی کرادی۔۔ پتا تو ہے تمہیں خانم بی بی کا۔۔"آخری بات انہوں نے رازداری سے کی۔۔

لالی ان کی بات پہ مسکرا کر سر ہلاتی مہمان خانے کی طرف بڑھ گئی۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی دروازے کی طرف سے رُخ موڑے اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کو دیکھ رہی تھی جس کا رنگ بہت پھیکا آیا تھا۔ ابھی تک اس نے مایوں کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ وہ اپنی سوچوں میں گُم بیٹھی تھی جب دروازہ کُھلنے کی آواز پر وہ سمجھی کے ماہ جبین خان آئی ہیں۔

"چچی! گُلالئی آگئی؟" اس نے بغیر دیکھے پوچھا

"نہیں، لیکن تمہارا بھائی ضرور آگیا ہے۔۔" اپنے پیچھے سے آتی مردانہ آواز کو پہچان کر وہ ساکت رہ گئی۔

"اپنے بھائی کی طرف دیکھو گی بھی نہیں؟" وہ آہستگی سے چلتا اس کے پاس آبیٹھا لیکن وہ ابھی تک رُخ موڑے بیٹھی تھی۔ اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ آنکھیں فوراً ہی بھر آئیں اور فرطِ جذبات سے ہاتھ کانپنے لگے۔ کیا کچھ یاد نہ آیا تھا یہ آواز سُن کر۔ اس کی زندگی کے بُرے سے بُرے اور اچھے سے اچھے دن اسی شخص کے ساتھ تو گزرے تھے جو کہنے کو تو اس کا بھائی تھا لیکن اس کی شکل اس نے کئی سالوں سے نہیں دیکھی تھی۔ اور آخر آج اس کی زندگی کے اہم ترین موقع پر وہ آ چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے تو وہ کل ہی آگیا تھا۔۔ لیکن بار بار حویلی کے سامنے سے گاڑی موڑ کر واپس لے جاتا۔۔اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا اس حویلی میں قدم رکھنے کو۔۔

"بب۔۔بب۔۔بھائی؟"اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسے یقین ہی نہیں آیا کہ اس کے سامنے شاہمیر علی خان بیٹھا اسے ڈبڈبائی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"ہاں گڑیا۔تمہارا بد نصیب بھائی!"اس کی آواز گلوگیر تھی۔نازنین فوراً اس کے سینے سے لگ کر اونچی آواز میں رونے لگی

"بب۔۔بھائی۔۔۔شاہمیر بھائی۔۔آپ آگئے؟"وہ ابھی تک بے یقین تھی۔

"آنا ہی تھا۔۔اپنی بہن کو دلہن بنے بھی تو دیکھنا تھا نا"وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بس رو دینے کو تھا۔

وہ بھی کافی دیر اس کے سینے سے لگی روتی رہی پھر سیدھی ہو کر بیٹھی اور مسکرا کر اس کی جانب دیکھا جبکہ شاہمیر سے تو مسکرایا بھی نہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کتنے بڑے ہو گئے ہیں۔۔"

وہ اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا

"تم سے زیادہ نہیں "اس نے مایوں کے جوڑے میں بیٹھی اپنی بہن کو دیکھا جو کل تک اس کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔وہ شوخ چنچل سی لڑکی اب بہت سمجھدار ہو گئی تھی۔

"کیسی ہو؟"

"ٹھیک ہوں۔۔آپ کیسے ہیں؟"

"پتا نہیں؟"

"کیا مطلب؟"

"خود پر کبھی غور ہی نہیں کیا۔۔جانتا ہی نہیں کہ ٹھیک ہوں یا نہیں.."وہ اداسی سے مسکرایا جبکہ نازنین صرف اسے دیکھ کے رہ گئی۔

وہ بھی کافی دیر اسے دیکھتا رہا پھر ماحول میں چھائی اداسی کا اثر زائل کرنے کو بولا

"تمہیں یاد ہے؟ہم بر فباری میں کیسے کھیلا کرتے تھے۔سارا دن باہر کھیلتے رہتے اور آخر میں بیمار ہو کر ماما سے ڈانٹ کھاتے تھے۔"

"ہاں اور پھر بابا ہمیشہ ہماری طرف داری کرتے تھے اور ماما کہتیں کہ خان صاحب آپ نے ہی ان بچوں کو بگاڑ رکھا ہے"

باباکے ذکر پہ اس کے تاثرات سخت ہو گئے لیکن پھر جبراً مسکرایا۔ نازنین بھی اس کی کیفیت سمجھ رہی تھی۔ تبھی بات بدلنے کو بولی

"بھائی آپ نے دیکھا پوری حویلی کس طرح سے سجائی گئی ہے۔۔ سب کتنے خوش اور مطمئن ہیں۔۔ کتنی رونق ہے نا یہاں"

"ہاں۔۔ حویلی میں تو بہت رونق ہے پر تمہاری آنکھیں ویران لگ رہی ہیں" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو وہ اس سے نظریں چُرا گئی

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ میں بہت خوش ہوں"

"تمہاری مرضی پوچھی گئی تھی؟"

"جی بالکل۔۔"

"خوش ہو؟"

"جی بالکل"

کوئی زور زبردستی تو نہیں؟"

"بالکل نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"لڑکے کا نام جانتی ہو؟"

اس کی بات پہ ناز نین کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔کافی دیر سوچنے کے بعد بھی اسے نام یاد نہ آ پایا۔ حیرت کی بات تھی۔جو شخص اس کا شریکِ حیات بننے جا رہا تھا وہ اس کے نام تک سے ناواقف تھی۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اس کی کزنز بار بار اس کا نام لے کر تنگ کر رہی تھیں۔لیکن اس کا دھیان ہی کہیں اور تھا۔۔۔جب دل ہی کہیں اور اٹکا تھا تو دھیان یہاں کیسے ہوتا۔۔۔

شاہمیر اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔وہ جانتا تھا اس حویلی کے رسم و رواج کو۔۔یہاں عورت کو عورت کہاں سمجھا جاتا تھا۔۔صرف ایک پتھر کی مورت سمجھا جاتا، جس کے نہ جذبات ہوتے نہ احساسات۔۔اور پھر اس پتھر کی مورت کو جہاں دل چاہتا سجا دیا جاتا۔۔نہ مرضی پوچھتے نہ خوشی۔۔ویسے بھی مورت کہاں بولتی ہے۔۔اور اگر بولنے لگتی تو اسے توڑ دیا جاتا۔۔جیسے کئی سال پہلے اس کی ماں کو توڑا گیا تھا۔۔

"ہمارے ہاں ہونے والے شوہر کا نام نہیں لیتے" اس نے اپنے تئیں بہانہ پیش کیا جس پر شاہمیر نے گہرا سانس کھینچا

"میں ملا ہوں تمہارے ہونے والے شوہر سے۔۔۔چالیس سال عمر ہے، طلاق یافتہ ہے، جرائم میں ملوث رہ چکا ہے۔۔رشوت لیتا ہے۔۔پہلی بیوی کو مارتا تھا۔۔شاز مینے کی عمر کی بیٹی ہے اس

www.novelsclubb.com

کی۔۔ تمہارے لائق نہیں ہے۔۔ہاں البتہ بڑے خان اور تمہارے بابا کی پسندیدہ شخصیت ہے سو تمہارے لیے بہترین جوڑ ہے۔"

وہ اس کی بات پہ خاموش ہو کر نظریں جھکا گئی

"ابھی بھی وقت ہے نازنین! سوچ لو۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔۔ تمہارا بھائی اب مضبوط ہو گیا ہے۔۔ تمہاری حفاظت کر سکتا ہے۔۔میں تمہیں اپنے ساتھ لاہور لے جاؤں گا۔۔ تمہاری شادی خود کرواؤں گا کسی ایسے شخص سے جو تمہارے لائق ہو"اس کی بات پہ نازنین کی آنکھوں میں کسی کا عکس لہرایا لیکن پھر فوراً ہی وہ سنجیدہ ہو گئی۔

"آپ جانتے ہیں یہ ناممکن ہے۔۔۔میں بابا کی عزت داؤ پر نہیں لگا سکتی۔۔ میں لوگوں کی باتوں کو سچ ہونے نہیں دے سکتی۔۔ساری زندگی ہماری ماں پر بے بنیاد الزام لگائے گئے۔۔۔انہیں کیا کچھ نہ سہنا پڑا۔۔اگر آج میں نے یہ قربانی نہ دی تو ماما پر لگائے الزام سچ ہو جائیں گے۔۔۔میں ثابت کروں گی کہ میری ماما باغی اور سرکش نہیں تھیں۔۔میں ان کی تربیت پر حرف نہیں آنے دوں گی۔۔میں بابا کو یقین دلا کر رہوں گی کہ میری ماما نے ہمیں یہی تربیت دی کہ عزت کی خاطر مر جایا جائے۔۔۔گھر والوں سے بغاوت نہ کی جائے۔۔"وہ ایک عزم کے ساتھ بولی جب کہ حقیقتاً تو

اس کا اپنا دل بھی بیٹھا جا رہا تھا۔۔ جانے اس کی قسمت اسے کہاں لے جانے والی تھی۔۔۔ شاہمیر کو اس پر ترس آیا۔۔ ماں باپ کی محبت انسان سے کیا کچھ نہیں کرواتی۔۔

"ہم کیوں دیں ماما کے کردار کی صفائی۔۔ ہم کیوں لوگوں کو غلط ثابت کریں۔۔ سوچتے رہیں جو سوچتے ہیں۔۔ مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ ویسے بھی نازنین ہماری ماں ہمیں چھوڑ گئی۔۔ بھری دنیا میں تنہا کر کے چلی گئی۔۔ سگے باپ کے لیے پرایا کر کے چلی گئی۔۔ ہم پر ہماری ہی زندگی تنگ کر کے چلی گئی۔۔ وہ صرف نام کی ماں ہیں۔۔ ورنہ آج تک انہوں نے ہمارے لیے کیا ہی کیا ہے؟" وہ روانی میں کہتا گیا

"ماں تو ماں ہوتی ہے۔۔ نام کی ہو یا کام کی۔۔" اس نے آہستگی سے کہا۔۔

"اب ان سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا"

"پڑنا چاہیے شاہمیر بھائی! ماما، بابا سے بہت محبت کرتی تھیں۔۔۔ وہ کبھی نہ چاہتیں کہ ہم ان کی نافرمانی کرتے" اس کی بات پہ شاہمیر کا دل ڈوب کے ابھرا

"کرتی تھیں نہیں کرتی ہیں! وہ ابھی بھی زندہ ہیں نازنین!!" نازنین نے اسے حیرت سے دیکھا پھر ہلکا سا مسکرا پڑی۔۔ وہ ایسا ہی تھا۔۔ اپنی محبت کو دل میں چھپا کر رکھنے والا۔۔ وہ جانتی تھی کہ

بظاہر اپنی ماں سے نفرت کرنے والا شاہمیر اصل میں ان سے دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا۔۔بس ظاہر کرنا اس کی فطرت نہیں تھی۔۔وہ تھا ہی خاموش محبت کرنے والا۔۔

"آپ ماما سے بہت محبت کرتے ہیں نا؟"

"نہیں۔۔۔بالکل بھی نہیں" اس نے دوٹوک انداز میں کہا

"آپ دن کی روشنی میں حقیقت سے نظریں چُرا سکتے ہیں لیکن رات کے اندھیرے میں کبھی خود سے نظریں ملائیے گا۔۔اندھیرا ہمیشہ سچ بولتا ہے" وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گیا پھر کچھ دیر بعد بولا

"اندھے کنوئیں میں چھلانگ مار رہی ہو تم" وہ واپس اسی موضوع پہ آچکا تھا۔شاہمیر کو شدید دکھ ہوا تھا۔۔وہ سمجھتا تھا کہ اسے دیکھ کر وہ جذباتی ہو کر ہی سہی، شاید اس کی بات مان جائے۔۔لیکن وہ بھی بالکل اپنی ماں پر گئی تھی۔۔۔اپنی ضد کی پکی!!

www.novelsclubb.com

"آپ کا کیا خیال ہے بھائی؟اندھے کنویں میں چھلانگ مارنے والا اندھا ہوتا ہے؟نہیں!!وہ سب دیکھ اور سمجھ رہا ہوتا ہے۔۔وہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔۔بعض دفعہ اندھے کنویں میں چھلانگ مار دینی چاہیئے۔۔اس وقت وہی بہتر ہوتا ہے"

"اپنے ساتھ ایسا ظلم مت کرو!"

"دوسروں پہ ظلم کرنے سے بہتر ہوتا ہے، خود پر ظلم کر لیا جائے.."

"تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟" وہ پوری طرح ناامید ہو چکا تھا

"میرا نہیں تقدیر کا فیصلہ ہے۔۔ تقدیر سے ہار جانا چاہئے۔۔ لڑ کر بھی ہار ہی ہوتی ہے۔۔!!"

"تمہارے پاس کل تک کا وقت ہے۔۔ نکاح سے پہلے پہلے مجھے ایک بار،، صرف ایک بار کہہ دینا۔۔ میں سب سنبھال لوں گا۔۔" اسے شاید ابھی بھی تھوڑی بہت امید تھی

"ایسا نہیں ہو گا بھائی"

"میں پھر بھی انتظار کروں گا" وہ اپنی بات پہ قائم تھا۔

اس کے بعد دونوں کے درمیان طویل خاموشی چھائی رہی جسے بالآخر نازنین نے ہی توڑا۔۔

"بھائی؟"

www.novelsclubb.com

"جی؟"

"سب خیریت سے ہو جائے گا نا؟" وہ کچھ ڈری ہوئی سی لگ رہی تھی۔۔

"فکر نہیں کرو تمہارا بھائی ہے نا؟ سب ٹھیک سے ہو جائے گا۔۔ اگر اللہ نے چاہا تو" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا

"وہ۔۔۔پاشا؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"اس سے بات کرلی تھی میں نے۔۔سکیورٹی کا پوراانتظام ہو چکا ہے۔۔دلاور نے بھی تسلی کرلی تھی۔۔"

"کس کو کہا تھا سکیورٹی کے لیے؟"اسے ابھی بھی خدشوں نے گھیرا ہوا تھا۔۔

"میں ہوں نا۔۔تمہارا بھائی!۔۔اور شاہمیر علی خان کافی نہ ہوا تو میر جاہ تو ہے ہی ہے۔۔"اس نے عجیب سے لہجے میں کہا

"لیکن میر جاہ۔۔۔"ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب دروازے پہ ہوتی دستک سے وہ خاموش ہو گئی

"کون؟"

"نازنین میں گُلالئی"اس کے پوچھنے پہ گُلالئی نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ رکنا ذرا!!"نازنین نے اندر سے ہی کہا

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔اب شام کو ہی ملاقات ہو گی رسم پہ"وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتا پلٹنے لگا پھر اس کی آواز پہ رک گیا۔

"اتنی جلدی جارہے ہیں؟؟ کچھ دیر تو بیٹھیں!"اس نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا تو وہ اس سے نظریں چُرا گیا

"تم جانتی ہو نازنین اس سے زیادہ اس حویلی میں رہنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔۔ کل صبح تمہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا اور آخری بار ہم بہن بھائی مل کر پورا سوات گھومیں گے"

"لیکن میری تو کل شادی ہے"

"فکر نہیں کرو میری دلاور سے بات ہو گئی تھی"

"بھائی مت جائیں۔۔ یہیں رہ جائیں پلیز"وہ ایک بار پھر سے رونے لگی۔۔

"اب یہ میرے بس میں نہیں ہے"اس کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔۔اس سے پہلے کہ وہ خود پہ ضبط کھو دیتا، جلدی سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتا دروازہ کھول کر ایک لمحے کو رُکا جہاں چوکھٹ پہ گُلالئی کھڑی تھی۔۔ پھر بغیر اسے دیکھے چہرہ جھکائے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے سے لالی نے مڑ کر اسے جاتے دیکھا۔۔ پھر اندر داخل ہو گئی۔۔

"اسلام علیکم ناز۔۔ کیا حال ہے ؟؟ بہت بہت مبارک ہو.." وہ گرمجوشی سے آکر اس کے گلے لگی۔۔ نازنین بھی اب تک اپنے تاثرات پر قابو پا چکی تھی۔۔

"وعلیکم سلام لالی ! میں ٹھیک ٹھاک۔۔ بہت شکریہ۔۔ آؤ بیٹھو" اس نے اسے اپنے ساتھ بیٹھنا کا اشارہ کیا تو وہ بھی بیٹھ گئی

"اچھی دوستی نبھائی آپ نے۔۔ آج مہندی ہے اور مجھے خبر بھی نہیں ہونے دی۔۔ آج بھی اگر میں نہ آتی تو آپ نے نہیں بتانا تھا۔" اس نے کچھ خفگی سے کہا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے لالی۔۔ میں تو کل بھی تمہاراانتظار کرتی رہی۔۔ پھر شاز مینے نے بتایا کہ چچی نے تمہاری دو دن پہلے ہی چھٹی کروادی ہے تو میں نے آج ہی انہیں کہا تھا کہ تمہیں پیغام بھجوا کر بلوالیں۔۔ اور دیکھو تم آگئی" وہ مسکرا کر اپنے ازلی شائستہ لہجے میں بولی۔۔ اس کا اور دلاور کا لہجہ بالکل ایک جیسا ہوتا۔۔ شائستہ، نرم اور مسکراتا ہوا۔۔ وہ غصّے میں بھی ایسے بولتے تھے کہ سامنے والے کو پتا بھی نہ لگتا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا بلاوا تو خیر مجھے نہیں پہنچا۔۔ آج تو میں خودی آئی تھی اور کل بھی خودی چھٹی کی تھی۔۔ دراصل میرے پاؤں میں موچ آگئی تھی۔"

نازنین نے اس کے پاؤں کو دیکھا تو فوراً پریشان ہوئی

"ارے یہ کیسے ہوا؟ دیکھ کر نہیں چلتی نا تم؟ درد تو نہیں ہو رہا؟"

"نہیں اب بالکل ٹھیک ہے۔۔وہ چھوڑیں یہ بتائیں، دولہا دیکھا آپ نے؟" لالی نے عجیب سے تاثرات چہرے پہ سجائے پوچھا

"دیکھا تو نہیں۔۔البتہ شاز مینے بتا رہی تھی کہ بڑی بڑی آنکھیں ہیں، لمبے چوڑے سے ہیں، سرخ وسفید رنگت ہے۔۔" ناز نے شرارت سے کہا۔۔لالی سے اتنی تعریف برداشت نہ ہوئی تو بیچ میں ہی بول پڑی

"میں نے ایک بار دیکھا تھا انہیں۔۔رنگت سے زیادہ بال سفید ہیں ان کے۔۔" ناز اس کی بات پہ ہنس پڑی۔۔

لالی کو شدید مایوسی ہوئی تھی اس کے ہونے والے شوہر کو دیکھ کر۔۔کہاں وہ چالیس سالہ سفید بالوں والا شخص اور کہاں نازک سی، حسین آنکھوں والی نازنین۔۔وہ واقعی اپنے نام کی طرح تھی۔۔نازنین۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا فرق پڑتا ہے لالی۔۔میں بھی تو بتیس کی ہونے والی ہوں" اس نے اسے یاد کرانا ضروری سمجھا

"لیکن باخدا آپ بیس سال سے ایک مہینہ زیادہ نہیں لگتیں"

"ہاں ہاں جانتی ہوں۔۔ یہ بتاؤ خانم بی بی کہاں ہیں؟انہوں نے دیکھ لیانا تو شامت آجائے گی"اس کی بات پہ لالی نے دروازے کی جانب دیکھا تو کچھ یاد آنے پر بولی

"وہ ملیار خان کی حویلی گئی ہیں ان کی بیگم کو الگ سے شادی کی دعوت دینے۔۔ وہ آج ہی میکے سے واپس آئی تھی نا اس لیے۔۔ تبھی تو مجھے موقع ملا یہاں آنے کا۔۔ خیر وہ چھوڑیں یہ بتائیں وہ آدمی کون تھا؟"

"وہ میرے بڑے بھائی ہیں۔۔ شاہمیر علی خان"

"اچھا!! یہ وہی بھائی ہیں جو شہر رہتے ہیں اور کبھی کبھی آتے ہیں۔"ناز نے اثبات میں سر ہلایا

"آپ کبھی ان کے ساتھ گئی ہیں شہر؟"

"ہاں گئی تھی ایک بار۔۔ بہت خوں صورت ہے ان کا شہر۔۔ ڈھیر ساری یادیں لے کر آئی تھی۔۔ بہت سی قیمتی یادیں لے آئی اور ایک بہت ہی قیمتی شے چھوڑ آئی تھی۔"اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔۔

"کیا چھوڑ آئیں؟"

"اپنا دل"اس نے اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا

"ہاں واقعی شہر کی رونقیں ہیں ہی ایسی کہ انسان کا دل ایسا لگتا ہے کہ واپسی ناممکن لگتی ہے۔۔" وہ اس کی بات کو کسی اور رنگ میں لے گئی تھی۔

"میں بھی جب شہر میں رہتی تھی تو واپس آنے کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔۔ پھر ماما بابا ہی گزر گئے تو شہر کی رونقوں سے بھی دل اُچاٹ ہو گیا۔" وہ اداسی سے اپنے ماضی کو سوچ کر کہنے لگی۔ ناز کو اس کے لیے نئے سرے سے دکھ ہوا۔۔ ناز جانتی تھی کہ وہ اپنے ماما بابا سے کتنی محبت کرتی تھی۔۔ بے شک وہ اس کے حقیقی ماں باپ نہیں تھے لیکن اس نے تو بچپن سے انہیں ہی اپنا سب کچھ سمجھا تھا۔۔ وہی تو تھے جنہوں نے اسے ایک نئی دنیا سے روشناس کروایا تھا۔۔ اعلیٰ تعلیم دلوائی۔۔ اسے زندگی کا مقصد دیا۔۔ اور اسے اس قابل بنا کر خود وہ ابدی نیند جا سوئے۔۔ مجبوراً لالی کو اپنے اصلی ماں باپ کے پاس لوٹنا پڑا۔۔

ناز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تو وہ بھی ہلکا سا مسکرائی۔۔

"چھوڑو ان باتوں کو ادھر آؤ میں تمہیں اپنی مہندی کا جوڑا دکھاؤں۔" وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تو لالی بھی اس کے پیچھے چل دی۔۔

اس نے بار بار بجتے فون کو اٹھا کر خونخوار نظروں سے دیکھا جیسے فون کے بجائے کال کرنے والے کی گردن اس کے ہاتھ میں ہو۔۔اس نے ایک بار پھر کال کاٹی لیکن سامنے والا بھی بہت ہی ڈھیٹ تھا جو ایک بار پھر کال آنے لگی۔بیزاری سے کال اٹھا کر فون کان سے لگاتے ہوئے وہ کمرے میں چکرانے لگی۔

"اگر کوئی بندہ ایک بار میں فون نہ اٹھائے تو اسے اس کے حال پہ چھوڑ دینے کو ہی تمیز و تہذیب کہتے ہیں۔۔مجھے تو کبھی کبھی شک پڑتا ہے کہ کہیں تم آٹھویں فیل تو نہیں ہو جو اتنا بھی نہیں پتا۔۔" اس نے دبے دبے غصّے سے کہا۔

"اور مجھے کبھی کبھی شک پڑتا ہے کہ تم کسی منسٹر کی بیٹی ہو جو اتنے نخرے ہیں تمہارے "طلحہ کو اس کا لہجہ ناگوار گزرا تھا۔

"طلحہ میں تم سے اس طرح دن دہاڑے بات نہیں کر سکتی۔۔مورے اپنی سہیلی کے گھر گئی ہے اور دلیر اور دمیر باغ میں۔۔وہ لوگ کسی بھی وقت آ سکتے ہیں۔۔"اب کی بار لہجہ ذرا دھیما رکھا

"گل جب پیار کیا تو ڈرنا کیا؟"

"ڈرنا کیا کے کچھ لگتے۔۔ابّا کے دو چھتر پڑیں گے نا تو ساری ڈائلاگ بازی بھول جاؤ گے۔۔پیار کیا تو ڈرنا کیا۔۔ہونہہ!!"اس نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔۔

"یار گلِ کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو۔۔"

"اچھا بولو جلدی "اس نے بیزاری سے کہا

"میں دیکھ رہا ہوں آج کل تم مجھ سے بہت اکھڑی اکھڑی سی ہو۔۔ کیا بات ہے؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو گلِ کی آنکھوں کے سامنے دلاور کا چہرہ گھوما۔۔اس نے فوراً سر جھٹکا

"تم نے رشتے کی بات کی؟"اسے فوراً سے بہانہ مل گیا

"ہاں ہاں کر لی تھی بات۔۔ بابا کہتے ہیں کہ میں ایک بار بزنس سنبھال لوں پھر وہ میری مرضی کی جگہ پر شادی کر دیں گے۔۔"اس نے اپنی طرف سے دھماکہ خیز خبر سنائی جس پر گلِ نے صرف ہنکارا ابھرنے پر اکتفا کیا

"کیا ہوا گلِ؟ تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"اسے اس کا انداز کھٹکا

"خوشی تب ہو گی جب رشتہ لاؤ گے۔۔ صرف باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔۔ ویسے بھی تمہارے نکمے پن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میرا خیال ہے تم پہلے ہی دن ان کے بزنس کا بیڑا غرق کر دو گے۔۔"

"ہائے گلِ بی بی آپ کیا جانیں یہ نکما لڑکا آپ کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہے"اس نے ہنس کر ہلکے پھلکے انداز میں کہا

"جیسے میں تو تمہیں نہیں جانتی"

"ابھی تم مجھے جانتی ہی کہاں ہو۔۔ خیر میں نے ایک اہم بات پوچھنی تھی تم سے تبھی ڈسٹرب کیا۔ یہ بتاؤ کہ میرے جانے کے بعد دلاور نے تم سے کچھ پوچھا تو نہیں؟"

"جانے کے بعد یاڈم دبا کر بھاگنے کے بعد۔۔ شرم تو نہیں آئی مجھے ایسے موسم میں تن تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔"

"تو مس تن تنہا، آپ آئی بھی تو اکیلی ہی تھیں"

"لیکن چھوڑنے کے لیے تو تمہیں آنا چاہیے تھا نا"

"یار وہ علی شیر خان ہیں نا، دلاور کے بابا، وہ میرے بابا کے بزنس پارٹنر رہ چکے ہیں۔۔ ابھی بھی ان لوگوں کا آنا جانا ہے ہماری طرف۔۔ دلاور اگر میری شکایت بابا کو لگا دیتا نا تو میری خیر نہیں تھی۔ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ اپنے قدموں پر کھڑے ہونے تک تم سے نہیں ملوں گا۔۔ اب یہ بتاؤ تم نے اسے تو کچھ نہیں بتایا؟"

www.novelsclubb.com

"ہو ہی نہ جانا تم اپنے قدموں پہ کھڑے۔۔ خود تو تم نے کیا ہی کھڑے ہونا ہے، ایک بار بزنس میں ہاتھ ڈال دیا نا تو اسے بھی بٹھا دو گے۔۔ اور ہاں سب کچھ بتا دیا میں نے۔۔ ایک ایک بات بتا دی۔۔

وہ کہہ رہا تھا کہ اب وہ تمہارے بابا سے خود بات کرے گا کہ تم کن کاموں میں پڑے ہوئے ہو۔۔"اس نے تحمل سے بات مکمل کی جب کہ وہاں تو طلحہ کا رنگ زرد پڑ گیا

"کک۔۔کیا؟؟ کیا کہا تم نے؟ تم مذاق کر رہی ہو نا"

"تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں مذاق کر رہی ہوں؟"وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی

"گل دوپہری!! تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟ تمہیں ذرا شرم نہ آئی ایسی حرکت کرتے ہوئے۔۔"

"ویسے بڑے ہی کوئی بزدل آدمی ہو تم"

"تم۔۔تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟"وہ غرایا تو گل نے کندھے اچکا کر کہا

"ویسے ہی جیسے تم بیچ راہ مجھے چھوڑ کے جا سکتے ہو"

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔جانتی بھی ہو بابا مجھے جائیداد سے عاق کر دیں گے۔۔مجھے گھر سے نکال دیں گے۔۔تمہیں نہیں پتا وہ اپنی حکم عدولی کی کتنی سخت سزا دیتے ہیں۔۔وہ تو مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔یا خدا!! یہ تم نے کیا کر دیا۔۔"

"بیوقوف آدمی تمہیں اتنی سی بات سمجھ نہیں آتی کہ اگر تمہارے بارے میں میں نے کسی کو بھی بتایا تو بدنامی تو میری ہی ہو گی۔۔ تمہارا کیا ہے تم تو لڑکے ہو۔۔ ہمیشہ پاک دامن رہو گے۔۔ کیچڑ تو مجھ پر اچھالا جائے گا۔۔"

"یعنی تم نے؟؟"

"کچھ نہیں بتایا ڈرپوک آدمی۔۔ فکر نہ کرو۔۔" اس نے کوفت سے کہہ کر فون کاٹ دیا اور پھر کھڑکی سے باہر نظر آتے پہاڑوں پر نظریں ٹکائے ہم کلام ہوئی

"کیا یہی شخص میری قسمت میں لکھا ہے جو مجھے بیچ راستے میں چھوڑ جاتا ہے۔۔ یہی ہے میرا نصیب؟" اسے دلاور کی گفتگو اور اس کے ساتھ کیا سفر یاد آیا تو وہ مبہم سا مسکرا پڑی۔۔

"شاید نہیں۔۔!!"

---

www.novelsclubb.com

وہ نازنین کے کمرے سے باہر نکلی تو سامنے ہی اسے دلاور کھڑا نظر آیا۔ اسے ایک نظر دیکھ کر وہ نظریں جھکا گیا۔

"السلام علیکم گُلالئی!" وہی شائستہ اور دھیما لہجہ

"وعلیکم سلام!" وہ جواب دے کر اس کے ساتھ سے گزر کر جانے لگی جب اس کی آواز پہ رُک گئی

"پاؤں کیسا ہے؟" اس کا انداز فکر مندی لیے ہوئے تھا۔

"کام کر رہا ہے۔۔یہی کافی ہے"

وہ اس کی بات پہ ہلکا سا مسکرایا

"گھر چھوڑ دوں؟" ہر بار والا سوال دہرایا گیا۔

"چھوڑ سکتے ہیں؟؟" اس نے ایک ابرو اُچکا کر اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی بات پر ہنس پڑا۔

"میں آپ کے گھر کی بات کر رہا تھا۔"

"میں بھی آپ کے گھر کی بات کر رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"تو یعنی میں ہاں سمجھوں؟"

"کیوں؟ نہ بھی تو سمجھ سکتے ہیں!"

"مشرقی لڑکیوں کی خاموشی کا مطلب ہاں ہوتا ہے۔۔اور اگر وہ بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بھی نا سمجھ بن جائیں تو مطلب وہ دل وجان سے راضی ہیں" دلاور نے بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا

"لیکن میری خاموشی کا مطلب نہ ہوتا ہے اور اگر میں بات نظر انداز کرنا چاہوں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ دوبارہ وہ بات نہ کی جائے!!" اس نے بظاہر سختی سے کہا۔

"میں آپ کی خواہش کا احترام کرتا ہوں" اس نے سر کو ہلکا سا خم دیا

"میں آپ سے کسی خواہش کا اظہار نہیں کر رہی۔خواہشات کا اظہار ان سے کیا جاتا ہے جن سے امیدیں وابستہ ہوں اور امیدیں ان سے وابستہ ہوتی ہیں جن سے محبت ہو۔۔۔اور یہاں ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے۔۔"

"خیر خواہشات کی تکمیل تو بعض دفعہ غیر بھی کر دیتے ہیں۔۔بسس اعتبار ہونا چاہئے"

www.novelsclubb.com

"غیروں پر اعتبار ہی کیوں کرنا؟"

"اعتبار تو کرنا ہی ہوتا ہے۔۔غیروں پر یا اپنوں پر۔۔اپنے اعتبار توڑیں تو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے بہتر ہے غیروں پر اعتبار کر لیا جائے۔۔بعض دفعہ غیر بھی امیدیں پر پورے اتر جاتے ہیں۔۔"

"آپ کی منطق میری سمجھ سے باہر ہے۔۔" وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی تو اپنے پیچھے اسے دلاور کا مسکراتا لہجہ سنائی دیا۔

"مجھے انتظار رہے گا اس وقت کا جب آپ میری باتوں کو سمجھنا شروع کر دیں گی۔۔ بس خیال رکھیے گا کہ زیادہ دیر نہ ہو جائے۔۔ وہ کیا ہے نا کہ مجھے سمجھنے والوں کی کثیر تعداد ہے۔۔ کہیں کسی اور کو موقع نہ مل جائے۔۔"

"میری طرف سے آپ انہیں سمجھداروں کو مبارک۔۔ میں ناسمجھ ہی ٹھیک ہوں۔۔" وہ ایک لمحے کے لیے رُک کر تیزی سے سیڑھیاں اُتر گئی۔۔ پیچھے سے دلاور سر جھٹک کر ہنس دیا۔

"او ہیلو!! مس چادر والی۔۔ بات سنو" اس نے پلٹ کر اس جانب دیکھا جہاں سے اسے پکارا گیا تھا۔ وہاں ماڈرن طرز کی شلوار قمیض پہنے کندھے پہ دوپٹہ رکھے ایک لڑکی کھڑی اسے سخت تیوریوں سے گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی؟"

"کیا باتیں کر رہی تھی دلاور سے؟"

"آپ کون؟"

لالی نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔مجھے یہ بتاؤ کہ کیا کر رہی تھی اس کے ساتھ؟"

"بی بی آپ ہیں کون؟اور یہ کیا کہہ رہی ہیں؟"اب اسے بھی اس کے انداز پہ غصّہ آنے لگا تھا۔

"میں دلاور کی کزن اور اس کی منگیتر ہوں"اس نے بال جھٹک کر ایک ادا سے کہا۔گُلالئی کو اس کی بات تیر کی طرح لگی تھی۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی نازنین نے اسے بتایا تھا کہ باہر کے ملک سے ان کی ایک کزن اس کی شادی میں شرکت کرنے آئی تھی اور آتے ساتھ ہی دلاور پہ فریفتہ ہو گئی تھی۔۔جب کہ دلاور نے تو اسے نظر اٹھا کر دیکھنا تک گوارانہ کیا تھا۔

"بہر حال آپ جو بھی ہیں۔۔میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔۔"وہ کرختگی سے بولی

"پابند تو تم ہو۔۔ہمارے ہی ٹکڑوں پر پلنے والی دو ٹکے کی ملازمہ ہو تم۔۔سب جانتی ہوں میں۔۔ترس کھا کر تمہیں یہاں رکھا ہوا ہے لیکن تم شاید اپنی اوقات ہی بھول گئی ہو۔۔یہی تو مسئلہ ہوتا ہے تم کمی کمین لوگوں کا۔۔فوراًاپنی حیثیت بھول جاتے ہو۔۔"وہ زہر خند لہجے میں کہے جا رہی تھی جبکہ لالی تو بس ساکت کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔کیا واقعی سامنے کھڑی لڑکی اسے یہ سب کہہ رہی تھی یا اس کے کان ہی غلط سُن رہے تھے۔۔

"کیا ہوا مریم؟؟لالی کیا بات ہے ؟" پیچھے سے آتی شاز مینے نے لال بھبوکا ہوتی مریم اور ساکت کھڑی گُلالئی کو دیکھا تو پریشان ہو گئی۔۔

"تم لوگوں نے اپنے ملازموں کو کتنا سر پہ چڑھا رکھا ہے۔۔دیکھو تو ذرا کیسے ہنس ہنس کے دلاور سے باتیں کر رہی تھی۔۔شرم حیا نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے"

"نہیں نہیں مریم تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی لالی ایسی نہیں ہے۔۔"شاز مینے نے گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔۔اگر کوئی اور یہ بات سُن لیتا تو یقیناً لالی کی نوکری خطرے میں پڑ جاتی

"غلط فہمی؟؟شازی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اسے دلاور سے باتیں کرتے۔۔تمہیں کیا پتا۔۔ایسی لڑکیوں کا تو کام ہی یہی ہوتا ہے۔۔پہلے مجبور بن کے گھر گھر جا کر کام کرتی پھرتی ہیں اور پھر وہیں کے مالکوں پر ڈورے ڈال کر عیاشی کرتی ہیں"لالی کو لگا جیسے کسی نے اسے گہری کھائی میں دھکیل دیا ہو۔۔اتنی بے عزتی؟؟اتنی تزلیل؟؟وہ اتنی حقیر تو نہ تھی کہ سرِ عام اس کے کردار پر انگلی اٹھائی جاتی اور وہ خاموش رہتی۔۔لیکن پھر بھی وہ خاموش تھی۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"پیچھے سے آتی خانم بی بی کی بارعب آواز گونجی

ان کی آواز سُن کر شاز مینے کے تو رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔۔جبکہ مریم نے شاطرانہ مسکراہٹ لیے پہلے لالی اور پھر خانم بی بی کو دیکھا۔

"خانم بی بی!! یہ دیکھیں اس لڑکی کو اوپر دلاور کے ساتھ کھڑی ہنس ہنس کے باتیں کر رہی تھی اور گھر چھوڑ کر بھاگنے کی بھی کوئی باتیں کر رہی تھی اور بھی پتا نہیں کیا کیا۔۔پتا نہیں ان دونوں کے بیچ کیا چل رہا ہے۔۔میں نے پوچھا تو مجھ سے بھی بد تمیزی کرنے لگی۔۔"اس نے چہرے پہ معصومیت سجا کر بات کو الگ رنگ دے دیا۔۔شاز مینے نے کچھ کہنے کو لب کھولے لیکن پھر خاموش ہی رہی۔۔خانم بی بی کے سامنے تو ویسے ہی ان کے سانس خشک ہو جاتے تھے۔۔

"بدبخت۔۔ نیچ ذات۔۔۔تجھے ذرا شرم نہ آئی شریف مردوں پہ ڈورے ڈالتے ہوئے"انہوں نے اس کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا تو وہ ہوش میں آئی

"خ۔۔خانم بی بی۔۔یہ جھوٹ۔۔ جھوٹ ہے۔۔میں نے کچھ۔ نہیں کیا۔۔"اس نے اپنی صفائی دینا چاہی۔۔

"خاموش!!! ایک لفظ بھی آگے مت کہنا۔۔ام اچھی طرح جانتا اے تم جیسا کم ذات لڑکیوں کی سوچ۔۔امیر گھر کے مردوں کو اپنے جال میں پھنسا کر پیسے کھانا چاہتا اے"وہ تو کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھیں۔۔لالی کو ان کی انگلیاں اپنے بازو میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔انہیں تو ویسے بھی لالی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی اور اب تو جیسے انہیں موقع ہی مل گیا تھا اسے نکالنے کا۔۔ان کی اونچی آواز سُن کر امبرین خان اور صبا خان بھی وہیں چلی آئیں۔۔لیکن گُلالئی کی نظریں تو اس کو تلاش کر

www.novelsclubb.com

رہی تھیں جس کی وجہ سے آج اس کی ذات پہ کیچڑ اچھالا جا رہا تھا۔۔اس کی عزت، انا، وقار سب کو پاش پاش کر دیا گیا تھا۔۔لیکن وہ نہیں آیا تھا۔۔

"دفعہ ہو جا یہاں سے اس سے پہلے کہ ام تیرا لاش بیچ چوراہے میں ٹانگنے پر مجبور ہو جائے۔۔۔"

وہ ڈبڈبائی نظروں سے سب کو دیکھنے لگی۔۔کوئی ایک بھی نہ تھا جو اس کی حمایت میں بولتا۔۔۔ سب کھڑے اس کا تماشہ بنتے دیکھ رہے تھے۔۔۔اس کی حمایت کرنے والا تو کوئی بھی نہ تھا۔۔نہ ماہ جبین خان، نہ نازنین، اور نہ ہی وہ شخص جو اس سے محبت کا دعویدار تھا۔۔اس نے ایک آخری نظر اوپر ڈالی جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑا تھا۔۔۔لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔۔وہ بغیر ایک لفظ کہے پلٹنے لگی تو مریم نے کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اپنے پرس سے ہزار ہزار کے کئی نوٹ نکال کر اس کے منہ پر دے مارے۔۔

"یہ لو۔۔۔یہی چاہیئے ہوتا ہے نا تم جیسی لڑکیوں کو۔۔۔دو دو ٹکے کی خاطر عزت نیلام کرنے والی لڑکیاں بس پیسے کے پیچھے ہی پاگل ہوتی ہیں۔۔اٹھاؤ انہیں اور دفعہ ہو جاؤ"

لالی نے اسے ایک نظر دیکھا۔۔اسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کے سر سے بیچ چوراہے میں چادر کھینچ لی ہو۔۔آج سے پہلے اسے اپنا آپ اتنا حقیر، اتنا کمتر نہیں لگا تھا۔۔اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ سامنے کھڑی اس لڑکی کے منہ پر تھپڑ دے مارے۔۔اسے اس کی اوقات یاد دلائے۔۔چیخ چیخ کر

سب کو بتائے کہ وہ بے گناہ ہے۔۔ان لوگوں کو خدا کا خوف دلائے کہ ایسی فرعونیت نہ دکھائیں۔۔ لیکن اس نے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔وہ بسں خاموشی سے پلٹی اور بھاگتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔

اس کے جانے کے بعد خانم بی بی کے کہنے پر سب افسردہ سے واپس جانے لگے جب کہ شاز مینے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی چھت کی طرف بھاگی تھی۔۔وہ جانتی تھی دلاور اس وقت وہیں ہو گا۔۔

وہ اپنے پاؤں کی چوٹ کا خیال کیے بغیر سرپٹ بھاگے جا رہی تھی۔۔پاؤں میں تکلیف بڑھتی جا رہی تھی لیکن یہاں کسے پرواہ تھی۔۔وہ تو بس ہر چیز سے بے پرواہ بھاگے جا رہی تھی۔۔جانے وہ کہاں جانا چاہتی تھی۔۔بھاگتے بھاگتے وہ وہیں پہنچ گئی تھی۔۔اسی آبشار پہ جہاں وہ اپنا دل ہلکا کرنے آیا کرتی تھی۔۔ہمیشہ سب سے چھپ کر درختوں سے گھرے اس آبشار کے کسی پتھر پر بیٹھ کر وہ اپنے سارے آنسو بہا دیتی۔۔اسی آبشار کے پانی میں اس کے آنسو بھی کہیں گُم ہو جاتے اور وہ پھر سے مضبوط بن کر نئے عزم کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوتی۔۔اور گلؔ کہتی تھی کہ لالی تم بہت بہادر ہو۔۔میں نے تمھیں کبھی روتے نہیں دیکھا۔۔اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اس نے ایک آبشار کو اپنا

www.novelsclubb.com

ہمراز بنا رکھا تھا۔۔اگر یہ آبشار اس کے راز کسی کو بتادیتی تو کوئی یقین نہ کرتا کہ بظاہر مضبوط نظر آنے والی لڑکی اندر سے کتنی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔۔اور ویسے بھی مضبوط لوگ تو اندر ہی اندر گھٹتے رہتے ہیں۔۔اور سب سمجھتے ہیں کہ شاید وہ بے حِس ہو چکے ہیں۔۔ابھی بھی لالی آبشار کے نزدیک ایک پتھر پہ بیٹھی اپنی قسمت کو رو رہی تھی۔۔

نازنین سے ملنے کے بعد اس کا دل ہر شئے سے اچاٹ ہو چکا تھا۔۔وہ کیسے اپنی بہن کو لوگوں کی غلط فہمیاں دور کرنے کے لیے قربان کر دیتا۔۔کیسے اسے حویلی کی ظالم رسوم کی بھینٹ چڑھنے دیتا۔۔نہیں!! وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔وہ اس کی بہن تھی۔۔شاہمیر علی خان کی بہن نازنین علی خان۔۔اسے ہر حالت میں اپنی بہن کو بچانا تھا۔۔آخر اس نے ایک فیصلے پر پہنچ کر جیپ روک دی۔۔۔ناجانے کتنی دیر سے وہ سڑکوں پر بے وجہ جیپ دوڑا رہا تھا۔۔یہ تو شکر تھا کہ کافی سارے رستے وہ کل ہی ڈرائیور سے سمجھ چکا تھا۔۔اس نے ارد گرد دیکھ کر جگہ پہچاننے کی کوشش کی۔۔اس کے بائیں جانب پہاڑ ہی پہاڑ جب کے دائیں جانب درخت ہی درخت تھے۔۔کچھ یاد آنے پر وہ جیپ سے اترا اور درختوں کے بیچ سے گزرتا ارد گرد دیکھ کر کچھ یاد کرنے لگا۔۔اچانک اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔۔یہ وہی جگہ تھی جہاں ایک آبشار ہوا کرتا تھا۔۔وہ تیزی سے درختوں کو

چیرتا آگے بڑھا تو سامنے وہی آبشار موجود تھا۔۔اسے دیکھ کر ماضی شاہمیر کی آنکھوں میں گھومنے لگا۔۔جب پوُرن میں ان کا آخری دن تھا تو اسی آبشار کے کنارے بیٹھ کر اس کی ماں کتنا روئی تھی۔۔اتنا کہ آنسو بھی آنکھوں میں ہی خشک ہو گئے لیکن دل پھر بھی روتا رہا تھا۔۔وہ تو گواہ تھا اپنی ماں کی تکلیف کا۔۔کتنا تڑپی تھی وہ۔۔کتنے آنسو بہائے تھے ایک بے وفا شخص کے لیے۔۔اپنی ماں کے آنسو اس کے ننھے سے دل پر گرے تھے۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گُم تھا جب اچانک کسی کے سسکنے کی آواز پر وہ ایک جھٹکے سے اپنی سوچوں سے باہر آیا۔۔دُور ایک پتھر پر اسے آبشار کی طرف رُخ کیے کوئی لڑکی بیٹھی نظر آئی۔۔وہ بغیر قدموں کی چاپ پیدا کیے آہستگی سے چلتا ذرا قریب آیا تو پتا چلا کہ وہ لڑکی بڑی دل جمعی سے رونے میں مصروف تھی۔۔شاہمیر تو بس یک ٹک سا اسے دیکھے گیا۔۔اس نے کالے رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض جس پر بڑے بڑے لال گلاب کے پھول بنے تھے پہن رکھی تھی۔۔ساتھ ہی کالی چادر بھی اوڑھی ہوئی تھی جو کندھوں سے نیچے جھول رہی تھی۔۔سُرخ ناک اور سبزی مائل بھوری آنکھوں میں تیرتی نمی سمیت وہ اس وقت شاہمیر علی خان کے دل کی دنیا ہلا گئی تھی۔۔

اسے اپنا دل بار بار ڈوب کر ابھرتا محسوس ہو رہا تھا۔۔عجیب سا احساس تھا جس سے آج پہلی بار روشناس ہونے کا موقع ملا تھا۔۔وہ بے دھیانی میں ہی اس کے قریب چلا آیا۔۔

www.novelsclubb.com

گُلالئی کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔پلٹ کر دیکھا تو کوئی شخص عجیب نظروں سے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی پھر پاؤں میں اٹھتی شدید تکلیف کے باعث واپس بیٹھ گئی لیکن پھر بھی جلدی جلدی اپنی شال درست کر کے شاہمیر کو دیکھا جو ابھی تک اسی حالت میں کھڑا تھا۔۔

"کون ہیں آپ؟"اس نے سختی سے آنکھیں رگڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس کی سخت آواز پہ شاہمیر کے گرد سے جیسے کوئی حصار ٹوٹا تھا۔۔اس نے گڑبڑا کر اسے اور پھر آبشار کو دیکھا اور پھر اس سے خاصہ دُور جا کھڑا ہوا۔۔

"آ۔۔آپ۔۔آپ کون ہیں؟"اس نے جواب دینے کے بجائے الٹا اسی سے سوال کیا۔۔

"کیا مسئلہ ہے بھائی۔۔کہیں پاگل واگل تو نہیں ہو؟؟ جاؤ اپنا کام کرو۔۔"اس نے بیزاری سے کہا جس کا شاہمیر پر تو کوئی اثر نہ ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"سنائی نہیں دیتا کیا؟"لالی نے بولنے کے ساتھ ساتھ اشارے میں بھی پوچھا۔۔اسے واقعی لگا تھا کہ شاید وہ سُن نہیں سکتا۔۔

"کیوں نہیں دیتا بالکل سنائی دیتا ہے۔۔"اس نے جلدی سے کہا مبادہ وہ واقعی اسے بہرہ نہ سمجھ لے۔۔

"تو پھر سمجھ نہیں آئی میری بات؟ جائیں یہاں سے"

"کیوں؟"اس نے ابرو اچکا کر سوال کیا۔۔

"ٹھیک ہے مت جائیں میں ہی چلی جاتی ہوں"وہ ایک بار پھر ہمت کرکے اٹھی۔پاؤں کی تکلیف میں مزید اضافہ ہو چکا تھا لیکن وہ پھر بھی آہستگی سے چلتی اس کے پاس سے گزرنے لگی تو اس نے بے اختیار اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

"میری بات تو سنیں"

لالی نے بے یقینی سے اسے اور پھر اس کی گرفت میں اپنی کلائی کو دیکھا۔۔

"چٹاخ!!"اس نے اپنی کلائی چھڑوا کر زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا۔۔شاہمیر تو دنگ ہی رہ گیا۔۔آج تک کسی کی اس سے اونچی آواز میں بات کرنے کی جرأت نہیں ہوئی تھی اور اس لڑکی نے پہلی ہی ملاقات میں اسے تھپڑ دے مارا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ذلیل، گھٹیا، بے غیرت آدمی۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔ سمجھتے کیا ہو تم سب اپنے آپ کو؟ بلکہ نہیں!! سمجھ کیا رکھا ہے آخر تم سب نے مجھے۔۔ جس کا دل چاہے گا منہ اٹھا کے کچھ بھی کہہ دے گا، کچھ بھی کر دے گا۔۔"وہ روتے ہوئے چلائی۔۔شاہمیر تو بس گُم سُم سا اسے دیکھے جا رہا تھا۔

لالی کچھ دیر وہیں کھڑی روتی رہی اور پھر بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔اس بار شاہمیر نے اسے روکنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔اس کے جانے کے بعد وہ وہیں بُت بنا کھڑا رہا پھر اپنے گال پر ہاتھ رکھے ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"شاہمیر صاحب آپ کا بُرا وقت شروع ہو چکا ہے۔۔"

"گُلالئ!!گُلالئ!!میری بات سنیں "اسے اپنے پیچھے دلاور کی آواز سنائی دی۔۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ تیزی سے بھاگتا اسی کی طرف آرہا تھا۔۔پہلے اس نے سوچا کہ چلی جائے لیکن پھر کچھ سوچ کر وہیں ٹھہر گئی۔۔وہ اس کے قریب آکر رُکا اور تیز تیز سانس لینے لگا۔۔شاید وہ حویلی سے ہی بھاگتا ہوا اس کے پیچھے آرہا تھا۔۔

"جلدی کہیں کیا کہنا ہے؟"وہ چہرے پہ سرد تاثرات سجائے دلاور کے پریشان حال کو دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا گُلالئ؟یہ سب؟کیسے؟"وہ کچھ الجھا ہوا سا لگا

"یہ آپ کو مجھ سے نہیں اپنے گھر والوں سے پوچھنا چاہئے۔۔بلکہ نہیں کوئی ضرورت نہیں ان سے بھی پوچھنے کی۔۔ورنہ کوئی نیا الزام لگا دیں گے مجھ پہ"اس نے بار بار بھیگتی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑا لیکن لہجہ ابھی بھی گلوگیر تھا

"آئیم۔۔آئیم سوری گُلالئی۔۔آئیم رئیلی سوری۔۔میں چھت پر تھا۔۔مجھے ابھی شازی نے بتایا۔۔ورنہ میں یہ سب ہونے سے پہلے ہی روک دیتا۔۔میں واقعی اتنا شرمندہ ہوں۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کہوں۔۔آپ۔۔آپ ابھی چلیں میرے ساتھ۔۔جس جس نے آپ سے بدتمیزی کی ہے سب معافی مانگیں گے۔۔"

"اب وقت گزر چکا ہے دلاور صاحب۔۔جتنی تذلیل ہونی تھی ہو گئی۔۔جتنے الزام لگنے تھے لگ گئے۔۔گزرا وقت واپس نہیں آسکتا۔۔میری عزت،میرا وقار،میری انا،کچھ بھی واپس نہیں آسکتا۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہی تھی۔۔اس بار دلاور نے بھی نظریں نہیں جھکائی تھیں۔۔

"میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔آپ ایک بار مجھ پر اعتبار کر کے تو دیکھیں۔۔میں آپ کا وقار آپ کو واپس لوٹاؤں گا۔۔آپ کی عزت میری عزت ہے اور آپ کی تذلیل میری تذلیل۔۔مجھے ایک موقع تو دیں۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

"دلاور صاحب اس وقت مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔خدارا مجھے مجبور مت کریں میرا دل بند ہو جائے گا۔۔میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی"وہ ایک دم پھٹ پڑی۔۔دلاور نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔

"چلے جائیں۔۔پلیز جائیں یہاں سے۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔مجھے بخش دیں۔۔حویلی میں تو تماشہ بنا ہی دیا ہے اب کیا پوری دنیا میں بدنام کریں گے؟"وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی مبادا کسی اور نے اسے پہچان کر دلاور کے ساتھ دیکھ لیا تو نجانے کیا ہو جائے گا۔۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔میں کچھ نہیں کہہ رہا۔۔آپ جائیں آرام سے۔۔بعد میں بات ہو گی۔۔"وہ نرمی سے کہہ کر اس کی طرف کمر کر کے کھڑا ہو گیا۔۔ویسے بھی لالی کی یہ حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔

وہ سُرخ ہوتی آنکھوں سے دلاور کو دیکھتی رہی جو رُخ موڑے کھڑا تھا۔۔پھر سر جھٹک کر پلٹ گئی۔۔

دلاور نے اس وقت اسے اکیلا چھوڑنا ہی بہتر سمجھا تھا۔۔وہ بعد میں اسے منا لے گا۔۔اور جس جس نے اس کی عزت کو پامال کیا تھا ان سے تو وہ حساب ابھی ہی لے گا۔۔اس کا دل کر رہا تھا کہ مریم کا حشر بگاڑ دے۔۔خیر عورتوں پر ہاتھ تو وہ اٹھانے سے رہا، لیکن مریم کا حل بھی وہ سوچ چکا تھا۔۔

اس نے سامنے سے تھکے تھکے قدموں سے چل کر آتے دلاور کو دیکھا تو ٹھہر گیا۔۔اسے لگا جیسے یہ دلاور نہیں علی شیر خان ہیں جن کی جوانی واپس لوٹ آئی ہو۔۔دلاور سے چِڑنے کی وجہ بھی یہی

تھی کہ وہ ہوبہو علی شیر جیسا تھا جب کہ شاہمیر میں اپنی ماں کا عکس زیادہ جھلکتا تھا تبھی وہ پختون نہیں لگتا تھا۔۔اس کی شکل دیکھتے ہی شاہمیر کو اپنا تلخ ماضی یاد آنے لگتا۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ دلاور سے حتی الامکان دور رہنے کی کوشش کرتا جب کہ سوتیلا ہونے کے باوجود دلاور کو شاہمیر سے پیار نہ سہی انسیت ضرور تھی۔۔وہ تھا ہی ایسا۔۔طبیعت کے معاملے میں بھی وہ علی شیر پر چلا گیا تھا۔۔ محبت کرنے والا، صُلح جُو اور شخصیت میں بہت ٹھہراؤ رکھنے والا۔۔جب کہ شاہمیر ماں کی طرح ہی غصیلا، جذباتی اور خاصہ جلد باز تھا۔۔وہ اچانک ہی فیصلے کرتا اور پھر ان پر اڑ جایا کرتا تھا۔۔ تیتس سال کی عمر میں بھی شاہمیر کے مزاج میں وہ تحمل نہیں آپایا تھا جو اس سے چار سال چھوٹا ہونے کے باوجود دلاور کی شخصیت سے کا خاصہ تھا۔۔

دلاور بھی اسے دیکھ چکا تھا اسی لیے اپنے پریشان تاثرات پر قابو پا کر نرم مسکراہٹ لیے اس کی طرف بڑھا۔۔

"اسلام علیکم!" وہ دور سے ہی دونوں بازو پھیلائے اسے گلے لگانے کی غرض سے آگے بڑھا جب کہ شاہمیر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا تھا۔۔

دلاور کے دونوں بازو پہلو میں آگرے اور مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔۔

"جانتے ہو اس لڑکی کو؟" شاہمیر نے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا جہاں کچھ دیر پہلے گُلالئی کھڑی تھی۔۔

دلاور نے کچھ الجھ کر اسے اور پھر اس جگہ کو دیکھا۔۔اسے شاہمیر سے ایسے سوال کی توقع نہیں تھی۔۔پھر کچھ سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"حویلی میں بچوں کو پڑھانے آتی ہیں۔۔کل چھٹی کی تھی تو خیریت پوچھ رہا تھا۔۔کیوں؟" دلاور نے جان بوجھ کر لاتعلقی ظاہر کی تھی۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اب مزید کسی کی نظر میں لالی کا کردار مشکوک ہو۔۔وقت آنے پر وہ اس کی حیثیت سب پر واضح کر دے گا۔۔وہ فیصلہ کر چکا تھا۔۔

"ویسے ہی۔۔اس طرح سڑک پر شریف لڑکیوں کو نہیں روکتے۔۔"اس نے کچھ سخت لہجے میں کہا۔۔دلاور کو حیرت ہوئی پھر یہ سوچ کر چُپ ہو گیا کہ شاہمیر اس معاملے میں بہت حساس تھا۔۔ جو کچھ بھی اس کی ماں کے ساتھ ہوا تھا اس کے بعد تو وہ عورتوں کی عزت دل و جان سے کرتا بھی تھا اور کرواتا بھی تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آئندہ خیال رکھوں گا۔۔"اس نے فوراً اپنی غلطی تسلیم کی۔۔

"نازنین سے ملے؟" دلاور نے اسے پلٹتے دیکھا تو فوراً پوچھا

"ہمم۔۔مل آیا ہوں۔۔اچھا فرض ادا کیا ویسے تم نے بھائی ہونے کا۔۔ویسے تو بڑے دعوے کرتے تھے کہ نازنین میری بہن ہے اور اب اپنی بہن کی زندگی تباہ ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔۔"اس نے کچھ جتانا چاہا

دلاور اس کی بات پہ مسکرا پڑا

"بھائی کا درجہ تو نہ انہوں نے کبھی مجھے دیا نہ تم نے۔۔لیکن خیر میں انہیں دل سے اپنی بہن تسلیم کرتا ہوں تبھی تمہیں اطلاع کردی تھی۔۔ورنہ تمہیں تو خبر بھی نہ ہوتی۔۔باقی اگر تم سے کچھ نہیں ہوسکے گا تو میں ابھی زندہ ہوں۔۔اپنی بہن کی حفاظت کرنا جانتا ہوں اور آخری سانس تک کروں گا۔۔صرف تمہارا انتظار کر رہا تھا تاکہ تمہارا ارادہ جان سکوں۔۔"وہ تحمل سے گویا ہوا۔۔

"اپنی یہ تقریریں کسی اور کے لیے بچا کر رکھو۔۔زیادہ بھائی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ صرف میری بہن ہے۔۔اور ویسے بھی حویلی والوں کے مطابق ہم کسی اور کا خون ہیں۔۔"اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا لیکن آنکھوں میں اذیت کی داستان رقم تھی۔۔وہ تاثرات پہ قابو پانے میں ماہر تھا لیکن آنکھوں پر پہرے نہیں بٹھا سکتا تھا جو دل کا حال چیخ چیخ کر بیان کیا کرتی تھیں۔۔یہ اس کے اختیار میں نہیں تھا۔۔ تبھی وہ نظریں چُرا جایا کرتا تھا۔۔اور ابھی بھی اس نے وہی کیا تھا۔۔ نظروں کا زاویہ بدل کر اب وہ پہاڑوں کو دیکھنے لگا تھا جن پر ابھی بھی برف جمی

www.novelsclubb.com

تھی۔۔سورج کی تیز روشنی بھی اس برف کو پگھلانے میں ناکام ہو رہی تھی۔۔شاید وہ جم کر سخت ہو گئی تھی۔۔بالکل ویسے ہی جیسے شاہمیر کا دل بھی برف کی طرح جم گیا تھا جسے کوئی بھی چیز پگھلا نہیں پاتی تھی۔۔

دلاور نے سرد آہ بھری۔۔

"رشتے خون کے نہیں احساس کے ہوتے ہیں۔۔"اس نے سمجھانا چاہا

"اور احساس صرف خون کے رشتوں میں ہوتا ہے۔۔"

"بالکل ویسے ہی جیسے ہم سب کو احساس ہے تمہارا۔۔"

"تم حویلی والوں کے دل ہر احساس سے عاری ہیں۔۔نہ خون کی کشش انہیں کھینچتی ہے نہ کسی کی محبت سے ان کے دل پہ ضرب لگتی ہے۔۔"

"تم ہم سے اتنے بدگمان کیوں ہو؟"دلاور کو حقیقتاً افسوس ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں تم لوگوں کی رگ رگ سے واقف ہوں۔۔جو اذیت میری مورے نے تم لوگوں اور خاص کر تمہارے بابا کی بدولت کاٹی ہے وہ میں چاہ کر بھی نہیں بُھلا سکتا"اس نے ٹھہر کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"خیر یہ تو آپ کو بھی ماننا پڑے گا کہ غلطی آپ کی مورے کی بھی تھی۔۔" وہ اس سے زیادہ اپنے بابا پر لگتے الزام برداشت نہیں کر سکتا تھا تبھی بول پڑا۔۔

"مانتا ہوں۔۔ غلطی مورے کی تھی لیکن گناہ تمہارے بابا کا تھا۔۔"

"گناہ ہمیشہ عورت کا ہوتا ہے شاہمیر۔۔ مرد تو صرف غلطیاں کرتے ہیں، جو جلد معاف ہو جاتی ہیں۔۔یہی ہمارے معاشرے کا اصول ہے۔۔"

"معاشرے کا یا تمہاری حویلی کا۔۔"

"حویلی والے بھی معاشرے کا حصہ ہیں۔۔" اس نے کندھے اچکا کر سہولت سے کہا۔۔ شاہمیر اس کی بات پہ سپاٹ چہرے سے اسے دیکھنے لگا۔۔

"نازنین کے بارے میں کیا سوچا ہے؟" دلاور نے بات بدلنے کو کہا۔۔

"میری بہن ہے۔۔ میں سوچ لوں گا جو سوچنا ہوگا۔۔"

"بہتر۔۔!!" وہ جانتا تھا یہ بحث فضول ہے۔۔

"کب تک ہو یہاں پہ؟"

"جتنی جلدی ہو سکا چلا جاؤں گا۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہمیں مہمان نوازی کا موقع نہیں دو گے۔۔" وہ جواب جانتا تھا پھر بھی ہر بار والا سوال کر رہا تھا۔۔شاید اسے عادت تھی جان کر انجان بننے کی۔۔

"آپ کے والد ہیں نا۔۔انہوں نے پہلے ہی بہت مہمان نوازی کر دی تھی جس کا بدلہ میں آج تک نہیں اتار پایا۔۔لیکن خیر وہ بھی جلد اتار دوں گا۔۔"

دلاور اس کی بات پہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔۔

شاہمیر نے گہرا سانس کھینچا اور سر جھٹک کر پلٹ گیا۔۔

"دوبارہ آؤ گے ؟" پیچھے سے دلاور کی پُر امید آواز سنائی دی۔۔

"میرے لیے اس جگہ کچھ نہیں رکھا۔۔نہ یہاں کے لوگ میرے ہیں نہ یہ شہر میرا۔۔اور جو میرا ہے اسے میں جلد ہی یہاں سے لے جاؤں گا۔۔" وہ بغیر پلٹے پُر اسرار سے لہجے میں بولا اور پھر اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"کاش پاشا تمہاری زندگی میں نہ آیا ہوتا تو شاید آج ہم ایک ساتھ ہوتے۔۔" دلاور اسے جاتا دیکھ افسردگی سے مسکرایا۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئی تو پورا گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا، صرف اس کے کمرے سے گلِ دوپہری کے گنگنانے کی آواز آرہی تھی۔۔ مورے تو اس وقت دواؤں کے زیرِ اثر سو رہی ہوتی تھیں جب کہ دلیر اور دمیر دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں مشغول ہوتے۔۔ واحد گلِ دوپہری تھی جو دن رات اپنے کمرے میں یا گھر کے کسی کونے میں گلوکاری میں مصروف ہوتی تھی۔۔۔

اس نے ایک لمبا سانس کھینچا اور پھر آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتی کمرے کی طرف بڑھی۔۔ آنسو تھے کے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔ آج واقعی اسے اپنا دل کرچی کرچی ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔ اس سے زیادہ تکلیف اسے کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔ وہ اندر داخل ہوئی تو گلِ نے خوشگوار انداز میں اسے سلام کیا۔۔

"اے خور تم کو پتا اے؟؟ آج ام نے نیلوفر سے نیا گانا سیکھا اے۔۔" اس نے اپنی دوست کا نام لے کر بتایا۔۔ وہ اس کی واحد دوست تھی جس کے پاس انڈرائڈ فون اور نیٹ کی سہولت موجود تھی۔۔ گلِ اکثر ہی اس کے فون سے نئے نئے گانے اور شاعری سن کر یاد کرتی اور پھر پورا دن زبردستی لالی کو سنایا کرتی تھی۔۔

ابھی بھی اس کا یہی ارادہ تھا لیکن پھر لالی کی سوجی ہوئی سُرخ آنکھوں اور بکھرے بکھرے سے حلیے پر نظر پڑی تو فوراً ٹھٹکی۔۔

"کیا ہوا لالی؟ تم روئی ہو؟" وہ فوراً اس کے پاس اٹھ کر آئی۔۔

"نن۔۔ نہیں تو۔۔" لالی نے گلؔ کو اپنی طرف آتا دیکھ فوراً رخ موڑ لیا اور پھر چادر اور بیگ کھونٹی پہ ٹانگ کر پلٹی تو گلؔ اس کے عین سامنے کمر پہ دونوں ہاتھ رکھے غور سے اس کا معائنہ کر رہی تھی۔۔

"کسی نے کچھ کہا ہے؟" اس نے نرمی سے پوچھا۔۔لالی نے زور سے آنکھیں مینچیں لیکن پھر بھی دو آنسو گالوں پہ بہہ نکلے۔۔ گلؔ کو شدید حیرت ہوئی۔۔لالی تو کبھی نہیں روتی تھی۔۔ یہ اسے کیا ہو گیا تھا۔۔ وہ بے حد پریشان ہوئی۔۔

لالی سے مزید ضبط نہ ہوا تو اس کے گلے سے لگ کر اونچی آواز میں رونے لگی۔۔

"لالی۔۔لالی۔۔ گُلا لئی!! کیا ہوا ہے یار کچھ بتاؤ تو سہی۔۔" گلؔ کے تو اپنے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے۔۔ آخر ہوا کیا تھا جو لالی اس بری طرح سے رو رہی تھی۔۔

لالی بغیر کوئی جواب دیے کافی دیر اس کے کندھے سے لگی روتی رہی پھر آنکھیں صاف کر کے پلنگ پر آ کر بیٹھی۔۔ گلؔ بھی اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی۔۔

"اب بتاؤ ہوا کیا ہے؟؟" گلؔ کے ایک بار پھر پوچھنے پہ لالی نے گہرا سانس کھینچا اور شروع سے ساری بات بتائی۔۔ ویسے بھی اب کچھ بھی چھپانے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔۔ہاں البتہ دلاور کے بارے

www.novelsclubb.com

میں اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ جیسے جیسے وہ بول رہی تھی گلِ کے تاثرات سخت سے سخت ہوتے جارہے تھے۔۔ جب اس نے ساری بات بتادی تو گلِ نے افسوس بھری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر برفیلے لہجے میں بولی

"تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی گُلالئ۔۔ تمہیں تو میں بہت مضبوط، بہت بہادر سمجھتی تھی۔۔ تم نے مجھے بہت نا امید کیا۔۔ تم ایک چھٹانک بھر کی لڑکی سے اتنا کچھ سُن کر آگئی اور بدلے میں کچھ بھی نہیں کیا؟؟ کچھ بھی نہیں؟؟ کیا خیال تھا تمہارا؟ تمہیں بچانے آسمان سے کوئی سُپر مین اترے گا جو آکر سب کا منہ توڑ دے گا اور تمہارے کردار کی گواہی دے گا؟؟ نہیں لالی!! تمہیں خود اپنے لیے لڑنا تھا۔۔ اپنی جنگ خود لڑنی تھی اور لڑ کے جیتنی بھی تھی۔۔ پر تم نے کیا کیا؟؟ آج مجھے واقعی افسوس ہو رہا ہے۔۔ لعنت ہے ایسی ڈگریوں اور شہری پڑھائی پہ جو تم میں اتنی ہمت پیدا نہ کر سکی کہ اپنے حق میں بول سکو۔۔"

"کیا فائدہ گلِ؟؟ وہاں کون تھا میری سننے والا؟؟ میں اپنے لیے مزید مشکلات پیدا نہیں کر سکتی تھی۔۔ ہم کوئی اونچے لوگ نہیں جو ان کا مقابلہ کر سکیں۔۔" اس نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔۔

"تمہاری سننے والا کوئی نہیں تھا اس لیے تم ان سے سُن کر آگئی۔۔ پاگل ہو تم؟؟ اور اونچے لوگ ہونے کا کیا مطلب ہے؟؟ امیروں کے پاس کیا لائسنس ہوتا ہے سب کو ذلیل کرنے کا جبکہ سب

سے بڑے ذلیل تو وہ خود ہوتے ہیں۔۔ تم کچھ تو کہتی گُلالئی۔۔ کچھ تو کہتی۔۔ "گلؔ کا تو خون ہی کھول اٹھا تھا یہ سب سُن کر اور اس پر زیادہ غصہ تو اسے اس بات پر آیا تھا کہ لالی خاموشی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔

"تم میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔؟"

"منہ توڑ دیتی، سر پھاڑ دیتی،، انہیں ان کی اوقات یاد دلاتی۔۔ اس مریم کو ایک کے بجائے دو تھپڑ لگاتی۔۔ اور اس خانم بی بی کے منہ پر وہی پیسے مار کر آتی جن کی بنیاد پر وہ خود کو زمینی خدا سمجھنے لگی ہے۔۔ اس کو شرم نہیں آتی۔۔ اس کی اپنی بیٹیاں بھی آ گے ہیں۔۔ وہ اس کی پوتی۔۔ کیا نام ہے اس کا ہاں نازنین۔۔ اس کی تو کل شادی ہے۔۔ ان کو ذرا خوفِ خدا نہیں آیا کہ ان کے گھر کی بیٹی پر بھی ان کے کیے کا عذاب آ سکتا ہے۔۔"

"اللہ نہ کرے۔۔ گلؔ کیسی باتیں کر رہی ہو؟ اللہ نازنین کو ڈھیروں خوشیاں دے۔۔ وہ ہمیشہ خوش رہے۔۔ اس میں اس بیچاری کا کیا قصور؟؟ "لالی کا دل اس کی بات سُن کر ڈوب سا گیا۔۔ نازنین تو اس کے لیے ایسی ہی تھی جیسے گلؔ۔۔ وہ مر کے بھی اس کا بُرا نہیں سوچ سکتی تھی۔۔

"میں بھی کوئی بددعا نہیں دے رہی لالی۔۔ لیکن ایسے لوگوں کا حساب پھر ان کی اولاد ہی دیتی ہے۔۔ اللہ کرے کہ وہ خوش رہے لیکن دوسروں کی بیٹیوں کو سرے عام بے عزت کرنے والوں کی اپنی عزت بھی کہاں محفوظ رہتی ہے۔۔" گل نے آہستگی سے کہا۔۔

"خیر تم چھوڑو یہ سب باتیں۔۔ مجھے تو بس اب یہ فکر ہے کہ گھر کا خرچہ کیسے چلے گا۔۔ تمہارے کالج میں ایڈمیشن کی ڈیٹ بھی قریب آ رہی ہے۔۔ کیسے ہو گا سب؟؟" اس نے دو انگلیوں سے ماتھا مسلتے ہوئے کہا۔۔

"اللہ خیر کرے گا لالی۔۔ اور کوئی بات نہیں میرا ایڈمیشن فوراً کرانا ضروری تو نہیں۔۔ لوگ پرائیوٹ بھی تو پڑھتے ہی ہیں۔۔ اور اس سال نہیں تو اگلے سال سہی۔۔ میں بھی کوئی چھوٹی موٹی نوکری ڈھونڈ لوں گی۔۔ مل ہی جائے گی۔۔"

لالی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ وہ کیسے ہر وقت اتنی پُر امید رہتی تھی۔۔ اس نے کبھی اسے مایوس ہوتے نہیں دیکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب میں تمہارے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔ سر میں درد ہو رہا ہو گا نا؟" وہ بہن کا احساس کرتی فوراً اُٹھی حالانکہ اسے کچن کے کاموں سے سخت چِڑ تھی۔۔ کھانا تو مورے ہی پکاتی تھیں جبکہ باقی سارے کام اس نے اپنی جان چھڑوانے کے لیے دلیر اور دمیر کے سر پہ ڈالے ہوئے تھے۔۔

اس کے جانے کے بعد لالی نے سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا۔۔پھر کمرے کی چھت کی طرف دیکھنے لگی۔۔

"کاش آپ لوگ زندہ ہوتے۔۔!!"

دریاخان کی شادی اپنی خالہ کی بیٹی سکینہ بیگم سے ہوئی تھی۔۔سکینہ بیگم کے ماں باپ کی وفات ایک حادثے میں ہوئی تھی۔۔وہ اکلوتی ہونے کی وجہ سے ماں باپ کے گزرنے کے بعد بالکل ہی لاوارث ہو گئیں۔۔اس وقت ان کی عمر فقط پندرہ سال تھی۔۔کوئی انہیں رکھنے کو رضامند نہ تھا۔۔ایسے میں خاندان والوں کو یہی حل بہتر لگا کہ ان کی شادی دریاخان سے کروادی جائے۔۔ سب جانتے تھے کہ دریاخان کو نشے اور جوے کی لت لگی ہوئی ہے۔۔نہ وہ کوئی کام کرتا اور نہ ہی خاندان میں کوئی بھی اسے رشتہ دینے کو راضی تھا۔۔ایسے میں خاندان والوں کو سکینہ بیگم کے لیے اس سے بہترین جوڑ نہ مل سکا۔۔ان کی لاکھ منت سماجت کے باوجود ان کی شادی دریاخان سے کروادی گئی۔۔

شادی کے پہلے ایک سال تو دریاخان کا سلوک بہتر تھا۔۔سکینہ بیگم کا زیور جو ان کے والدین ان کے لیے چھوڑ کے گئے تھے بیچ بیچ کر گھر کا خرچ چل جاتا۔۔آہستہ آہستہ زیور بھی ختم ہوتا گیا اور

www.novelsclubb.com

خاندان والوں نے بھی مدد چھوڑ دی۔۔تب ان کے گھر اللہ کی رحمت نازل ہوئی۔۔دریا خان کے گھر پہلی بیٹی ہوئی تھی۔۔ بڑی بڑی آنکھوں اور گلابی رنگت والی ننھی سی گڑیا کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتی تھی۔۔وہ گاؤں بھر میں اپنی خوبصورتی کی وجہ سے پیدا ہوتے ساتھ ہی مشہور تھی اور خاص کر اس کی آنکھوں کا رنگ جو سبزی مائل بھورا سا تھا اسے سب سے منفرد بناتا تھا۔۔یہ رنگ یہاں کم ہی دیکھنے کو ملتا تھا کیونکہ زیادہ تر لوگوں کی آنکھیں ہری یا نیلی ہوتی تھیں۔۔اس کی خوبصورتی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے باہمی مشورے سے اس کا نام گُلالئی رکھا گیا۔۔گُلالئی۔۔یعنی بے حد حسین اور دلکش۔۔اور سب پیار سے اسے لالی کہا کرتے۔۔ لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ صورتیں نہیں نصیب اچھے ہونے چاہئیں۔۔لالی کی پیدائش کے بعد حالات مزید خراب ہو گئے۔۔نہ کھانے کے پیسے ہوتے نہ کپڑوں کے۔۔لوگ ترس کھا کر لالی کے لیے کچھ نہ کچھ دے دیتے لیکن گزارا دن بہ دن مشکل ہوتا چلا گیا۔۔دریا خان اکثر نشے کی حالت میں گھر آتا اور سکینہ بیگم کے ساتھ ساتھ لالی کو بھی مارنے کی کوشش کرتا تھا۔۔یہاں تک کہ ایک بار تو وہ اسے کچرے کے ڈبے میں پھینک آیا تھا۔۔وہ تو شکر تھا کہ وقت پہ گاؤں والوں کی نظر اس پہ پڑ گئی اور اسے بچا لیا گیا۔۔سکینہ بیگم خود پر اور لالی پر کیے جانے والے سارے ظلم خاموشی سے سہتی گئیں۔۔

ایسے میں ان کے ماموں زاد بھائی شیر از خان دس سال بعد شہر سے گاؤں واپس آئے۔۔

www.novelsclubb.com

جب وہ سکینہ بیگم سے ملنے آئے تو ان پر حیرتوں کے پہاڑ ہی ٹوٹ پڑے۔۔ سکینہ بیگم اور گھر کی حالت دیکھ کر انہیں شدید رنج ہوا۔۔ کچھ اختلافات کی وجہ سے وہ خاندان والوں سے کٹ کر دس سال پہلے ہی شہر جا بسے تھے یہاں تک کہ سکینہ بیگم کے والدین کے انتقال پر بھی نہیں آئے تھے ورنہ شاید وہ یہ سب نہ ہونے دیتے۔۔

گُلالئ کو دیکھنے کے بعد ان سے مزید برداشت نہ ہوا تو ان کو ایک پیشکش کی۔۔ انہوں نے شہر میں شادی تو کرلی تھی لیکن اللہ نے انہیں دس سال میں بھی اولاد کی نعمت سے نہیں نوازا تھا۔۔

انہوں نے سکینہ بیگم سے گُلالئ کو مانگ لیا اور یقین دلایا کہ وہ اسے اپنی سگی بیٹی سے بھی بڑھ کر رکھیں گے اور بدلے میں وہ ان کے گھر کے حالات بدل دیں گے۔۔ ویسے بھی وہ امیر بزنس مین تھے ان کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی۔۔ پہلے تو سکینہ بیگم اس بات پہ ہتھے سے اکھڑ گئیں لیکن پھر ٹھنڈے دماغ سے سوچا تو راضی ہو گئیں۔۔ ویسے بھی اپنی اولاد کو خیرات پہ پالنے اور اس کی زندگی کو خطرے میں ڈالنے سے بہتر انہیں یہی لگا کہ اس کے بہتر مستقبل کے لیے یہ قدم اٹھا لیں۔۔ دریا خان کی تو گویا دلی مراد پوری ہو گئی۔۔ بیٹی سے بھی جان چھُوٹ گئی اور پیسے بھی مل گئے۔۔

اس طرح گُلالئ پورن کی وادیاں چھوڑ کر لاہور میں آباد ہو گئی۔۔

اسے بچپن سے ہی بتایا گیا تھا کہ اس کے اصلی ماں باپ کون ہیں۔۔جو بھی تھا یہ اس کا شرعی اور قانونی حق تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ لالی کے دل میں اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے لیے ہمیشہ سے جگہ موجود تھی۔۔اسے ان سے کوئی شکوہ نہیں تھا۔۔اس کی ماں نے اس کے لیے بہتر ہی سوچا تھا۔۔

گلِ دوپہری اور دلیر اور دمیر کی پیدائش کے بعد گُلالئی کا لاہور میں دل ہی نہیں لگتا تھا۔۔جیسے ہی سکول سے چھٹیاں ہوتیں وہ فوراً پُورن آنے کی ضد لگا لیتی۔۔شیراز خان نے تو یہ بھی کہا تھا کہ انہیں گلِ دوپہری اور باقی بچے بھی دے دیں لیکن سکینہ بیگم نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا۔۔ویسے بھی اب دریا خان گھر سے باہر ہی رہا کرتا تھا اور سکینہ بیگم بھی اب کمزور اور کم عمر نہیں تھیں جو اپنے بچوں کی حفاظت نہ کر پاتیں۔۔بلکہ اب تو وہ لالی کو بھی واپس لینا چاہتی تھیں پر یہ تو اب ناممکن سی بات تھی۔۔ہاں البتہ وہ گلِ کی ضد پہ اکثر اس کو اپنے ساتھ شہر لے آتے تھے یہی وجہ تھی کہ گلِ کی اردو بھی بہت اچھی تھی اور وہ شہری طور طریقوں سے بھی واقف تھی۔۔

www.novelsclubb.com

لالی نے سکول اور پھر کالج کی پڑھائی لاہور سے ہی حاصل کی اور ایف ایس سی میں بہترین نمبر لے کر پوزیشن بھی لی۔۔

اور آخر وہ سیاہ دن بھی آ گیا جس نے اس کی زندگی بدل کر رکھ دی۔۔اس دن وہ گھر ہی تھی جب اسے خبر ملی کہ شیر از خان اور ان کی بیوی کی کار کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں وہ موقع پر انتقال کر گئے تھے۔۔

لالی تو دو مہینے صدمے سے ہی نہ نکل پائی۔۔تب پہلی بار سکینہ بیگم لاہور آئیں۔۔شیر از صاحب اپنی وصیت میں ساری جائیداد لالی کے نام کر گئے تھے اور اپنے وکیل کو خاص تاکید کی تھی کہ لالی کا حق اس تک پہنچنا چاہئے لیکن ان کی وفات کے بعد ان کا بزنس پارٹنر، وکیل کے ساتھ مل کر ساری جائیداد اپنے نام کر چکا تھا۔۔

لالی کے پاس اب بچا ہی کیا تھا اسی لیے سکینہ بیگم کے ساتھ اپنے اصلی گھر پُورن آ بسی۔۔

"پری!! پری!! کہاں ہو تم؟؟" باہر سے آتی آواز پہ اس نے بیزاری سے گھڑی کی جانب دیکھا جو دوپہر کے دو بجا رہی تھی۔۔یقیناً آج پاشا کا یہیں رہنے کا ارادہ تھا تبھی جلدی آ گیا تھا ورنہ تو وہ ہفتے میں دو بار رات کے ہی کسی پہر چکر لگایا کرتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جائے نماز لپیٹ کر اٹھی تو پاشا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔اس نے سکائی بلو کالر شرٹ اور جینز کے اوپر بلیک ٹرینچ کوٹ اور سر پہ مخصوص باؤلر ہیٹ پہنی رکھی تھی۔۔وہ اسے ایک نظر دیکھ کر پلٹ گئی۔۔

"کیا حال ہے ہماری پری کا؟؟" وہ اس کی طرف بڑھا اور سر تا پا اسے دیکھا۔۔

بلیک کلر کے سادہ سے سوُٹ میں چہرے کے گرد نماز کے سٹائل میں دوپٹہ لپیٹے، سرخ وسفید رنگت اور گہری، بھوری آنکھوں والی اس کی پری آج عام دنوں سے زیادہ بجھی بجھی تھی۔۔ اٹھتالیس سال کی عمر میں بھی وہ تیس سال کی لگتی تھی۔۔یہ اس کا قدرتی حُسن ہی تھا جو اتنی مشکلات سہنے کے بعد بھی نہیں ڈھلا تھا اور آج بھی ویسے کا ویسا ہی تھا۔۔ تبھی تو وہ پاشا سے تین سال بڑی ہونے کے باوجود اس سے چھوٹی لگتی تھی۔۔

"میرے لیے دعا کی؟" اس نے ابرو اچکا کر نرمی سے پوچھا۔۔اگر کوئی اور اس کا یہ نرم لہجہ اور انداز دیکھ لیتا تو یقیناً بے ہوش ہی ہو جاتا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے میرے دل سے صرف بددعائیں نکلتی ہیں۔۔اور اب تو تمہارے مرنے کی دعائیں مانگ مانگ کے بھی تھک گئی ہوں میں۔۔" وہ واقعی تھک گئی تھی۔۔ بیس سال اس شخص کی قید میں کاٹ کر وہ زندگی سے ہی بیزار ہو چکی تھی۔۔اب انتظار تھا تو صرف اس شخص کے مرنے

کا۔۔کاش وہ اسے مار سکتی۔۔کاش یہ اس کے اختیار میں ہوتا تو وہ اسے ایک اور سانس لینے کی مہلت بھی نہ دیتی۔۔

"کیا سوچ رہی ہو تم؟" وہ دو قدم مزید اس کی طرف بڑھا اور جُھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جیسے آنکھوں کے ذریعے اس کے دل کا حال پڑھ رہا ہو اور وہ ایسا ہی کرتا تھا۔۔آنکھوں میں جھانک کر دل تک پہنچ جاتا تھا۔۔

"مجھے مارنا چاہتی ہو نا تم؟" اس نے مسکرا کر کہا۔۔اب تو اسے اس کی سوچ پہ افسوس بھی نہیں ہوتا تھا۔۔

"ہاں!! بالکل۔۔کاش میں تمہیں مار سکتی۔۔لیکن خیر تم فکر نہ کرو۔۔جلد یا بدیر تمہارا قتل میرے ہاتھوں ہی لکھا ہے۔۔" اس نے سفاکی سے کہا۔۔

"پتا ہے پری؟ میں چاہتا ہوں کہ اگر میرا قتل ہونا طے ہے تو پھر وہ تمہارے ہاتھوں سے ہی ہو۔۔ چاہے تو اسے میری آخری خواہش سمجھ لو۔۔وصیت۔۔ گزارش۔۔یا اذیت کی انتہا پر میں تمہارے پاس، تمہارے اس شفاف چہرے کو دیکھتے ہوئے دم توڑنا چاہتا ہوں۔۔جن آنکھوں میں آج تک اپنا عکس نہیں دیکھ پایا ان آنکھوں میں اپنے لیے ندامت اور افسوس دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کرنے سے پہلے تمہارا چہرہ دل میں اتارنا چاہتا ہوں۔۔"اس نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کے اذیت سے کہا اور پھر اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا

"مجھے یہاں۔۔یہاں اس دل کے مقام پہ گولی مارنا۔۔گولی سیدھا اس دل کے آر پار ہونی چاہیے کیونکہ اس دل کو سزا ملنا چاہئے تم سے محبت کی۔۔تمہاری چاہت کی۔۔"

کوئی اور ہوتا تو شاید اس کے اس انداز پہ کمزور پڑ جاتا لیکن سامنے بھی تاشے تھی۔۔زرتاشے علی خان جس نے پاشا کو اپنا اسیر کیا تھا۔۔جس نے بیس سال کی قید کاٹنے کے باوجود بھی اس کے آگے سر نہیں جھکایا تھا۔۔وہ ضدی تھی۔۔بے حد ضدی۔۔اور پاشا اب اس کی ضد بن چکا تھا۔۔اس لیے نہیں کہ وہ اسے حاصل کرے بلکہ اس لیے کہ وہ اسے تباہ کرے۔۔وہ اپنی ضد کے لیے اس شخص کو قتل بھی کر سکتی تھی۔۔ہاں وہ اتنی دلیر،،اتنی بہادر تھی کہ پاشا سے اپنا بدلہ لے سکتی تھی۔۔

اس کے سرد تاثرات دیکھ کر پاشا بھی فوراً دُور جا کھڑا ہوا۔۔ایک افسوس بھری نگاہ اس پر ڈال کر وہ رُخ موڑ گیا اور شیشے کی دیوار کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔کوٹ کی اندرونی جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکالا پھر شیشے میں تاشے کے نظر آتے ہلکے سے عکس کو نظروں کے حصار میں لیے سگریٹ سلگا کر گہرے کش لگانے لگا۔۔یہ ایک نہایت ہی عالیشان اور پُر تعیش محل نُما گھر کا سب سے

خوبصورت کمرہ تھا۔۔ویسے تو یہ پورا گھر ہی اس نے تاشے کو تحفے میں دیا تھا لیکن یہ کمرہ خاص طور پر اس کے لیے سیٹ کروایا تھا۔۔پورا کمرہ ڈارک براؤن اور ریڈ کمبینیشن سے سجایا گیا تھا۔۔لال رنگ تاشے کا پسندیدہ تھا۔۔

"کیا تمہیں کبھی مجھ سے محبت نہیں ہو سکتی؟؟"نجانے وہ کس امید کے تحت پوچھ بیٹھا

"پتھر سے کسی کو محبت نہیں ہو سکتی۔۔"اس نے ہلکا سا ہنس کے کہا۔۔اس کی ہنسی میں بھی طنز شامل تھا۔۔

"ہیرا بھی تو پتھر ہی ہوتا ہے۔۔پھر لوگ اسے کیوں پسند کرتے ہیں؟؟"

"یہی تو تمہارا مسئلہ ہے پاشا۔۔تم ہر چیز کو پیسوں میں تولتے ہو۔۔پیسہ سب کچھ نہیں ہوتا۔۔"

"لیکن پیسہ بہت کچھ ہوتا ہے۔۔"

وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گئی اس شخص سے بحث بے کار تھی۔۔

"پتا ہے پری!!اگر میں چاہوں تو تمہیں بھی مار سکتا ہوں۔۔"اس نے کچھ جتانا چاہا۔۔

"اس بات میں کوئی شک نہیں۔۔"اسے خود بھی یہی لگتا تھا۔۔

پاشانے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو بے تاثر چہرے اور سرد نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ وہ خود کم اور اس کی آنکھیں زیادہ بولتی تھیں۔۔

"تمہیں ڈر نہیں لگتا مجھ سے؟؟ تھوڑا بہت تو لگتا ہی ہوگا۔۔ ڈر کے ہی سہی، محبت کر لو۔۔" شاید وہ زندگی میں پہلی بار کسی سے اس طرح بات کر رہا تھا۔۔ تاشے کو لگا جیسے وہ گزارش کر رہا ہو۔۔ پھر اپنے خیال پہ خود ہی دل ہی دل میں ہنس پڑی۔۔ پاشا اور گزارش؟؟

"ڈر؟؟ ہاں!! لگتا تھا۔۔ پہلے بہت ڈر لگتا تھا پھر تم نے مجھے ڈرا ڈرا کے نِڈر کر دیا۔۔ اب کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا۔۔"

"نفرت کرتی ہو نا مجھ سے؟" وہ جیسے تصدیق چاہتا تھا۔۔

"نفرت؟ نفرت تو بہت چھوٹا لفظ ہے۔۔ بہت عام سا۔۔ معمولی سا۔۔ میں تم سے نفرت نہیں کرتی۔۔ عجیب سا محسوس ہوتا ہے اب مجھے تمہارے لیے۔۔ پتا نہیں تم کب مرو گے؟" وہ زہر خند لہجے میں اس کا دل زخمی کر رہی تھی۔۔ ویسے ہی جیسے ہمیشہ کرتی تھی اور پاشا آگے سے مسکرا دیا کرتا تھا۔۔ آج بھی وہ مسکرایا ہی تھا۔۔

"لوگ کہتے ہیں کہ گھر کے باہر اگر کتا بھی بندھا رہے تو اس سے بھی اُنسیت ہو جاتی ہے۔۔ تمہارا دل نہیں پگھلتا مجھے اپنے در پہ بندھے دیکھ کر؟؟" آج وہ سارے سوالوں کے جواب چاہتا تھا۔۔

"ویسے بالکل صحیح مثال کا انتخاب کیا تم نے اپنے لیے۔۔ تم واقعی کتے ہی ہو۔۔"

وہ اس کی بات پہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

"ہاں تبھی تو تم میرے ساتھ کتوں والا سلوک کرتی ہو لیکن پھر بھی میری کتوں والی وفاداری نہیں جاتی۔۔"

وہ اس کی باتوں کو مذاق سمجھتا تھا۔۔ تاشے کو غصے کی شدت سے رونا آنے لگا۔۔ لیکن نہیں۔۔ وہ اس شخص کے سامنے نہیں رو سکتی تھی۔۔ اس پر خود کو کمزور ثابت نہیں کر سکتی تھی۔۔

"تم سے تو میں روزِ قیامت حساب لوں گی۔۔"

"میں بھی قیامت کے دن جہنم میں جانے سے پہلے خدا کو بتاؤں گا کہ اس عورت نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔ میرے دل و دماغ پر قبضہ کر کے مجھے ہی کہتی ہے کہ میں اس کا گنہگار ہوں۔۔"

وہ اس کی بات پہ سر جھٹک کر بیڈ پہ جا کر بیٹھ گئی۔۔ پاشا بھی سگریٹ کو وہیں پھینک کر اس کے قدموں میں آ کر بیٹھ گیا۔۔

"تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا پری؟؟" وہ اذیت کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔۔

"تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا پاشا؟؟" وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

"آتا ہے۔۔لیکن پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو جاتا ہوں۔۔کیا کروں؟تم سے محبت جو ہے۔۔"

"مجھے بھی تم پر ترس آتا ہے لیکن پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو جاتی ہوں۔۔کیا کروں تم سے نفرت جو ہے۔۔"

"کیا تمہیں کبھی مجھ سے محبت نہیں ہو سکتی؟؟" پھر وہی سوال۔۔

"اگر کبھی میں تمہیں کہہ بھی دوں کہ مجھے تم سے محبت ہے تو لازم ہے کہ تم میری بات کو جھوٹ ہی سمجھو۔۔تم نے جو کچھ بھی میرے اور میری اولاد کے ساتھ کیا ہے نا اس کے بعد مجبوری تو ہو سکتی ہے محبت نہیں۔۔" اس نے گویا حتمی فیصلہ سنایا تھا۔۔

پاشا سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا دروازے کی طرف بڑھا۔۔پھر رُک کر اس پہ ایک الوداعی نظر ڈالتا دھاڑ کی آواز سے دروازہ بند کر کے چلا گیا۔۔

وہ بھی اس کے جانے کا اثر لیے بغیر اپنی ہی سوچوں میں گُم ہو گئی۔۔اگر وہ پاشا کو معاف کر بھی دیتی تب بھی اس سے محبت کرنا ناممکن تھا کیونکہ محبت تو وہ آج بھی اسی بے وفا سے کرتی تھی جس کی یادیں آج بھی پہروں اس کو جکڑے رکھتی تھیں۔۔یہ گزرے ماہ و سال بھی اس شخص کی یادوں کو مندمل نہیں کر پائے تھے۔۔وہ کیسے کسی اور کو اس کی جگہ دے دیتی؟؟اس کی یادوں کو بھلاتی بھی تو کیسے؟؟

www.novelsclubb.com

وہ مضبوط چال چلتی حویلی کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔آج وہ صبح ہی صبح گھر سے ارادہ کر کے نکلی تھی کہ اپنی بہن کا بدلہ خود لے گی۔۔ جتنی بے عزتی ان لوگوں نے گُلالئی کی کی تھی اس کے بعد وہ خاموش کیسے بیٹھ سکتی تھی جبکہ گھر میں وہ یہی بتا کر آئی تھی کہ کسی دوست کے گھر جا رہی ہے اور آنے میں دیر بھی ہو سکتی ہے۔۔اب کتنی دیر ہو سکتی ہے یہ تو اس کی حرکت کے رد عمل پر منحصر تھا۔۔آنے والا وقت سوچ کر ہی اس نے جھر جھری لی لیکن پھر خود کو خود ی تسلی دی

"کچھ نہیں ہوتا گلؔ۔۔بہن کا بدلہ لینا ہے کہ نہیں؟ لینا ہے نا؟ تو چل شاباش!!"

حویلی کے داخلی دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے لمبا سانس کھینچا اور سیکیورٹی گارڈ کی طرف دیکھا جو یہیں آ رہا تھا۔۔

"ہاں بی بی کیا کام اے؟"

www.novelsclubb.com

"میں گُلالئی کی بہن گلؔ دوپہری ہوں۔۔"اس نے گردن اکڑا کے کہا۔۔

"تم؟ تم اس ٹیوشن والی کا بہن اے؟ اوئے اب کیا تماشہ لگانا آیا اے تم۔۔ چلو نکلو یہاں سے۔۔" گارڈ نے کرختگی سے کہا۔۔

گل کو سمجھ آگیا کہ اس طرح وہ اندر نہیں جا پائے گی تبھی چہرے پہ حد درجہ معصومیت اور مظلومیت سجا کر بولی

"خان بابا!! تم کو اللہ کا واسطہ اے ام کو اندر جانے دو۔۔امارا خان بی بی سے معافی مانگنا بہت ضروری اے ورنہ امارا چھوٹا چھوٹا بہن بھائی بھوک سے مر جائے گا۔۔امارے پاس تو اس نوکری کے علاوہ اے بھی کچھ نئی۔۔ام کہاں جائے گا۔۔خدارا ام کو ایک بار معافی مانگنے دو۔۔"اس دوران بڑی مشکلوں سے وہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لانے میں بھی کامیاب ہو گئی تھی۔۔گارڈ کا دل بھی اس کی معصوم شکل دیکھ کے پگھل گیا۔۔

"اچھا اچھا ٹھیک اے۔۔تم رونا بند کرو۔۔ام تمہیں جانے دے گا لیکن اپنی بہن کی طرح اندر جا کر کوئی تماشہ مت کرنا۔۔"

اس نے جلدی جلدی آنسو صاف کر کے اثبات میں سر ہلایا۔۔

اندر داخل ہو کر اس نے ایک بھرپور نظر حویلی پہ ڈالی اور سست قدم اٹھاتی روش پر چلنے لگی۔۔وہ جس طرف دیکھتی اس کی نظریں پلٹنا بھول جاتی۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کون سی چیز زیادہ خوبصورت تھی۔۔لکڑی کے دروازے کے پاس پہنچ کر اسے خیال آیا کہ وہ یہاں کس مقصد سے آئی ہے تو فوراً سر جھٹک کر چہرے پہ سرد تاثرات سجا لیے اور ایک انداز کے ساتھ بڑے سے دیال

www.novelsclubb.com

کے دروازے کو دھکیلا جیسے ابھی وہ کسی جادو کے ساتھ کھل جائے گا لیکن دروازہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔

"اے خانہ خراب اب اس دروازے کو کیا موت پڑ گیا۔۔"

اس نے ایک بار پھر کوشش کی لیکن ناکام رہی۔۔دروازہ دیال کی لکڑی سے بنا تھا تبھی اتنا بھاری تھا۔۔خانم بی بی صبح ہی صبح یہ دروازہ ملازموں سے کھلوا دیا کرتیں لیکن آج شاید دیر ہو گئی تھی۔۔

اس نے تیسری بار کوشش کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔۔وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔۔دروازہ کھلتے ہی جو پہلا چہرہ اسے نظر آیا اسے دیکھ کر وہ مبہوت رہ گئی۔۔

سامنے دلاور علی خان بادامی رنگ کی شلوار قمیض پر کندھوں پہ ڈارک براؤن شال ڈالے حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"گلِ دوپہری؟" وہ واقعی بہت حیران تھا اسے اپنے سامنے دیکھ کر۔۔

www.novelsclubb.com

گلِ اس کی آواز پہ فوراً ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور پھر مصنوعی غصے سے بولی

"جی میں۔۔اوراب ہٹیں میرے سامنے سے۔۔" وہ اس کے ساتھ سے گزر کر اندر داخل ہوئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہال کمرے کے وسط میں آکھڑی ہوئی۔۔دلاور بھی اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے؟آخر گل دوپہری کے یہاں آنے کا کیا مقصد تھا؟؟

سامنے تھری سیٹر صوفے پہ بیٹھی خانم بی بی اسے دیکھ کر ٹھٹکیں لیکن اپنی جگہ پر ہی بیٹھی رہیں۔۔ ان کے صوفے کے ساتھ ہی مریم بھی ہاتھ میں اپنا ہینڈ بیگ پکڑے کھڑی تھی جبکہ پیچھے سے ملازم اس کا سوٹ کیس بھی لا رہا تھا۔۔کل والے واقع کے بعد دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کاش دلاور لڑکی یا مریم لڑکا ہوتا تو وہ اس کو جان سے ہی مار دیتا لیکن عورتوں پر ہاتھ اٹھانا اس کی شان کے خلاف تھا لہٰذا اسے کچھ بھی کہے بغیر وہ سیدھا بڑے خان کے پاس گیا تھا۔۔ان کو ساری بات بتانے کے بعد اس نے اپنا مطالبہ رکھا کہ مریم کو ابھی اس گھر سے جانے کا کہا جائے اور ساتھ یہ دھمکی بھی دی کہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں وہ خود گھر چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔بڑے خان کو اس کی ضد کے آگے مجبور ہونا پڑا۔۔ویسے بھی دلاور ان کا لاڈلا تھا۔۔اس کی کوئی بھی بات وہ ٹالتے نہیں تھے۔۔ابھی تو وہ مریم کو بڑے خان سے ڈانٹ بھی پڑوانا چاہتا تھا جس سے صاف انکار کرتے ہوئے بڑے خان نے سادہ سا حل پیش کیا کہ وہ مریم سے اس کی شادی کروا دیتے ہیں۔۔اس کے بعد وہ جتنا چاہے اسے ڈانٹ یا مار لے۔۔انہوں نے یہ بات کہی تو مذاق میں تھی لیکن دلاور اس کے بعد خاموش ہو گیا تھا کہ کہیں واقعی وہ اس بارے میں سنجیدہ نہ ہو جائیں۔۔ویسے بھی مریم کے

www.novelsclubb.com

لیے اتنی بے عزتی ہی کافی تھی کہ مہمانوں سے بھرے گھر میں اسے صاف واپس جانے کا کہا گیا تھا۔۔اور حکم کے مطابق آج صبح ہی وہ واپسی کے لیے نکل بھی رہی تھی۔۔

"اے لڑکی! کون ہو تم؟اور اندر کیسے آئی؟"انہوں نے گرجدار آواز میں پوچھا

"میں گل دوپہری ہوں۔۔گُلالئی کی بہن۔۔"اس نے ذرا آہستہ آواز میں کہا۔۔

"اچھا تو اب اس ڈھیٹ لڑکی نے تم کو بھیجا اے اپنا وکالت کرنے کے لیے۔۔میری بات سنو لڑکی۔۔اب چاہے جو بھی ہو جائے ام اس کو واپس نہیں رکھے گا۔۔اور نہ ہی اسے کوئی معافی ملے گا۔۔"انہوں نے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔ان کی آواز سُن کر حویلی کی باقی عورتیں بھی جمع ہونے لگیں۔۔

"آپ کو کس نے کہا کہ میں آپ سے معافی مانگنے آئی ہوں؟"گل نے اتنے ہی سکون سے جواب دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر کیوں آیا اے تم؟؟"

گل نے پورے کمرے پر نظر دوڑائی تو اسے مریم نظر آئی۔۔وہ دیکھتے ہی سمجھ گئی کہ یہی مریم ہے پھر بھی اس نے تصدیق چاہی کہ کہیں کسی اور کو مریم سمجھ کے بلاوجہ بدلہ نہ لے لے۔۔

"مریم کون ہے؟"

"میں ہوں مریم۔۔"اس نے مغرورانہ انداز میں کہا۔۔

وہ اس کی بات پہ سر ہلاتی اس کی طرف بڑھی اور اس کے بالکل سامنے کھڑی ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

"چٹاخ!!"گل نے اس کے منہ پہ زوردار تھپڑ مارا۔۔ تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ آواز پورے کمرے میں گونجی۔۔مریم گال پہ ہاتھ رکھے صدمے کی کیفیت میں کھڑی تھی جبکہ باقی سب کے تو منہ کھل گئے تھے۔۔دلاور کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں اور خانم بی بی تو خود اپنی جگہ ششدر تھیں۔۔مریم کو کچھ ہوش آیا تو اس نے حیرت سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو بمشکل سولہ سترہ سال کی ہو گی پر سب کے سامنے اسے تھپڑ مار چکی تھی۔۔

"یہ وہ تھپڑ تھا جو تم نے کل میری بہن کو سب کے سامنے مارا تھا۔۔"اس نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

"چٹاخ!!"وہ اس کے دوسرے گال پہ ایک اور تھپڑ بھی مار چکی تھی۔۔

"یہ تھپڑ اس لیے تاکہ آئندہ تم کسی کے ساتھ ایسا کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو!!" اس نے انگلی اٹھا کر باور کیا۔۔ خانم بی بی اپنی جگہ سے اٹھیں۔۔ ملازموں کے بتانے پر مردان خانے سے حویلی کے مرد بھی یہاں آگئے تھے اور مہمان بھی جمع ہونے لگے۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟" بڑے خان کی دھاڑ پوری حویلی میں گونجی۔۔

سب عورتوں نے مردوں کو یہاں آتے دیکھ کر دوپٹے سر پہ لیے اور قدرے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئیں۔۔

"یہ۔۔ خان سائیں یہ لڑکی۔۔ یہ" خانم بی بی کی تو بولنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔۔ بڑے خان کی دہشت ہی ایسی تھی۔۔

گل نے اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہزار ہزار کے پانچ چھے نوٹ مریم کے منہ پر مارے اور پھر بڑے خان کی طرف پلٹی۔۔

www.novelsclubb.com

"اسی طرح پیسے مارے تھے نا آپ لوگوں نے میری بہن کے منہ پر؟؟ اسی طرح بے عزت کیا تھا سب کے سامنے؟؟ وہ تو اپنے حق میں کچھ نہیں بول پائی لیکن میری ایک بات آپ لوگ کان کھول کر سُن لیں۔۔ ہم غریب ضرور ہیں پر بے غیرت نہیں۔۔ میری بہن کی پاکدامنی کا گواہ تو پورا گاؤں ہے۔۔ آپ نے کس بنا پر اس پہ اتنا گھٹیا الزام لگایا۔۔ اور لگا بھی دیا تو کوئی بات نہیں آج

کے بعد کسی کے ساتھ ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہو گی۔۔آپ لوگوں کے پاس پیسہ ہے تو آپ سمجھتے ہیں کہ جس کے ساتھ جو دل چاہے گا وہ سلوک کریں گے؟؟خدا ہیں کیا آپ لوگ؟؟یا ہر کسی کو بے عزت کرنے کا لائسنس ہے آپ کے پاس؟؟کچھ تو خدا کا خوف کریں۔۔آپ کی اپنی بیٹیاں بھی آپ کے آگے ہیں۔۔ہمیں کم ذات سمجھنے والے آپ لوگ شاید بھول جاتے ہیں کہ عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔اپنی بہن کا بدلہ لینے آئی تھی اور وہ میں نے لے لیا۔۔یہ آپ کے وہ پیسے جو آپ نے دو مہینے پہلے ایڈوانس میں دے کر احسانِ عظیم کیا تھا اور بدلے میں ہمیں اپنا زر خرید غلام سمجھنے لگے تھے۔۔حساب برابر ہوا۔۔"وہ بڑے خان کی آنکھوں میں دیکھتی مضبوط لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔جبکہ بڑے خان کی آنکھیں ضبط سے لال ہونے لگیں۔۔وہ عورت پر ہاتھ اٹھانا نہیں چاہتے تھے تبھی ضبط کر رہے تھے۔۔دلاور تو کشمکش میں کھڑا کبھی گلِ کو دیکھتا تو کبھی بڑے خان کو۔۔

"دلاور اس لڑکی کو کہو کے یہاں سے چلی جائے اس سے پہلے کے ہم کوئی انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں۔۔"ان کے لہجے کی سنجیدگی محسوس کرتے ہوئے دلاور فوراً گلِ کی طرف بڑھا۔۔

"کیاانتہائی قدم اٹھائیں گے آپ؟زیادہ سے زیادہ کیا کرلیں گے؟مجھے بھی بے عزت کریں گے؟ یا تھپڑ ماریں گے؟یا جان سے ماردیں گے؟کیا کریں۔۔۔"اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب بڑے خان نے اسے مارنے کے لیے اپنا ہاتھ بلند کیا۔۔اس نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔۔

"تمہاری اتنی ہمت کہ تم باباسائیں کا ہاتھ روکو گے؟"اسفندیار خان کی آواز پہ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ بڑے خان کا ہوامیں بلند ہاتھ دلاور پکڑ کرروک چکا تھا۔۔بڑے خان نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔

"گستاخی معاف لیکن داجی!عورت پہ ہاتھ اٹھاناہماری شان نہیں ہے۔۔!"وہ آہستگی سے کہہ کر ان کا ہاتھ چھوڑ گیا۔۔لیکن بڑے خان نے اسی ہاتھ سے دلاور کے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔۔۔

جاری ہے۔۔!

www.novelsclubb.com

"دلاوراس لڑکی سے کہو کہ یہاں سے چلی جائے اس سے پہلے کہ ہم کوئی انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہوجائیں۔۔"ان کے لہجے کی سنجیدگی محسوس کرتے دلاور فوراًگل کی طرف بڑھا۔۔

"کیاانتہائی قدم اٹھائیں گے آپ؟زیادہ سے زیادہ کیا کرلیں گے؟مجھے بھی بے عزت کریں گے؟ یا تھپڑ ماریں گے؟یا جان سے ماردیں گے؟کیا کریں۔۔۔"اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب بڑے خان نے اسے مارنے کے لیے اپنا ہاتھ بلند کیا۔۔اس نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔۔

"تمہاری اتنی ہمت کہ تم باباسائیں کا ہاتھ روکو گے؟"طویل خاموشی کے بعد اسفندیار خان کی آواز پہ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ بڑے خان کا ہوا میں بلند ہاتھ دلاور پکڑ کر روک چکا تھا۔۔بڑے خان اور باقی سب بے یقینی اور صدمے سے دلاور کو دیکھ رہے تھے۔۔

"گستاخی معاف داجی!!لیکن عورت پہ ہاتھ اٹھانا ہماری شان نہیں ہے۔۔!"وہ آہستگی سے کہہ کر ان کا ہاتھ چھوڑ گیا۔۔لیکن بڑے خان نے اسی ہاتھ سے دلاور کے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔۔۔

"چٹاخ!!"

وہ پہلے بے یقینی اور پھر رنج و غم کی کیفیت میں ان کو دیکھتا رہا پھر سر جھکا گیا۔۔

"تم سب بہت خودسر ہوگئے ہو۔۔یہ میرے ہی بے جالاڈ پیار کا نتیجہ ہے۔۔"وہ ایک جھٹکے سے مڑے اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے مردان خانے کی طرف بڑھ گئے۔۔

پیچھے سے دلاور نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے غصہ قابو کرنے کی کوشش کی اور سر اٹھا کے گل کو دیکھا جو اپنی جگہ چور سی ہوگئی تھی۔۔

اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور تقریباً گھسیٹتے ہوا اسے لے کر ہال کمرے سے باہر آ گیا جبکہ باقی سب تو ابھی تک پیچھے ساکت کھڑے یہی سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ ہوا کیا تھا۔۔ باغ کے وسط میں آکر دلاور نے اس کا ہاتھ چھوڑا، اور پھر چبھتی ہوئی نظریں اس کے چہرے پہ ٹکا لیں۔۔ گلِ اس کے عین سامنے کھڑی صدمے کی کیفیت میں اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جو پکڑ کے دلاور اسے باہر لایا تھا۔۔

جب کافی دیر تک وہ کچھ نہ بولا تو گلِ نے اپنی کیفیت پہ بمشکل قابو پا کے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو ہنوز ویسے ہی سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔

"دیکھیں! اممم۔۔ نام کیا ہے آپ کا؟؟" اس نے سوچنے کی اداکاری کی جبکہ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اپنا نام تو بھول سکتی تھی پر اس شخص کا نہیں۔۔ یہ نام تو اس کے دل پہ نقش تھا لیکن پھر بھی وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

دلاور نے دانت کچکچاتے ہوئے اسے دیکھا تو وہ فوراً سیدھی ہوئی۔۔

"خیر جو بھی نام ہے آپ کا۔۔ خان صاحب!! مجھے افسوس ہے جو ہوا۔۔ پر شرمندگی ذرا بھی نہیں ہے۔۔ میں نے جو کیا صحیح کیا۔۔ ہاں البتہ جو آپ کے ساتھ ہوا وہ بالکل صحیح نہیں ہوا پر یہ تو آپ کا

آپسی معاملہ ہے نا۔۔وہ کیا کہتے ہیں۔۔ فیملی میٹر۔۔"اس نے معصوم سی شکل بنائی کیونکہ اپنا انجام اسے بہت بُرا نظر آرہا تھا۔۔وہ گلا کھنکھار کر کچھ لمحوں کے توقف سے بولی

"میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیۓ!!"وہ نظریں جھکائے اس کے ساتھ سے گزرنے لگی جب اس کی سرد آواز پہ اُچھل پڑی۔۔

"کیا میں نے آپ کو جانے کا کہا؟"

وہ فوراََ پلٹ کر واپس اپنی جگہ پر آئی اور چہرہ مزید جُھکا لیا۔۔اب بس اس کے زمین پہ گرنے کی کسر رہ گئی تھی۔۔

"تو مِس؟؟"اس نے بھی گلِ کی طرح یہی ظاہر کیا جیسے وہ اس کا نام نہ جانتا ہو جبکہ کچھ ہی دیر پہلے وہ کتنی ہی بار اس کا نام لے چکا تھا۔۔

گلِ نے چہرہ اٹھا کر اپنی سبز آنکھیں اس کی کانچ جیسی کالی آنکھوں میں گاڑھیں۔۔پھر آنکھیں پٹپٹا کر سادگی سے کہا

www.novelsclubb.com

"گلِ دوپہری۔۔سب مجھے گلِ کہتے ہیں۔۔کوئی اور نام رکھنا چاہیں تب بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔"وہ پھر سے سر جُھکا گئی۔۔دلاور نے سرد آہ بھری۔۔

"جانتی ہیں آپ کے ساتھ کیا ہو سکتا تھا؟" دلاور کو شدید غصہ آیا تھا۔۔اگر وہ نہ ہوتا تو شاید واقعی یہ بڑے خان کے ہاتھوں قتل ہو جاتی۔۔پر شکر ہے اس نے اسے بچا لیا تھا۔۔زندگی میں پہلی بار تھپڑ پڑنے کا غم اپنی جگہ لیکن اب اس کا دل کافی حد تک مطمئن ہو چکا تھا۔۔گُلالئی نہ سہی پر کم از کم گل دوپہری کو وہ بچا چکا تھا۔۔شاید یہ سُن کر ہی گُلالیٔ اُس سے راضی ہو جاتی۔۔

"کیا ہو سکتا تھا؟" اس کی پُر سوچ نگاہیں خود پہ پا کے اس سے رہا نہ گیا تو خود ہی پوچھ بیٹھی۔۔

"آپ کی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔" اس نے صرف اتنا ہی کہا۔۔ ہو تو اور بھی بہت کچھ سکتا تھا پر اب وہ اس چھوٹی سی لڑکی کو کیا بتاتا۔۔

"نہ آتی تو عزت اور غیرت کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔ ہم بے شک غریب ہیں پر اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہماری کوئی عزت نہیں۔۔" اس نے ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں دیکھا تو دلاور خود ہی نظریں جھکا گیا۔۔اس لڑکی کو بات کرنے کی ذرا تمیز نہیں۔۔ دلاور نے دل میں سوچا۔۔ان کے خاندان میں تو مرد بھی نظریں جھکا کر بات کرتے تھے اور عورتوں کی تو آواز ہی نہیں نکلتی تھی جبکہ یہ لڑکی تو اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پٹر پٹر بولے جا رہی تھی۔۔

"وہ پیسے کہاں سے آئے تھے؟" دلاور کو اسی پریشانی نے گھیرا ہوا تھا۔۔پتا نہیں انہوں نے کیسے ان پیسوں کا انتظام کیا ہو گا۔۔

گلؤ کو مہینے کے شروع میں لالی جیب خرچ کے طور پہ پیسے دیا کرتی تھی۔۔اس کے علاوہ اس نے ٹچ سکرین والا فون لینے کے لیے بھی پیسے جمع کیے تھے جبکہ طلحہ سے تو ایک روپیہ لینا بھی وہ حرام سمجھتی تھی۔۔آج اس نے دل پہ پتھر رکھ کے انہی پیسوں کی قربانی دی تھی صرف اس لیے تاکہ مریم کے منہ پر وہ پیسے مار سکے۔۔باہر آتے ہوئے اس کا دل تو بہت چاہا کہ پیسے واپس اٹھا لے، منہ پہ تو مار ہی دیے تھے لیکن پھر بمشکل خود کو غیرت دلائی کہ زمین سے پیسے اٹھانا اچھی بات نہیں ہے۔۔

"جدھر مرضی سے آئے تھے۔۔آپ سے مطلب۔۔"اس نے بدلحاظی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔۔ وہ ایسی ہی تھی۔۔پل میں بے حد معصوم تو پل میں بدلحاظی کے سارے رکارڈ توڑ دیتی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔بدلہ پورا ہو گیا نا؟اب جائیں یہاں سے۔۔"وہ اسے کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا پر چُپ ہو گیا۔۔اس وقت اس کا یہاں سے جانا ہی بہتر تھا۔۔

وہ اس پہ ایک آخری نظر ڈالتی اس کے ساتھ سے گزر کے مرے مرے قدموں سے پتھریلی روش پہ چلنی لگی۔۔ابھی دو تین قدم ہی چلی تھی جب پیچھے سے دلاور کی گمبھیر آواز سنائی دی۔۔

"گُلالئیٰ!!"

وہ وہیں ٹھہر گئی

www.novelsclubb.com

"شریف لڑکیاں اس طرح تماشہ نہیں کرتیں۔۔"

گلُ کو حیرت ہوئی۔۔یہ تماشہ تھا تو وہ کیا تھا جو کل اس کی بہن کے ساتھ کیا گیا؟؟ پھر بغیر پلٹے کہا

"شریف لڑکیاں اس طرح تماشہ بنتی بھی نہیں ہیں جس طرح کل میری بہن کو بنایا گیا۔۔"

"میں آپ کے بڑے۔۔۔"

"ہاں ہاں جانتی ہوں آپ میرے بڑے بھائیوں جیسے ہیں اور میں آپ کی چھوٹی بہنوں جیسی۔۔اسی لیے مجھے سمجھا رہے ہیں پر براہِ مہربانی کبھی اپنے گھر والوں کو بھی بہن بھائی سمجھ کر کچھ سمجھا دیا کریں۔۔ صرف میں ہی آپ کی بہن نہیں ہوں۔۔"وہ اس کی بات کاٹ کے چیخ کر بولی۔۔اسے پتا تھا کہ دلاور کو اس کا بھائی بننے کا کتنا شوق ہے تبھی خود ہی اس کی بات مکمل کر دی تھی۔۔

دلاور کو ہنسی تو بہت آئی جسے بمشکل روک کر اس نے مسکرانے پہ اکتفا کیا۔۔

www.novelsclubb.com

گلُ تیز تیز قدم اٹھاتی داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔ پیچھے سے دلاور نے مڑ کر اسے جاتے دیکھا تو ہلکا سا ہنس دیا۔۔

"پاگل!!"

اس نے مستقل بجتے فون کی آواز سے بچنے کے لیے دو تکیے کانوں پر رکھ لیے لیکن آواز ابھی بھی آ رہی تھی۔۔ آخر اس نے اوندھے منہ بیڈ پر لیٹے لیٹے بند آنکھوں سے ہی فون تلاش کرنے کی کوشش کی۔۔

"ایک تو ان مریضوں کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ ڈاکٹروں کو بھی نیند آتی ہے۔۔ انہیں اس طرح سے ڈسٹرب نہ کریں۔۔ لیکن نہیں۔۔ ہم نے تو فیس دے کے پورا ڈاکٹر ہی خرید لیا ہے۔۔ یااللہ! ! یہ جو بھی ہے اسے میں زہر کا ٹیکا لگا دوں گا۔۔" اس کی نیند میں ڈوبی آواز کمرے میں گونجی۔۔

فون ملتے ہی اس نے اسے چُپ کرانے کی خاطر سائیڈ ٹیبل پہ پڑے پانی کے جگ میں ڈالنا چاہا لیکن سکرین پہ جگمگاتے نام کو مندی مندی آنکھوں سے دیکھ کے اس کی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں۔۔

"میر جاہ؟؟" اس نے آنکھیں مسل کر ایک بار پھر دیکھا کہ شاید اسے ہی غلط نظر آیا ہو۔۔ کال آنا بند ہو چکی تھی۔۔ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب اس نے میر جاہ کی چار مسڈ کالز دیکھیں۔۔ وہ تو کبھی اسے کال نہیں کرتا تھا۔۔ ہمیشہ احیان ہی اسے کال کیا کرتا تب بھی وہ مختصر ترین بات ہی کرتا تھا۔۔ ابھی وہ پریشانی میں مبتلا سوچ ہی رہا تھا کہ کیا بات ہو گی جب ایک بار پھر کال آئی جسے اس نے فوراً اٹھالیا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیاہوامیر؟؟سب خیریت توہے؟توُٹھیک ہے؟عائشہ ٹھیک ہے؟اسے کچھ ہواتونہیں نا؟بول بھی پڑخاموش کیوں ہے؟"اس نے ایک ہی سانس میں کہہ ڈالا۔۔جبکہ دوسری طرف خاموشی تھی۔۔

"کچھ بول توسہی۔۔!"اس نے جھنجلا کے کہا۔۔

"کہاں ہواس وقت؟؟"اس کے پُرسوچ لہجے پہ احیان کشمکش کا شکار ہوا۔۔

"اسلام آباد۔۔"

"فوراًپہلی فلائیٹ سے سوات اور پھرپورُن پہنچو!!"اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔

"لیکن کیوں؟؟توُمجھ سے کیاچھپارہاہے؟؟عائشہ توٹھیک ہے نا؟؟"اسے اس وقت صرف عائشہ کی فکرہورہی تھی۔۔

"آج نازنین کی شادی ہے۔۔"اس نے گویااس کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔۔احیان ساکت رہ گیا۔۔ اسے لگاجیسے کسی نے اس کادل مٹھی میں لے لیاہو۔۔

"تت۔۔تم مذاق کررہے ہونا؟؟"اس نے کسی امید کے تحت پوچھا۔۔

"تمہیں کیالگتاہے؟؟"اس کاانداز سپاٹ تھا۔۔

احیان نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا پانی کا جگ منہ سے لگا کر ایک ہی سانس میں خالی کر دیا۔۔ پھر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔

"ایسے مت کہو!! پلیز میر یہ مت کہو۔۔ ایسا کیسے۔۔ نہیں۔۔ یہ۔۔ یہ ناممکن ہے۔۔ تم اس کے ساتھ ایسا کیسے ہونے دے سکتے ہو؟؟ شاہمیر ایسا کیسے ہونے دے سکتا ہے؟؟" وہ کسی صورت ماننے کو تیار نہ تھا۔۔

"شاہمیر کسی کام کا نہیں ہے۔۔ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔ کمزور ہے بیچارا۔۔ ایک بار پہلے بھی کوشش کی تھی اس نے نازنین کو بچانے کی پر ناکام رہا۔۔ اس بار میر جاہ اسے بچائے گا۔۔ کیونکہ میر جاہ طاقتور ہے۔۔ اب جو کروں گا میں ہی کروں گا۔۔" اس نے پختہ لہجے میں ایک عزم کے ساتھ کہا۔۔

"کیا سوچا پھر۔۔" وہ کچھ مطمئن ہو گیا۔۔ یہ تو احیان بھی جانتا تھا کہ میر جاہ، نازنین کو کچھ نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔ بیس سال پہلے شاہمیر کچھ نہیں کر پایا تھا لیکن آج میر جاہ بہت کچھ کر سکتا تھا۔۔

"ڈاکٹر احیان ہاشمی!! کیا آپ نازنین کی خاطر کچھ بھی کر سکتے ہیں؟"

"ہاں بالکل؟؟" وہ پُر یقین تھا

"اپنی جان خطرے میں ڈال سکتے ہیں؟"

"بالکل!!"

"اسے کبھی کوئی نقصان پہنچنے دیں گے؟"

"کبھی نہیں۔۔!!"

"تو پھر شام ڈھلنے سے پہلے پُورن پہنچ جانا۔۔ان لوگوں کو بہت شوق ہے نا اس کی شادی کرانے کا؟ شادی تو اب بھی ہو گی۔۔اسی تاریخ پہ۔۔اسی شہر میں۔۔انہی پہاڑوں کے بیچ۔۔لیکن اس بار مرضی میر جاہ کی چلے گی۔۔ببرک خان کی نہیں۔۔۔"اس کا لہجہ بہت خطرناک تھا۔۔ سرد۔۔برفیلا۔۔لیکن پھر بھی ایسے جیسے شعلے برسا رہا ہو۔۔اس کا لہجہ بھی اسی کی طرح تھا۔۔ ایک ہی وقت میں برفیلا بھی اور جلا دینے والا بھی۔۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔"اس کے حامی بھرنے پہ میر جاہ نے فون بند کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

احیان کچھ دیر وہیں ساکت سا بیٹھا رہا۔۔کیا وہ واقعی نازنین کی حفاظت کر سکتا تھا؟؟ کیا تاریخ دوہرائے جانے والی تھی یا اس بار قسمت اس کا ساتھ دینے والی تھی؟؟ یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔۔

"دلاور صاحب! دلاور صاحب!" وہ حویلی کے پچھلی طرف بنے باغ میں درخت کے نیچے رکھی کرسی پہ بیٹھا چائے پینے کے ساتھ ساتھ ڈوبتے ہوئے سورج کو اداس نظروں سے دیکھ رہا تھا جب پیچھے سے آتی خدا بخش کی آواز پہ چونکا۔۔

"دلاور صاحب!!" دلاور نے کھڑے ہو کر خدا بخش کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جسے سانس چڑھا ہوا تھا اور رنگ بھی اڑا ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا خدا بخش؟"

"آپ کو بڑے خان بُلا رہے ہیں؟"

وہ اس کی بات پہ چونکا

"باقی سب کہاں ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"وہ بھی وہیں پہ جمع ہیں۔۔ بڑے خان نے امیں آپ کو بلانے کا کہا اے۔۔" وہ کچھ ڈرا ڈرا سا لگ رہا تھا۔۔ دلاور نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا پھر سر ہلا کر اسے جانے کا کہا۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ واپس پُر سکون سا ہو کر بیٹھ گیا اور چائے کے کپ کو دیکھا جس میں چائے آدھی بچی تھی لیکن ابھی بھی بھاپ اڑا رہی تھی۔۔اس نے گہری نظریں حویلی پہ ٹکا دیں اور پُر سوچ لہجے میں بولا

"تو یعنی کے میر جاہ کی وجہ سے ایک بار پھر حویلی والوں کی بدنامی ہونے والی ہے۔۔"سورج ڈوب چکا تھا اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کا ایک دروازہ زنان خانے اور دوسرا دروازہ مردان خانے کو لگتا تھا۔۔بڑے خان نے کوئی فیصلہ کرنا ہوتا تو حویلی کے سارے افراد اسی کمرے میں جمع ہوتے اور بیچ میں جالی دار پردہ لگا دیا جاتا کیونکہ بڑے خان حویلی کی عورتوں کے پردے کو لے کر بہت سخت تھے۔۔لیکن آج کمرے کے درمیان میں پردہ موجود نہیں تھا۔۔شاید پریشانی میں بڑے خان بھول گئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

دروازے پر اس کی آہٹ پا کر بڑے خان نے اس کی طرف دیکھا پھر اسے اپنے سامنے والے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔وہ خاموشی سے آ کر بیٹھ گیا۔۔انہوں نے سب کی طرف دیکھا پھر گلا کھنکار کر بولنا شروع ہوئے۔۔

"دلاور!! تم جانتے ہو کہ ہم نے ہمیشہ حویلی کی روایات کو پہلی ترجیح دی اور اپنی اولاد کو بھی یہی سکھایا کہ اس حویلی کے اصولوں پر کوئی سمجھوتا نہیں کرنا۔۔" انہوں نے گہرا سانس کھینچا

"لیکن شاید ہماری تربیت میں کوئی کمی رہ گئی تھی جو ہماری روایات اور اصولوں کو ہماری اپنی اولاد ہی کسی خاطر میں نہ لائی۔۔افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم ہمیشہ اپنی اولاد کی بدولت ہی رسوا ہوتے ہیں۔۔" انہوں نے علی شیر خان پہ نظریں ٹکائے کہا تو وہ چونک کر انہیں دیکھنے لگے پھر سر جھٹک کر نظریں جھکا گئے۔۔اپنے ایک جرم کی سزا وہ ساری زندگی بھگتتے آئے تھے۔۔اور جرم بھی وہ جو انجانے میں ہوا۔۔ لیکن بیس سال ہونے کو آئے تھے آج تک حویلی والے انہیں معاف نہیں کر پائے تھے۔۔جب اس کے سگے بیٹے شاہمیر نے ہی اس سے منہ موڑ لیا تھا تو پھر حویلی والے اس کا یقین کیونکر کرتے؟؟

"آج پھر بیس سال پہلے والا واقع دوہرایا گیا ہے۔۔آج پھر ہم اپنی اولاد کے ہاتھوں ذلیل ہوئے ہیں۔۔اور آج پھر ہمیں وہی فیصلہ کرنا ہوگا جو بیس سال پہلے علی شیر خان کے لیے کیا تھا۔۔" ان کا لہجہ افسردہ جبکہ چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔۔دلاور نے کچھ الجھ کر انہیں دیکھا۔۔جو کچھ حویلی میں ہوا تھا اس سب سے تو وہ واقف تھا لیکن بڑے خان کیا فیصلہ سنانے والے تھے؟؟

"داجی! ہوا کیا ہے؟" اس نے نظریں جھکائے استفسار کیا۔۔

"تمہاری بہن۔۔ بلکہ نہیں شاہمیر علی خان کی بہن نازنین علی خان اپنی شادی کے دن حویلی سے بھاگ چکی ہے۔۔" انہوں نے اپنی طرف سے اس کو دل دہلا دینے والی خبر سنائی تھی لیکن دلاور پھر بھی خاصہ پُر سکون تھا۔۔ علی شیر جو کب سے اسے ہی دیکھ رہے تھے انہیں فوراً اس کا یہ انداز کھٹکا۔۔ سب کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اس نے فوراً چہرے پر سنجیدگی سجائی اور اٹھ کھڑا ہوا

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں داجی؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میری بہن ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔" اس نے حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کہا۔۔

"ام پوری تحقیق کر چکے ہیں۔۔ وہ صبح سے غائب ہے اور اب تو شام بھی ڈھل گیا ہے۔۔ نہ الماری میں اس کے کپڑے ہیں نہ اور کوئی سامان۔۔ وہ تو ویسے بھی یہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ آخر کار جب اور کوئی راستہ نہ ملا تو اس نے یہی کرنا تھا ویسے بھی آخر کو وہ بیٹی بھی تو اسی عورت کا تھا جو اسی کی طرح امارے خاندان کی عزت کو دو کوڑی کا کر کے گیا تھا۔۔" خانم بی بی نے فوراً بتایا۔۔ ان کی آخری بات پہ علی شیر کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔۔ کسی کا عکس آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔۔

انسان بھی عجیب ہی ہے۔۔ دل لگاتا بھی ہے تو اس سے جو دل دُکھاتا ہے۔۔ چاہت ہوتی بھی ہے تو اسی کی جس کو حاصل کرنا نا ممکن ہو۔۔ انسان اپنا پورا وجود اس شخص کے حوالے کر دیتا ہے جو اسے نامکمل کر کے چھوڑ جاتا ہے۔۔ علی شیر خان بھی تو نامکمل ہی تھے۔۔ ان کی محبت کی داستان پوری

ہو کر بھی ادھوری تھی۔۔دلاور کی آواز پہ وہ اپنی سوچوں کی دنیا سے باہر آئے اور اسے دیکھنے لگے جو بڑے خان کے سامنے بے یقین سا کھڑا تھا۔۔

"آپ۔۔آپ ایسے کیسے یقین سے کہہ سکتی ہیں۔۔ہو سکتا ہے وہ بھاگی نہ ہوں۔۔کوئی اور مسئلہ ہو۔۔میں خود دیکھ کر آؤں گا۔۔۔"وہ کمرے سے نکل کر اوپر جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔۔ پیچھے سے علی شیر خان پُر سوچ نظروں سے اسے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔دلاور سے جیسے شدید رد عمل کی انہیں امید تھی اس کا رویہ بالکل اس کے بر عکس تھا۔۔بے شک اس نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ بھی باقی سب کی طرح صدمے اور بے یقینی کی کیفیت میں تھا لیکن آخر کو وہ ان کا بیٹا تھا۔۔اور بیٹا بھی وہ جوان کی پر چھائی تھا۔۔اس کی آنکھوں میں نظر آتے سکون اور اطمینان نے انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کیا تھا۔۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا نازنین کے کمرے کی طرف بڑھا پھر دروازے پر ہی رُک گیا اور اس کے کمرے کے ساتھ موجود اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔۔اپنے بیڈ کے ساتھ موجود سائیڈ ٹیبل کی دراز سے اس نے ایک خط نکالا اور کمرے سے باہر نکل کر واپس بڑے خان کے پاس آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بڑے خان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ چہرے پہ حد درجہ سنجیدگی لیے ان کے سامنے آ کھڑا ہوا اور وہ خط انہیں پکڑا دیا۔۔

"نازنین کے کمرے سے ملا ہے۔۔"

بڑے خان نے اس کے ہاتھ سے خط پکڑا تو وہ ان کے سامنے والے صوفے پہ ڈھے سا گیا۔۔

سب لوگ سوالیہ نظروں سے بڑے خان کو دیکھنے لگے جنہوں نے خط کو ایک نظر دیکھ کر اسفندیار خان کو پکڑا دیا تو انہوں نے اونچی آواز میں پڑھنا شروع کیا۔۔

"بابا!! مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کہوں اور کیسے کہوں۔۔ لیکن میں بس یہی کہنا چاہوں گی کہ یہ میری زندگی ہے۔۔ اس کے فیصلوں کا اختیار مجھے ہے۔۔ میں آپ کی ظالم رسموں کی بھینٹ نہیں چڑھ سکتی تھی۔۔ جس طرح میری ماں اور بھائی کی زندگی حویلی والوں نے برباد کی ویسے ہی میری بھی کرنے والے تھے۔۔ مجھے امید ہے آپ مجھے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔۔ اور ہاں!! شاہمیر بھائی کا اس سب میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔۔ میں جہاں بھی ہوں خوش ہوں اور اپنی مرضی سے ہوں۔۔ دلاور لالہ ہو سکے تو۔ مجھے معاف کر دیجیے گا۔۔

نازنین۔۔!!"

www.novelsclubb.com

کمرے میں گہری خاموشی چھاگئی۔۔ کسی کو بھی ناز نین سے ایسی امید نہیں تھی۔۔ سب کے پیروں سے گویا زمین کھینچ لی گئی تھی۔۔ جو تھوڑی سی امید باقی تھی وہ بھی ختم ہوگئی تھی۔۔ سب صدمے اور غم وغصے کی کیفیت میں تھے سوائے دو لوگوں کے۔۔ ایک دلاور۔۔ جو چہرے پہ مصنوعی پریشانی سجائے بیٹھا تھا۔۔ اور دوسرا علی شیر خان۔۔ جو بیٹے کے چہرے کو پڑھ کر کافی کچھ سمجھ گئے تھے۔۔۔

کمرے کی خاموشی کو بڑے خان کی رعب دار آواز نے توڑا۔۔

"آج کے بعد کوئی بھی اس حویلی میں ناز نین یا شاہمیر کا نام نہیں لے گا۔۔ وہ ہماری نہیں اپنی ماں کی اولاد تھی۔۔ اور اسی کے نقشِ قدم پر چلی۔۔ آج سے ہمارا ہر رشتہ ان سے ختم۔۔" بڑے خان اپنی بات کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کمرے سے نکل گئے۔۔ ان کے پیچھے ہی اسفندیار خان بھی مردان خانے کی طرف بڑھ گئے اور خانم بی بی کے ساتھ باقی عورتیں بھی زنان خانے کی طرف چلی گئیں۔۔ پیچھے صرف دو لوگ رہ گئے۔۔

دلاور اور علی شیر۔۔

علی شیر نے بڑھ کر میز پہ پڑا خط اٹھایا جو بڑے خان وہیں رکھ کر چلے گئے تھے۔۔ خط کھولتے ہی ان کا شک یقین میں بدل گیا۔۔ انہوں نے خود ہی تو ناز نین کو لکھنا سکھایا تھا۔۔ پھر وہ کیسے نہ جان

www.novelsclubb.com

پاتے کہ یہ نازنین کی لکھائی نہیں تھی۔۔بلکہ یہ تو کسی اور کی لکھائی تھی۔۔۔انہوں نے دلاور کو گہری نظروں سے دیکھا جو چور نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔پھر وہ بھی کمرے سے باہر نکل گئے۔۔

Andhere Chiragh

By Salwa Jabbar

Episode 7

اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک انجان جگہ پر پایا۔۔یہ کوئی بڑا لیکن درمیانے درجے کا کمرہ تھا جس کے نرم و ملائم بیڈ پر وہ لحاف اوڑھے لیٹی تھی۔۔کمرے میں صرف ایک بیڈ، دو سائیڈ ٹیبلز، ڈریسنگ ٹیبل، ایک الماری اور ایک کھڑکی تھی جس پہ پردے پڑے تھے۔۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔۔وہ جھٹکے سے اٹھی اور ارد گرد دیکھ کر جگہ کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگی۔۔اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔اس نے یاد کرنے کی کوشش کی کے اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟؟ آخری چیز جو اسے یاد تھی وہ یہ تھی کہ شاہمیر اسے آخری بار اپنے ساتھ سیر کرانے کے لیے ساتھ لے جانے حویلی آیا تھا۔۔دلاور نے بھی تسلی کرا دی تھی کہ وہ بڑے خان سے اجازت لے چکا ہے

www.novelsclubb.com

اور نازنین شاہمیر کے ساتھ بے فکر ہو کر جائے۔۔وہ لوگ حویلی کے پچھلے دروازے سے نکلے تھے اور پھر شاہمیر کی جیپ میں بیٹھ کر کافی دیر تک سڑکوں پہ گھومتے رہے جب ایک قدرے سنسان جگہ پر شاہمیر نے جیپ روک دی۔۔شاید انجن گرم ہو گیا تھا۔۔شاہمیر جیپ کو دیکھنے کے لیے باہر نکلا اور اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔کیا شاہمیر اسے یہاں لایا تھا؟؟لیکن اس کی وجہ کیا تھی؟؟اور شاہمیر خود کہاں تھا؟؟

ابھی وہ گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر دیکھتی یہی سوچ رہی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور کوئی اندر داخل ہوا۔۔نازنین نے سر اٹھا کر اندر آنے والے کو دیکھا تو اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔وہ بے یقین سی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی جیسے اس کی موجودگی کا یقین نہ کر پا رہی ہو۔۔

"نازنین!!"اس کے پکارنے پر نازنین کو یقین ہو گیا کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔۔وہ شخص واقعی اس کے سامنے موجود تھا جس کی آواز سننے کو وہ پچھلے کئی سال سے ترس رہی تھی۔۔ہاں یہ وہی شخص تھا جس نے اسے جینا سکھایا تھا، زندگی کی ایک نئی نوید دی تھی،،خوش رہنا اور مسکرانا سکھایا تھا۔۔یہ چہرہ، یہ آنکھیں، وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔

"ا۔۔احیان؟؟"اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تو احیان کے چہرے پہ مسکراہٹ نے چھب دکھلائی۔۔اداس مسکراہٹ۔۔۔

"ابھی تک نام یاد رکھا ہوا ہے؟؟ یہ تو بہت غلط بات ہے۔۔"وہ آہستگی سے چلتا اس کے پاس آکر کھڑا ہوا تو وہ بھی لحاف ہٹاتی بیڈ سے اتر کر اس کے مقابل کھڑی ہو گئی۔۔پھر فوراً ہی اپنے حلیے کا خیال آیا تو بیڈ پہ پڑی چادر اپنے گرد اچھے سے لپیٹی اور بالوں کو جوڑے میں مقید کر کے احیان کو دیکھا جو اس دوران نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟"وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"سوال تو یہ ہے کہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟ یہ آپ کی اصل جگہ نہیں ہے!! میں آپ کو لینے آیا ہوں۔۔تاکہ آپ وہاں رہیں جو آپ کی اصل جگہ ہے۔۔"اس نے سادگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟؟ آپ اچانک یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟ شاہمیر بھائی آپ کو یہاں لائے ہیں؟؟ وہ خود کہاں ہیں؟؟ میں یہاں کیسے آئی؟؟ یہ سب ہو کیا رہا ہے؟؟"وہ اس کے سامنے سراپا سوال بنی کھڑی تھی اور احیان یہی سوچ رہا تھا کہ کیا جواب دے؟؟

"میں وہی کہنا چاہتا ہوں جو آپ سمجھ رہی ہیں پر سمجھنا نہیں چاہ رہیں۔۔شاہمیر کچھ دیر میں آجائے گا۔۔آپ کو یہاں پر لایا گیا ہے اور یہ سب جو بھی ہو رہا ہے آپ کی بہتری کے لیے ہو رہا ہے۔۔"

وہ نہایت پُر سکون لگ رہا تھا جبکہ ناز مزید الجھ گئی تھی۔۔

"میں ابھی بھی نہیں سمجھی؟؟"

"آپ بہت ناسمجھ ہیں۔۔جانتا ہوں میں۔۔اسی لیے آپ کو کچھ وقت دینا چاہتا تھا کہ آپ میں تھوڑی سی سمجھ پیدا ہو جائے لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ آپ کو چند سال اکیلے چھوڑنے کا انجام یہ ہو گا کہ آپ مزید ناسمجھ ہو جائیں گی۔۔"اس کا لہجہ کسی بھی احساس سے عاری تھا۔۔بالکل سادہ۔۔ لیکن ناز کو لگا جیسے وہ اس پہ طنز کر رہا ہو۔۔

"میں نے کیا کیا ہے؟؟"

احیان نے حیرت سے اسے دیکھا جس کے نزدیک اس نے کچھ کیا ہی نہیں تھا۔۔یعنی وہ خود کو بے قصور سمجھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے؟؟آپ نے پتا ہے کیا کیا ہے؟؟آپ نے میرا دل توڑا ہے۔۔آپ نے میرے جذبات کی توہین کی ہے۔۔آپ نے میرے ساتھ سب سے بُرا کیا ہے۔۔سب سے بُرا۔۔اگر مجھے اب بھی پتا نہ چلتا تو آپ نے تو شادی کر لینی تھی۔۔آپ کو تو ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا۔۔ایک بار

بھی نہیں سوچا کہ کوئی آپ کا برسوں سے انتظار کر رہا ہے۔۔آپ کے ایک جواب کا۔۔آپ کی ایک ہاں کا۔۔"وہ آنکھوں میں ڈھیروں شکوے لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔شکوے تو نازنین کو بھی بہت تھے۔۔لیکن اب وقت گزر چکا تھا۔۔آج اس کا نکاح تھا۔۔خاندان والے جمع ہو چکے تھے۔۔سب تیاریاں مکمل تھیں۔۔اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔

"مجھے نہیں پتا آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟آپ پلیز شاہمیر بھائی کو بلا دیں۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔آج میری شادی ہے۔۔مزید دیر کی گنجائش نہیں ہے۔۔"اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔وہ بے حد پریشان تھی۔۔گھڑی پہ نظر ڈالی جو دوپہر کے تین بجا رہی تھی جبکہ وہ صبح تقریباً سات بجے گھر سے نکلے تھے۔۔

"صحیح کہا دیر تو واقعی بہت ہو گئی ہے۔۔آپ کی شادی ہے اور میری بھی۔۔"وہ مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا نازنے حیرت سے اسے دیکھا۔۔یہ وہ کیا کہہ رہا تھا؟؟کیا وہ واقعی شادی کر رہا تھا؟؟ابھی تو اس سے ڈھیروں شکایتیں کر رہا تھا تو پھر یہ شادی؟؟لیکن پھر اس نے خود ہی اپنی سوچ کی تصحیح کی۔۔وہ بھی تو شادی کرنے جا رہی تھی۔۔جب وہ اسے بُھلا چکی تھی تو پھر وہ کیونکر اس کا انتظار کرتا رہتا؟؟لیکن پھر بھی ناجانے کیوں اسے دل میں چبھن سی محسوس ہوئی تھی۔۔

"کک۔۔کیا مطلب؟؟آپ کی بھی شادی ہے؟؟"اس نے کچھ بجھے بجھے انداز میں پوچھا۔۔

"جی ہاں!! میری بھی شادی ہے اور آپ کی بھی۔۔وہ بھی ابھی اور اسی وقت۔۔"

"صاف صاف کہیں۔۔ کہنا کیا چاہتے ہیں؟؟"ناز کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔

"مطلب یہ کہ آپ کی اور میری شادی ہونے والی ہے!!"

"گلِ مجھے صاف صاف بتاؤ تم کیا کر کے آئی ہو؟؟"وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتی پھر سے وہی سوال دوہرا رہی تھی۔۔

"میری پیاری خور!! ام کیوں کچھ کرے گا؟؟ام نے اپنا معاملہ اللہ پہ چھوڑ دیا اے۔۔اب وہ خود ان حویلی والوں سے حساب لے گا۔۔تم امارے پیچھے کیوں پڑ گیا اے؟؟"اس نے ایک بار پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن لالی آج شاید سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔

"یہ ڈرامے تم اس کے سامنے کرو جو تمہیں جانتا نہ ہو!! میں تمہاری بہن ہوں گلِ۔۔اور تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں لہٰذا میرے ساتھ ڈرامے بازی مت کرو۔۔"کل جذباتی ہو کر وہ گلِ کو سب کچھ بتا تو بیٹھی تھی لیکن یہ بات وہ بھول گئی تھی کہ گلِ اس سے بھی کہیں زیادہ جذباتی اور جلد باز تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ گلِ اتنی آسانی سے اس بات کو چھوڑنے والی نہیں تھی۔۔ کل رات وہ پورا وقت جلے پیر کی بلی بنی ادھر سے ادھر چکر کاٹتی رہی تھی اور صبح ہوتے ہی دوست کے گھر کا

کہہ کر نکل گئی۔۔واپسی پر وہ بالکل پُر سکون اور کافی حد تک خوش بھی تھی جس نے لالی کو مشکوک کیا تھا۔۔ تبھی وہ اس وقت کچن میں کھڑی اس سے تفتیش کر رہی تھی۔۔

"لالی میری بات سنو!! تم کو بالکل بھی ڈرنے، گھبرانے یا کسی کا بھی ظلم سہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔جو بھی تم سے بدتمیزی کرے اس کا منہ توڑ دو۔۔ام بھی ان لوگوں کو منہ توڑ جواب دے کر آیا اے۔۔!! یاد رکھیں گے ساری زندگی کس سے پنگا لیا تھا۔۔"اس نے چائے کا پانی چولہے پہ چڑھاتے گردن اکڑا کے کہا۔۔

"یااللہ!! گل تم کیا کر کے آئی ہو؟؟ کیا کہا تم نے انہیں؟؟ ہاں؟؟ بولو بھی؟؟"لالی کو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔وہ اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر سکتی تھی۔۔

"اوہو یارا!! چِل کیا کرو۔۔تم اتنا ٹینشن کیوں لیتا اے؟؟" وہ ہنوز پر سکون تھی۔۔

"تم جانتی بھی ہو وہ لوگ کون ہیں؟؟ اور کیا کر سکتے ہیں ہمارے ساتھ؟؟ پاگل ہو تم؟؟ مجھے بتاؤ گل تم کیا کر کے آئی ہو؟؟"وہ چلا پڑی

"کچھ بھی نہیں۔۔ام حویلی گیا۔۔وہاں جا کے اس نک چڑھی چڑیل کو دو تھپڑ لگایا۔۔اس کے منہ پہ یہ ڈھیر سارا پیسہ مارا۔۔خانم بی بی کو غیرت دلائی جو یقیناً آئی تو نہیں ہو گی پر پھر بھی امارا تو فرض تھا نا۔۔بسس پھر اوپر سے بڑے خان آئے۔۔پھر وہ ام کو تھپڑ مارنے لگے تھے۔۔"

www.novelsclubb.com

لالی تو بس ششدر سی اس کا کارنامہ سُن رہی تھی۔۔

"گل تم مذاق کر رہی ہو نا؟؟"اسے لگا کہ ابھی گل ہنس کر کہے گی کہ ہاں وہ مذاق ہی کر رہی ہے لیکن اس کے خاموش رہنے پہ لالی تو غش کھانے کے قریب تھی۔۔

"تم جانتی بھی ہو بے وقوف لڑکی کہ کیا کر کے آئی ہو؟؟پتا ہے کون لوگ ہیں وہ؟تمہاری اس فضول اور بچگانہ حرکت پہ وہ ہمارے ساتھ کیا کر سکتے ہیں؟؟کس سے پوچھ کے گئی تھی وہاں؟ بولو؟جواب دو؟اوپر سے تھپڑ بھی کھا کر آگئی؟؟"لالی کے چلانے پہ گل نے اسے آہستہ بولنے کا اشارہ کیا۔۔

"ششش!!آہستہ بولو مورے جاگ جائے گی۔۔اور تمہاری طرح نئ اے ام جو تھپڑ کھا کے آ جائے۔۔کوئی ہاتھ تو لگاتا امیں ام اس کو نانی یاد دلا دیتا وہ تو خان صاحب نے اس بڑے خان کو روک لیا ورنہ ام بھی پھر بتاتا اسے کہ گل دوپہری کیا شے اَے۔۔"اس نے گردن اکڑا کے کہا تو لالی خان صاحب والی بات پہ ٹھٹھکی

"کون خان صاحب؟"

"اووہ ان کا پوتا۔۔وہ کیا نام اے اس کا۔۔آں دلاور۔۔"

www.novelsclubb.com

"گل مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں؟؟ تمہارا گلہ دباؤں یا اپنی بے وقوفی پہ اپنا ہی سر پھاڑ لوں۔۔" اسے گل سے زیادہ خود پہ غصہ آرہا تھا۔۔ کیا ضرورت تھی اسے سب بتانے کی۔۔

"فالحال تو تم صرف اپنا ٹیوشن جاؤ۔۔ دیر نہیں ہو رہا تمہیں؟؟" اس نے بات بدلنے کو کہا۔۔

لالی نے اسے گھور کے دیکھا تو وہ مسکرا پڑی۔۔

"لالی ام اپنا بدلہ کبھی بھی نئ چھوڑتا۔۔ بدلہ لینے کا حق تو اللہ نے بھی دیا اے۔۔ پھر ام کیوں ان لوگوں سے ڈریں۔۔ تم بے کار میں ڈرتی او۔۔ کچھ نئ ہو گا۔۔ ہوا بھی تو ام سنبھال لے گا۔۔"

لالی نے گہرا سانس کھینچا۔۔

"اچھا بتاؤ آج جانا نئ اے کیا؟؟ دیر ہو رئی اے۔۔"

"نہیں آج دیر سے جاؤں گی۔۔ ایک نیا ٹیوشن ملا ہے لیکن ان سے رات کو بات کرنے جانا ہے۔۔" لالی بھی جانتی تھی کہ اس سے بحث بے کار ہے اور سچ تو یہ تھا کہ گل کی اس حرکت سے لالی کو بھی بہت خوشی ہوئی تھی بے شک اس نے اظہار نہیں کیا تھا۔۔ بسس اسے ڈر تھا تو یہ کہ کہیں حویلی والے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں لیکن دلاور کا ذکر سن کے وہ مزید پُرسکون ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"بات سنو گلﷺ!!"اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بولو خور؟؟"

"دلاور صاحب اچھے آدمی ہیں۔۔ تم ان پر اعتبار کر سکتی ہو۔۔"پتا نہیں اس نے کس خیال کے تحت کہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔ گلﷺ نے اسے چونک کے دیکھا۔۔ کیا وہ دلاور کو جانتی تھی؟؟ پھر خود ہی دل میں سوچ کر پُر سکون ہو گئی کہ دلاور صاحب اچھے دل کے مالک ہیں کیا پتا کبھی لالی کی بھی مدد کی ہو۔۔

"ہاں اچھا آدمی تو اے۔۔پر بوت خر دماغ اے۔۔"اسے دلاور سے ہوئی گفتگو یاد آئی تو بے اختیار کہہ بیٹھی پھر لالی کے آنکھیں دکھانے پہ فوراً سیدھی ہوئی

"ام تو مذاق کر را تھا۔۔"

"بہر حال یہ جو حرکت تم نے کی ہے اس کے بعد تمہارا باہر جانا بند۔۔ کہیں بھی جانا ہو گا تو میرے یا دلیر، دمیر کے ساتھ جاؤ گی۔۔ آئی سمجھ؟؟"

"اے خور یہ مت کرو۔۔!! خدارا اتنا بڑا ظلم ام پہ مت کرو۔۔"اس نے ڈرامائی انداز میں کہا۔۔

"زیادہ ڈرامے مت کرو اور جلدی چائے بناؤ۔۔ سر میں درد ہو رہا ہے میرے۔۔" وہ بغیر اس کی سنے حکم صادر کرتی کمرے میں بند ہو گئی پیچھے سے گل سر جھٹک کر رہ گئی۔۔

وہ ہلکے سے شیشے اور موتیوں کے کام والا سُرخ جوڑا پہنے سر پر ریشمی سرخ دوپٹہ اور کانوں میں چھوٹی چھوٹی بالیاں پہنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی عجیب سی نظروں سے خود کو دیکھ رہی تھی۔۔ میک اپ سے عاری شفاف چہرے پہ سرد تاثرات سجائے وہ کہیں سے بھی دلہن معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔ اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو اداسی سے مسکرا دی۔۔ زندگی بھی عجیب شئے ہے۔۔ ہم کیا سوچتے ہیں اور کیا ہو جاتا ہے۔۔ آج صبح تک وہ اپنے دل پہ پتھر رکھ کر خودی اپنے آپ پر خوشیوں کے دروازے بند کرنے جا رہی تھی اور اب جب اچانک قسمت نے اس کی خوشیاں اس کی جھولی میں ڈال دی تھیں تو دل پھر بھی ویران تھا۔۔ برسوں سے جس شخص کے خواب آنکھوں میں سجائے تھے آج وہ حقیقت بن کے سامنے کھڑا تھا لیکن جانے کیوں اس حقیقت پہ یقین کرنے کو دل ہی نہیں کر رہا تھا۔۔ وہ عجیب سی کشمکش کا شکار تھی۔۔

یہ سچ تھا کہ اس نے ہمیشہ سے احیان کو ہی اپنے ہمسفر کے طور پر چاہا تھا۔۔ لیکن جو طویل سفر وہ ان چند سالوں میں طے کر چکی تھی، اب اسے کسی ہمسفر کی ضرورت نہیں تھی۔۔ اس نے پوری

کوشش کی تھی کہ کسی طرح احیان کو روک لے لیکن وہ بھی اپنی ضد کا پکا تھا۔۔اس نے ایک ہی بات کی رٹ لگائی تھی کہ ناز اپنے ساتھ ظلم کر رہی ہے اور وہ اسے ایسا کرنے نہیں دے گا۔۔۔یہ بات سچ بھی تھی لیکن جب انسان خود ہی اپنا بُرا چاہے تو اسے کون روک سکتا ہے؟؟

وہ اپنی ہی سوچوں میں الجھی بیٹھی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو احیان سفید شلوار قمیض پہ بلیک واسکٹ پہنے کمر پہ ہاتھ باندھے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔آج وہ بہت جاذبِ نظر لگ رہا تھا۔۔وقت گزرنے کے ساتھ وہ مزید نکھر گیا تھا۔۔وہ کہیں سے بھی پہلے والا شوخ و چنچل احیان نہیں لگ رہا تھا بلکہ چہرے پہ سنجیدگی سجائے باوقار اور مضبوط شخصیت والا یہ تو کوئی اور ہی احیان تھا۔۔ناز اسے ایک نظر دیکھ کے نظروں کا رُخ موڑ گئی۔۔

"قاضی صاحب آرہے ہیں۔۔"اس کے کوئی جواب نہ دینے پہ احیان دو قدم چل کر مزید قریب آیا۔۔

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔۔"

"لیکن میں آپ کی بات نہیں سننا چاہتی۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔

"میں بولوں گا تو آپ کو سننا تو پڑے گا۔۔"

"آپ بولتے رہیں میرا سننا لازم تو نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ آپ کی مرضی ہے سنیں یا نہ سنیں لیکن ماننی تو آپ کو میری ہی پڑے گی۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے ڈھٹائی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔۔نازنین جل کے رہ گئی۔۔

"میں آپ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی۔۔!!"اس نے ایک آخری کوشش کرنی چاہی۔۔

"پھر کس سے نکاح کرنا چاہتی ہیں آپ؟اس ستر سالہ بڈھے سے؟؟جو سو بچوں کا باپ،رشوت خور اور سارے زمانے کا گھٹیا اور زلیل آدمی ہے؟؟"احیان کو تپ چڑھی۔۔وہ کب سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔پتا نہیں ناز کیوں فضول کی ضد کر رہی تھی۔۔

"میری مرضی میں جو بھی کروں۔۔"

"تو پھر میری بھی مرضی میں بھی جو مرضی کروں۔۔"

"شاہمیر بھائی کو بلائیں۔۔"اس کی آخری امید اب شاہمیر ہی تھا۔۔

"وہ بھی آجائے گا نکاح کے بعد۔۔فکر مت کریں اس کی رضامندی سے ہی یہ نکاح ہو رہا ہے۔۔یقین نہ آئے تو نکاح نامہ دیکھ لیجیے گا۔۔گواہان میں وہ بھی موجود ہوگا۔۔"

"میں کیسے مان لوں آپ کی بات؟"

"نہ مانیں۔۔میں نے کب کہا کہ مانیں۔۔"اس نے کندھے اچکا کر لاپرواہی سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتا ہے آپ کتنے بُرے ہیں؟؟"اس نے چِڑ کے کہا۔۔

"آپ کو پتا ہے؟؟"اس نے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں!!آپ کو نہیں پتا۔۔تو بہتر ہے آپ مجھے بُرا بننے پہ مجبور نہ کریں۔۔آرام سے کہہ رہا ہوں تو مان جائیں۔۔زبردستی کرنے میں بھی مجھے کوئی عار محسوس نہیں ہوگی۔۔فیصلہ آپ کا ہے لیکن میرے ہی حق میں ہونا چاہیے۔۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

پیچھے سے ناز سر ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گئی۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"قاضی صاحب نے جو بھی کہا تھا اسے کچھ سنائی نہیں دیا تھا سوائے ان کے آخری جملے کے۔۔کیا اسے یہ نکاح قبول تھا؟؟شاید ہاں۔۔شاید نہیں۔۔دماغ کہہ رہا تھا کہ انکار کردے جبکہ دل چیخ چیخ کر دہائیاں دے رہا تھا کہ اقرار کرلے۔۔دل اور دماغ کے بیچ چھڑی اس جنگ کے دوران اسے کیا کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔۔گزرا وقت۔۔گزرے سال۔۔اس کی زندگی کے بہترین اور بدترین سال۔۔

"بات سنیں!!آپ کون ہیں؟؟"

"میں ڈاکٹر احیان ہوں۔۔"

اس کی آنکھوں کے آگے ایک منظر آرہا تھااور ایک جا رہا تھا۔۔

"آپ کیا کام کرتے ہیں؟؟"

"میں؟؟میں۔۔۔لوگوں کی مسیحائی کرتا ہوں۔۔"

"توشاہمیر بھائی سے کیا تعلق ہے آپ کا؟؟"

"میں اس کی بھی مسیحائی کر دیا کرتا ہوں۔۔"

گزرا وقت اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا اور اسے پتا بھی نہ چلا کب اس کی زبان سے یہ لفظ ادا ہو گئے۔۔آخر دماغ ہار گیا اور دل جیت گیا۔۔

"قبول ہے۔۔!!"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟" قاضی صاحب نے ایک بار پھر پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے دوستی کریں گی؟؟"

"کیوں میں کیوں کروں آپ سے دوستی؟؟"

"آپ کا کوئی دوست جو نہیں ہے۔۔مجھے بنا لیں اپنا دوست۔۔"

"آپ میر جاہ کے دوست ہیں۔۔تو میرے نہیں ہو سکتے۔۔"

"قبول ہے۔۔!!"اس نے ایک بار پھر دل کی آواز پہ لبیک کہا۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"قاضی صاحب نے آخری بار پوچھا۔۔

"آپ مجھے چھوڑ کے جا رہی ہیں؟؟"

"میں نہیں جا رہی۔۔آپ کے میر جاہ مجھے بھیج رہے ہیں۔۔پلیز مجھے روک لیں۔۔"

"کیسے روکوں آپ کو۔۔آپ پُورن کی شہزادی ہیں۔۔شہزادیاں اپنے محلوں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔۔چلی جائیں اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔۔"

"میں نہیں جانا چاہتی۔۔"

"میں آپ کو لینے آؤں گا ایک دن۔۔جب آپ کی حفاظت کرنے کے لائق ہو جاؤں گا۔۔یہ میرا وعدہ ہے۔۔میرا انتظار کیجیے گا۔۔"

"قبول ہے۔۔!!"ایک اور آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر بے مول ہو گیا۔۔وہ احیان کو قبول کر چکی تھی۔۔اس کا انتظار اختتام کو پہنچا تھا۔۔اس کو طویل سفر کے بعد منزل مل گئی تھی۔۔احیان نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا پھر وہ کیسے اپنی بات سے مکر جاتی۔۔نہیں!!ایک موقع تو وہ خود کو دے سکتی

تھی۔۔احیان کو دے سکتی تھی۔۔قسمت انہیں ایک بار الگ کر چکی تھی لیکن آج قسمت نے ہی انہیں ملادیا تھا۔۔وہ بے آواز رو رہی تھی اور کوئی دروازے میں کھڑا اسے اداسی سے دیکھ رہا تھا۔۔

سمندر کی لہروں نے دُور تک پھیلی خاموشی میں عجیب سا شور مچا رکھا تھا۔۔دُور نظر آتے ڈوبتے سورج پہ نظریں گاڑھے وہ ریت پہ بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔۔اسے ڈوبتا سورج بہت پسند تھا۔۔خاص طور پہ تب جب وہ سمندر میں ڈوبتا نظر آتا۔۔جتنا میر جاہ کو سمندر سے خوف آتا تھا اتنا ہی پاشا کو سمندر پسند تھا۔۔آخر کو اسی سمندر نے اس کی اور میر جاہ دونوں کی زندگی بدلی تھی۔۔وہ اکثر ہی ساحل سمندر پہ گھنٹوں بے وجہ بیٹھا رہتا۔۔کوئی سنتا تو شاید اس بات پہ یقین نہ کرتا کہ وہ اتنی مصروفیت کے باوجود بھی سمندر کے کنارے گھنٹوں بے وجہ بیٹھا رہتا تھا۔۔اس نے بلیک پینٹ پہ بلیک شرٹ اور اوپر لائٹ براؤن ٹرینچ کوٹ پہنا تھا جبکہ مخصوص انداز میں بلیک باؤلر ہیٹ بھی پہن رکھی تھی مگر چہرہ نہیں چھپایا تھا کیونکہ وہ سامنے نظر آتے سورج کو ڈوبتے دیکھ رہا تھا جو لال رنگ کے تھال کی طرح لگ رہا تھا۔۔

اس کی محویت کو فون کی گھنٹی نے توڑا۔۔اس نے بغیر دیکھے کال اٹھا کر فون کان سے لگایا۔۔وہ جانتا تھا کہ کس کی کال آئی ہو گی۔۔

"ہمم؟"

"اطلاع صحیح تھی۔۔نازنین علی خان کا نکاح ڈاکٹر احیان سے ہو چکا ہے۔۔اور اس کے پیچھے میر جاہ کا ہاتھ ہے۔۔"فون سے آتی آواز سُن کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔عجیب سی مسکراہٹ تھی۔۔

"وہ خود کہاں ہے؟؟"

"لوکیشن ٹریس کرنے پہ اسلام آباد آرہا ہے۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔!!"اس نے کہہ کر فون بند کر دیا اور پھر سامنے دیکھنے لگا جہاں سورج پوری طرح سمندر میں گُم ہو چکا تھا اور ہر طرف ہلکا ہلکا اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

"بہترین دوست بہترین دشمن بھی ثابت ہوتے ہیں۔۔کیونکہ ان سے بہتر آپ کو کوئی نہیں جانتا۔۔مجھے کبھی دھوکا مت دینا میر جاہ!!ورنہ تمہیں مارتے ہوئے مجھے افسوس تو بہت ہوگا لیکن ندامت ذرا بھی نہیں۔۔"وہ خود سے سرگوشی کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور باؤلر ہیٹ سے چہرہ چھپا کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

"ناز!!"اس کے پکارنے پہ نازنین نے سر اٹھا کر دروازے میں کھڑے شاہمیر کو دیکھا تو وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"بھائی۔۔!!"وہ بھاگ کر اس کے پاس آئی اور اس کے سینے سے لگی آنسو بہانے لگی۔۔شاہمیر کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں پر وہ کمال مہارت سے آنکھوں میں اترتی نمی چھپا گیا۔۔پیچھے سے آتے احیان نے یہ منظر دیکھا تو دو قدم پیچھے ہو کر دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔۔

"آپ کہاں چلے گئے تھے مجھے یہاں چھوڑ کر۔۔میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں وہ نکاح اپنی مرضی سے کر رہی تھی تو پھر کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔"اس کے گلوگیر آواز میں کہنے پر جہاں احیان نے اپنی مٹھیاں بھینچیں وہیں شاہمیر اسے کندھوں سے پکڑے بیڈ کی طرف لا یا تھا۔۔

"اچھا بس کرو۔۔!!میں آگیا ہوں نا!"اس نے اسے اپنے ہونے کا احساس دلا یا تو ناز نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"دیر کر دی آپ نے آتے آتے بھائی۔۔"

"بعض اوقات دیر کر دینا اچھا ہوتا ہے۔۔"

وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گئی۔۔

"دیکھو ناز!! میں تمہارا بھائی ہوں۔۔بے شک تم بالغ اور سمجھدار ہو لیکن میرا ابھی تو تم پر کچھ حق ہے نا۔۔میں بھی تو تمہارے لیے کوئی فیصلہ کر سکتا ہوں۔۔اور یقین کرو کہ میں نے حویلی والوں سے بہتر فیصلہ کیا ہے۔۔احیان بہت اچھا آدمی ہے۔۔تم اس کے ساتھ خوش رہو گی۔۔یہ بات تو تم بھی جانتی ہو۔۔کیوں ایسا ہی ہے نا؟؟" وہ اسے سینے سے لگائے نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔وہ اس سے صرف تین سال بڑا ہونے کے باوجود بھی اس وقت کئی سال بڑا اور سمجھدار لگ رہا تھا۔۔اس کے انداز اور لہجے سے شفقت چھلک رہی تھی۔۔نازنین کو اپنا آپ پُر سکون ہوتا محسوس ہوا۔۔اس کے بھائی کا سایہ اس کے سر پہ موجود تھا۔۔اور اسے کیا چاہیئے تھا۔۔وہ صحیح ہی تو کہہ رہا تھا۔۔شاید احیان اس دنیا کا واحد شخص تھا جس کے ساتھ وہ خوش رہ سکتی تھی۔۔اور کسی کے ساتھ رہ بھی لیتی تو وہ مجبوری ہی ہوتی۔۔

اس نے سر اٹھا کر شاہمیر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھتا مسکرا رہا تھا۔۔

"لیکن پھر بھی۔۔میں ان کے ساتھ؟؟" وہ کچھ کہتے کہتے رکی

"کیا بات ہے بولو؟ اس نے کچھ کہا ہے تمہیں؟ بتاؤ؟ ابھی اس کی خبر لوں گا۔۔" اس کا لہجہ فوراً ہی سخت ہوا۔۔

"نہیں کہا تو کچھ نہیں لیکن پھر بھی۔۔اب میں ان کے ساتھ رہوں گی؟؟"اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔

"ہاں! اب یہ تمہارا شوہر ہے تو اسی کے ساتھ رہنا پڑے گا۔۔"اس نے مایوس لہجہ بنا کر کہا تو ناز ہنس پڑی۔۔

"اوہو و!! یہ تو مسلۂ ہو گیا۔۔"اس نے منہ بنا کر کہا تو احیان سے مزید برداشت نہ ہوا۔۔وہ دیوار کی اوٹ سے نکل کر کمرے میں داخل ہوا۔۔

"کیوں میں کوئی جلاد ہوں؟ یا کوئی ڈریکولا ہوں یا شکل سے کڈنیاں نکال کے بیچنے والا ڈاکٹر لگتا ہوں جو آپ کو اتنا مسلۂ ہو رہا ہے۔۔"اس نے سخت طیوروں سے اسے دیکھا تو وہ معصوم سی شکل بنا کر شاہمیر کو دیکھنے لگی۔۔شاہمیر نے احیان کو سخت گھوری سے نوازا لیکن وہ اس کی گھوریوں کا اثر لیے بغیر نازنین کو دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا شکایتیں لگانے کی کوشش کی جا رہی تھی؟ اور ہاں اب سے آپ میرے ساتھ ہی رہیں گی۔۔ کیونکہ میں آپ کا شوہر ہوں اور ساتھ ہی ساتھ میری خدمت بھی کرنی پڑے گی اور ہر بات ماننی بھی پڑے گی۔۔"اس نے گردن اکڑا کے کہا تو شاہمیر کی برداشت ختم ہوئی۔۔

"کیا کہا؟ ذرا پھر سے تو کہنا۔۔"اس نے سرد لہجے میں پوچھا تو احیان گڑبڑایا

"کیا ہو گیا بھائی میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔تم تو دل پہ ہی لے لیتے ہو۔۔"

"بہتر ہے مذاق ہی ہو۔۔"اس کے باور کروانے پہ احیان نے ٹھنڈا سانس خارج کیا۔۔وہ پھر سے بالکل پہلے والا احیان لگ رہا تھا۔۔وہی شوخ و چنچل احیان۔۔

"بھائی آپ اب یہیں رہیں گے نا؟؟"نازنین کی آواز پہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

جہاں احیان نے شاہمیر کو جتاتی نظروں سے دیکھا وہیں شاہمیر بھی تھوڑا اداس نظر آیا۔۔

"نہیں ناز!!نہ میں یہاں رہوں گا نہ تم۔۔!!"

نازنین نے سوچا کہ اسے سمجھانے کی کوشش کرے لیکن پھر احیان کو دیکھ کر خیال آیا کہ ابھی صحیح وقت نہیں ہے۔۔

"گھر کی تیاری کب پکڑو گے میاں؟؟"احیان کے پوچھنے پہ شاہمیر نے اسے پھر سے گھورا

"یہ میرا ہی گھر ہے۔۔اگر چاہوں تو ابھی اسی وقت تمہیں یہاں سے نکال سکتا ہوں۔۔ڈنگر ڈاکٹر۔۔"اس کی بات پہ ناز نے اپنی ہنسی چھپائی تو احیان جل کے رہ گیا۔۔

"بھائی میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔"اسے سمجھ نہ آئی کے وہ پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی۔۔ احیان نے منہ کھولے اس عجیب و غریب لڑکی کو دیکھا جس کا ابھی ابھی نکاح ہوا تھا اور وہ شوہر کے بجائے بھائی کے ساتھ جانے پہ خوش ہو رہی تھی۔۔احیان کو خود پہ ہی ترس آیا۔۔

"ہاں ہاں آپ بہن بھائی آرام سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا اور میرا کیا ہے میں تو سڑک پہ پڑے کوڑے دان میں بھی رہ لوں گا۔۔"

"ہاں ویسے بھی وہی آپ کا اصلی گھر ہے۔۔آپ کو اٹھایا بھی تو کوڑے دان سے ہی تھا۔۔"وہ بغیر سوچے سمجھے کہہ گئی پھر شاہمیر کے ہنسنے پر زبان دانتوں تلے دبائی۔۔احیان کے سامنے تو اس کی زبان ویسے ہی فراٹے بھرتی تھی اوپر سے اب وہ ملا بھی اتنے عرصے بعد تھا۔۔قصر تو پوری کرنی تھی۔۔

"اچھا مجھے کوڑے دان سے اٹھایا ہے اور آپ کو تو جیسے پرستان سے پریاں چھوڑ کے گئی تھیں نا۔۔"

شاہمیر کو ان کے بچوں کی طرح لڑنے پہ حیرت ہوئی۔۔ابھی وہ کچھ کہنے ہی والا تھا جب فون پہ آتی کال سننے کے لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

کال سن کر واپس آیا تو ناز اور احیان کسی بات پہ بحث کر رہے تھے۔۔وہ بے اختیار مسکرا پڑا۔۔

"تم ذرا باہر جاؤ۔۔"اس نے تحکمانہ لہجے میں احیان کو کہا تو وہ منہ بناتا باہر نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"ناز۔۔مجھے ضروری کام سے جانا پڑے گا۔۔میں چاہتا تو یہی تھا کہ تمہارے ساتھ ہی شہر بھی جاؤں لیکن مجبوری ہے۔۔تم تیار ہو جاؤ۔۔ تمہیں اور احیان کو ابھی نکلنا ہے۔۔"اس کے اتنا کہنے کی دیر تھی اور آنسو ناز کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرنے لگے۔۔شاہمیر اپنی جگہ شرمندہ سا ہو گیا۔۔

"آپ پھر سے مجھے چھوڑ کے جا رہے ہیں بھائی۔۔"اس نے گلوگیر لہجے میں کہا تو شاہمیر کا دل کٹ کے رہ گیا۔۔وہ فوراً اس کی طرف بڑھا اور اسے سینے سے لگا کر سر پہ ہاتھ رکھا۔۔

"نہیں گڑیا۔۔اب میں تمہیں چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جاؤں گا۔۔بسس کچھ ضروری کام ہے۔۔ اور پھر تمہاری حفاظت بھی تو سب سے ضروری ہے نا۔۔اور یہاں تم محفوظ نہیں ہو۔۔تم ابھی احیان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔میں دو تین دن میں وہیں آ جاؤں گا میرا وعدہ رہا۔۔"اس کے یقین دہانی کرانے پہ نازنین راضی ہو گئی۔۔وہ جانتی تھی کہ شاہمیر اپنی زبان سے کبھی نہیں پھرتا۔۔ تبھی وہ پُر سکون ہو گئی تھی۔۔

"اچھا ابھی میں جا رہا ہوں۔۔پھر دو تین دن تک لاہور میں ملاقات ہو گی۔۔"ناز اس کی بات پہ منہ بنا کر پیچھے ہوئی۔۔

"اب ناراض نہیں ہونا اچھا؟؟تم ناراض ہو گی تو پھر میرے تو کام ہی خراب ہو جائیں گے۔۔اب میں جاؤں؟اجازت ہے؟"اس نے لجاجت سے پوچھا تو ناز مسکرا پڑی۔۔

"جی بھائی۔۔!!"اس کی طرف سے پُر سکون ہو کر وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتا باہر نکلا۔۔احیان وہیں کھڑا تھا۔۔اس کے پاس سے گزرتے وہ کچھ لمحے کے لیے رُکا

"میرے گھر مت جانا۔۔وہاں خطرہ ہے۔۔"پھر ویسے ہی چہرے پہ سرد تاثرات سجائے گھر سے باہر نکل گیا۔۔

پیچھے سے احیان افسوس سے سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

Andhere Chiragh

By Salwa Jabbar

Episode 8

آج پھر اسے یحتنگے سے واپسی پر بہت دیر ہو گئی تھی۔۔حویلی والی نوکری چھوڑنے کے بعد اب اسے جلد از جلد کسی نئی نوکری کی ضرورت تھی تبھی اپنی ایک دوست کے حوالے سے شام کو وہ ایک گھر گئی تھی جہاں بچوں کو ٹیوشن پڑھانے کے لیے ٹیچر کی ضرورت تھی۔۔اس کے شہر سے پڑھ کر آنے کا سُن کر وہ لوگ فوراً مان گئے تھے اور تنخواہ بھی اچھی تھی مگر رات کے وقت اتنی دور

پڑھانے جانا اس کے لیے تقریباً ناممکن تھا۔۔دن کا وقت ان لوگوں کے لیے مناسب نہیں تھا اور رات کا گُلالئی کے لیے۔۔بلند و بالا پہاڑوں سے گھرے سنسان رستے پہ چلتے وہ اپنی سوچوں میں گُم یہی سوچ رہی تھی کہ اب کیا کرنا ہے؟؟نوکری کی اشد ضرورت تھی مگر رات کے اس پہر اکیلا آنا جانا اس کے لیے ممکن نہ تھا۔۔راستہ سنسان تھا بس وقفے وقفے سے ایک دو گاڑیاں گزر رہی تھیں جنہیں دیکھ کے گُلالئی کا دل ویسے ہی ڈوب جاتا۔۔ٹھنڈی یخ ہوا اس سے ٹکرائی تو وہ جھرجھری لے کر پوری طرح اپنی کالی چادر میں دبک گئی۔۔ماحول پہ چھائی خاموشی میں فون کی بجتی گھنٹی نے ارتعاش پیدا کیا۔۔وہ ایک دم اچھل پڑی۔۔پھر تیزی سے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھ کر فون بیگ سے نکالا تو گلِ کی کال تھی جو اس نے فوراً اٹھالی۔۔

"ہاں لالی کہاں ہو تم؟؟"اس کے لہجے میں بیزاری شامل تھی۔۔

"پتا تو ہے تمہیں اتنا لمبا راستہ ہے۔۔اوپر سے رات کے اس وقت کوئی ڈھنگ کی سواری بھی نہیں ملتی۔۔"وہ اس سے زیادہ بیزار تھی۔۔تیزی سے قدم اٹھاتی وہ ارد گرد بھی دیکھ رہی تھی۔۔

"ٹیوشن کا کچھ بنا؟؟"

"وہ لوگ رات کو آنے کا کہہ رہے تھے۔۔اور اوپر سے مجھے وہاں جا کر پتا چلا کہ ان لوگوں کی شہرت کچھ اچھی نہیں ہے۔۔میں نے انکار کر دیا۔۔"اس کی بات پہ دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔۔

"ہیلو؟؟؟"

"ہاں!!اچھا کیا تم نے۔۔خیر تم ذرا جلدی آ جاؤ مورے بہت پریشان ہیں۔۔"

"کیوں؟؟اب کیا ہو گیا؟؟"اس نے گہری سانس خارج کی۔۔

"ہمارے والد صاحب پچھلے ایک ہفتے سے لاپتہ ہیں۔۔"اس نے یاددہانی کرانا چاہی

"ہاں تو اس میں کون سی نئی بات ہے؟؟"یہ تو اب روز کا معمول بن گیا تھا۔۔سمندر خان گھر آتا تاکہ کوئی نا کوئی چیز لے جا کر بیچ سکے اور پھر ہفتوں ہفتوں غائب رہتا۔۔

"ہاں لیکن وہ گلاب خان ہے نا؟اس کی بیگم بتا رہی تھی کہ اس نے پختنگے والی سائیڈ پہ ہی والد صاحب کو دیکھا تھا۔۔عجیب سی حالت میں گھوم رہے تھے۔۔شاید نشہ وشہ کیا تھا۔۔اب ذرا جلدی آ جاؤ اور مورے کو چُپ کراؤ کیونکہ میرے بس کی تو بات نہیں"گلِ کو شدید غصہ تھا سمندر خان پر اور اس سے زیادہ اپنی مورے پر جو ایسے بے حس آدمی کے لیے آنسو بہا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا آرہی ہوں میں۔۔"اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔وہ سڑک کے وسط میں کھڑی تھی یہاں سے دو راستے جاتے تھے ایک راستہ ذرا زیادہ لمبا تھا اور دوسرا گھر زیادہ جلدی پہنچاتا تھا لیکن اس وقت بالکل سنسان تھا۔۔یہ کچا سا راستہ تھا لیکن یہاں سے گاڑی کے گزرنے کی جگہ بھی تھی۔۔لالی کشمکش میں کھڑی رہی کہ کون سے راستے سے جائے پھر کچھ سوچ کر کچے راستے پہ چل پڑی۔۔ویسے بھی اب ڈرنے کا فائدہ تو تھا نہیں فی الحال اسے بس جلدی گھر پہنچنا تھا۔۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی چلنے لگی اس بات سے انجان کے یہ راستے اصل میں اس کی قسمت کا لایا گیا نیا موڑ تھا۔۔ اگر وہ یہ بات جانتی ہوتی تو شاید کبھی بھی اس راستے پہ نہ چلتی۔۔

"جو جگہ تم نے بتائی تھی وہاں کوئی نہیں تھا۔۔شاید انہیں پتہ چل گیا ہو۔۔بحتنگے سے نکل گیا ہوں میں۔۔ان لوگوں کی کوئی خبر ہے؟؟"

وہ ایک ہاتھ سے جیپ ڈرائیو کرتا دوسرے سے فون کو کان سے لگائے شاہراہِ پُورن پر جیپ دوڑا رہا تھا۔۔دُور تک پھیلی تاریکی میں اس کی جیپ کی ہیڈلائٹس سے سڑک کچھ فاصلے تک واضح تھی۔۔سڑک کی ایک طرف پہاڑوں کے ہیولے اور دوسری طرف گھنا جنگل تھا جس کے

درخت ہوا کے ٹکرانے سے عجیب سا شور مچا رہے تھے جو اسے کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔وہ نہایت احتیاط سے جیپ چلا رہا تھا۔۔

"سر لوکیشن تو یخ‌تنگے کی ہی شو ہو رہی تھی۔۔میں تھوڑی دیر میں چیک کر کے بتاتا ہوں۔۔"اس کے کہنے پہ شاہمیر نے کال کاٹ دی اور جیپ کی رفتار مزید بڑھا دی۔۔جانے اسے کہاں جانے کی جلدی تھی؟؟ابھی اس نے فون ڈیش بورڈ پہ رکھا ہی تھا جب ایک بار پھر کال آنے لگی۔۔

"ہاں؟؟"

"سر ان لوگوں میں سے ایک کا فون ابھی ابھی اون ہوا تھا۔۔وہ لوگ اس وقت ایک چھوٹے سے گاؤں بینگالئی میں چھپے ہوئے ہیں۔۔"

"ٹھیک ہے انہیں ٹریس کر کے مجھے ایگزیکٹ لوکیشن بھیجو۔۔"اس نے کال کاٹی اور سپیڈ مزید بڑھا دی۔۔راستے تو وہ پہلے ہی سمجھ چکا تھا۔۔ایک جگہ پر پہنچ کر اس نے جیپ روکی۔۔یہاں سے دو راستے جاتے تھے۔۔وہ جانتا تھا کہ دوسرا راستہ بینگالئی جلدی پہنچا دے گا اس لیے اسی کچے رستے پہ جیپ ڈال دی۔۔وہ ہیڈلائٹس کی روشنی میں سڑک پہ نظریں جمائے بینگالئی کی راہ پہ گامزن ہو گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مضبوطی سے اپنی چادر کا پلو دبوچے تیزی سے قدم اٹھاتی دل ہی دل میں سورتیں پڑھتی جا رہی تھی جب سامنے کسی کو اوندھے منہ پڑے دیکھ کر اس کا دل اچھل کے حلق میں آ گیا۔۔اس کے عین سامنے کوئی اوندھے منہ مٹی میں لت پت سڑک پہ پڑا تھا۔۔اسے لگا جیسے اس کا دل پسلیاں توڑ کے باہر آ جائے گا۔۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھے جا رہی تھی۔۔اتنی رات کو اندھیرے میں ڈوبے سنسان راستے پہ ایک آدمی کو ایسے پڑے دیکھ کے وہ بیہوش ہونے کو تھی۔۔ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ آگے بھاگے یا پیچھے جب اسے اس آدمی کے ساتھ ہی ایک موبائل گرا نظر آیا۔۔غور کرنے پہ فوراً اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔۔یہ تو سمندر خان کا موبائل تھا۔۔لیکن یہ یہاں کیا کر رہا تھا۔۔اس سے اگلی بات وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

"نہیں نہیں یہ ابّو نہیں ہو سکتے۔۔!!" اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلاتے جیسے خود کو یقین دلایا تھا لیکن اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ یہ اور کوئی نہیں بلکہ سمندر خان ہی ہے۔۔آخر اس نے خود میں ہمت پیدا کی اور بے جان ہوتی ٹانگوں سے تقریباً گھسٹتے ہوئے اس آدمی تک پہنچی۔۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ کے کانپتے ہاتھوں سے اپنا پورا زور لگا کے اس نے اسے اپنی طرف کیا۔۔اس کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔۔سامنے پڑا شخص اور کوئی نہیں بلکہ سمندر خان ہی تھا۔۔وہ بے اختیار چیخ کر دو قدم پیچھے ہوئی اور دل پہ ہاتھ رکھے تیزی سے سانس لینے لگی۔۔پھر اس نے اپنی پوری طاقت لگا کے سمندر خان کو جھنجھوڑ ڈالا۔۔

"ابّو!!ابّو اٹھیں۔۔!!کیا ہو گیا آپ کو؟؟" وہ روتے ہوئے سہمی ہوئی آواز میں بمشکل کہہ رہی تھی۔۔سمندر خان کی دھڑکن بہت سست روی سے چل رہی تھی۔۔اس نے ادھر ادھر مدد کی تلاش میں نظریں دوڑائیں لیکن دور دور تک کوئی نہ تھا۔۔

"کوئی ہے؟؟کوئی ہے یہاں؟؟"کافی دیر تک وہ ادھر ادھر مدد کی تلاش میں آوازیں لگاتی رہی لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔۔وہ سر ہاتھوں میں گرائے وہیں بیٹھ گئی۔۔

"یااللہ یہ سب کیا ہو گیا؟؟"اس وقت اس کے دل نے شدت سے دلاور کو پکارا تھا۔۔ہاں!! دلاور۔۔اس وقت وہی اس کی مدد کر سکتا تھا۔۔وہ ساری ناراضگی اور غصہ بھلا کے دلاور کو بلانے کے لیے فون نکالنے لگی لیکن فون کی بیٹری بھی ختم ہو چکی تھی۔۔اب کوئی اور راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔کیا اسے آگے جا کر مدد کے لیے کسی کو لانا چاہیئے؟؟لیکن اس میں تو بہت دیر لگ جاتی اور سمندر خان کی حالت تو بہت خراب لگ رہی تھی۔۔وہیں بیٹھے بیٹھے نجانے اسے کتنی دیر ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ کہیں سے دلاور کو بھیج دے۔۔"ابھی وہ دل میں یہی سوچ رہی تھی جب پیچھے سے اسے کسی گاڑی کی ہیڈلائٹس پڑتی نظر آئیں۔۔وہ اچھل کے کھڑی ہوئی اور مڑ کے دیکھا تو دُور سے کوئی جیپ آرہی تھی۔۔وہ بغیر سوچے سمجھے اس جیپ کی طرف بھاگ پڑی۔۔

اس نے دُور سے کالی چادر میں لپٹی کسی لڑکی کو اپنی طرف آتے دیکھا تو جیپ کی رفتار ذرا آہستہ کر دی۔۔قریب پہنچ کر اس لڑکی کی شکل واضح ہوئی تو اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔یہ تو وہی لڑکی تھی جس سے اس دن آبشار کے پاس ملاقات ہوئی تھی۔۔اس چہرے کو بھلا وہ کیسے بھول سکتا تھا۔۔یہی تو وہ چہرہ تھا جس نے اس کی راتوں کی نینداور دن کا چین برباد کر دیا تھا۔۔پہلی بار شاہمیر علی خان نے کسی چہرے کو دوسری بار دیکھنے کی خواہش کی تھی۔۔یقیناً یہ چہرہ عام تو نہ تھا کہ بھلایا جاسکتا۔۔لیکن وہ اس وقت یہاں کیا کر رہی تھی اور اتنی گھبرائی ہوئی کیوں تھی۔۔اسے تشویش نے آگھیرا۔۔تب تک لالی جیپ کے قریب پہنچ چکی تھی۔۔اس نے فوراً جیپ روکی۔۔ اور دروازہ کھول کے باہر نکلا۔۔

"بھائی!! میرے۔۔میرے ابُو کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔یہاں پر اور کوئی ہے بھی نہیں۔۔آپ پلیز پلیز میری مدد کریں۔۔!!" وہ روتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔۔

شاہمیر نے پہلے اسے اور پھر اس کے پیچھے سڑک پہ پڑے آدمی کو دیکھا اور ایک لمحے کا توقف کیے بغیر سر ہلاتا اس طرف بڑھ گیا۔۔لالی بھی روتے ہوئے اس کے پیچھے ہی آرہی تھی۔۔اس نے ایک جھٹکے سے سمندر خان کو بازوؤں میں اٹھایا اور تیزی سے جیپ کی طرف بڑھا اور قریب پہنچ

کر لالی کو پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا جو اس نے کانپتے ہاتھوں سے فوراً کھول دیا۔۔ شاہمیر نے سمندر خان کو پچھلی سیٹ پہ احتیاط سے لٹایا اور پھر فرنٹ سیٹ کا دروازہ لالی کے لیے کھولا۔۔ وہ بھی بغیر وقت ضائع کیے فوراً سے بیٹھ گئی۔۔ شاہمیر نے جیپ الوچ کے رستے پہ ڈال دی اور حتی الامکان تیزی سے جیپ چلائی۔۔ بیس منٹ کا راستہ وہ لوگ پانچ منٹ میں طے کر چکے تھے۔۔ اس دوران ان کی آپس میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔ لالی مسلسل روئے جا رہی تھی اور شاہمیر ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا۔۔ ہاسپٹل کی پارکنگ میں جیپ پارک کر کے وہ اسے وہیں رکنے کا کہہ کر جیپ سے نکلا اور اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک بلیک ماسک نکال کر پہنا پھر ہاسپٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔۔ کچھ دیر بعد وہ اندر سے وارڈ بوائے کو ساتھ لے کر باہر آیا جو سٹریچر بھی ساتھ ہی لا رہا تھا۔۔ سمندر خان کو سٹریچر پہ ڈال کے وہ لالی کے ساتھ اندر بڑھ گیا۔۔ ڈاکٹرز فوراً ہی اسے ایمرجنسی میں لے گئے جبکہ لالی کے لاکھ کہنے کے باوجود اسے ساتھ جانے کی اجازت نہ مل سکی۔۔ وہ خاموشی سے آنسو بہاتی بینچ پہ آ کر بیٹھ گئی۔۔ شاہمیر نے کچھ دیر وہیں کھڑے اسے دیکھا اور پھر آہستگی سے اس کے سامنے والے بینچ پر بیٹھ گیا۔۔

"آپ کا نام کیا ہے؟؟" اس نے نرمی سے پوچھا تو لالی نے بڑی بڑی سُرخ آنکھیں جن میں اس وقت موٹے موٹے آنسو جمع تھے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے اسے دیکھا۔۔

"گُلالئی!!" وہ ہلکی سی آواز میں کہہ کر پھر سے رونے میں مشغول ہو گئی۔۔

گُلالئی یعنی پھول کی طرح حسین۔۔ وہ دل میں سوچ کر مسکرا پڑا لیکن پھر خود ہی اپنی مسکراہٹ پر لعنت بھیجی۔۔ اگر وہ اسے مسکراتے دیکھ لیتی تو یقیناً اسے بہت برا لگتا۔۔ کہاں وہ اتنی پریشان تھی اور وہ مسکرا رہا تھا۔۔ وہ فوراً سنجیدہ ہوا۔۔

"آپ کہاں رہتی ہیں؟؟ اور یہ سب کیسے ہوا؟؟"

اس نے ایک بار پھر لرزتی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ شاہمیر کے دل کی ایک بیٹ مِس ہوئی تھی۔۔ اس نے فوراً نظروں کا رُخ بدل لیا۔۔

"میں یہیں پاس ہی گاؤں ہے بینگالئی وہاں رہتی ہوں۔۔ میں ٹیوشن پڑھانے جاتی ہوں آج واپسی پہ آتے ہوئے راستے میں دیکھا تو یہ وہیں پہ بیہوش پڑے تھے۔۔ مجھے نہیں پتا انہیں کیا ہوا تھا۔۔ اور۔۔ اور میرے فون کی بیٹری بھی ختم ہو گئی تھی۔۔ اور وہاں پر کوئی تھا بھی نہیں جو مدد کر سکتا۔۔" اس نے ہچکیوں کے درمیان وقفے وقفے سے گلوگیر لہجے میں بات مکمل کی۔۔ شاہمیر نے تسلی سے اس کی بات سنی اور پھر اپنی جیکٹ کی جیب سے ٹشو نکال کر اس کی طرف بڑھایا جو اس نے تھام لیا۔۔ اس وقت اس نے ڈارک بلُو جسٹ جینز پہ وائٹ کالر شرٹ اور اس پہ براؤن جیکٹ

www.novelsclubb.com

پہن رکھی تھی۔۔اور چہرے پر بلیک ماسک لگا یا ہوا تھا۔۔اس وقت صرف اس کی حسین شہد رنگ گہری آنکھیں نظر آرہی تھیں۔۔

"آپ فکر نہیں کریں۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اگر آپ اپنے گھر والوں کو انفارم کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں۔۔"اس نے جیب سے اپنا فون نکال کر اس کی طرف بڑھایا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"مجھے نمبر یاد نہیں ہے"

شاہمیر نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔

"کسی کا بھی نہیں یاد؟"

اس نے مایوسی سے نفی میں سر ہلایا تو شاہمیر نے گہرا سانس کھینچا۔۔

کچھ دیر بعد اندر سے ڈاکٹرز نکلے اور ایک ڈاکٹر ان کی طرف آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"پیشنٹ کے ساتھ آپ لوگ ہیں؟؟"ڈاکٹر کے پوچھنے پہ اس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا جبکہ شاہمیر بھی اس کے ساتھ خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔۔

"آپ کے پیشنٹ سانس بند ہونے کی وجہ سے بیہوش ہو گئے تھے۔۔اچھا کیا انہیں وقت پہ لے آئے ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔آپ ان کے کچھ ٹیسٹس فوراً کروا لیں تاکہ ہم بتا سکیں کہ انہیں کیا مسئلہ ہے۔۔اب ان کی طبیعت کچھ بہتر ہے آپ ملنا چاہیں تو وارڈ میں شفٹ کرنے کے بعد مل سکتے ہیں۔۔"ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتا آگے بڑھ گیا۔۔لالی نے تشکر بھرا سانس لیا۔۔

ابھی وہ سکون سے واپس بیٹھی ہی تھی جب پیچھے سے ایک نرس آکر ان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

"آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں؟؟"اس نے شاہمیر سے پوچھا تو اس نے گُلالئی کی طرف اشارہ کیا

"یہ ان کی بیٹی ہیں۔۔!"

نرس نے فوراً ایک لمبا چوڑا بِل اور پرسکرپشن لالی کو تھما دی۔۔

"یہ بِل فوراً پے کر دیں اور ڈاکٹر صاحب نے یہ ٹیسٹ لکھ کر دیے ہیں یہ بھی جلد از جلد کروا لیں۔۔"نرس کہہ کر آگے چلی گئی جبکہ وہ پیچھے کھڑی کبھی بِل کو دیکھتی تو کبھی ٹیسٹس کی لمبی چوڑی لسٹ کو۔۔بِل اتنا زیادہ تھا کہ اگر وہ اپنے گھر کا بچا کھچا سامان بھی بیچ دیتی تب بھی ادا نہ کر پاتی۔۔

"لائیں یہ مجھے دے دیں۔۔!"شاہمیر نے بِل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے فوراً ہاتھ پیچھے کر لیا

"نہیں بہت شکریہ میں پے کر دوں گی۔۔" وہ بینچ پہ پڑا بیگ اٹھا کر اس میں اِدھر اُدھر ہاتھ مارنے لگی جیسے ابھی اس میں سے پیسے نکل آئیں گے۔۔ وہ پورا منہ بیگ میں دیے مستقل کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس میں کچھ تھا ہی نہیں تو ملتا کیسے۔۔ شاہمیر دونوں بازو سینے پہ لپیٹے کھڑا اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا پھر آہستگی سے اس کے ساتھ ہی بینچ پہ رکھا بِل اور پرسکرپشن اٹھا کے بولا

"میں یہ پے کر دوں گا کوئی بات نہیں۔۔ ویسے بھی یہ کافی زیادہ ہے۔۔ اتنا کیش تو ساتھ لے کر کوئی بھی نہیں گھومتا۔۔ میرے پاس کریڈٹ کارڈ ہے۔۔ میں پے کر دوں گا۔۔ اور یہ ٹیسٹ کہاں سے کروانے ہیں یہ بھی پتا کروا کے آتا ہوں۔۔!!" وہ نرم مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا پلٹنے لگا جب لالی کی آواز پہ رُک گیا۔۔

"میں گھر جا کے آپ کو پیسے دے دوں گی۔۔" وہ کچھ شرمندہ سی لگ رہی تھی۔۔

"جی ضرور۔۔ ویسے بھی میں آپ کو ادھار دے رہا ہوں۔۔ وقت آنے پر سُود سمیت واپس لے لوں گا۔۔" آخری جملہ اس نے صرف دل میں سوچا تھا۔۔ اس کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ پلٹ کر ریسپشن کی طرف بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس آیا تو گُلالئی دیوار کے ساتھ سر ٹکائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔وہ آہستگی سے چل کر اس کے پاس آیا اور گلا کھنکارا۔۔وہ فوراً آنکھیں کھول کے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔وہ بھی اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا

"ٹیسٹ کروانے کے لیے ٹائم لے آیا ہوں۔۔ صبح کا ٹائم ملا ہے تب تک انہیں انڈر اوبزرویشن رکھا جائے گا۔۔میرے خیال سے آپ کو گھر جانا چاہئے۔۔آپ کے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔"اس کے شائستگی سے کہنے پہ گُلالئی نے اس کی جانب دیکھا۔۔

"لیکن یہاں ابّو کے ساتھ کون رہے گا؟؟"لگاتار رونے کی وجہ سے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔

"آپ کے گھر میں اور کوئی نہیں ہے؟"

"میری امی ہیں ان کی طبیعت خراب رہتی ہے وہ نہیں آسکتی۔۔ایک بہن اور دو بھائی ہیں لیکن وہ بہت چھوٹے ہیں۔۔میرے علاوہ فی الحال ایسا کوئی نہیں جو یہاں رُک سکے۔۔"

www.novelsclubb.com

شاہمیر نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلایا۔۔اب تک اس کی باتوں اور حلیے سے وہ اس کے حالات کا اندازہ لگا چکا تھا۔۔اس وقت اس نے کھدّر کا بلیک کلر کا سوُٹ پہنا ہوا تھا جس کا رنگ زیادہ

ڈھلنے کے باعث پھیکا پڑ گیا تھا۔۔پاؤں میں پرانی سی چپل پہن رکھی تھی اور خود کو اچھی طرح بڑی سی کالی چادر میں لپیٹا ہوا تھا۔۔یہ چادر بھی کافی پُرانی معلوم ہو رہی تھی۔۔

"میں یہیں پر ہوں آپ بے فکر رہیں۔۔آپ کو گھر چھوڑ کر میں واپس یہیں آجاؤں گا۔۔کچھ دیر آرام کر لیجیے گا پھر میں آپ کو واپس لے آؤں گا۔۔"اس نے رسانیت سے حل پیش کیا جو لالی کو بالکل بھی مناسب نہ لگا۔۔

"نہیں نہیں بہت شکریہ۔۔آپ نے پہلے ہی میری اتنی مدد کی ہے۔۔اللہ آپ کو اس کا اجر دے گا۔۔آپ چاہیں تو ابھی جا سکتے ہیں۔۔آپ مجھے اپنا ایڈریس بتا دیں میں آپ کو سارے پیسے گھر پہنچتے ہی بجھوا دوں گی۔۔آپ نے اتنی مدد کی اس کا بہت بہت شکریہ۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔۔ وہ واقعی شاہمیر کی بہت شکر گزار تھی۔۔جن حالات میں اس نے اس کی مدد کی تھی وہ اس کے لیے کسی مسیحا سے کم نہ تھا۔۔لیکن پتا نہیں کیوں شاہمیر کو گُلالئی کی یہ بات کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔۔وہ اسے جانے کا کیوں کہہ رہی تھی۔۔اور اس کا رویہ بھی ایسے تھا جیسے وہ کوئی اجنبی ہو۔۔ پھر خود ہی اپنی سوچ کی تصحیح کی۔۔وہ اس کے لیے اجنبی ہی تو تھا۔۔آخر کو یہ ان کی دوسری ملاقات تھی اور پہلی ملاقات تو شاید بلکہ یقیناً وہ بھول چکی تھی ورنہ اس وقت اتنے آرام سے نہ بیٹھی ہوتی۔۔

"دیکھیں گُلالئی!! آپ کو یہاں تک میں لایا ہوں تو کم از کم اس وقت آپ میری ذمہ داری ہیں اور میں آپ کو ایسے اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا اور نہ ہی آپ کے والد کو اکیلا چھوڑ سکتا ہوں۔۔ آپ فکر نہ کریں میرا آپ پہ کوئی احسان نہیں ہے۔۔ جب تک آپ کے والد صحت یاب ہو کر گھر نہیں چلے جاتے میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا۔۔ آپ چاہیں تو اسے میری مدد سمجھ لیں، ضد یا زبردستی لیکن آپ کو اکیلا چھوڑ نا نہ تو مجھے زیب دیتا ہے اور نہ ہی میری غیرت گوارہ کرتی ہے۔۔"

آخری جملہ اس نے نجانے کیا سوچ کر بولا تھا۔۔ لالی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ کون تھا یہ شخص۔۔ اور کیوں اس کی اتنی فکر کر رہا تھا؟؟ اسے بھلا اس سب سے کیا فائدہ حاصل ہونے والا تھا؟؟ کہیں وہ اسے اکیلی لڑکی سمجھ کر اس کا کوئی غلط استعمال تو نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ لالی ایک طرف اس کی شکر گزار تھی تو دوسری طرف اسے بہت سے خدشات بھی لاحق ہو رہے تھے۔۔ شاہمیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو بے اختیار مسکرا پڑا۔۔ وہ اس کی ساری کیفیت سمجھ رہا تھا۔۔

"گُلالئی!! میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اکیلی لڑکی کو موقع سمجھتے ہیں یا ان کا کوئی غلط فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔۔ آپ اس وقت میری ذمہ داری ہیں۔۔ میرا فرض ہے آپ کی مدد کرنا۔۔ مجھے غلط مت سمجھیے۔۔ میں اچھا آدمی ہوں۔۔!!" اس نے اپنی شہد رنگ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھیں اور نرمی سے اسے سمجھایا۔۔ لالی نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو ان میں ایک عجیب سی چمک تھی۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی آنکھیں اس کے جذبات کی ترجمانی کر رہی ہوں۔۔ پتا نہیں

www.novelsclubb.com

کیوں اس کی آنکھوں میں نظر آتی سچائی اور نرمی دیکھ کر اس کا دل کیا کہ اس شخص پہ اعتبار کر لے۔۔اور پھر اس نے وہی کیا۔۔وہ شاہمیر علی خان پہ اعتبار کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔۔کم از کم تب تک جب تک اس کے ابّو ٹھیک نہ ہو جاتے۔۔اس نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھ کے نظریں چُرا لیں۔۔

"ٹھیک ہے۔۔آپ میرے ساتھ ابّو کے ٹھیک ہونے تک رہ سکتے ہیں لیکن میری ایک شرط ہے۔۔جتنے بھی پیسے آپ کے خرچ ہوئے ہیں وہ میں واپس کروں گی۔۔"اس نے ایک بار پھر اسی بات پہ زور دیا۔۔

"جی ضرور۔۔!!"اس نے سر کو ہلکا سا خم کیا۔۔

"میرا خیال ہے آپ کو اب گھر چلنا چاہیئے۔۔گھر والے پریشان ہوں گے۔۔یہاں پر میں نے نرس اور ڈاکٹرز کو خاص تاکید کر دی ہے۔۔وہ ان کا پورا خیال رکھیں گے اور پرائیویٹ روم بھی ارینج کروالیا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کے کہنے پہ لالی نے دل ہی دل میں پھر سے پیسوں کا حساب شروع کر دیا۔۔پرائویٹ روم کے علاوہ ٹیسٹس اور دواؤں کے پیسے الگ تھے اور ڈاکٹروں کی فیس تو اس نے ابھی شامل ہی نہیں کی تھی۔۔وہ اپنی سوچوں میں سے شاہمیر کی آواز سے باہر آئی۔۔

"میں نیچے پارکنگ میں ویٹ کررہاہوں۔۔آپ اپنے والد سے مل کر آجائیں۔۔ویسے ابھی بھی وہ نیم بیہوشی میں ہیں۔۔"اس کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھااور باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔پیچھے سے وہ کافی دیر یونہی بیٹھی فرش کو گھورتی رہی پھر گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی اٹھ کر باہر چلی گئی۔۔

سفر اتنا بھی لمبا نہیں تھا لیکن شاید وہ جان بوجھ کے اسے لمبا کر رہا تھا۔۔ہاسپٹل سے اس کے گھر کا راستہ تقریباً پچیس منٹ کا تھا لیکن اب تک انہیں آدھا گھنٹہ ہونے والا تھااور ابھی بھی کافی راستہ پڑا تھا۔۔وہ گاڑی بہت آہستہ چلا رہا تھا۔۔

"آپ گاڑی تھوڑی تیز نہیں چلا سکتے ؟؟"اس نے شائستگی سے سوال کیا جس پہ شاہمیر کچھ خجل سا ہوا۔۔اس کی چوری پکڑی گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ دراصل میں اس علاقے کا نہیں ہوں نا۔۔میں لاہور سے آیا ہوں تو ایسے راستے پہ گاڑی چلانا ذرا مشکل لگ رہا ہے تبھی احتیاط کر رہا ہوں۔۔"فوراً بہانہ پیش کیا گیا۔۔

"اچھا!!"وہ کہہ کر پھر خاموش ہو گئی۔۔اب تک ان کا سارا سفر خاموشی کی نذر ہوا تھا۔۔شاہمیر کا خیال تھا وہ اس سے اس کے بارے میں کچھ پوچھے گی لیکن وہ خاموش رہی تھی۔۔وہ بیچاری تو خود

عجیب سی کیفیت میں اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔جب شاہمیر نے اس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تو وہ خودی خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔۔اب وہ اس کا ڈرائیور تو تھا نہیں جو وہ پیچھے بیٹھتی۔۔

"آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟"شاہمیر نے کب سے دل میں اٹھتے سوال کو پوچھنے کی ہمت کی۔۔

"جی؟؟"لالی نے اس کی طرف دیکھا جس کا پورا دھیان سڑک پہ تھا۔۔

"آپ میرڈ ہیں؟؟یا انگیجڈ؟"اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا لیکن بظاہر لہجہ عام سا تھا۔۔

لالی اس کی بات پہ حیران ہوئی۔۔بھلا اس سوال کا کیا مقصد تھا پھر خود ہی سوچ کے چُپ ہو گئی کہ شاید اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا اس لیے وہ پوچھ رہا تھا۔۔

"نہیں!!"اس کے یک لفظی جواب پہ شاہمیر کے تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے پڑے۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!!"

"ایک اور بات پوچھوں؟؟"وہ کبھی بھی کسی سے اتنے سوال نہیں کرتا تھا۔۔بلکہ یہ تو پہلی بار تھا جب اس نے ناز نین کے علاوہ کسی سے اتنی لمبی بات کی تھی۔۔اسے خود بھی حیرت ہو رہی تھی لیکن پھر بھی اس کا دل کر رہا تھا گُلالئی سے بات کرنے کو پر وہ تو بالکل چُپ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"جی پوچھیں؟؟"

"آپ کہاں ٹیوشن پڑھاتی ہیں؟؟"اس دن دلاور نے اسے بتایا تھا کہ وہ انہیں کی حویلی میں پڑھانے آتی تھی تو پھر وہ کل رات کے وقت وہاں پر اکیلی کیا کر رہی تھی؟؟اور اگر وہ حویلی میں پڑھاتی تھی تو کیا وہ اسے جانتی تھی؟؟یا اس کے بارے میں کچھ سُن رکھا تھا؟؟

"میں پہلے یہیں پر ایک حویلی میں پڑھانے جاتی تھی۔۔پھر کچھ مسائل کی وجہ سے وہ نوکری چھوڑنی پڑ گئی تو اب بختنگے کے ایک گھر جاتی ہوں۔۔"اس نے مختصر بتایا۔۔

شاہمیر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گاڑی موڑی۔۔اس کے لیے اتنی جانکاری کافی تھی۔۔ آگے وہ سب کچھ خود پتا کروا لے گا۔۔گُلالئی کے معاملے میں وہ کافی احتیاط کر رہا تھا۔۔پاشا نے اس کے پیچھے آدمی لگائے ہوئے تھے اور اگر پاشا کو لالی کے بارے میں بھنک بھی پڑ جاتی تو اس کے لیے بہت مسلۂ ہو جاتا۔۔پہلے ہی وہ ناز نین کو لے کر پریشان تھا۔۔اب مزید پریشانی مول نہیں لے سکتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا گھر کہاں ہے؟؟"

"گھر ذرا آگے ہے۔۔آپ یہیں گاڑی روک دیں۔۔اس سے آگے گاڑی نہیں جائے گی۔۔"اس نے نظریں جھکائے کہا اور گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی۔۔وہ فوراً اپنی طرف کا دروازہ کھول کے باہر نکلا اور دوسری طرف سے آکر اس کے لیے دروازہ کھولا۔۔وہ اس کا شکریہ ادا کرتی نیچے اتری اور آگے کو چل پڑی۔۔وہ بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔

"آپ کو دوبارہ لینے کب آنا ہے؟؟میرا خیال ہے صبح کا وقت صحیح رہے گا۔۔ویسے بھی اب کافی دیر ہو چکی ہے۔۔"اس نے کلائی پہ بندھی گھڑی پہ وقت دیکھا جو رات کے تین بجا رہی تھی۔۔اس وقت ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔یہاں لوگ جلدی سو جاتے تھے۔۔

"جی ٹھیک ہے!!"

"ایک کام کریں آپ مجھے اپنا نمبر دے دیں تاکہ میں رابطہ کر سکوں۔۔اگر کوئی مسلۂ نہ ہو تو۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کے کہنے پہ لالی نے اسے اپنا نمبر بتایا جو اس نے فوراً نوٹ کر لیا۔۔

وہ دونوں گھر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔۔پورے گھر کی لائیٹیں جل رہی تھیں اور اندر سے شور بھی آرہا تھا۔۔وہ سمجھ گئی کہ سب اس کے لیے پریشان تھے۔۔

"اگر کوئی مسلۂ ہے تو میں خود آپ کی والدہ سے بات کر لیتا ہوں تاکہ وہ پریشان نہ ہوں۔۔!!" اس نے گھر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں کوئی بات نہیں۔۔میں سمجھا دوں گی انہیں۔۔اور آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔میں واقعی آپ کا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔۔" وہ واقعی اس کی رحمدلی سے بہت متاثر ہوئی تھی۔۔ کیا ایسے لوگ آج بھی دنیا میں موجود تھے؟؟ شاید ہاں!! اس کا ثبوت اس کے سامنے کھڑا شخص تھا جو بغیر کسی غرض کے اس کی اتنی مدد کر رہا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں گُلالئ بار بار شکریہ کہہ کے مجھے شرمندہ مت کریں۔۔اب آپ جائیں کافی دیر ہو گئی ہے۔۔اپنا خیال رکھیے گا۔۔" اس کے آخری جملے پہ اس نے چونک کے اسے دیکھا۔۔

اپنا خیال رکھیے گا۔۔یہ بات آج تک اسے کسی نے نہیں کہی تھی۔۔وہ تو ہمیشہ دوسروں کا خیال رکھا کرتی تھی۔۔اپنا خیال رکھنا تو اسے آتا ہی نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"خدا حافظ!!" سر جھٹک کر وہ بیگ سے چابی نکال کے دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔۔

اس کے جانے کے بعد بھی وہ کافی دیر وہیں کھڑا رہا پھر گہرا سانس ہوا کے سپرد کر کے آسمان کی طرف دیکھا۔۔

"تم صحیح کہتے تھے پاشا!! اللہ گنہگاروں پر بھی مہربان ہوتا ہے۔۔"

وہ اندر داخل ہوئی تو مورے کے کمرے سے ان کے رونے اور گلؔ کی تسلیاں دینے کی آواز آرہی تھی جبکہ دلیر اور دمیر کونے میں الگ پریشان سے بیٹھے تھے۔۔سب سے پہلے انہیں نے اسے دیکھا اور یکدم دونوں ایک ساتھ آکر بھاگتے ہوئے اس سے لپٹ گئے۔۔

"آپ کہاں چلی گئی تھی آپی؟؟ام نے آپ کو اتنا ڈھونڈا۔۔"

"کچھ نہیں ہوا۔۔فکر نہیں کرو۔۔راستے میں دیر ہو گئی تھی بسس" وہ ان کے سر پہ ہاتھ پھیر کر کمرے کی طرف بڑھی جہاں گلؔ اور مورے اس کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

وہ اندر داخل ہو کر مورے کے پاس آکر بیٹھی۔۔

"لالی کہاں چلا گیا تھا تم؟؟ام نے تم کو اتنا فون کیا؟؟کیا ہوا تھا؟؟تم ٹھیک تو اے؟؟؟" وہ روتے ہوئے اسے گلے لگائے پوچھ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"امی کچھ بھی نہیں ہوا۔۔وہاں سے آتے آتے دیر ہو گئی۔۔وہاں موسم بہت خراب تھا اور راستہ بھی بند تھا تو مجھے دوسری طرف سے آنا پڑا۔۔موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی تھی۔۔اس وجہ سے بتا نہیں سکی۔۔آپ فکر نہ کریں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔"اس نے تحمل سے سمجھایا تو سکینہ بیگم کے رونے میں کچھ کمی آئی۔۔پیچھے گلؔ خاموش کھڑی پُر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"پھر بھی بچے اتنا دیر کیسے ہو گیا؟؟" وہ ابھی بھی فکر مند تھیں۔۔

"امی ہتھنگے یہاں سے دُور ہے۔۔ یہاں پتا نہیں چلتا لیکن وہاں موسم خراب تھا۔۔راستے بند ہو گئے تھے تو میں انتظار کے علاوہ کیا کر سکتی تھی۔۔اب دیکھیں میں آ گئی ہوں نا!! فکر نہیں کریں۔۔" وہ کافی دیر تک انہیں تسلیاں دیتی رہی تب جا کر وہ کچھ پُر سکون ہوئیں۔۔ ویسے بھی انہیں گُلالئی پر پورا یقین تھا۔۔اس پہ شک کرنے کا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔۔

"تمارا ابا بھی اتنے دنوں سے گھر نہیں آیا۔۔پتا نہیں کہاں ہو گا وہ؟؟ کس حال میں ہو گا؟؟"

ان کی بات پہ لالی نے مٹھیاں بھینچیں

"ان کے لیے پریشان نہ ہوا کریں مورے۔۔ اللہ ایسے لوگوں کو اتنی جلدی آزمائش میں نہیں ڈالتا۔۔کسی نا کسی طریقے سے بچا ہی لیتا ہے۔۔وہ بھی ٹھیک ہی ہوں گے۔۔" اس نے کچھ بیزار سے لہجے میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب آپ سو جائیں میری وجہ سے اتنی پریشان ہو گئیں۔۔" وہ انہیں بستر پہ لیٹنے میں مدد کرتی کافی دیر ان کے سرہانے بیٹھی رہی۔۔پھر ان کے اور دلیر اور دمیر کے سونے کے بعد اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔اس کے پیچھے پیچھے ہی گلِ بھی آئی اور دروازہ بند کر کے اپنے پلنگ پہ جا کر بیٹھ گئی۔۔

وہ بھی اپنی چادر اتار کر کھونٹی پر لٹکا کر دوپٹہ اوڑھنے لگی جب اس کی آواز پہ چونک کر پلٹی

"تم جھوٹ بول رہی تھی نا گُلالئی؟؟"اس نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"نہیں تو!!کیا مطلب؟؟"وہ کچھ گڑبڑائی

"مطلب یہ کہ تم آج لیٹ کیوں ہوئی تھی؟؟"

اس نے گہرا سانس کھینچا اور اس کے سامنے آکر بیٹھ گئی اور شروع سے آخر تک ساری بات اس کے گوش گزار کی۔۔گلؔ تو بس حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھے جارہی تھی۔۔سمندر خان کے بارے میں سُن کر اسے تھوڑا دکھ تو ہوا تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ وہ مورے کی طرح رونے بیٹھ جاتی۔۔اس نے بس ان کی صحت یابی کی دعا کی تھی اور پھر اسے اس انجان شخص کی فکر نے آگھیرا جو لالی کے لیے فرشتہ بن کر آیا تھا۔۔

"اس کا نام کیا تھا؟؟"اس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔۔لالی اس کی بات پہ سوچ میں پڑ گئی۔۔کیا اس نے اس کا نام پوچھا تھا؟شاید نہیں۔۔!!اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ دکھتا کیسا ہے۔۔راستے میں تو وہ پریشان ہی بہت تھی تبھی اس کی شکل پہ غور نہیں کیا اور ہاسپٹل پہنچ کر اس نے ماسک لگا لیا تھا۔۔لیکن آخر اس نے اپنا چہرہ کیوں چھپایا تھا؟؟وہ اپنی ہی سوچوں میں گُم تھی جب گلؔ کی نظریں خود پہ محسوس کرکے بولی

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں۔۔!! میں پریشانی میں پوچھنا بھول گئی۔۔"

گلِ نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ خراب ہو۔۔

"تم پاگل تو نہیں ہو لالی۔۔!! ایک بندے نے آدھی رات کو تمہاری مدد کی۔۔ تمہیں ایک بیہوش ابّو سمیت ہاسپٹل تک لے گیا۔۔ بِل پے کیا۔۔ گھر چھوڑ کے گیا۔۔ اور تمہیں اس کا نام تک نہیں پتا؟؟" وہ تقریباً چلا اٹھی۔۔ لالی نے بے پرواہی سے کندھے اچکا دیے۔۔

"صبح پوچھ لوں گی۔۔"

"کیا مطلب؟؟ تم واقعی صبح اس کے ساتھ جانے والی ہو؟؟" اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ بات وہ لالی کے منہ سے سن رہی تھی۔۔

"ہاسپٹل تک میں پیدل نہیں جا سکتی گلِ۔۔!!"

"یار لیکن۔۔"

"گلِ وہ آدمی اعتبار کے قابل ہے۔۔ شاید اللہ نے اسے ہماری مدد کے لیے بھیجا ہے۔۔ اب تم خود ہی بتاؤ کہ میں اکیلی سب کیسے کروں گی۔۔ اتنا بڑا بِل چند گھنٹوں میں ہی بنا کے دے دیا ان ہاسپٹل والوں نے۔۔ ابھی ٹیسٹوں کا رزلٹ آئے گا تو پتا نہیں کیا نکلے گا؟؟ اس طرح تو میں کچھ

نہیں کر سکتی۔۔میرے پرس میں اس وقت صرف پانچ سو روپے تھے۔۔کیا کرتی میں ہاں؟؟ بتاؤ؟؟"وہ پھٹ پڑی تھی۔۔گلِ نے افسردگی سے اسے دیکھا۔۔

"یار پھر بھی۔۔اتنے سارے پیسے ایک غیر آدمی سے لینا کوئی عقل والا کام تو نہیں ہے۔۔کل کو اگر اس نے کوئی اور مطالبہ کر دیا تو پھر؟؟"وہ بہت آگے کا سوچ رہی تھی اور شاید یہ ٹھیک بھی تھا۔۔

"بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔۔فی الحال کوئی اور اوپشن نہیں ہے۔۔تمہارے پاس ہیں اتنے پیسے کہ ابّو کا علاج کروا سکو؟؟"وہ سخت نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولی

"نہیں لیکن ایک اور ایسا اعتبار والا آدمی ہے جس کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ وہ ہماری مدد کر سکے۔۔"اس نے دور کسی غیر مرئی نقطے پہ نظریں جمائے کہا تو لالی نے چونک کے اسے دیکھا۔۔

"کون؟؟"

www.novelsclubb.com

"دلاور علی خان۔۔!!"

"آجائیں آجائیں اپنا ہی گھر سمجھیں۔۔!" وہ دروازہ کھول کے اس کے لیے راستہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔وہ بھی اپنی بڑی سی چادر سنبھالتی اندر داخل ہوئی اور پورے گھر پر ایک طائرانہ نظر دوڑائی۔۔دروازہ کھولتے ہی سامنے بڑا سا لونگ روم تھا جس میں دبیز قالین بچھا تھا اور لیدر کے صوفے پڑے تھے۔۔ایک طرف کچن اور لان میں کھلنے والا شیشے کا سلائڈنگ ڈور تھا اور دوسری طرف شاید دو گیسٹ رومز تھے لِونگ روم کے آخر میں سیڑھیاں تھی جو اوپر جاتی تھیں۔۔احیان اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔وہ بھی سست قدم اٹھاتی اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔اوپر ایک لائن میں کمروں کے دروازے تھے جو اس وقت بند تھے۔۔یہیں سے سیڑھیاں چھت کی طرف بھی جاتی تھیں۔۔یہاں پر تین کمرے تھے۔۔درمیان والے کمرے کے پاس پہنچ کر احیان نے جیب سے چابی نکال کے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔۔وہ بھی اس کے پیچھے اندر آگئی۔۔

"ہاں جی تو یہ ہے ہمارا کمرہ۔۔"اس نے دونوں بازو پھیلا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"کیسا لگا؟؟"جب سے نازنین سے پہلی ملاقات ہوئی تھی اس نے اس کی پسند اور ناپسند ذہن میں نقش کرلی تھی اور اپنا کمرہ اس کے عین مطابق سیٹ کیا تھا تبھی اب وہ اس کی تعریف کا منتظر تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نازنین نے پورے کمرے پہ ایک طائرانہ نظر ڈالی۔۔واقعی یہاں پر ہر ایک چیز اس کی پسند کے مطابق تھی لیکن یہ بات وہ اسے ہرگز نہیں بتانے والی تھی۔۔

"کیا مطلب کیسا لگا؟؟ کمرہ ہے تو کمرے جیسا ہی لگے گا نا۔۔!!" اس نے بے پرواہی سے کہا تو احیان دانت پیس کے رہ گیا۔۔

"پتا نہیں میں آپ سے کیوں اچھے کی امید رکھ لیتا ہوں؟؟" اس نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔

"کیونکہ اچھے لوگوں سے اچھے کی ہی امید رکھی جاتی ہے۔۔" اس نے گردن اکڑا کے کہا اور بیڈ پہ آ کر دھپ سے بیٹھ گئی۔۔احیان بس اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔ لیکن وہ بھی اس سے تعریف کروا کے ہی چھوڑے گا۔۔وہ دل میں پکا تہیہ کر چکا تھا۔۔کچھ سوچ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر اندر گُم ہو گیا۔۔نازاسے چور نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔اندر سے کھٹ پٹ کی آواز آرہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھ میں ڈھیروں ہینگرز اور ان پہ لٹکے سوٹ اٹھا کر باہر آیا اور اس کے عین سامنے لا کر وہ سب بیڈ پہ پھیلا دیا۔۔

نازنین منہ کھولے ان کپڑوں کو دیکھنے لگی۔۔

وہ دوبارہ اندر گیا اور مزید کپڑے اٹھا لایا۔۔ مہنگے سے مہنگے برینڈ ڈ گھر میں پہننے والے کپڑوں سے لے کر شادیوں میں پہننے والے تک سب کپڑے اس کے سامنے پڑے تھے اور سب کے سب اپنے بے حد قیمتی ہونے کا چیخ چیخ کر اعلان کر رہے تھے۔۔ وہ دل میں اس کی پسند کو سراہے بغیر نہ رہ سکی۔۔

وہ اس کے عین سامنے سینے پہ بازو لپیٹے فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"اب تو تعریف کرنی ہی پڑے گی۔۔" اس نے دل میں سوچا۔۔

"پتا ہے غریب عوام پہ سب سے زیادہ ظلم کون کرتا ہے۔۔" اس کی آواز پہ احیان نے اسے چونک کے دیکھا جو ایک سوٹ پہ ہاتھ پھیرتی خاصی سنجیدہ لگ رہی تھی۔۔ اب بھلا اس بات کا کیا مطلب تھا؟؟

"کون؟؟" اس نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

نازنین نے سامنے پڑے کپڑوں پہ نظر دوڑائی جو یقیناً بے حد مہنگے تھے پھر بمشکل اپنی ہنسی چھپا کر سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

"قصائی ڈاکٹر۔۔!!"

وہ اس کی بات پہ کافی دیر اپنی جگہ سے ہِل نہ سکا۔۔جب اسے اس کی بات کا مطلب سمجھ آیا تو وہ خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔دروازہ بند کرتے ہوئے اسے اپنے پیچھے ناز کا جاندار قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔وہ ہلکا سا مسکرا کر نیچے جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔

پیچھے سے وہ انہیں کپڑوں میں سے ایک ڈریس اٹھا کر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔

"دلاور علی خان۔۔!!"اس نے پُراعتماد لہجے میں کہا جیسے برسوں سے دلاور کو جانتی ہو۔۔

لالی اس کی بات پہ ساکت رہ گئی۔۔پھر کچھ دیر بعد بولی

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی؟؟وہ کیوں کریں گے ہماری مدد؟؟"یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ اگر وہ صرف ایک بار بھی دلاور کو کہتی تو اس نے فوراً ان کی مدد کرنے آ جانا تھا لیکن جو کچھ بھی حویلی والوں نے اس کے ساتھ کیا اس کے لیے وہ دلاور کو ہی قصوروار ٹھہراتی تھی۔۔شاید اس لیے کہ وہ چاہتی تھی دلاور اسے عین وقت پر آ کر بچا لیتا۔۔لیکن اس نے دیر کر دی تھی۔۔اسی لیے شاید وہ اس سے دل ہی دل میں ناراض تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں لالی!! وہ کر دے گا۔۔ میرا دل کہتا ہے وہ کرے گا ہماری مدد۔۔" وہ بے حد پُر یقین تھی۔۔

"تمہارا دل بکواس کرتا ہے بیو قوف لڑکی۔۔" وہ چڑِ سی گئی تھی۔۔

"بکواس بعض دفعہ صحیح بھی ثابت ہو جاتی ہے۔۔"

"گل ہر گز۔۔ ہر گز ایسی حرکت مت کرنا۔۔ خبر دار جو تم نے ان کے سامنے مظلومیت کی تصویر پیش کی تو۔۔" اس نے انگلی اٹھا کے باور کرایا۔۔

"اچھا بھئی ٹھیک ہے۔۔" اس نے آنکھیں گھمائیں۔۔

"تم نے مورے کو کیوں نہیں بتایا ابّو کے بارے میں؟؟"

"پتا تو ہے تمہیں ڈاکٹروں نے انہیں ٹینشن لینے سے منع کیا ہے۔۔ پہلے ہی اتنی طبیعت خراب ہے ان کی اوپر سے انہوں نے ابّو کی الگ ٹینشن لینی تھی۔۔ پھر کیا کرتے؟؟" اس نے ابرو اچکا کے اسے دیکھا جو اس کی بات سے متفق تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اب کل اس آدمی سے ذرا اس کے بارے میں بھی پوچھ لینا۔۔" اس نے تاکید کرنا لازم سمجھا۔۔

"ہاں ہاں پوچھ لوں گی۔۔" وہ اٹھ کر اپنے پلنگ پر آئی اور سر تک رضائی تان کے لیٹ گئی پھر کچھ یاد آنے پہ رضائی سے منہ باہر نکالا۔۔

"گلِ!! دلاور کو ہرگز کچھ مت کہنا۔۔" وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھی۔۔وہ جو کہہ دیتی تھی اس پہ اڑ جاتی تھی۔۔چاہے بظاہر وہ مان بھی جائے مگر آخر میں اس نے وہی کام کرنا ہوتا جو اس نے سوچا ہوتا تھا۔۔

"یار تم مجھے بار بار ایک ہی بات مت کہا کرو خور۔۔!!" وہ چِڑ کے بولی۔۔

"بڑی بہن ہوں تمہاری اسی لیے سمجھاتی ہوں۔۔"اس نے تحمل سے کہا۔۔

"ہاں اور میں چھوٹی بہن ہوں تمہاری اسی لیے تمہاری بڑی بڑی باتیں مجھے سمجھ نہیں آتیں۔۔ لیکن خیر فکر مت کرو۔۔ نہیں کہتی خان صاحب کو کچھ۔۔"اس کے یقین دہانی کرانے پر وہ کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر گئی۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی۔۔سامنے ہی مختلف قسم کے پرفیومز، میک اپ، ہیئر ڈرائیر، سٹریٹنرز اور ضرورت کی ہر چیز پڑی تھی۔۔وہ واقعی احیان سے بہت متاثر ہوئی تھی۔۔وہ تو اسے خاصہ لاپرواہ سمجھتی تھی لیکن اس نے اس کی ساری ضروریات کا خیال رکھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھٹکانے کی آواز پہ اس نے جلدی سے دوپٹہ سر پہ لے کر اندر آنے کی اجازت دی تو ایک ملازمہ اندر داخل ہوئی۔۔

"بی بی جی احیان صاحب آپ کو کھانے کے لیے نیچے بلا رہے ہیں۔۔"اس نے مؤدب انداز میں کہا۔۔

"ٹھیک ہے میں آ رہی ہوں۔۔"

اس کے کہنے کے باوجود ملازمہ وہیں کھڑی رہی۔۔شاید وہ کچھ پوچھنا چاہتی تھی۔۔ناز نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"وہ۔۔بی بی ایک بات ہو چھوں؟؟"

اس کے کہنے پہ ناز نے اثبات میں سر ہلایا

"آپ احیان صاحب کی بیگم ہیں؟؟"اس کے پوچھنے پہ ناز نین کچھ دیر خاموش کھڑی رہی۔۔یہ کوئی اتنا مشکل سوال تو نہ تھا جو وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔پھر بھی پتا نہیں کیوں وہ جواب دیتے ہوئے ہچکچا رہی تھی۔۔آخر اس نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہہ ہی دیا

www.novelsclubb.com

"جی۔۔!!"اس کی ہلکی سی آواز بمشکل سُن کر ملازمہ نے اسے مبارکباد دی اور پھر اس کی تعریف کرنے کے بعد کمرے سے باہر چلی گئی۔۔وہ بھی پیچھے سے ٹھنڈی آہ بھر کے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔

احیان نے اسے نیچے آتے دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔۔وہ کالے رنگ کے چوڑی دار پاجامے پہ کالے ہی رنگ کا لانگ فراک جس پہ ہلکے گلابی رنگ کے بڑے بڑے پھول بنے تھے اور پاؤں میں کالے رنگ کا کُھسہ پہنے سہج سہج کر قدم اٹھاتی نیچے آ رہی تھی۔۔

وہ پلکیں جھپکائے بغیر اسے تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ کرسی گھسیٹ کر اس کے ساتھ بیٹھ نہیں گئی۔۔ہوش میں تو وہ تب آیا جب ملازمہ نے اس کے سامنے آکر سالن کا ڈونگا رکھا۔۔

"شاہمیر بھائی کب آئیں گے؟؟"اس کے پوچھنے پہ احیان نے آنکھیں گھمائیں۔۔

"جب دل کرے گا ان کا۔۔"وہ سخت جلا بیٹھا تھا۔۔

"اور دل کب کرے گا؟؟"اس نے سادگی سے پوچھا

"مجھے کیا پتا؟"اس نے بے پرواہی سے کندھے اچکائے

"آپ دل کے ڈاکٹر ہیں۔۔آپ کو نہیں پتا؟؟"اس نے آنکھیں پٹپٹا کے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے۔۔

"نہیں۔۔میں نہیں ہوں ہارٹ سپیشلسٹ۔۔میں نہیں جانتا لوگوں کے دلوں کے بارے میں کچھ۔۔"اس نے ناراض سے لہجے میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہے نا؟؟ مجھے تو پہلے ہی لگتا تھا آپ کی ڈگری جعلی ہے۔۔"اس نے ہنسی چھپا کے مصنوئی سنجیدگی سے کہا۔۔

"ہاں ہاں بالکل میری ڈگری جعلی ہے۔۔وہ کپڑے تو میں مریضوں کی جیب کاٹ کے لایا تھا۔۔ ورنہ تو میں بہت غریب ہوں۔۔اور اب اپنی غریبی کا ثبوت بھی دینے والا ہوں۔۔"اس نے ڈونگے پہ سے ڈھکن ہٹا کر اس کے سامنے کیا تو ناز نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔اس میں تو کریلے تھے۔۔اس پوری بڑی سی لکڑی کی ڈائننگ ٹیبل پہ اس وقت صرف ایک ہی چیز پڑی تھی اور وہ تھے کریلے۔۔جو کہ احیان کے تو پسندیدہ تھے البتہ نازنین کو ہمیشہ ہی کریلے کھاتے موت پڑتی تھی۔۔

احیان مزے سے بیٹھا اس کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا جو عجیب سے ہو رہے تھے۔۔اس نے نازنین کے لیے خاص طور پر اس کی پسند کے سارے کھانے بنوائے تھے اور اپنے لیے کریلے بھی بنوائے تھے۔۔لیکن جب اس نے اوپر مہنگے کپڑے دیکھ کر اسے قصائی ڈاکٹر کہا تو وہ اسے سبق سکھانے کے لیے ملازمہ کو باقی سب چھوڑ کر صرف یہی لانے کا کہہ کر اس وقت مزے سے کھانا کھا رہا تھا۔۔

"ارے کیا ہوا؟؟ شرمائیں نہیں آرام سے کھائیں۔۔رکیں میں خود ڈال کے دیتا ہوں۔۔"اس نے سالن کا چمچ بھر کے اس کی پلیٹ میں ڈالا اور ساتھ گرم گرم روٹی بھی نکال کے دی۔۔

وہ تو بس صدمے میں بیٹھی اپنے سامنے پڑے کھانے کو گھورے جا رہی تھی۔۔

"بسس یہی ہے؟؟"اس نے کسی امید کے تحت پوچھا۔۔

"ہاں نا!!اپنی ساری سیونگز تو میں نے ان کپڑوں میں اڑا دیں۔۔کیا ہے نا میں بڑا ایماندار ڈاکٹر ہوں۔۔لیکن آپ فکر نہ کریں۔۔میں روز آپ کو ایک سے ایک نئی سبزی کھلاؤں گا۔۔آج کریلے، کل بینگن، پھر بھنڈی، آلو، مٹر اور۔۔۔"

"اس وقت آپ بالکل سبزی والے لگ رہے ہیں۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تو احیان نے جاندار قہقہہ لگایا۔۔

"اچھا؟"اس نے محظوظ ہو کے اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہی ہوتا ہے ناشکری کا نتیجہ۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

وہ آرام سے اپنا کھانا ختم کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ناز کی پلیٹ اب تک ویسی کی ویسی پڑی تھی۔۔وہ کچن کی طرف بڑھا اور اندر سے بریانی کی ڈِش لا کر اس کے سامنے رکھی، پھر قورمہ، شنواری، اور اس کی پسند کی ساری چیزیں ایک ایک کر کے خود اس کے سامنے رکھیں۔۔

اس وقت ناز کی آنکھوں کی چمک دیدنی تھی۔۔احیان محظوظ سا اس کے ساتھ بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا جو ایک ایک کر کے ساری چیزوں پہ ہاتھ صاف کر چکی تھی۔۔آخر میں اس نے احیان کو شکر گزار نظروں سے دیکھا۔۔

"واہ ڈاکٹر صاحب!! واقعی ماننا پڑے گا۔۔آپ کی میزبانی کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔"اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر گویا ہتھیار ڈال دیے۔۔اب بھی اگر وہ اس کی تعریف نہ کرتی تو یہ تو سراسر ناانصافی ہوتی۔۔

احیان نے گردن اکڑا کر اسے دیکھا۔۔

"ہُنہ!! جانتا ہوں میں۔۔"وہ ملازمہ کو برتن اٹھانے کے لیے آواز دیتا اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھ فون کے بجنے سے کُھلی۔۔اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔۔اس وقت صبح کے چھے بج رہے تھے۔۔وہ سمجھ گئی کہ یہ اسی کی کال ہو گی۔۔

"اسلام علیکم!! صبح بخیر۔۔!!"اس کے کال اٹھاتے ہی دوسری طرف سے ہشاش بشاش آواز سنائی دی۔۔

"وعلیکم سلام!!"رات بھر رونے اور نیند کی وجہ سے بھاری ہوتی آواز سے اس نے بمشکل جواب دیا اور آنکھیں ملتے اٹھ بیٹھی۔۔اس کے پلنگ کے ساتھ ہی موجود کھڑکی سے ہلکی ہلکی دھوپ چھن کر اندر آرہی تھی۔۔ساتھ والے پلنگ پہ گل۔گدھے گھوڑے بیچ کے سو رہی تھی اور گھر میں خاموشی کا راج تھا۔۔

"آپ سو رہی تھیں؟"اس نے اس کی آواز سے اندازہ لگایا۔۔

"نہیں تو۔۔!!"وہ کچھ شرمندہ سی ہوئی۔۔کیا سوچ رہا ہو گا وہ اس کے بارے میں؟؟اس کے ابّو ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھے اور وہ آرام سے سو رہی تھی۔۔رات کو وہ اتنا تھک گئی تھی کہ آنکھیں بند کرتے ہی نیند نے کب اسے اپنی لپیٹ میں لیا پتا ہی نہ چلا اور اب بھی وہ نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں سے بیٹھی نیند میں جھول رہی تھی۔۔

"اچھا!! مجھے ایسے لگا۔!!"شاہمیر کو اس کی بات پہ یقین نہیں آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ آجائیں۔۔میں جاگ رہی ہوں پھر ہاسپٹل کے لیے دیر ہو جائے گی۔۔!" وہ بے اختیار کہہ بیٹھی اور اپنی بات کا احساس ہونے پہ فوراً زبان دانتوں تلے دبائی۔۔یا اللہ یہ کون سا طریقہ ہے کسی غیر شخص سے بات کرنے کا۔۔جب سے اس کی شاہمیر سے ملاقات ہوئی تھی تب سے ہی وہ عجیب و غریب حرکتیں کر رہی تھی جو شاید عام دنوں میں وہ کبھی بھی نہ کرتی۔۔

شاہمیر اس کی بات پہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"میں آپ کے گھر کے باہر کھڑا ہوں۔۔!"

اس کی بات پہ اس نے فوراً کھڑکی کھول کے باہر جھانکا تو تھوڑی دُور اسے شاہمیر اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پہ لپیٹے کھڑا نظر آیا۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔اس وقت اس نے وائٹ جینز پہ میرون راؤنڈ نیک سویٹر، پاؤں میں وائٹ اور میرون جوگرز اور گلے میں وائٹ مفلر لپیٹا ہوا تھا۔۔سویٹر کے بازو تھوڑے اوپر کیے ہوئے تھے۔۔ایک ہاتھ میں قیمتی لیدر کی گھڑی پہن رکھی تھی اور دوسرے میں اپنے پیچھے موجود بلیک پراڈو کی چابی پکڑی ہوئی تھی۔۔اس نے ایک ہی نظر میں اس کا پورا جائزہ لیا تھا۔۔فون ابھی بھی کان سے لگا یا ہوا تھا۔۔

"آپ جلدی سے آجائیں۔۔!! آپ کے والد بھی ہوش میں آگئے ہیں۔۔!"

"جی میں آرہی ہوں۔۔" وہ جلدی سے کہتی اٹھ کر بالوں کو جوڑے میں مقید کر کے منہ ہاتھ دھونے گئی۔۔منہ ہاتھ دھو کر وہ کھونٹی سے چادر اتار کر اچھی طرح خود کو چادر میں لپیٹ کے شیشے کے سامنے آکر اپنا جائزہ لینے لگی۔۔وہی پُرانا سوُٹ اور پُرانی چادر۔۔اور اس کے پاس کچھ تھا ہی نہیں۔۔وہ گہرا سانس لیتی اپنا فون ہینڈ بیگ میں ڈال کے بیگ کندھے پہ لٹکائے باہر نکلی۔۔گلؔ کو پہلے ہی سمجھا چکی تھی کہ اس کی غیر موجودگی کی وضاحت خود ہی مورے کو کوئی بہانہ بنا کے کر دے۔۔ویسے بھی وہ دواؤں کے زیرِ اثر زیادہ تر سوئی ہی رہتی تھیں۔۔

اسے باہر نکلتے دیکھ شاہمیر فوراً سیدھا ہو کر کھڑا ہوا اور اس کی طرف بڑھا۔۔وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھنے لگی۔۔

دُور تک پھیلی ہلکی نیلی روشنی میں نظر آتے سر سبز و شاداب پہاڑ اپنی پوری شان و شوکت سے کھڑے تھے۔۔مختلف پرندوں کے چہچہانے کی آواز ہوا میں بجتی میٹھی سی موسیقی معلوم ہو رہی تھی۔۔سبز پہاڑوں کی وادیوں سے طلوع ہوتا سونے کا تھال ہر طرف سنہری مائع انڈیلنے کو تیار تھا۔۔چھوٹے چھوٹے مکانوں سے گھری کچی سڑک پہ چلتی وہ اس کے قریب پہنچی تو اس کا چہرہ واضح ہوا۔۔سورج کی پھیکی پھیکی روشنی اس کے چہرے پہ پڑتی اس کے نقوش کو مزید دلکش اور جاذبِ نظر بنا رہی تھی۔۔مغرور کھڑی ناک، چوڑی پیشانی اور شہد رنگ گہری آنکھوں سمیت وہ

کوئی مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔۔اس کے بال ہلکے بھورے رنگ کے تھے۔۔دھوپ پڑنے کی وجہ سے اس کی شہد رنگ آنکھیں چمکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتی تھی مگر بار بار نظر اس پہ جا رہی تھی۔۔

وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتے گاڑی تک پہنچا اور اس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کے کھڑا ہو گیا۔۔

وہ کچھ الجھن میں گھری وہیں کھڑی رہی۔۔شاہمیر نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"وہ۔۔۔میں پیچھے نہیں بیٹھ سکتی؟؟"اس نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔شاہمیر ہلکا سا مسکرا دیا۔۔ کتنی نرم سی مسکراہٹ تھی اس کی۔۔نرم اور خوبصورت۔۔

"بالکل بیٹھ سکتی ہیں پر اس کے لیے مجھے بھی پیچھے بیٹھنا پڑے گا۔۔لیکن پھر ڈرائیو کون کرے گا؟؟"

www.novelsclubb.com

لالی نے الجھ کر اسے دیکھا

"مطلب؟؟"

"مطلب یہ کہ میں ڈرائیور نہیں لگنا چاہتا اس لیے آپ کو میرے ساتھ ہی بیٹھنا پڑے گا۔۔!!"
اس نے ابرو اچکا کر معصوم سی شکل بنا کے کہا۔۔

لالی نے بے چارگی سے اسے دیکھا

"فکر نہ کریں۔۔!! واپسی پہ آپ کے والد کو فرنٹ سیٹ پہ بٹھالوں گا۔۔ پھر آپ پیچھے بیٹھ جائیے گا۔۔"

اس کی بات پہ وہ ہلکا سا مسکراتی چادر سنبھال کر اندر بیٹھ گئی۔۔ وہ اس کی طرف کا دروازہ بند کرتے دوسری طرف آکر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔

وہ خاص طور پہ اس کے لیے جیپ کی جگہ گاڑی لے کر آیا تھا۔۔ جیپ کی چھت نہ ہونے کی وجہ سے باہر سے اندر بیٹھنے والے کو صاف دیکھا جا سکتا تھا۔۔ اب کیونکہ لالی نے اس کے ساتھ سفر کرنا تھا تبھی وہ گاڑی لے آیا تھا اور گاڑی بھی وہ جس کے شیشے کالے تھے یعنی باہر سے دیکھنے والوں کو اندر نظر نہیں آسکتا تھا۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے شفاف چہرے پہ کسی کی بھی نظر پڑے۔۔

"گھر کوئی مسلۂ تو نہیں ہوا؟؟" اس کے پوچھنے پہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں ان کو میں نے سمجھا دیا تھا۔۔"

"ہمم!!اچھی بات ہے۔۔!!"

گاڑی میں کافی دیر خاموشی چھائی رہی جسے لالی کی آواز نے توڑا۔۔

"آپ کا نام کیا ہے؟؟"اس کے اچانک پوچھنے پہ شاہمیر نے چونک کے اسے دیکھا۔۔شکر ہے اسے بھی کچھ پوچھنے کی توفیق ہوئی۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

"شاہمیر۔۔!!"اس نے یک لفظی جواب دیا۔۔

"آپ۔۔۔یہیں پاس رہتے ہیں؟اور کیا کام کرتے ہیں آپ؟؟"وہ گلؔ کے سمجھانے کے مطابق اس سے سوال کر رہی تھی۔۔

"نہیں۔۔!!میں بہت دُور رہتا ہوں اور بزنس کرتا ہوں میں۔۔!"اس نے مختصر سا جواب دیا۔۔

وہ کب سے منتظر تھا کہ لالی اس سے اس کے بارے میں کچھ پوچھے اور اب جب وہ پوچھ رہی تھی تو وہ اسے جواب نہیں دے پارہا تھا۔۔وہ اس کے معاملے میں بہت احتیاط سے کام لے رہا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ انجانے میں کوئی ایسی بات کہہ دے جو بعد میں اسے مشکل میں ڈال دے۔۔اسی لیے سوچ سوچ کے مختصر جواب دے رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لالی اس کی بات پہ محض سر ہلا کے رہ گئی۔۔ وہ اسے بہت الجھا الجھا سا لگ رہا تھا۔۔ شاید اسے کوئی پریشانی تھی۔۔ اسی لیے لالی نے اس سے مزید سوال کرنا فی الحال مناسب نہیں سمجھا۔۔ وہ اس کا محسن تھا۔۔ اس نے مشکل وقت میں اس کی مدد کی تھی۔۔ اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔

باقی کا سفر خاموشی میں ہی گزرا تھا۔۔

گاڑی ہاسپتال کی پارکنگ میں روک کر اس نے ڈیش بورڈ سے بلیک ماسک نکال کر پہنا تو لالی تجسس کے مارے پوچھ ہی بیٹھی۔۔

"آپ یہ ماسک کیوں پہنتے ہیں؟"

وہ اس کی بات پہ کچھ لمحے خاموش رہا پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔

"اصل میں مجھے دھول مٹی سے الرجی ہے اس لیے۔۔" اس نے اپنی طرف سے بہترین بہانہ پیش کیا جس پہ لالی نے فوراً یقین کر لیا۔۔ وہ باہر نکل کر اس کی طرف کا دروازہ کھولے کھڑا ہو گیا۔۔ پھر اس کے نکلنے پہ دروازہ بند کرتا اس کے ساتھ ہسپتال کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

سمندر خان کو جیسے ہی ہوش آیا تھا شاہمیر اسی وقت گُلالئی کو اس سے ملوانے لے آیا تھا۔۔ ہسپتال پہنچ کر وہ گُلالئی کو سمندر خان کے کمرے میں ملوانے لے گیا لیکن دونوں کا ہی انداز روکھا پھیکا سا تھا۔۔ شاہمیر پہلے ہی سمندر خان کو مختصر صورتحال بتا چکا تھا۔۔ وہ سمجھا کہ شاید وہ لوگ اس کے سامنے بات کرتے ہچکچا رہے ہیں اسی لیے وہ باہر چلا گیا۔۔

کچھ دیر بعد سمندر خان کو ٹیسٹ کروانے لے گئے۔۔ ٹیسٹ کروانے کے بعد اسے واپس کمرے میں لایا گیا۔۔ ڈاکٹروں کو شک تھا کہ اسے لنگ کینسر ہے لیکن حتمی فیصلہ وہ ٹیسٹس کا رزلٹ دیکھنے کے بعد ہی کر سکتے تھے جو تقریباً ایک ہفتے بعد آنا تھا۔۔ تب تک اسے انڈر اوبزرویشن رکھا جانا تھا۔۔ اس سب کے دوران گُلالئی کی سمندر خان سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کے بیچ شاید کوئی جھگڑا ہوا تھا۔۔ ہاں البتہ کینسر والی بات سُن کر وہ کافی پریشان ہو گئی تھی جس پہ شاہمیر نے اسے تسلی دی کہ یہ صرف ڈاکٹروں کا خیال تھا۔۔ گُلالئی کے ماضی اور حال کے بارے میں کافی کچھ وہ پتا کروا چکا تھا تبھی وہ ایک فیصلے پہ پہنچا تھا۔۔ ایسا فیصلہ جو ان دونوں کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے لوگوں کی زندگی بدلنے والا تھا۔۔

---

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ ہسپتال کے باہر بنے گراؤنڈ میں گھاس پر بیٹھی اداسی سے آسمان کو دیکھ رہی تھی جو بالکل صاف تھا لیکن اس کی زندگی تو کالے بادلوں سے گھری ہوئی تھی۔۔اس نے تو آج تک کبھی دلاور سے بھی مدد نہیں مانگی تھی اور آج ایک غیر شخص کے احسانوں کے بوجھ تلے اسے سانس لینا بھی مشکل لگ رہا تھا۔۔وہ بظاہر بالکل ٹھیک لگ رہی تھی لیکن اندر سے وہ اتنی ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔۔اسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کی انا،اس کی خودداری،اس کی عزتِ نفس کو کچل دیا ہو۔۔

وہ چاہے اوپر سے جتنا بھی کہہ لیتی لیکن سچ تو وہ بھی جانتی تھی کہ اتنے زیادہ پیسے وہ شاہمیر کو کبھی بھی واپس نہیں کر سکتی تھی۔۔ کُھلی فضا میں بیٹھنے کے باوجود اس کا دم گُھٹ رہا تھا۔۔

"یا اللہ تو مجھ پہ کب مہربان ہو گا؟میرے اتنا صبر کرنے کا پھل آخر کب ملے گا مجھے؟"وہ دل ہی دل میں شکوے کرتی بے دھیانی میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگی جب سامنے سے شاہمیر آتا دکھائی دیا۔۔اس نے ہاتھ میں ٹرے پکڑی ہوئی تھی جس میں دو چائے کے کپ اور مختلف بسکٹ پڑے تھے۔۔

وہ اس کے پاس پہنچ کر ٹرے کو بیچ میں رکھ کے ذرا فاصلے پہ اس کے ساتھ ہی گھاس پہ بیٹھ گیا۔۔

"آپ نے ناشتہ نہیں کیا تھا نا؟اس لیے یہ لے آیا۔۔یہاں سے کچھ خاص ملتا نہیں ہے ویسے۔۔" اس نے چائے کی طرف اشارہ کیا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔ بھلا اسے کیسے پتا چلا کہ اس نے ناشتہ نہیں کیا تھا۔۔

"صبح میرے کال کرنے پہ آپ فوراً باہر آگئی تھیں۔۔یقیناً کچھ کھانے پینے کا وقت تو ملا نہیں ہو گا۔۔اس لیے مجھے لگا۔۔"اس نے اس کی نظروں کا سوال سمجھتے ہوئے کہا۔۔

اس نے ماسک ابھی بھی پہنا ہوا تھا۔۔اس وقت صرف اس کی آنکھیں نظر آرہی تھیں۔۔ مسکراتی ہوئی۔۔ گہری۔۔ شہد رنگ آنکھیں۔۔ دھوپ پڑنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں عجیب طرح سے چمک رہی تھیں۔۔یہی چیز تھی جو اسے بار باران آنکھوں میں جھانکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔اس کی آنکھیں بہت حسین تھیں لیکن پھر بھی بہت عجیب سی تھیں۔۔ایسا لگتا تھا جیسے یہ آنکھیں اس کی اپنی نہ ہوں۔۔یا جیسے یہ آنکھیں اس چہرے کے لیے نہ بنی ہوں۔۔شاید اس کی آنکھوں کا کوئی اور رنگ ہونا چاہیئے تھا۔۔اس نے دل میں سوچا پھر خود ہی اپنی سوچ پہ لعنت بھیجی۔۔وہ کیوں خوا مخواہ اس پہ اتنا غور کر رہی تھی؟؟

"تو گُلالئی آپ کیا کرتی ہیں سارا دن؟؟"

وہ اس کی آواز پہ اپنی سوچوں سے باہر آئی اور چونک کے اسے دیکھا۔۔

"میں ؟؟ کچھ بھی نہیں۔۔!!" اور یہ سچ بھی تھا۔۔وہ واقعی سارا دن کچھ بھی نہیں کرتی تھی۔۔ یا تو ماضی میں کھوئی رہتی یا مستقبل کی فکریں لاحق رہتیں۔۔اور حال ؟؟ حال تو وہ جیسے تیسے کاٹ رہی تھی۔۔

"اچھا۔۔!!" اس نے کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا پھر ارد گرد دیکھا تو لوگ کافی دور دور تھے۔۔اس نے ماسک چہرے سے اتارا اور چائے کا کپ اٹھا لیا۔۔

لالی نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ اب الیرجی نہیں ہو گی کیا؟؟

"چائے پینی بھی تو ضروری ہے نا!" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ جانے کیسے وہ بغیر کہے اس کی ساری باتیں سمجھ رہا تھا۔۔

لالی نے بھی چائے کا کپ اٹھا لیا۔۔ ویسے بھی اب تکلفات میں پڑنے کا کوئی فائدہ تو تھا نہیں۔۔

"میں نے ڈاکٹرز کو کہہ دیا تھا کہ رزلٹ ارجنٹ چاہیئے۔۔ایک دو دن میں رزلٹ آجائیں گے ٹیسٹس کے۔۔"

اس کی بات پہ لالی نے گہرا سانس لیا

"بہت شکریہ شاہمیر صاحب۔۔!!"

www.novelsclubb.com

دونوں کے درمیان پھر سے خاموشی چھاگئی۔۔

"آج موسم بہت اچھا ہے۔۔!!" شاہمیر نے اپنی عادت کے خلاف کافی فضول سی بات کی۔۔ایسا اسے لگا تھا۔۔وہ اس کی بات پہ آسمان کو دیکھنے لگی۔۔

"ہمم!!" وہ کہہ کر پھر خاموش ہو گئی۔۔

آج موسم واقعی بہت اچھا تھا۔۔سردیوں کے موسم میں تیز دھوپ یہاں بہت کم دیکھنے کو ملتی تھی۔۔اور جب بھی نکلتی تو موسم بے حد خوشگوار ہو جاتا۔۔بڑے سے گراؤنڈ پہ دور تک بچھی گھاس دھوپ سے چمک رہی تھی۔۔ ٹھنڈی ہوا وقتاً فوقتاً چھُو کر گزرتی تو روح میں عجب تازگی سی چھوڑ جاتی۔۔شاہمیر کی نظر سامنے ہی لگے پودوں پہ گئی۔۔ان پودوں میں ایک چیز نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچی اور وہ تھا ایک اکلوتا گلاب کا پھول جوان پودوں میں سب سے منفرد اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔یہ اکلوتا گلاب کا پھول تھا جوان جھاڑی نما پودوں کے بیچ میں کھلا کھلا سا بے حد حسین لگ رہا تھا لیکن وہ ان سب پودوں کے درمیان چھپا ہوا تھا تبھی ٹھیک طرح نظر نہیں آرہا تھا۔۔پھر بے اختیار ہی اس کی نظر اپنے ساتھ بیٹھی گُلالئی پہ گئی۔۔

دھوپ کی تمازت سے تمتماتے چہرے، تیکھے نقوش اور بھرے بھرے عنابی لبوں کے ساتھ خود کو اچھی طرح کالی چادر میں چھپائے وہ اسے اس گُلاب جیسی ہی لگی تھی جو پودوں کی اوٹ میں چھپا

بیٹھا تھا۔۔اسے وہ گلاب کا پھول اور گُلالئی بالکل ایک جیسے لگے۔۔فرق بس اتنا تھا کہ وہ پھول کھلا ہوا تھا اور یہ پھول مرجھایا ہوا تھا۔۔کیا مرجھایا ہوا پھول کِھلے ہوئے پھول سے زیادہ خوبصورت ہو سکتا ہے؟؟شاید ہاں!!اس نے دل میں سوچا۔۔

"گُلالئی!!گُلاب کے پھول کی طرح دلکش۔۔!!"اس نے سرگوشی نما آواز میں کہا تو لالی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"آپ نے کچھ کہا؟"اس کے پوچھنے پہ اس نے نفی میں سر ہلایا پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس پھول کی طرف بڑھا۔۔اس کے پاس پہنچ کر اس نے جُھک کر اس پھول کو توڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس کے کانوں میں کسی کی آواز گونجی۔۔

"پھول ٹوٹیں تو مرجھا جاتا ہیں۔۔"وہ سر جھٹک کر مسکرا دیا۔۔

"میں اس پھول کو کبھی مرجھانے نہیں دوں گا۔۔"اس نے خود سے سرگوشی کر کے گویا عہد کیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر اس پھول کو توڑے لالی کی طرف پلٹا اور واپس آ کر بیٹھ گیا۔۔

لالی حیرت سے اس کے ہاتھ میں موجود پھول کو دیکھ رہی تھی اور شدید جھٹکا تو اسے تب لگا جب اس نے وہ پھول اس کی طرف بڑھایا۔۔

وہ دھوپ میں چمکتے اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے کسی جادو کے زیرِ اثر اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔۔

تم وہ پہلی لڑکی ہو

جس کو دیکھ کے

میری آنکھیں خوابوں سے بھر جاتی ہیں۔!!

پیار کی نیلی کرنیں

دل کے کمرے میں در آتی ہیں۔!!

تم وہ پہلی لڑکی ہو

جس سے دھوکا کھانے کو دل کرتا ہے

جس کو دیکھ کے

میرا یونہی مر جانے کو دل کرتا ہے۔!!

تم وہ پہلی لڑکی ہو

www.novelsclubb.com

جس کو دیکھ کے

دل کی خالی ٹہنی پر

پھول گلابی کھل جاتے ہیں

جس کو دیکھ کے

مجھ کو میری مرضی کے

سارے موسم مل جاتے ہیں

تم وہ پہلی لڑکی ہو

جس کو دیکھ کے

سیف الملوک جھیل پہ اتری پریاں

اپنے ہوش گنوا سکتی ہیں۔!!

جس کو دیکھ کے سوئی لہریں

یکدم موج میں آسکتی ہیں

www.novelsclubb.com

تم وہ پہلی لڑکی ہو

جس کو دیکھ کے

دھوپ کا ہر اک ٹکڑا

بادل ہو سکتا ہے۔!!

جس کو دیکھ کے

چاند کسی شب

پورا پاگل ہو سکتا ہے۔!!

تم وہ پہلی لڑکی ہو

جس کو دیکھ کے

ہر اک پیار کہانی سچی لگتی ہے۔۔!!

جس کو دیکھ کے

مجھ کو ساری دنیا اچھی لگتی ہے۔۔!!

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔۔یہ کیا؟؟"اس نے گھبرا کے اسے دیکھا۔۔

"گُلالئی!!کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟؟"وہ پھول ہنوز اس کی طرف بڑھائے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔لالی کو لگا جیسے اس نے غلط سنا ہو

"کک۔۔۔کیا؟کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟"اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔

"میرا نام شاہمیر علی خان ہے۔۔میں بزنس مین ہوں۔۔ماں باپ بچپن میں ہی ایک حادثے میں گزر گئے تھے۔۔ایک بہن ہے وہ شادی شدہ ہے۔۔لاہور میں رہتا ہوں۔۔اچھا خاصہ کما لیتا ہوں۔۔آپ کو پہلی بار ایک جھرنے کے پاس دیکھا تھا اور یقین کریں تب سے آپ سے دوبارہ ملنے کی دعائیں کر رہا تھا۔۔آپ بس اتنا جان لیں کہ میں ہمیشہ آپ کی ہر ضرورت کا خیال رکھوں گا۔۔آپ کو خوش رکھوں گا۔۔آپ کو ایسی زندگی دوں گا کہ دنیا رشک کرے گی۔۔ کبھی کوئی غم، کوئی تکلیف آپ کو چھو کے بھی نہیں گزرے گی۔۔میں آپ کو اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں۔۔وہ تمام تر خوشیاں دینا چاہتا ہوں جن کی آپ مستحق ہیں۔۔!"وہ ایک ہی سانس میں سب کہہ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

لالی خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔۔اس کی آنکھوں سے جھلکتی محبت اور عقیدت پر ایک پل کو یقین کرنے کا دل کیا لیکن دوسرے ہی پل اس نے دماغ کی سننے کی ٹھان لی اور دل کی فریادوں کو نظرانداز کر دیا۔۔

وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی چلنے لگی۔۔وہ بھی فوراً اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔۔

"گُلالئی میری بات تو سنیں۔۔!! میری نیت غلط نہیں ہے۔!"وہ اس کے پیچھے تیزی سے چلتا التجائیہ لہجے میں کہنے لگا۔۔

"میں آپ کے پیسے کل تک واپس کر دوں گی۔۔آپ کی بہت مہربانی ہو گی اگر مجھے کل تک کا وقت دے دیں۔۔"اس نے سرد لہجے میں بغیر اس کی طرف دیکھے کہا۔۔وہ دونوں مین روڈ پہ آ چکے تھے

"آپ کیا باتیں کر رہی ہیں؟؟ اچھا اگر آپ کو برا لگا تو میں معذرت خواہ ہوں۔۔"وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ تو جیسے کوئی بات سن ہی نہیں رہی تھی۔۔

"آپ کا بہت شکریہ اب تک کی مدد کے لیے۔۔!"وہ صرف اپنی ہی کہے جا رہی تھی۔۔

"میری بات تو سنیں! کہاں جا رہی ہیں آپ؟ آئیں میں آپ کو گھر چھوڑ دوں"

وہ ایک دم رُک کر اس کی طرف مڑی۔۔

"خدا کا واسطہ ہے مجھے گھر چھوڑنے کے بجائے میرا پیچھا چھوڑ دیں۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا آخر کیوں میں نے آپ پر یقین کیا؟ کیا چاہتے ہیں آپ اب مجھ سے؟ آپ بھی نکلے نا ویسے ہی۔۔ سب عام مردوں جیسے۔۔ آپ تو کہتے تھے کہ آپ ویسے نہیں ہے۔۔ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ میرا غلط فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے؟ جھوٹ تھا وہ سب؟ آپ سب مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔۔ گھٹیا اور موقع پرست۔۔ خدارا میرے پیچھے مت آئیں مجھے اس وقت خود سے نفرت محسوس ہو رہی۔۔ میں یا تو آپ کو کچھ کر دوں گی یا خود ہی خودکشی کر لوں گی۔۔" وہ ایک دم پھٹ پڑی اور پھر تو بس بولتی ہی چلی گئی۔۔ وہ مٹھیاں بھینچے خاموشی سے اس کی ساری باتیں سنتا رہا۔۔

لالی نے چند لمحے وہیں کھڑے گہرے گہرے سانس لیے پھر پلٹ کر تیز تیز قدم اٹھاتی چلی گئی۔۔

وہ چلی گئی تھی اور وہ وہیں خالی ہاتھ خالی نظروں سے کھڑا اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔۔ اور وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔۔ اس نے مٹھی کھولی تو گلاب کے پھول کی پتیاں بکھر چکی تھیں۔۔ وہ مر جاتا یا تو نہیں تھا لیکن بکھر ضرور گیا تھا۔۔ شاہمیر نے اس پھول کی پتیاں جیب میں رکھ لیں اور اداس نظروں سے اس راستے کو دیکھنے لگا جہاں سے وہ ابھی ابھی گزری تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"سر میرا انہیں خیال شاہمیر علی خان یہاں کسی سے ملاقات کے لیے آیا تھا۔۔شاید کسی نے غلط خبر دی تھی۔۔جب سے وہ یہاں آیا ہے ہم نے اس پر نظر رکھی ہے لیکن کوئی مشکوک حرکت نہیں۔۔"اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب اس نے اپنے سامنے موجود شیشے میں نظر آتا عکس دیکھا۔۔

"میر جاہ۔۔!!"اس کی زبان سے بے اختیار نکلا اور فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا۔۔

"آ۔۔آپ۔۔یہ۔۔یہاں؟؟"اس کا رنگ ایک دم ہی زرد پڑ گیا تھا اور ماتھے پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔۔

"انسان کو اگر ایک بات پیار سے سمجھائی جائے تو اسے سمجھ جانی چاہیے۔۔ہے نا باقر صاحب؟؟" وہ آرام سے ساتھ پڑے صوفوں میں سے ایک تھری سیٹر صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ایک بازو صوفے کی پشت پہ پھیلائے شان سے بیٹھ گیا۔۔اس وقت اس نے بلیک ٹرٹل نیک شرٹ کے نیچے بلیک جینز اور اوپر کیمل کلر کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔۔وہ کوئی مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

یہ بینگالئی سے ذرا فاصلے پہ موجود آبادی سے دور جنگل کی طرف ایک کوٹیج تھا جس میں موجود پانچ آدمیوں کو مارنے کے بعد وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔

"کیاہوا باقر صاحب؟ کس کی جاسوسی کرنے بھیجا ہے ظفر عالم نے آپ کو؟"اس کے استہزائیہ لہجے پہ باقر کا سانس خشک ہونے لگا۔۔

"غ۔۔غلط سمجھ رہے ہیں آپ۔۔میر جاہ!"اس نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔

"جانتے ہو باقر مجھے سخت بُرے لگتے ہیں وہ لوگ جو میرے معاملات میں دخل دیتے ہیں۔۔"اس نے برفیلے لہجے میں کہا۔۔ہلکی نیلی آنکھیں گویا جم سی گئی تھیں۔۔جیسے سمندر میں پانی جم گیا ہو۔۔ اسے اس کی آنکھوں سے شدید خوف آیا۔۔

"نن۔۔نہیں۔۔آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔ہمیں تو ظفر سر نے آپ۔۔آپ کی سیکیورٹی کے لیے۔۔بب۔۔بھیجا تھا۔۔"اس نے بودا سا بہانہ پیش کیا جس پہ وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔

"مجھے اتنی سیکیورٹی کی نہ ضرورت ہے نہ عادت

Meer Jaah is a one man army”

www.novelsclubb.com

اس نے ایک ابرو اچکا کے اسے دیکھا۔۔

"اب آپ کا کیا کیا جائے؟؟"

"مم۔۔مجھے۔۔مجھے معاف کر دیں میر جاہ۔۔میں میں آج سے آپ کے لیے کام کروں گا۔۔"وہ اس کے قدموں میں آ کر بیٹھ گیا اور منت کرنے لگا۔۔ویسے بھی اب مزید جھوٹ کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔

"امم ہمم!!آپ کسی کام کے نہیں ہیں باقر صاحب!!آپ نے ایک نہایت ہی مشکوک آدمی کو غیر مشکوک ثابت کر دیا۔۔آپ بالکل بے کار ہیں۔۔اور بے کار لوگوں کو جینے کا کوئی حق نہیں۔۔اگر آپ کسی کام کے نہیں ہیں تو آپ کو مر جانا چاہیئے۔۔ سمپل!!"اس نے رسانیت سے کہہ کے اپنے قدموں میں بیٹھے باقر کا سر بالوں سے پکڑ کے اونچا کیا اور پھر اپنے اوور کوٹ کی اندرونی جیب میں سے ایک تیز دھار چاقو نکال کے اس کی شہہ رگ پہ پھیر دیا۔۔خون فواروں کی صورت اس کی گردن سے نکل کر دبیز قالین میں جذب ہونے لگا۔۔وہ کافی دیر وہیں بیٹھا اسے دیکھتا رہا پھر مضبوط چال چلتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ دھاڑ کی آواز سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔اور تیز تیز سانس لیتی اپنے پلنگ پہ آ بیٹھی۔۔اس کے دروازہ کھولنے کی آواز پہ گل بھی نیند سے بیدار ہوئی اور مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھ کر بھاری ہوتی آواز سے بولی

"ووئے خور تم اتنا جلدی کیسے آگیا؟ ابھی تو پورے گیارہ بھی نئ بجے؟" اس نے سامنے لگی گھڑی پہ وقت دیکھ کے پوچھا۔۔ لیکن وہ آگے سے خاموش ہی بیٹھی رہی۔۔

"اےےے خور؟؟" اس نے ایک بار پھر ذرا اونچی آواز دی تو اس نے چِڑ کے اسے دیکھا۔۔

"سو جاؤ گلِ!!" اس نے بیزاری سے کہا تو وہ ویسے ہی کندھے اچکا کر دومنٹ کے اندر اندر دوبارہ سو گئی۔۔ اس نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور پھر کھڑکی سے باہر نظر آتے منظر پہ نظریں جمائے بیٹھ گئی۔۔

" صحیح کہہ رہی تھی گلِ!! اتنی جلدی کسی پہ بھی اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔۔ میں ہی پاگل ہوں۔۔ میرا ہی دماغ خراب ہے جو اس گھٹیا آدمی پہ یقین کر لیا۔۔ کیا سمجھتا ہے وہ؟ چند پیسوں کے عِوض مجھے اپنا غلام بنا لے گا؟؟ جو چاہے گا میں وہی کروں گی؟ بہت بڑی غلط فہمی ہے اس کی۔۔ اس کے سارے پیسے منہ پہ ماروں گی اس کے۔۔ میں نے تھوڑی کہا تھا کہ مجھ پہ احسان کرے۔۔ خودی فرشتہ بننے کا شوق تھا لیکن کوئی انسان فرشتہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہو ہی نہیں سکتا؟ سارے پیسے اس کے منہ پہ ماروں گی۔۔ آج کے آج۔۔" وہ شدید اشتعال میں بیٹھی خود سے باتیں کرنے لگی۔۔ وہ جلد از جلد شاہمیر کے پیسے واپس لوٹانا چاہتی تھی لیکن کیسے؟؟ اچانک اس کے دماغ میں ایک نام آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"دلاور!!"اس نے خود سے سرگوشی کی۔۔ہاں دلاور ہی تھا جو اس وقت اس کی مدد کر سکتا تھا۔۔ وہ واحد شخص تھا جو اس کی مدد کر سکتا تھا بغیر اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھائے۔۔اس وقت وہ شدید جذباتی ہوئی بیٹھی تھی۔۔اسی لیے بغیر سوچے سمجھے اس نے فوراً بیگ میں سے فون نکال کر دلاور کو کال ملائی۔۔

علی شیر خان اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے جب فون بجنے کی آواز پہ انہوں نے ارد گرد دیکھا۔۔ان کے ساتھ ہی ٹیبل پہ دلاور کا فون پڑا بج رہا تھا۔۔پہلے انہوں نے سوچا کہ فون خود ہی بج بج کے بند ہو جائے گا لیکن سامنے والا بھی شاید ہار ماننے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔چھٹی بیل پہ شاز مینے کی ہمت جواب دے گئی جو علی شیر کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔

"کس کی کال ہے بابا؟"اس نے علی شیر سے پوچھا تو انہوں نے ناسمجھی سے سر ہلایا۔۔

"پتا نہیں۔۔یہ دلاور کا فون ہے۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے اسے بلایا تھا۔شاید فون یہیں بھول گیا۔۔جاؤ ذرا دلاور کو یہ فون دے آؤ۔!"انہوں نے اخبار پہ نظریں جمائے کہا۔۔

"اوہو بابا آپ ہی اٹھا لیں نا۔۔ویسے بھی آپ کی اور دلاور بھائی کی آواز بالکل ایک جیسی ہی ہے۔۔ اب کہاں میں انہیں پوری حویلی میں ڈھونڈتی پھروں؟؟"اس نے اپنے تئیں بہترین حل پیش کیا۔۔

"نہیں بیٹا۔۔ہو سکتا ہے کوئی ضروری کال ہو۔۔ایک کام کرو دلاور کو یہیں بلا لاؤ۔۔میں نے کل کے جرگے کے بارے میں بھی بات کرنی ہے۔۔جاؤ شاباش!!"وہ ان کی بات پہ منہ بناتی اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

فون ابھی تک بج رہا تھا۔۔آخر علی شیر نے تنگ آکر فون اٹھا کر دیکھا تو اس پہ گُلالئی لکھا آرہا تھا۔۔

"گُلالئی!!نام تو سنا سنا لگ رہا ہے۔۔"انہوں نے ذہن پہ زور ڈالا تو اچانک انہیں یاد آیا۔۔یہ تو شاید وہی ٹیوشن ٹیچر ہے جو یہاں آتی تھی۔۔انہوں نے دل میں سوچا اور فون اٹھا لیا۔۔

"اسلام علیکم دلاور صاحب!!"دوسری طرف سے گُلالئی کی آواز گونجی جسے وہ فوراً پہچان گئے۔۔

"وعلیکم سلام!!"ایک تو ان کی آواز پہلے ہی ہو بہو دلاور جیسی تھی اوپر سے انہوں نے مزید اس کے جیسا لہجہ بنا لیا۔۔لالی کو ذرا بھی شک نہ ہوا کہ یہ دلاور نہیں ہے۔۔

"وہ دراصل۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا بات کہاں سے شروع کروں؟"اس نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے؟"وہ بہت نپے تُلے انداز میں بات کر رہے تھے جو لالی نے بھی محسوس کیا تھا۔۔

"وہ۔۔مجھے۔۔میرے۔۔ابّو کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔وہ ہسپتال میں ایڈمٹ ہیں۔"

"تو؟"

لالی نے حیرت سے فون کی سکرین کو دیکھا۔۔یہ انداز دلاور کا تو نہیں تھا۔۔

"وہ۔۔مجھے۔۔پیسوں کی ضرورت تھی۔۔کچھ۔۔اگر ہو سکے تو آپ مجھے ادھار کے طور پہ دے دیں۔۔میں تنخواہ ملتے ہی آپ کو واپس کر دوں گی۔۔"اس نے اٹک اٹک کے بات مکمل کی۔۔

اس کی بات پہ دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔۔لالی انتظار کرنے لگی کے شاید اب وہ کچھ کہے گا۔۔اسے تسلی دے گا۔۔اسے کہے گا کہ گُلالئی آپ بالکل فکر نہ کریں میں ہوں نا آپ کے سب مسلوں کا حل نکالنے کے لیے۔۔اسے اپنے ہونے کا احساس دلائے گا۔۔ لیکن اس نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا بلکہ وہ تو صرف خاموش تھا۔۔لالی کو لگا کہ کال کٹ گئی ہے جب اچانک فون سے سرد آواز ابھری

"تو تمہیں پیسے چاہئیں؟"کتنا اجنبی سا لہجہ تھا۔۔آخر وہ ایسا کیوں کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ج۔۔جی!!"اس کی لڑکھڑاتی آواز پہ دوسری طرف گہرا سانس لیا گیا۔۔

علی شیر خان سمجھ گئے تھے کہ دلاور شاید نہیں یقیناً گُلالئی کو پسند کرتا ہے۔۔وہ ان کا بیٹا تھا۔۔وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھے۔۔گُلالئی کے لیے پسندیدگی تو وہ کئی بار اس کی آنکھوں میں دیکھ چکے تھے لیکن آج ان کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔۔ نہیں!!وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتے

تھے۔۔جو غلطی انہوں نے کی وہی دلاور کو دوہرانے نہیں دے سکتے تھے۔۔وہ جانتے تھے کہ ان کی اگلی باتوں سے گُلالئی کو تو تکلیف ہو گی ہی اور دلاور کو پتا چلے گا تو اسے بھی شدید دکھ ہو گا لیکن وہ اسے پوری زندگی کی اذیت سے بچانا چاہتے تھے۔۔

"میں تمہیں بہت اچھی لڑکی سمجھتا تھا گلالئی لیکن آج مجھے اندازہ ہوا کہ میری سوچ کتنی غلط تھی۔۔"اس کی بات پہ لالی کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔وہ کیا کہہ رہا تھا؟؟اسے سمجھ ہی نہ آسکا۔۔

"سب حویلی والے کہتے تھے کہ تم جیسی لڑکیاں صرف پیسے کے پیچھے ہوتی ہو لیکن میں نے کبھی یقین نہیں کیا۔۔مگر آج مجھے لگ رہا ہے وہ صحیح کہتے تھے۔۔تمہیں کیا لگتا ہے یہ باپ کی بیماری کا جھوٹا ڈرامہ کرو گی اور میں بیوقوفوں کی طرح تم پہ پیسے لٹانا شروع کردوں گا۔۔غلط فہمی ہے تمہاری۔۔جتنا تم نے مجھے لوٹنا تھا لوٹ لیا۔۔آج کے بعد مجھے کال کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔تم جیسی لڑکی سے بات کرنا بھی میں اپنی توہین سمجھتا ہوں۔۔"شعلے برساتے لہجے میں کہہ کے دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا۔۔لیکن وہ جانے کتنی ہی دیر اس کے الفاظ میں الجھی گُم سُم سی فون کان سے لگائے ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔کیا اسے ہی سننے میں غلطی ہوئی تھی یا وہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں تھا؟یہ دلاور تو نہیں ہو سکتا تھا۔۔یہ اس کا لہجہ تو نہیں تھا۔۔اس کا انداز تو

نہیں تھا۔۔یہ وہ دلاور تو نہیں تھا جو اس سے محبت کے دعوے کیا کرتا تھا۔۔کیا یہی تھی اس کی محبت؟ محبت اتنی جلدی تو ختم نہیں ہوتی۔۔یا پھر شاید اسے کبھی اس سے محبت تھی ہی نہیں۔۔سب دکھاوا تھا۔۔سب دھوکا تھا۔۔مشکل وقت میں کوئی کام نہیں آتا۔۔کسی کو کسی کا احساس نہیں ہوتا۔۔اسے اپنا دماغ سُن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔دماغ میں دلاور کی کہی باتیں گونجنے لگیں۔۔

"آپ اپنی ساری پریشانیاں میرے سر ڈال دیں اور بے فکر ہو جائیں۔۔میں کبھی آپ کا سر جھکنے نہیں دوں گا۔۔" دلاور کی آواز اس کے کانوں میں گونجی

"میں آپ سے محبت کرتا ہوں گُلالئی۔۔" اس کا نرم لہجہ سنائی دیا۔۔

"میں خود کو تو قربان کر سکتا ہوں مگر اپنی محبت کو کبھی نہیں۔۔" دلاور کا مسکراتا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔۔

"میں تمہیں بہت اچھی لڑکی سمجھتا تھا گُلالئی لیکن آج مجھے اندازہ ہوا کہ میری سوچ کتنی غلط تھی۔۔" اچانک نرم لہجے کی جگہ تیز کٹیلے لہجے نے لے لی۔۔

"سب حویلی والے کہتے تھے کہ تم جیسی لڑکیاں صرف پیسے کے پیچھے ہوتی ہو لیکن میں نے کبھی یقین نہیں کیا۔۔" ایک آنسو اس کی آنکھ سے گر کر بے مول ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"تم جیسی لڑکی سے بات کرنا بھی میں اپنی توہین سمجھتا ہوں۔۔"اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔

"آپ بس اتنا جان لیں کہ میں ہمیشہ آپ کی ہر ضرورت کا خیال رکھوں گا۔۔آپ کو خوش رکھوں گا۔۔آپ کو ایسی زندگی دوں گا کہ دنیا رشک کرے گی۔۔میں آپ کو اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں۔۔"دلاور کی جگہ ایک اجنبی لہجے نے لے لی تھی۔۔

"میرا نام شاہمیر علی خان ہے۔۔"اس نے اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں اور گہرا سانس لیا۔۔

"تو یہ تھی میری قسمت۔!!"اس نے خود سے سرگوشی کی اور سر ہاتھوں میں گرا کر خاموشی سے رونے لگی۔۔

وہ لان میں بیٹھا ڈھلتے ہوئے سورج کو دیکھ رہا تھا۔۔یہ بارش کے بعد کا منظر تھا۔۔لان میں موجود درختوں کے پتوں پہ ابھی بھی بارش کے قطرے موجود تھے۔۔ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس ہلکی گیلی بھی تھی۔۔سرمئی شام میں دور سرسبز پہاڑوں میں ڈھلتے سورج نے ہلکی سی نارنجی آمیزش بھی کر رکھی تھی۔۔چائے کے کپ سے اڑتی بھاپ اس کی سوچوں کی طرح ہوا میں تحلیل ہو رہی تھی۔۔موسم جتنا خوبصورت تھا سردی کی شدت اتنی ہی بڑھ گئی تھی لیکن وہ اس وقت بغیر کسی گرم کپڑے کے وائٹ پینٹ پہ ڈارک بلو شرٹ کے بازو فولڈ کیے سگریٹ کے گہرے کش لگاتا کسی کے

خیالوں میں گم تھا۔۔یہ گھر ایک زمانے میں علی شیر خان کا ہوا کرتا تھا لیکن اب وہ شاہمیر کی ملکیت تھا۔۔فون کی تیز گھنٹی سے وہ اپنی سوچوں سے باہر آیا۔۔

اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو اس پہ احیان کا نام جگمگا رہا تھا۔۔اس نے فون اٹھا لیا۔۔

"زندہ تو ہو نا سالے صاحب؟؟"اس کی ہشاش بشاش آواز پہ شاہمیر نے گہرا سانس لیا۔۔

"نہیں"

"اچھا؟؟لیکن جہاں تک میرا علم ہے زندہ نہ ہونے کے لیے مرنا ضروری ہوتا ہے۔۔"اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔

"لوگ باہر سے زندہ رہتے ہیں۔۔اندر سے مر جاتے ہیں۔۔"اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تو احیان کو کچھ کھٹکا۔۔

"کیا ہوا ہے شاہمیر؟؟"

www.novelsclubb.com

"محبت ہو گئی ہے ڈاکٹر صاحب!!"اس نے گویا اس کی سماعتوں پر بم پھوڑا۔۔کچھ دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر فون میں سے احیان کا فلک شگاف قہقہہ سنائی دیا۔۔

"محبت؟؟ تمہیں؟؟"

"میں مذاق نہیں کر رہا!!"اس کی سنجیدہ آواز پہ احیان بھی سنجیدہ ہوا۔۔

"سچ کہہ رہے ہو؟؟"اس نے تصدیق چاہی۔۔

"ہمم!"

"کون ہے؟؟"

"لڑکی ہے۔۔"شاہمیر نے لاپرواہی سے کہا۔۔

"اچھا؟ مجھے لگا چڑیل ہے جس کا سایہ پڑ گیا تم جیسے جن پر۔۔"

"نہیں یار وہ تو پری ہے جس پر سایہ پڑ گیا ہے مجھ جیسے جن کا۔۔!!"گُلالئی کا سراپہ اس کی نظروں کے سامنے آیا تو وہ مسکرا دیا۔۔

"واہ یار!! کیا بات ہے۔۔ تو بھی ایسی باتیں کر سکتا ہے۔۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا۔۔"اسے واقعی حیرت ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

"محبت سب کروا لیتی ہے۔۔"

"محبت خوار بھی بڑا کراتی ہے۔۔"اس نے بتانا ضروری سمجھا۔۔

"وہ محبت ہی کیا جو آسانی سے مل جائے۔۔"وہ خود بھی اپنی باتوں پہ حیران ہو رہا تھا۔

"میں تو کہتا ہوں وہ محبت ہی کیا جس کے پیچھے ذلیل ہونا پڑے۔۔" حالانکہ سب سے زیادہ ذلیل تو وہ خود ہوا تھا ناز کے پیچھے۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

"میرا دل گواہی دیتا ہے احیان۔۔اس لڑکی کی محبت مجھے زلیل نہیں سُرخرو کروائے گی۔۔"اس نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔

"لیکن اسے تو دنیا بھر میں رسوا کروادے گی نا!!"احیان نے اسے کچھ یاد دلانا چاہا تو وہ بھی اس کی بات پہ کچھ دیر خاموش ہو گیا۔۔

"تو پھر یوں سمجھ لو کہ یہ رسوائی اس کے مقدر میں لکھی ہے۔۔"اس کا لہجہ کسی بھی احساس سے عاری تھا۔۔

"شریف لڑکیاں ہمیشہ عزت کو محبت پہ ترجیح دیتی ہیں۔۔!"اس نے باور کرانا چاہا۔۔

"میں بھی اسے عزت ہی بنانا چاہتا ہوں احیان۔!اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"اس کا انداز دو ٹوک تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا خیال ہے وہ خوش رہے گی تمہارے ساتھ ؟"

"میں اسے خوش رکھوں گا۔۔ویسے بھی اس کی زندگی میں بہت سی مشکلات ہیں۔۔میں ایک بار انہیں حل کرنا چاہتا ہوں۔۔اس کے بعد اس کی مرضی وہ میرے ساتھ رہنا چاہے یا نا چاہے۔۔ میں کبھی اس پہ زبردستی نہیں کروں گا لیکن ہار نہیں مانوں گا۔۔اسے مناؤں گا ضرور۔۔وہ مان جائے گی۔۔مجھے پتا ہے۔۔"

"میں خوش ہوں تمہارے لیے یار لیکن بس ایسا کچھ مت کرنا کہ پچھتانا پڑے۔۔"

"پچھتا ہی تو رہا ہوں۔۔"وہ کچھ افسردہ ہوا۔۔

"تو پھر کب کھا رہے ہو شادی کا لڈّو؟؟"اسے فوراً ہی اس کی شادی کی فکر پڑ گئی۔۔

"جلد ہی ڈاکٹر صاحب۔۔"اس کا موڈ پہلے سے کچھ بہتر ہو گیا تھا۔۔وہ گُلالئ کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔یہ پہلی لڑکی تھی جسے دیکھ کر اس کے دل میں جینے کی خواہش پیدا ہوئی تھی۔۔اب پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔آج تک اس نے زندگی گزاری تھی۔۔ اب وہ زندگی جینا چاہتا تھا۔۔لیکن صرف اور صرف اپنی محبت کے ساتھ۔۔

"تمہاری بہن یاد کر رہی ہے تمہیں۔۔تم نے اپنا وعدہ توڑ دیا اب وہ تمہیں کنفرم دھوکے باز اور مجھے تمہارا چمچا ڈکلئیر کر چکی ہے۔۔"اس نے جلے ہوئے انداز میں کہا تو شاہمیر ہنس دیا۔۔

"بہن کو بتادو کہ اس کے لیے بھابھی لا رہا ہوں۔۔ تبھی وعدہ توڑنا پڑا۔۔ ویسے وہ خوش تو ہے نا؟؟"
اسے فوراً آناز کی فکر لاحق ہوئی۔۔ اپنی الجھنوں میں وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسے نظر انداز کر گیا تھا۔۔

"یہ پوچھو کہ میں ٹھیک ہوں یا نہیں۔۔ تمہاری بہن کو میں نے عنقریب پاگل خانے چھوڑ آنا ہے۔۔ ہر وقت مجھے تنگ کرتی رہتی ہے۔۔ مت پوچھو ان چند دنوں میں اس نے مجھے ڈاکٹر سے مریض بنا دیا ہے۔۔" اس نے بیچارگی سے کہا تو وہ اس کی بات پہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔

"میری بہن کا خیال رکھنا ڈاکٹر ورنہ اپنا انجام تم خود ہی سوچ سکتے ہو۔۔ اسے کوئی تکلیف ہوئی تو تمہیں تمہارے ہی ہاسپٹل پہنچا دوں گا۔۔" اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔

"ہاں بھائی ایک تم اور ایک تمہاری بہن۔۔" وہ بڑبڑایا۔۔

"اچھا اب فون بند کرو۔۔ وقت ضائع کر دیا میرا۔۔"

"اچھا سنو!!" وہ فون کاٹتے کاٹتے رک گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"میر جاہ کیسا ہے؟" وہ اسے چڑانے کو بولا اور وہ واقعی چڑ بھی گیا تھا۔۔

"آئندہ یہ بکواس مت کرنا۔۔ اب رکھو فون۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔ اپنا اور بھابی کا خیال رکھنا۔۔" اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔

"میر جاہ!! آخر یہ نام کب مجھ سے الگ ہو گا؟؟" وہ گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا بھاپ اڑاتے چائے کے کپ اور اپنی سوچوں کو پیچھے چھوڑ کر اندر چلا گیا۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ آج پھر سمندر کے بیچ و بیچ موجود تھا۔۔ کالے سیاہ بادلوں سے ڈھکے آسمان کے نیچے دُور تک پھیلے سرمئی رنگ کے سمندر میں وہ اکیلا تھا۔۔ پانی ہمیشہ کی طرح ہڈیوں کو جما دینے کی حد تک برفیلا تھا۔۔ دور دور تک پانی کے علاوہ کسی چیز کا نام و نشان تک نہ تھا۔۔ وہی آواز کانوں میں گونج رہی تھی جو برسوں سے اس کا پیچھا کر رہی تھی۔۔

"میر!! میر!! کہاں ہو تم؟؟ میر مجھے معاف کر دو واپس آجاؤ میری جان!! میر!!" اونچی آواز میں رونے کے ساتھ ساتھ کسی عورت کی تکلیف دہ آواز اس کے چاروں اطراف سے سنائی دے رہی تھی۔۔ اس کے حواس صلب ہونے لگے۔۔ اچانک ایک لہر اس کے اوپر سے گزری اور وہ غوطہ لگا کر بمشکل سانس لینے کو باہر نکلا۔۔ وہ مستقل ہاتھ پیر مار کر باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ آہستہ آہستہ سمندر کی گہرائی میں جاتا جا رہا تھا۔۔ مختلف منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگے۔۔

"کبھی کسی کو تکلیف مت پہنچانا میر!!ہمیشہ دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا۔۔"کسی کی دھندلی سی تصویر دکھائی دی اور ساتھ ہی اسی عورت کی نرم آواز بھی اس کے کانوں میں گونجی۔۔

"اس کا نام میں میر رکھوں گا۔۔!!میر جاہ!!"اچانک ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔۔

"یہ میرا شہزادہ ہے۔۔میرے پہاڑوں کا شہزادہ!"وہی نرم سی آواز۔۔

"یہ میرا وزیر بنے گا۔۔!!میرے سمندر کا شہزادہ بنے گا۔۔"نرم آواز کی جگہ کسی اجنبی لہجے نے لے لی۔۔

"ہمیشہ دوسروں پہ رحم کرنا میر۔۔"

"تم میرے شیر ہو میر جاہ!!اور شیر کسی پر رحم نہیں کرتے۔۔"

"مشہور بزنس مین میر جاہ پر چھے لوگوں کو بے رحمی سے قتل کرنے کا مقدمہ سامنے آگیا۔۔"

"میرا شہزادہ کسی کو تکلیف نہیں پہنچائے گا۔۔"

"میر جاہ کی فیکٹری سے پندرہ لاشیں برآمد ہوئیں۔۔"

"تم میرے شہزادے ہو۔۔"

"ماما میں بابا کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔"

"تم میرے شیر ہو۔۔"

"کوئی بھی ثبوت نہ ملنے کی بنیاد پر میر جاہ کو رہا کر دیا گیا ہے۔۔"

مختلف آوازیں آپس میں گڈمڈ ہونے لگیں۔۔وہ سمندر کی گہرائی میں اتر چکا تھا۔۔اس کا سانس بند ہونے لگا۔۔دماغ مفلوج ہو چکا تھا اور آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں۔۔

اچانک وہ گہرا سانس کھینچ کر اٹھ بیٹھا۔۔وہ پوری طرح پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔۔اس کا سانس دھونکنی کی طرح تیز چل رہا تھا اور دل تو بس پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا۔۔وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔جب سانس کچھ بحال ہوا تو اس نے ارد گرد دیکھ کر تسلی کرنی چاہی کہ وہ سمندر میں نہیں اپنے کمرے میں ہے۔۔اس وقت وہ اپنے بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔ہیٹر کی گرمائش سے کمرے کا ماحول پُر سکون تھا لیکن اس کی بے چینی میں سو گنا اضافہ ہو چکا تھا۔۔اسے ہمیشہ پانی ڈرایا کرتا تھا مگر آج اسے کسی اور چیز نے بھی خوفزدہ کیا تھا۔۔وہ آوازیں۔۔!!وہ آوازیں جنھوں نے بیس سالوں میں ایک پل کو بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔۔جنہیں وہ ہمیشہ نظر انداز کر دیا کرتا تھا مگر آج وہ ایک بھیانک خواب کی صورت اس کے سامنے تھیں۔۔وہ اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ کر سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا۔۔

اسے گھر سے باہر نکلے دو دن ہو چکے تھے۔۔اس دن کے بعد نہ وہ ہاسپتال گئی تھی اور نہ ہی شاہمیر نے اس سے رابطے کی کوشش کی تھی۔۔ گلِ کو اس نے ساری بات بتادی تھی لیکن اسے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی تھی بلکہ اس کا کہنا تھا کہ وہ تو پہلے سے ہی جانتی تھی کہ ایسا کچھ ہو گا کیونکہ کوئی بھی کسی کی مدد مفت میں نہیں کرتا۔۔اس سے بھی زیادہ جھٹکا تو اسے اس کی اگلی بات پہ لگا تھا کہ اسے اس کا پرپوزل اکسیپٹ کر لینا چاہیے۔۔وہ چِڑ کر مزید بحث کیے بغیر سو گئی تھی لیکن اس کی باتیں ابھی تک اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔۔

وہ پلنگ پر بیٹھی کھڑکی سے باہر جھانکتے اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔۔دو دن سے اس نے سمندر خان کی خیریت بھی نہیں پوچھی تھی لیکن پتا نہیں کیوں اس کے دل کو یقین تھا کہ شاہمیر ابھی بھی وہیں ہو گا اور اس کا خیال بھی رکھ رہا ہو گا۔۔بہت عجیب سی بات تھی لیکن پھر بھی جانے کیوں اسے یقین تھا۔۔

اس کی سوچوں کا ارتکاز گلِ کی آواز پہ ٹوٹا

"او بی بی خدا کا واسطہ اپنے مراقبے سے نکل آؤ اور جا کے اپنے لاوارث ابّا کا پتا کر آؤ۔۔پتا نہیں کس آدمی کے سر پہ چھوڑ آئی ہو۔۔اگر اس نے والد صاحب کی کڈنی شڈنی نکال لی تو۔۔"اس نے کمر پہ دونوں ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔۔لالی نے بیزاری سے اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟؟ وہ کیوں کڈنی نکالے گا؟"

"او بہن!! بیچنے کے لیے اور کیوں۔۔اور اس سے کہوا گر نکالنی بھی ہو تو پیسے آدھے کرے تا کہ ابّا ہمارے بھی کسی کام آئے۔۔"اس کے آنکھیں گھما کر کہنے پہ لالی بس سر پیٹ کے رہ گئی۔۔

"تمہارا نا دماغ خراب ہے گلِ!"

"اس سے پہلے کہ ہمارا ابّا بھی خراب ہو جائے جاؤ خور جا کے اس کا اتا پتا کراؤ سگا باپ ہی ہے ہمارا۔۔ جلدی چلی جاؤ کچھ دیر میں مورے بھی اٹھ جائے گی۔۔"اس نے اب کے کچھ سنجیدگی سے کہا تو لالی نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔

"جانے ہی والی تھی۔۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی اٹھی اور چادر لپیٹ کے بیگ کندھے پہ ڈالتی باہر نکل گئی۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ اپنی چادر کا پلوّ مضبوطی سے پکڑے تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری عبور کر رہی تھی جب اسے سمندر خان کے کمرے کے سامنے ہی لگے بینچ پہ شاہمیر بیٹھا نظر آیا۔۔وہ اسے دیکھ کر فوراً اٹھا۔۔

"گُلالئی۔۔!!"اسے دیکھتے ہی اس کی آنکھیں جیسے چمک اٹھی تھیں۔۔

وہ اسے نظرانداز کرتی کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی لیکن کمرہ بالکل خالی تھا۔۔وہ بھی اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔۔

"ابّو کہاں ہیں؟؟"اس نے سرد لہجے میں پوچھتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"ان کی طبیعت خراب ہوگئی تھی۔۔ڈاکٹرز انہیں ایمرجنسی میں لے گئے ہیں۔۔اور۔۔"وہ اس کی پوری بات سنے بغیر اس کے ساتھ سے گزرتی تیزی سے کمرے سے باہر نکلی اور تقریباً بھاگتی ہوئی ایمرجنسی کی طرف بڑھی۔۔وہ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے آنے لگا۔۔

وہاں پر پہنچ کر اس نے دروازے پہ لگے چھوٹے سے شیشے سے اندر جھانکا تو سمندر خان کے کپڑوں پر جگہ جگہ خون کے نشان تھے اور اس وقت اسے نیبولائزر پہ رکھا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ایک قدم پیچھے ہوتی بے یقینی سے اندر دیکھ رہی تھی جب وہ شاہمیر سے ٹکرائی۔۔اس نے پلٹ کر پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"یہ۔۔۔یہ؟؟"

"آپ کے والد کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔انہیں خون کی الٹی آئی تھی اور سانس بند ہو رہا تھا۔۔گُلالئی آپ پریشان نہ ہوں۔۔ہم آپ کے والد کا بہترین علاج کروائیں گے۔۔وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔"وہ اس کا رنگ پیلا پڑتا دیکھ کر فوراً بولا۔۔

"لیکن۔۔انہیں۔۔انہیں ہوا کیا ہے؟؟"اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟؟

"گُلالئی۔۔آپ کے والد کو لنگ کینسر ہے۔۔"اس کے اتنا کہنے کی دیر تھی لالی کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔وہ لڑکھڑا کے گرنے لگی تو شاہمیر نے فوراً اسے کندھوں سے تھام کر سامنے لگے بینچ پہ بٹھایا۔۔وہ خود اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔۔

"گُلالئی کیا ہو گیا ہے۔۔ہمت کریں۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔میں کہہ رہا ہوں نا؟؟"اس نے اسے سمجھانا چاہا تو اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔اسی وقت اندر سے ڈاکٹر باہر نکلا اور انہیں اپنے ساتھ آنے کا کہا۔۔

www.novelsclubb.com

شاہمیر نے لالی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور اپنے ساتھ لگائے اسے لے کر ڈاکٹر کے روم تک پہنچا ورنہ اس میں تو چلنے کی سکت بھی نہیں تھی۔۔وہ دونوں ڈاکٹر کے سامنے والی دو کرسیوں پر بیٹھ گئے۔۔

"توآپ پیشنٹ کی بیٹی ہیں؟؟"ڈاکٹر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"جج۔۔جی۔۔"اس نے بمشکل بولا۔۔

"مسز شاہمیر! آپ کے ہزبینڈ سے پہلے میری تفصیل سے بات ہو چکی ہے لیکن آپ کیونکہ ان کی بیٹی ہیں اس لیے آپ سے بات کرنی بھی ضروری تھی۔۔"

اس نے خالی خالی نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا۔۔اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ اس کی تصحیح کر سکتی کہ شاہمیر اس کا شوہر نہیں ہے۔۔شاہمیر نے چور نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔پتا نہیں کیوں ڈاکٹر کے پوچھنے پہ وہ بے اختیار ہی یہ جھوٹ بول گیا تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے۔۔

"آپ کے والد کو لنگ کینسر ہے۔۔اور اس کی وجہ سے ان کے لنگ کا کافی حصہ ڈیمیج ہو چکا ہے۔۔ ہمیں جلد از جلد ان کی سرجری کرنی ہوگی۔۔ورنہ کینسر پھیل بھی سکتا ہے۔۔یا تو آپ انہیں کسی بڑے شہر کے ہسپتال لے جائیں یا اس سرجری کے لیے ہمیں ڈاکٹرز بلوانے پڑیں گے لیکن اس میں لاکھوں کا خرچ ہو جائے گا۔۔کیونکہ یہ ایک میجر سرجری ہے اور اس میں رسک بھی بہت ہے۔۔آپ کو کچھ پیپرز پہ سائن کرنے ہوں گے اور آپ نے ریسیپشن پہ پیمنٹ کروا دی تھی؟۔۔"وہ آخری بات شاہمیر سے کر کے ان دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"جی ڈاکٹر صاحب پیمنٹ کلئیر ہے۔۔اور جہاں تک سرجری کی بات ہے تو آپ یہیں ڈاکٹرز کو بلوا لیں۔۔دوسرے شہر جانا ہمارے لیے پرابلم ہو جائے گی۔۔آپ بہترین ڈاکٹرز کو بلوائیں اور جو بھی ضروری ہو وہ کریں۔۔" وہ سنجیدہ لہجے میں کہہ کر لالی کو دیکھنے لگا جو گُم سُم سی بیٹھی تھی۔۔

"جی شاہمیر صاحب آپ بے فکر رہیں۔۔" وہ پیشہ ورانہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا نرس کے بلانے پر ایکسکیوز کرتا باہر چلا گیا۔۔وہ بھی اسے سہارا دے کر باہر بنے بینچ تک لا یا۔۔

وہ چُپ چاپ کسی روبوٹ کی طرح بیٹھ گئی۔۔

"شاہمیر!!"اس کے بلانے پہ اس نے چونک کے اسے دیکھا۔۔

"بابا ٹھیک تو جائیں گے نا؟؟"اس نے امید بھری نظروں سے دیکھا تو شاہمیر کا دل ڈوب کے ابھرا۔۔

"بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔۔میں ہوں نا آپ کے ساتھ۔۔ہم ان کا بہترین علاج کروائیں گے۔۔!!"اس نے ہلکا سا مسکرا کر تسلی دی۔۔ماسک میں سے اس کی مسکراہٹ تو نظر نہیں آئی تھی البتہ مسکراتی آنکھوں سے لالی کو تسلی ہوئی تھی۔۔جانے کیوں اس کے تسلی کے دو بول ہی اس کے دل کو پُر سکون کرنے کے لیے کافی تھے۔۔

"کب ہو گی سرجری؟"اب وہ کچھ بہتر تھی۔۔

"کل رات تک۔۔"وہ اس کے ساتھ ہی بینچ پہ تھوڑا فاصلہ قائم کر کے بیٹھ گیا۔۔

"پیمنٹ؟"اس نے جیسے خود سے سرگوشی کی۔۔

"کر دی ہے۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔۔

لالی نے کچھ شرمندہ ہو کر اسے دیکھا۔۔وہ اسے کتنا غلط سمجھ رہی تھی۔۔ان دو دنوں میں اس نے اسے کتنی ہی بار کوسا تھا اور ایک وہ تھا جو اس کے انکار کے باوجود اس کی مدد کر رہا تھا۔۔واقعی اگر اس نے اس پر اعتبار کیا تھا تو غلط نہیں کیا تھا۔۔

"میں شرمندہ ہوں۔۔"لالی نے آہستگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"میں بھی شرمندہ ہوں۔۔"وہ سفید چمکتے فرش پہ نظریں جمائے اپنے جوگر سے اس پہ دائرے بنا رہا تھا۔۔

"آپ کیوں؟؟"وہ ابھی تک اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"کیونکہ میری وجہ سے آپ کو شرمندہ ہونا پڑا۔۔"اس نے گردن موڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔شہد رنگ آنکھوں میں تحریر کہانی اسے ہمیشہ جکڑ لیتی تھی۔۔اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

"میں غلط نہیں ہوتا گُلالئی۔۔بس میں صحیح نہیں لگتا۔۔"اس نے کچھ الجھے سے لہجے میں کہا۔۔وہ خاموشی سے اس کی آنکھوں کے سحر میں جکڑی بیٹھی رہی۔۔

"لوگ مجھے سمجھنے میں ہمیشہ غلطی کرتے ہیں۔۔شاید میرا ہی طریقہ غلط ہوتا ہے لیکن میری نیت کبھی غلط نہیں ہوتی۔۔آپ سے محبت تھی، ہے اور تا قیامت رہے گی اس بات پہ میں قائم ہوں۔۔ آپ نے مجھے غلط سمجھا اس میں کوئی غلط بات نہیں۔۔کوئی بھی ہوتا وہ ایسا ہی کرتا۔۔آپ شرمندہ نہ ہوں۔۔میری وجہ سے تو بالکل بھی نہ ہوں۔۔اگر آپ کو وقت چاہیئے تو بے شک لے لیں۔۔ سوچیں۔۔ سمجھیں۔۔پھر فیصلہ سنائیں۔۔میں پیچھے ہٹ جاؤں گا۔۔زبردستی نہیں کروں گا۔۔ لیکن ایک بات تو طے ہے کہ مرتے دم تک آپ کی حفاظت میرا فرض ہے۔۔اس سے میں کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔چاہے آپ میری محبت قبول کریں یا نہ کریں۔۔"وہ گھمبیر آواز کے ساتھ نرم لہجے میں اس کے گرد حصار باندھ رہا تھا اور وہ واقعی اس کی باتوں پہ یقین کرتی جا رہی تھی۔۔

"آپ ایک بار مجھے موقع تو دیں۔۔بس ایک بار۔۔میں آپ کی جھولی میں دنیا کی ساری خوشیاں ڈال دوں گا۔۔آپ کو وہ زندگی دوں گا جس کی آپ حقدار ہیں۔۔آپ عام نہیں ہیں گُلالئی۔۔ آپ بہت خاص ہیں۔۔بہت خاص۔۔"اس نے گویا التجا کی تھی۔۔

وہ خاموشی سے اس سے نظریں پھیر کر سر جھکا گئی۔۔وہ بس افسردگی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

مجھے تم عام رہنے دو

یونہی بے نام رہنے دو

ضرورت ہی نہیں کوئی

مجھے ماہتاب کہنے کی

سہانا خواب کہنے کی

کہ تھل میں آب کہنے کی

مجھے مغرور کر دیں گی

خود ہی سے چوُر کر دیں گی

تم ہی سے دوُر کر دیں گی

تمہاری شاعری، غزلیں

مجھے مجبور کر دیں گی

بگاڑو مت میری عادت

نگاہوں کو حیا کہہ کر

لبوں کو بے وفا کہہ کر

ہنسی کو اک ادا کہہ کر

اداؤں کو قضا کہہ کر

مجھے بدنام کرنے کی

ضرورت ہی نہیں کوئی

یونہی تم عام رہنے دو

مجھے گمنام رہنے دو

www.novelsclubb.com

اسی وقت بلیک تھری پیس پہنے کوئی شخص تقریباً بھاگتا ہوا شاہمیر کی طرف آیا۔۔

"سر کچھ مسلہ ہو گیا ہے۔۔" اس نے کچھ گھبرائے ہوئے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے آہستہ سے کہا۔۔

شاہمیر کی آنکھوں کے تاثرات یکدم نرم سے سرد ہو گئے۔۔اس نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ کسی روبوٹ کی طرح واپس چلا گیا۔۔

شاہمیر نے ایک نظر اسے دیکھا پھر گہرا سانس لے کر اٹھنے لگا کہ اس کی اگلی بات پر اسے شدید جھٹکا لگا۔۔

"میں تیار ہوں۔۔"اس کی آہستہ سی لرزتی آواز سنائی دی۔۔

اسے لگا کہ شاید اس نے غلط سنا ہے۔۔

"کک۔۔کس لیے تیار؟؟"وہ بے حد حیران تھا۔۔

لالی نے سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا پھر سادگی سے کہا۔۔

"شادی کے لیے۔۔"

شاہمیر کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا مانو ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔وہ بس حیرت سے اسے دیکھے جا رہا تھا جو سر جھکائے اپنی چادر کا پلو انگلی پر لپیٹ رہی تھی۔۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں؟؟"اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی مان جائے گی۔۔

"جی۔۔!!"یک لفظی جواب آیا۔۔

اس نے کچھ کہنے کو لب کھولے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی پہ بیزاری سے اس نے فون کو دیکھا پھر سنجیدہ نظروں سے لالی کو دیکھا۔۔

"آپ یہیں بیٹھیں۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔"وہ کہہ کر تیزی سے پلٹا اور مضبوط چال چلتا کوریڈور عبور کر کے باہر نکل گیا۔۔وہ دور تک اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔

وہ فون کان سے لگائے گراؤنڈ میں آگیا۔۔چار مسلح گارڈز فوراً اس کی طرف بڑھے پھر اسے فون پہ بات کرتا دیکھ کے کچھ فاصلے پہ اس کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔۔اس نے بیزاری سے اپنے سیکرٹری مرتضیٰ کو دیکھا۔۔

"شاہمیر کہاں ہے تُو؟"فون سے احیان کی پریشان آواز ابھری۔۔

"کیا مسئلہ ہے؟؟"

"تُو ٹھیک تو ہے؟؟"

"ہاں یار ٹھیک ہوں۔۔مسئلہ کیا ہے؟؟"اس نے چِڑ کے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"زلیل آدمی تیری اور بھابی کی جان کو خطرہ ہے اور کیا ہے؟؟"اس کی بات پہ شاہمیر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

"اچھا؟؟مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔۔"لہجہ استہزائیہ تھا۔۔

"تُو فوراً واپس آ۔۔ایک تو جناب اکیلے پہنچ گئے وہاں پہ اوپر سے سیکیورٹی کا خیال بھی نہیں رکھا۔۔"اس کا خون کھول رہا تھا شاہمیر کی لاپرواہی پہ۔۔

"تمہیں کس نے بتایا؟؟"

"تیرے چمچے نے زندگی میں پہلی بار زبان کھول دی۔۔ورنہ تُو نے تو وہیں پڑے رہنا تھا۔۔"

شاہمیر نے دانت پیستے ہوئے شعلے برساتی نظروں سے مرتضیٰ کو دیکھا۔۔تو یہ اس کا کام تھا۔۔

"ڈاکٹر صاحب آپ شاید بھول رہے ہیں کہ میں کون ہوں۔۔اور کیا ہوں۔۔"اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ ایک ناقص العقل اور بے وقوف جذباتی انسان ہیں۔۔بلکہ نہیں انسانوں میں تو پھر بھی تھوڑی بہت عقل ہوتی ہے۔۔آپ تو گدھے سے بھی گئے گزرے ہیں۔۔"اس کے چبا چبا کے کہنے پہ شاہمیر نے مٹھیاں بھینچیں۔۔

"بے وقوف آدمی عقل سے کام لے۔۔ تیرے ساتھ ساتھ بھابی کی جان کو بھی خطرہ ہے۔۔ شرافت سے واپس آجاو ہاں تو اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔۔"

"ایک کام کرو تم یہاں آجاؤ۔۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے ہسپتال کی عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"شاہمیر تیرے دماغ پہ کوئی چوٹ تو نہیں آگئی؟؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

"کل میرا نکاح ہے۔۔اور آج شام کو تمہیں یہاں پہنچ جانا چاہیئے۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔

"شاہمیر میں کچھ دوائیاں بتاتا ہوں وہ فوراً لے کر کھالے۔۔"

"میں سیریس ہوں۔۔اس وقت اگر میں اسے یہیں چھوڑ کر واپس آگیا تو اس کی جان کو خطرہ ہو گا۔۔اس کے والد کی طبیعت خراب ہے۔۔میں اسے چھوڑ کے نہیں آسکتا۔۔"اس نے حتمی انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"یار کیا فرق پڑتا ہے۔۔تو ایک کام کر بھابی کو ساتھ لے کے آجا۔۔"

"تو اس کے ابّو؟"

"ابے یار۔۔وہ تو ویسے بھی ایکسپائر ہونے والا ہے۔۔مرتضیٰ نے بتایا ہے مجھے۔۔لنگ کینسر والے زیادہ نہیں چلتے۔۔"

"شرم کر جا تھوڑی سی۔۔"

"اور تو عقل کر جا تھوڑی سی۔۔"

"آج شام۔۔یہاں پہنچ جانا۔۔اور ہاں نازنین کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔۔اس کی سیکیورٹی کا خیال میں رکھ لوں گا۔۔"وہ اس کی بات سنے بغیر فون بند کر کے مرتضیٰ کی طرف پلٹا جس کا سانس خشک ہو رہا تھا۔۔

وہ اس کے سامنے کھڑا بے تاثر چہرے سے اسے دیکھنے لگا۔۔

"سر وہ۔۔احیان صاحب نے مجھ سے دھوکے سے پوچھا تھا۔۔"

"اگر آپ اتنے ہی معصوم ہیں کہ اتنی آسانی سے آپ کو دھوکا دیا جا سکتا ہے تو پھر آپ کو میرا سیکرٹری نہیں ہونا چاہیئے۔۔"اس نے ایک ابرو اچکا کے اسے دیکھا۔۔

"سوری سر۔۔آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔"

پھر اس نے ارد گرد موجود گارڈز کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"سر اوپر سے آرڈرز ہیں۔۔آپ کی جان کو خطرہ ہے تو سیکیورٹی کا خیال رکھنا ضروری ہے" وہ جانتا تھا کہ اب اس کی اس بات پہ بھی شامت آئے گی اسی لیے جلدی سے وضاحت کی۔۔

"ان کو گھر بھجواؤ اور احیان کے گھر کی سیکیورٹی تمہاری ذمہ داری ہے۔۔" وہ اسے کہہ کر اس کے ساتھ سے گزر کر ہسپتال کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔۔

"کیوں میرا سر کھایا ہوا اے کالیں کر کر کے۔۔تم کیا چاہتا اے طلحہ؟" اس نے بیزاری سے کمرے میں ٹہلتے ہوئے کہا۔۔وقتاً فوقتاً وہ شیشے میں خود کو دیکھنے بھی ٹھہر جاتی۔۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے گلِ؟؟ تم ایسی تو نہیں تھی۔۔پہلے تو تم مجھ سے اتنی باتیں کرتی تھی۔۔" طلحہ نے افسردگی سے کہا۔۔

"میرے ابّو کی طبیعت خراب ہے۔۔میری بہن دن رات ہسپتال کے چکر لگا رہی ہے۔۔گھر میں اتنی پریشانی والا ماحول ہے۔۔اور تم چاہتے ہو میں تم سے گپے لگاؤں؟" اس نے تڑخ کے کہا۔۔

"تو میں نے کہا تو ہے کہ میں تمہارے ابّو کا علاج کرا دیتا ہوں۔۔یا پھر پیسے بھیج دیتا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں بھائی بڑی مہربانی۔۔ابھی اتنا برا وقت نہیں آیا کہ غیروں سے مدد لینی پڑے۔۔"اس نے آنکھیں گھمائیں۔۔

"میں غیر تو نہیں ہوں۔۔"اسے شدید صدمہ ہوا گل کے خود کو غیر کہنے پہ۔۔

"ہاں کیونکہ تم غیر ضروری ہو۔۔"

"ٹھیک ہے یار مرضی تمہاری۔۔اچھا یہ بتاؤ ملو گی کب؟"

"رشتہ کب بھیجو گے؟"

"جب بابا مانیں گے۔۔"

"تو پھر جا کے اپنے بابا سے ہی مل لو۔۔شاید کوئی بات بن جائے۔۔"

"یار کیا مسئلہ ہے۔۔"وہ چِڑ گیا تھا۔۔

"دماغی مسئلہ ہے۔۔اور مجھے نہیں تمہیں۔۔"اس نے سکون سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں واقعی میرا ہی دماغ خراب ہے جو بھینس کے آگے بین بجا رہا ہوں۔۔"

"ہاں اور اسی بین کی بدولت تمہارے اندر کا سانپ باہر آ گیا ہے۔۔شرم نہیں آتی تمہیں؟؟میرا ابّا بیمار ہے اور تمہیں ملنے کی پڑی ہے۔۔"

"گلِ مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو۔۔"

"اور تم مجھ سے بات ہی نہ کیا کرو۔۔"

"یار میں کوشش کر تو رہا ہوں۔۔"اس نے روہانسے لہجے میں کہا۔۔

"ہاں مجھے ورغلانے کی۔۔"

"اور تم تو بڑا میری باتوں میں آجاتی ہو نا!"

"تمہاری باتوں میں تمہارا ابّا تک تو آتا نہیں ہے میں نے کیا آنا ہے۔۔ تمہاری جگہ کوئی لاش بھی ہوتی نا تو وہ بھی شاید اپنے ابّو کو منا لیتی۔۔ تم ہو کس کام کے؟ تمہیں دیکھ کے تو مجھے وہی شعر یاد آتا ہے۔۔۔بے کار آدمی کچھ کیا کر۔۔ کپڑے ادھیڑ کے سیا کر۔۔"اس نے جل کے کہا۔۔

"میرے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو رہا ہے۔۔"

"ہاں تو پلیز اپنے صبر کا مزید امتحان مت لو۔۔"اس نے بال جھٹک کر بُرا سا منہ بنا کر کہا۔۔

"امتحان تو تم لے رہی ہو میری محبت کا۔۔"اس نے مسکراتے لہجے میں کہا۔۔اسے گلِ کی کوئی بات بری لگتی ہی نہیں تھی۔۔

"اور بُری طرح فیل ہوئی ہے تمہاری محبت۔۔ تم بھی فیل تمہاری محبت تو اس سے بھی گئی گزری۔" وہ اس کی بات پہ ہنس پڑا۔۔

"ویسے میری بھاگ کے شادی کرنے والی آفرا بھی موجود۔۔۔" گلِ نے اس کی پوری بات سنے بغیر ہی کال کاٹ دی۔۔

"خدا غارت کرے۔!!" وہ خود سے بڑبڑائی۔۔

یہ ایک درمیانے درجے کا سادہ لیکن خوبصورت کمرہ تھا۔۔ کمرے کا سارا فرنیچر دیال کی لکڑی سے بنا تھا۔۔ دائیں جانب موجود بڑی سی کھڑکی بادامی رنگ کے دبیز پردوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔۔ لیکن وہ پردوں کے ساتھ ہی پڑی دو کرسیوں میں سے ایک کرسی پہ بیٹھی پردے کو ہلکا سا ہٹا کر دیوار کی اوٹ سے باہر لان میں کھڑے شاہمیر کو دیکھ رہی تھی جو دونوں ہاتھ کمر پہ باندھے کسی سے محوِ گفتگو تھا۔۔

شاہمیر کو کسی بہت ہی ضروری بزنس میٹنگ کے لیے فوراً واپس لاہور جانا تھا۔۔ اسی لیے وہ جلد از جلد لالی سے نکاح کرنا چاہتا تھا۔۔ جس پہ لالی نے کہا تھا کہ شاہمیر خود سمندر خان سے بات کر لے۔۔ اگر وہ مان جائیں تو اسے بھی کوئی مسئلہ نہیں۔۔ شاہمیر نے سمندر خان کے ہوش میں آتے

ہی تقریباً دس منٹ میں جانے ایسا کیا کہا تھا کہ سمندر خان فوراً بلکہ آج کے آج ہی اس کا نکاح کروانے پہ راضی ہو گئے تھے۔۔ جبکہ اس کی لاکھ کوشش کے باوجود بھی سمندر خان نے اس سے ملنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔لالی نے شاہمیر سے کہا کہ وہ اس کی امی اور بہن بھائیوں کو بھی بلوا لے تو اس پہ اس کا کہنا تھا کہ ابھی ایسے کچھ مسائل ہیں جن کی بنیاد پر فی الحال وہ اس کے گھر والوں سے نہیں مل سکتا۔۔لالی بھی خاموش ہو گئی تھی۔۔کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ انکار کر بھی دیتی لیکن اس وقت وہ شاہمیر کے احسانوں کے بوجھ تلے دبی تھی اور اس سے شرمندہ تھی۔۔ ویسے بھی کل دلاور کا جو روپ وہ دیکھ چکی تھی اس کے بعد اس کا دل خالی سا ہو گیا تھا۔۔وہ کچھ بھی محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔۔اسی لیے شاہمیر کی مزید یقین دہانی پر وہ مان گئی تھی۔۔ ویسے بھی ابھی تو صرف نکاح تھا۔۔رخصتی تو نہیں۔۔وہ اس وقت اس کے گھر میں بیٹھی تھی جو الوچ میں ہی تھا۔۔سمندر خان کو بھی ڈاکٹرز سے اجازت لے کر کچھ دیر کے لیے ڈسچارج کروا لیا گیا تھا۔۔

خود پر مستقل کسی کی نظریں محسوس کر کے اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں سے وہ چھپ کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔وہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تو گلالئی فوراً پیچھے ہو گئی۔۔

"او بھائی۔۔بعد میں دیکھ لئیں بھابی کو پہلے میری تو سن لے۔۔" احیان نے شاہمیر کے آگے چٹکی بجائی۔۔اس وقت وہ سلوٹ زدہ براؤن شلوار قمیض پہنے، چہرے پہ دنیا بھر کی بیزاری لیے اسے

سخت نظروں سے گھور رہا تھا جو وائٹ شلوار قمیض پہ بلیک شال کندھوں پہ ڈالے، پاؤں میں بلیک کھیڑی اور ایک ہاتھ میں سلور چین والی گھڑی پہنے نکھرا نکھرا سا بے حد حسین لگ رہا تھا۔۔ وہ شلوار قمیض بہت کم پہنتا تھا لیکن جب بھی پہنتا تو اس پر سے نظریں ہٹانی مشکل ہو جاتیں۔۔ اور آج تو ویسے بھی چمکتی ہوئی شہد رنگ آنکھوں سے جھلکتی خوشی دیدنی تھی۔۔ آج وہ پورے دل سے تیار ہوا تھا جبکہ بال سیٹ کرنے کی زحمت اس نے ہمیشہ کی طرح آج بھی نہیں کی تھی۔۔ لائٹ براؤن سلکی بال بار بار اس کے ماتھے پہ بکھر جاتے جنہیں وہ بے پرواہی سے جھٹک دیتا۔۔

شاہمیر نے احیان کو خود کو گھورتے پایا تو فوراً اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"تجھے پتا بھی ہے میں کتنی مشکلوں سے یہاں تک پہنچا ہوں۔۔ ایک تو کوئی فلائٹ نہیں مل رہی تھی اوپر سے صاحب زادے کا نکاح سر پہ اور اتنا ہی نہیں۔۔ جناب کو دنیا جہان کا میک اپ، جیولری اور کپڑے بھی چاہیے۔۔ مطلب میں تجھے کوئی پارلر والی لگتا ہوں۔۔ اور بھابی نے تو ان چیزوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔۔ مجھے اتنی محنت پہ کتنے نفلوں کا ثواب ملا؟" اس نے برا سا منہ بنا کے کہا تو شاہمیر ہنس دیا۔۔

"کوئی بات نہیں یار۔۔ دل چھوٹا نہ کر۔۔ جا میری طرف سے اپنے لیے بھی میک اپ اور چوڑیاں لے آ۔۔"

احیان اس کی بات پہ صدمے سے اسے دیکھنے لگا پھر خود بھی ہنس پڑا۔۔شاہمیر بہت کم ایسے مذاق کیا کرتا تھا۔۔وہ اس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"بیٹا ہنس لے جتنا ہنسنا ہے۔۔جب شادی ہو جائے گی نا تو پھر میں ہنسوں گا تیری حالت پر۔۔"اس نے آنے والے حالات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔۔

"ہاں ہاں دیکھ لیں گے۔۔"

"یار ویسے ایک بات کہوں؟؟ تیرا سُسر نا مجھے کنفرم نشئی لگتا ہے۔۔مطلب نشئی بھی سستے نشے کرنے والا۔۔ابھی میں اندر گیا تو مجھ سے سیگریٹ مانگ رہا تھا۔۔میں نے کہا انکل پہلے ہی پھیپھڑے کٹنے والے ہیں آپ کے۔۔ابھی بھی آپ کو سیگریٹ چاہیئے؟؟ تو کہتے بیٹا جب آپریشن ہونا ہی ہے تو کم از کم پھیپھڑے پوری طرح تو خراب ہوں۔۔یوں آدھے ادھورے آپریشن کا فائدہ؟"وہ اس کی بات پہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا انکل سے دوستی کر لے۔۔ویسے بھی تیرا اور ان کا ساتھ بہت آگے تک جانے والا ہے۔۔" اس نے احیان کا کندھا تھپکا۔۔

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ انکل کا خیال تو نے ہی رکھنا ہے۔۔جب تک وہ یہاں ہیں ہفتے میں ایک بار تجھے ان کا حال پوچھنے آنا ہو گا۔۔"

"شاہمیر تجھے اللہ کا واسطہ میرے ساتھ یہ نہ کریں۔۔میں اس خون تھوکتے انکل کو مزید برداشت نہیں کر سکتا۔۔"احیان تو اس کی بات پہ صدمے سے بیہوش ہونے والا تھا۔۔

"خبردار جو میرے سُسر کی شان میں گستاخی کی۔۔اور اب جاؤ شاباش جا کے مولوی صاحب سے چائے پانی پوچھو تھوڑی دیر میں نکاح شروع کرنا ہے۔۔"اس کے مصنوعی غصے سے کہنے پہ وہ سر جھٹک کے رہ گیا۔۔

"اللہ پوچھے گا تجھے شاہمیر۔۔"اس کے بڑبڑانے پہ وہ مسکراتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔

دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پہ وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

www.novelsclubb.com

"آجائیں۔۔"

"اسلام علیکم بھابی۔۔!!"اس کے اجازت دینے پہ احیان چہکتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا پھر نظریں جھکائے کچھ سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

"وعلیکم سلام۔!"

"کیا حال ہیں آپ کے ؟؟ ٹھیک ٹھاک تو ہیں۔۔ ارے آپ تو بڑی کمزور سی ہیں۔۔ ویسے آپ کے ابّو تو خیر سے کافی کھاتے پیتے ہیں۔۔ ابھی ابھی سپیشل باہر سے بریانی بھی منگائی تھی۔۔ ویسے میں گن تو نہیں رہا تھا لیکن پوری دو پلیٹیں کھائیں ہیں ماشاءاللہ سے۔۔" وہ ہنستے ہوئے نان سٹاپ بولے جا رہا تھا جب اس کے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر چُپ ہوا۔۔

"اممم۔۔ میں ڈاکٹر احیان ہوں۔۔ آپ کا اکلوتا دیور اور شاہمیر کا سالا اور بہنوئی۔۔ پہلے تو صرف بہنوئی ہی تھا پر چونکہ اب آپ کو بہن بنانے کا ارادہ کر چکا ہوں تو سالا بھی بن گیا۔۔" وہ گلہ کھنکار کر اپنا تعارف کروانے کے بعد پھر سے شروع ہو گیا جبکہ لالی جبراً مسکراتی ہوئی اس کی باتیں سُن رہی تھی۔۔

"اچھا ایک بات تو بتائیں۔۔" اس کے سنجیدگی سے پوچھنے پہ لالی نے اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"جی؟"

"یہ آپ کے سگے ابّو ہیں یا آپ نے انہیں کچرے کے ڈبے سے اٹھایا ہے؟؟" اس نے کچھ رازداری سے پوچھا۔۔ لالی نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو۔۔ وہ بھی فوراً اس کے تاثرات سمجھ گیا۔۔

"نہیں وہ اصل میں مجھے ایسا لگا جیسے وہ آپ سے کچھ ملتے جلتے نہیں ہیں۔۔ خیر چھوڑیں۔۔ یہ بتائیں کے۔۔۔" ابھی اس کی بات بیچ میں ہی تھی جب شاہمیر کمرے میں داخل ہوا تو وہ چُپ کر گیا۔۔

لالی نے بھی شکر کا سانس لیا۔۔ وہ نہ آتا تو جانے کب تک یہ اس کا سر کھاتا رہتا۔۔ شاہمیر کے اسے گھورنے پہ وہ کچھ خجل سا ہوا۔۔

"میں تو بھابی کو کمپنی دے رہا تھا۔۔" اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اپنی بھابی کو تنگ کرنے کی۔۔" اس نے سخت تاثرات کے ساتھ کہا۔۔

"واہ بھئی واہ۔۔ نیکی کر واور دریا میں ڈالو۔۔" وہ بڑبڑایا۔۔

"نہیں ڈاکٹر صاحب۔۔ نیکی کریں اور اپنی جیب میں ڈال کے چلتے بنیں۔۔" اس نے بازو سے پکڑ کے اسے اٹھایا جو لالی کی کرسی کے سامنے موجود بیڈ پہ بڑے مزے سے بیٹھا تھا۔۔

"ارے ارے۔۔ یہ کیا کر رہا ہے؟؟ میں نہیں جانے والا۔۔ بلکہ تُو نکل یہاں سے۔۔ ویسے بھی کچھ دیر میں تیرا نکاح ہے۔۔ بھابی اب مایوں بیٹھیں گی۔۔" اس نے سمجھداری کا مظاہرہ کرنا چاہا تو شاہمیر کو تپ چڑھی۔۔

"بھابی کے ساتھ تُو بھی مایوں بیٹھے گا؟؟؟"

لالی ان دونوں کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔یہ تو کہیں سے بھی شاہمیر کا بہنوئی نہیں لگتا۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

"تجھے کیا تکلیف ہے؟"وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح بولا۔۔

"مجھے تجھ سے تکلیف ہے۔۔چل نکل یہاں سے۔۔"وہ اسے بازو سے پکڑ کے باہر نکالنے لگا۔۔ اور آخر کار وہ اسے نکالنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔۔اسے نکالنے کے بعد اس نے کھٹاک سے اس کے منہ پہ دروازہ بند کیا۔۔

"تو صبر کر۔۔ابھی تیرے سُسر سے چھاپہ پڑواتا ہوں۔۔"وہ باہر سے ہی بولتا ہوا چلا گیا۔۔

وہ کچھ شرمندہ سا ہو کر پلٹا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے دیکھا جو اس کے علاوہ کمرے کی ہر چیز کو غور غور سے دیکھ رہی تھی۔۔

"فرنیچر بہت اچھا ہے نا؟؟"اس نے اسے سامنے موجود ڈریسنگ ٹیبل کو گھورتے دیکھ کر کہا۔۔

"جج۔۔جی؟"

"مجھے لگتا ہے آپ کو کمرہ کافی پسند آیا ہے۔۔"اس نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔۔

"ہمم۔۔اچھا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"میری ماما کا تھا۔۔انہوں نے اپنے ہاتھوں سے سیٹ کیا تھا۔۔" وہ کچھ افسردہ سا ہوا۔۔

لالی نے سوچا کہ اس سے اس کے ماما بابا کے بارے میں پوچھے پھر یہ سوچ کر چُپ ہو گئی کہ ابھی صحیح وقت نہیں ہے۔۔

"آپ کچھ کھائیں گی؟" اس نے شائستگی سے پوچھا۔۔

"نہیں بہت شکریہ۔۔یہ۔۔احیان بھائی کیا کہہ رہے تھے۔۔" اسے کھانے سے یاد آیا۔۔

"اس کی باتوں پہ زیادہ دھیان مت دیں۔۔ڈاکٹر ویسے ہی آدھے پاگل ہوتے ہیں اور یہ تو پورا ہی پاگل ہے۔۔"

وہ اس کی بات پہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

شاہمیر نے بیڈ پہ پڑے بیش قیمتی گہرے لال رنگ کے لہنگے کو دیکھا جو اتنی افرا تفری کے باوجود وہ خود اس کے لیے لایا تھا اور ابھی کچھ ہی دیر پہلے لالی کو وہ پہننے کی تلقین کر کے گیا تھا جس پہ وہ خاموش ہی رہی تھی۔۔اب کافی دیر بعد وہ آیا تھا تو وہ ڈریس وہیں کا وہیں پڑا تھا۔۔

"تو۔۔گُلالئی۔۔" اس نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔

"جی؟؟"

"ویسے تو میں پہلے بھی بہت بار پوچھ چکا ہوں لیکن ایک بار پھر پوچھنا چاہتا تھا۔۔آپ دل سے راضی تو ہیں نا؟؟ دیکھیں میں کوئی زور زبردستی کا رشتہ نہیں چاہتا۔۔"وہ کچھ پریشان سا لگا۔۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی جو اس کے سامنے ہی کمر پہ ہاتھ باندھے نظریں جھکائے کچھ نروس سا کھڑا تھا۔۔

"ان چند دنوں میں جو کچھ بھی ہوا ہے میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔سچ پوچھیں تو میں اس نکاح کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی لیکن شاید قسمت کو یہی منظور ہے۔۔میں خود کو تیار کر چکی ہوں لیکن آپ بار بار پوچھتے ہیں تو میں خود بھی الجھن کا شکار ہو جاتی ہوں۔۔"اس نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔۔

شاہمیر نے چونک کے اسے دیکھا پھر جلدی جلدی بولا۔۔

"نہیں نہیں آپ زیادہ مت سوچیں۔۔بس جو ہو رہا ہے ہونے دیں۔۔میں مولوی صاحب کو بھیجتا ہوں۔۔"وہ تیزی سے اٹھ کر پلٹنے ہی لگا تھا جب اس کی آواز پہ رکا۔۔

"شاہمیر۔۔!!"اس نے پلٹ کے حیرت سے اسے دیکھا۔۔اس کا نام کتنا پیارا تھا یہ اسے آج پتا چلا تھا۔۔

"آپ نے بابا کو کیسے منایا تھا؟؟"اس کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی۔۔

شاہمیر کے تاثرات کچھ عجیب سے ہو گئے۔۔اسے اپنی اور سمندر خان کی صبح والی گفتگو یاد آئی۔۔

"دیکھو بیٹا۔۔تم مجھے پسند تو بہت آئے ہو لیکن مسلۂ یہ ہے کہ ہمارے گھر میں اور کوئی کمانے والا نہیں ہے۔۔گُلالئی بھی چلی گئی تو ہمارا کیا ہو گا؟"سمندر خان نے بے شرمی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔۔

شاہمیر نے مرتضیٰ سے اپنی چیک بُک منگوائی اور اسی وقت ایک چیک سائن کر کے سمندر خان کو پکڑا دیا۔۔

"یہ بلینک چیک ہے۔۔اس پہ جتنی چاہیں رقم لکھ لیجئے گا۔۔یہ ہر گز مت سمجھئے گا کہ میں گُلالئی کے بدلے میں یہ دے رہا ہوں۔۔یہ میں ایک بیٹے کی حیثیت سے آپ کو دے رہا ہوں۔۔اس کے علاوہ ایک آدمی ہمیشہ آپ کی خدمت پہ معمور ہو گا۔۔آپ کو کبھی بھی کوئی بھی ضرورت ہو صرف ایک بار کہیے گا۔۔آپ کا کام ہو جائے گا۔۔میں صرف آپ کی بیٹی کو اپنی بیوی نہیں بنانا چاہتا بلکہ میں آپ کا بیٹا بھی بننا چاہتا ہوں۔۔"اس نے عاجزی سے کہا۔۔سمندر خان نے فوراً وہ چیک اٹھا کر غور سے الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔پھر چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ سجائے کہا۔۔

"بیٹا آپ جب چاہیں نکاح کر سکتے ہیں۔۔"

"لیکن انکل میری ایک شرط ہے۔۔"اس نے کچھ سنجیدگی سے کہا۔۔

"کیا شرط ہے؟؟"اب تو اسے ہر شرط منظور تھی۔۔

"گُلالئی آپ لوگوں سے ساری زندگی نہیں مل سکتی۔۔"اس کی بات پہ وہ کچھ دیر خاموش رہ گئے۔۔وہ کبھی اسے دیکھتا اور کبھی چیک کو۔۔اور آخر کار اس نے غیرت پہ چیک کو ترجیح دی تھی۔۔اس نے حامی بھر لی تھی۔۔

دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پہ وہ اپنی سوچوں سے باہر آیا۔۔لالی ابھی تک اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔وہ نرم مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا پلٹا اور دروازہ کھولا تو سامنے ہی نقاہت زدہ سمندر خان اور فاتحانہ مسکراہٹ لیے احیان کھڑا تھا جو دو سیگرٹوں کا لالچ دینے کے بعد آخر کار سمندر خان کو لانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔سمندر خان شاہمیر کو پیچھے کرتا اندر داخل ہوا اور لالی کے سامنے بیڈ پہ جا بیٹھا۔۔

"ارے بھئی کھڑا کیوں اے تم؟؟آجاؤ بیٹھو۔۔"اس نے دونوں کو بیٹھنے کا کہا۔۔احیان مسکراتا ہوا لالی کے ساتھ والی کرسی پہ آ بیٹھا اور شاہمیر بس اسے گھور کے رہ گیا۔۔

"اے بیٹا نکاح کب شروع ہو گا؟"

"بس انکل میں لا رہا ہوں مولوی صاحب کو۔۔"شاہمیر کے مؤدب انداز پہ احیان نے اسے بھنویں اچکا کر دیکھا اور ساتھ ہی تالیاں بجانے کا اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ واہ کیا اداکاری ہے۔۔

"ارے بیٹا تم ادھر کیوں کھڑا اے ؟؟ادھر آؤ امارا ساتھ آ کر بیٹھو۔۔"سمندر خان نے شاہمیر کو اشارے سے اپنے پاس بلایا تو وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ بالکل شہزادے لگ رے او تم۔۔"اس نے شاہمیر کے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ بھی تھوڑا جھکا۔۔اسی وقت سمندر خان کو شدید قسم کی کھانسی آئی اور وہ شاہمیر کے منہ کو نشانہ بنا چکا تھا۔۔وہ ایک دم پیچھے ہوا تو احیان قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

"کوئی نہیں کوئی نہیں منہ دکھائی سمجھ کے رکھ لے۔۔"وہ کہہ کر اٹھا اور تیزی سے باہر بھاگ گیا کیونکہ شاہمیر سخت تاثرات لیے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔

"میں مولوی صاحب کو لے کر آتا ہوں۔۔"وہ بمشکل مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔۔پیچھے سے سمندر خان اور گلالئی بالکل خاموش اجنبیوں کی طرح بیٹھ گئے۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ شیشے کی ٹیبل پہ پڑے سگریٹ کیس سے ایک اور سگریٹ نکال کر اسے لائٹر کے بجائے ہونٹوں میں دبائے سگریٹ سے سلگا کر دو سگریٹ ایک ساتھ پینے لگا۔۔جب کبھی وہ زیادہ پریشان یا بے چین ہوتا تو یونہی کیا کرتا تھا۔۔اس وقت وہ بڑے سے عالیشان لونگ روم میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتے ہوئے سگریٹ پہ سگریٹ پھونک رہا تھا جس کا ثبوت پورے کمرے میں پھیلے سگریٹ تھے۔۔یہ

لونگ روم اس طرز پہ بنا تھا کہ اس کے اندر سے دوسری منزل پہ جاتی سیڑھیوں سے پوری منزل کو آرام سے دیکھا جاسکتا تھا لیکن وہ توفی الحال ایک ہی کمرے کے دروازے پہ نظریں جمائے انتظار میں تھا کہ کب اس دروازے کے ساتھ ساتھ اس کی قسمت کا دروازہ بھی کھلے۔۔ پچھلے دو گھنٹے سے وہ زرتاشے کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔ وہ اس کو دیکھتے ہی کمرے میں بند ہوگئی تھی پھر بھی ایک امید تھی۔۔ایک آس تھی۔۔ کبھی تو اسے ترس آئے گا۔۔ کبھی تو وہ رحم کرے گی اس کے حال پر۔۔ لیکن شاید وہ رحم کرنا نہیں جانتی تھی۔۔یا شاید پاشا نے ہی اسے بے رحم بنا دیا تھا۔۔ وہ اپنی سوچوں میں گُم مستقل دروازے کو نظروں کے حصار میں لیے بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔۔ سامنے لگی گھڑی نے رات کے دس بجائے تو وہ مایوسی سے واپس پلٹنے لگا لیکن پھر کھٹکے کی آواز پر امید بھری نظروں سے فوراً پلٹ کر دیکھا۔۔دروازہ ہنوز سختی سے بند تھا تو پھر یہ آواز کہاں سے آئی تھی؟؟اس نے دیکھا تو زرتاشے کے کمرے کے ساتھ والا دروازہ تیز ہوا چلنے کی وجہ سے کھل گیا تھا۔۔ وہ افسردگی سے مسکرا دیا۔۔اس کی قسمت میں ابھی مزید آزمائش تھی۔۔ ابھی تو اسے اور بہت سے امتحان دینے تھے۔۔ ابھی تو بہت کچھ دیکھنا باقی تھا۔۔

کون آیا ہے؟

کوئی نہیں آیا ہے پاگل

تیز ہوا کے جھونکے سے دروازہ کھلا ہے

اچھا یوں ہے۔۔

بیکاری میں ذات کے زخموں کی سوزش کو

اور بڑھانے

تیز روی کی راہ گزر سے

محنت کوش اور کام کے دن کی

دھول آئی ہے دھند آئی ہے

جانے یہ کس دھیان میں تھا میں

آتا تو اچھا کون آتا؟

کس کو آنا تھا کون آتا؟

www.novelsclubb.com

"گُلالئی سمندر خان ولد سمندر علی خان۔۔آپ کا نکاح شاہمیر علی خان ولد علی شیر خان سے حق مہر پانچ کروڑ روپے سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"مولوی صاحب

کی آواز پہ اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔۔ شاہمیر علی خان ولد علی شیر خان؟ علی شیر خان تو چراغوں والی حویلی کے بڑے بیٹے کا نام ہے۔۔ تو کیا شاہمیر دلاور کا بھائی ہے؟؟ وہ اپنی سوچوں میں الجھی خاموش بیٹھی تھی جب سمندر خان نے اسے قبول ہے بولنے کو کہا۔۔ سمندر خان تو پانچ کروڑ حق مہر کا سُن کر دنگ ہی رہ گیا تھا۔۔

"قبول ہے۔۔" اس نے اپنی سوچوں کو فوراً جھٹکا۔۔ ضروری تو نہیں کہ یہ وہی علی شیر خان ہو۔۔ یہ کوئی اور بھی تو ہو سکتا ہے۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟" ایک بار پھر پوچھا گیا۔۔

"قبول ہے۔۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے۔۔" اس نے تین دفع کسی مشین کی طرح کہا اور پھر خالی خالی نظروں سے سب کو دیکھنے لگی جواب شاہمیر کے پاس جا رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ سب اتنا اچانک کیسے ہو گیا۔۔ وہ تو دلاور سے محبت کرتی تھی۔۔ بے شک آج تک اس نے اعتراف نہیں کیا تھا لیکن پھر بھی اس نے تو ہمیشہ اپنے شریکِ حیات کے طور پر دلاور کو ہی سوچا تھا لیکن حیرت انگیز طور پر اسے نکاح کے دوران ایک بار بھی دلاور یاد نہیں

آیا تھا۔۔ابھی وہ اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔وہ گہرا سانس کھینچ کر سر ہاتھوں میں گرا گئی۔۔

وہ اپنے عالیشان کمرے میں نرم و ملائم بیڈ پہ بیٹھا سامنے لگی بڑی سی ایل ای ڈی پہ نیوز دیکھ رہا تھا جس میں تین مشہور و معروف بزنس مینز کے بے دردی سے قتل ہونے کی خبر آ رہی تھی۔۔اور تینوں کو ایک ہی طریقے سے قتل کیا گیا تھا۔۔وہی طریقہ جو میر جاہ کی خاصیت تھا۔۔ہر کسی کا شک میر جاہ پہ تھا لیکن ہمیشہ کی طرح کوئی ثبوت نہیں تھا۔۔

پاشا سیگریٹ کے کش لیتا ہاتھ میں فون پکڑے اس کے بجنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے۔۔اس کی توقع کے عین مطابق فون بجنے لگا جسے وہ مسکراتے ہوئے صرف دیکھتا رہا۔۔دوسری کال پہ اس نے فون کان سے لگایا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیسے ہو میرے شیر؟"اس نے خوشگوار انداز میں پوچھا۔۔

"کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے آپ؟"دوسری طرف میر جاہ کا لہجہ سرد تھا۔۔

"مصروف تھا۔۔"اس نے بے پرواہی سے کہا۔۔

"نیوز دیکھی؟" پاشا نے فخریہ انداز میں پوچھا جیسے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔۔

دوسری طرف خاموشی چھا گئی پھر کچھ دیر بعد اس کی دھیمی مگر سنجیدہ آواز ابھری۔۔

"آپ کیوں کرتے ہیں ایسا؟"

"کیونکہ مجھے مزہ آتا ہے۔۔جب لوگ مجھ سے زندگی کی بھیک مانگتے ہیں تو میری روح میں سکون اترتا ہے۔۔مجھے اپنا آپ سب سے طاقتور محسوس ہوتا ہے۔۔کیوں میر جاہ تمہیں مزہ نہیں آتا کیا؟" وہ اپنی ہی بات پہ محظوظ ہوتے ہوئے بولا۔۔

"آپ کا ضمیر آپ کو ملامت نہیں کرتا؟" جانے کیوں وہ آج کچھ اداس سا لگ رہا تھا۔۔

"نہیں میر جاہ!! میرا ضمیر مر چکا ہے۔۔اب مجھے ملامت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔۔" اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ہنکارا بھرا۔۔

"آخر کبھی تو آپ کے دل میں رحم آتا ہو گا۔۔کبھی تو سوچا ہو گا کہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ اور کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کیوں ہیں ایسے پاشا؟ آخر کیوں؟ اپنی اسی طاقت اور پیسے کا استعمال آپ لوگوں کی بھلائی کے لیے بھی تو کر سکتے ہیں۔۔"

پاشا اس کی بات پہ بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

"تم کتنی اچھی باتیں کرتے ہو نا میرے شیر۔۔ تمہاری باتیں سن کر دل کرتا ہے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے مسجد کا امام بن جاؤں۔۔ پھر یاد آتا ہے کہ میں کون ہوں تو ہنسی آتی ہے تمہاری باتوں پر۔۔ کاش کہ تم جان پاتے۔۔ پاشا اتنا بُرا نہیں تھا۔۔" وہ غمگیں مسکراہٹ لیے بول رہا تھا لیکن لہجہ بالکل عام سا تھا۔۔

"میں برا نہیں تھا میر جاہ! کوئی بھی ماں کے پیٹ سے بُرا نہیں ہوتا۔۔ لوگ برا بننے پہ مجبور کرتے ہیں اور پتا ہے کیا؟ میں نے اچھے لوگوں سے سیکھا کہ برا بننا کیوں ضروری ہے۔۔" وہ کچھ دیر کے توقف سے بولا۔۔

"لوگ اتنے بھی برے نہیں ہوتے پاشا کہ انہیں مار ہی دیا جائے۔۔" میر جاہ نے کچھ جتانا چاہا۔۔

"پتا نہیں۔۔ پر میری انسانوں کے ساتھ نہیں بنتی۔۔ مجھے وہ اچھے نہیں لگتے۔۔ شاید مجھے شیطان ہونا چاہئے تھا۔۔ میری ماں کہتی تھی کہ پاشا اگر تمہارے سات جنم ہوتے تو اگلے چھ جنموں میں تم نے شیطان ہی بننا تھا۔۔" وہ ہلکا سا ہنسا۔۔

www.novelsclubb.com

"شاید صحیح ہی کہتی تھیں وہ۔۔" میر جاہ کو بھی اس پہ غصہ تھا۔۔ ہمیشہ ہر غلط کام پاشا کرتا اور نام میر جاہ پہ آ جاتا۔۔ وہ نا چاہتے ہوئے بھی مجرم بن جاتا تھا۔۔

"ہاں شاید۔۔" وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔۔

"خیر چھوڑو ان باتوں کو۔۔میں خود بھی تمہیں کال کرنے ہی والا تھا۔۔آخر کو مبارکباد جو دینی تھی۔۔ہماری بیٹی کی شادی ہو گئی ہے۔۔نازنین کو میری طرف سے مبارکباد دینا۔۔"اس کی بات پہ دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔۔گہری خاموشی۔۔جس سے پاشا بے حد محظوظ ہوا۔۔

"خیر مبارک!!"وہ کچھ دیر بعد سنبھل کے بولا۔۔

"مجھے پہلے بتا دیتے تو میں اسے دعائیں دینے آجاتا اور خود اپنے ہاتھوں سے رخصت کرتا۔۔"

آج میر جاہ کو سمجھ آیا تھا کہ پاشا اس مقام تک کیسے پہنچا۔۔بلاشبہ وہ کوئی عام آدمی نہیں تھا۔۔

وہ اس کی بات پہ خاموش ہی رہا۔۔

"چلو کوئی بات نہیں پھر کبھی صحیح۔۔"

"ہمم۔۔ٹھیک ہے پاشا میں ابھی تھوڑا مصروف ہوں۔۔پھر بات ہو گی۔۔"پاشا اس کے لہجے کا اتار چڑھاؤ بخوبی محسوس کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میرے شیر!!"اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو سمندر خان اور احیان کو قہقہے لگاتے دیکھ کر مایوسی سے سر ہلایا۔۔

"یار تمہارے سُسر تو بڑے خوش اخلاق ہیں۔۔ان سے ہی کچھ سیکھ لو۔۔"احیان نے اس کو بیٹھتے دیکھ کر اس کے ازلی سنجیدہ چہرے پہ چوٹ کی تو وہ رسماً مسکرایا۔۔

"احیان تم ذرا باہر جاؤ۔۔مجھے انکل سے کچھ بات کرنی ہے۔۔"اس کے سنجیدہ انداز پہ وہ اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔

"ہاں بیٹا کیا ہوا؟ خیریت تو اے؟"سمندر خان نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

"دیکھیں انکل۔!! مجھے گھما پھرا کر بات کرنے کی عادت نہیں ہے۔۔مجھے خبر ملی ہے کہ میرے بزنس پارٹنرز میرے پیچھے سے کمپنی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔۔اسی لیے مجھے جلد از جلد لاہور واپس جانا ہو گا۔۔اس کے بعد شاید میں کبھی یہاں واپس نہ آپاؤں اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ ابھی گُلالئی کی میرے ساتھ رخصتی بھی کر دیں کیونکہ میں ابھی کچھ دیر میں لاہور کے لیے نکل جاؤں گا۔۔"اس نے ایک ہی سانس میں سارا مدعا بیان کر دیا جسے سمندر خان نے تحمل سے سنا اور پھر مسکرایا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو بیٹا اس میں ایسا کون سا بات اے۔۔اب وہ تمہارا ای امانت اے جب چاہے لے جاؤ۔۔"

"لیکن انکل مجھے لگتا ہے شاید گُلالئی اس بات پہ راضی نہیں ہوں گی۔۔"وہ لالی کو لے کر فکر مند تھا۔۔

"کوئی بات نہیں بیٹا۔۔اس کو ام منالے گا۔۔تم فکر نئی کرو۔۔ویسے تم چلا جائے گا تو وہ ہسپتال اور باقی سب۔۔۔"سمندر خان نے اسے اس کا ساری زندگی خرچہ اٹھانے اور ملازم والا وعدہ یاد کرانا چاہا۔۔

"جی جی انکل۔۔احیان آپ کو ہاسپٹل لے جائے گا اور گھر کی ضروریات کے لیے بھی میں اسی کے ہاتھ پیسے بھجوادوں گا۔۔باقی وہ چیک جو میں نے آپ کو دیا تھا وہ آپ جب مرضی کیش کرالیجئے گا اور میرا اسیکرٹری مرتضیٰ آپ کی صحت یابی تک آپ کے ساتھ ہی رہے گا۔۔"اس نے تفصیل سے بتایا تا کہ سمندر خان کو کوئی گلہ نہ رہ جائے۔۔اور واقعی وہ اس کی بات پہ خوش ہو گیا تھا۔۔

"چلو ٹھیک اے بیٹا ام اسے منالے گا۔۔"

"اور ہاں انکل!!پلیز یہ مت کہیے گا کہ میں نے آپ سے رخصتی کی بات کی ہے۔۔"

"ٹھیک اے تم فکر نئی کرو۔۔"وہ کہہ کر اسی وقت اٹھ کے لالی سے بات کرنے چلا گیا۔۔

---

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا؟"وہ حیران تھی کہ کوئی باپ اتنا بھی بے حس ہو سکتا ہے؟

"ام نے ایسا کون سا بات کر دیا جو تم اتنا حیران ہو رہا اے ؟؟اب نکاح ہوا تھا تو رخصتی نئ ہونی تھی بھلا؟"وہ بالکل پُر سکون تھا۔۔

"لیکن ابھی صرف نکاح کی بات ہوئی تھی۔۔اور ایسے۔۔اتنی جلدی کیسے؟نہیں نہیں ایسا بالکل نہیں ہو سکتا۔۔"اس نے صاف انکار کر دیا۔۔

"کیوں نئ او سکتا بیٹا؟دیکھو اس وقت تمہارا رخصتی او جانا ای بہتر اے۔۔وہ بیچارا بچہ میرا علاج کے ساتھ ساتھ گھر کا خرچہ بھی دے رہا اے۔۔کتنا خیال رکھ رہا اے ام سب کا۔۔اس کا بھی تو حق اے کہ وہ اپنے گھر جائے تو اسے ذہنی سکون ملے۔۔اس کی خدمت کے لیے اس کا بیوی بیٹھا او۔۔ بیچارہ پتا نئ اکیلے کیسے رہتا ہو گا؟امیں بھی تو اس کا خیال کرنا چاہئیے۔۔"

سگی اولاد کا تو کبھی خیال کیا نہیں اور دوسروں کی کتنی فکر ہے انہیں۔۔اس نے جل کے دل میں سوچا۔۔

www.novelsclubb.com

"پھر بھی بابا۔۔ابھی میں تیار نہیں ہوں۔۔"اس کا انداز حتمی تھا۔۔

"بیٹا دیکھو۔۔کل پرسوں میرا سرجری او جائے گا۔۔پتا نئ ام زندہ بچے یا نہ بچے۔۔کیا پتا آج امارا آخری دن ہو۔۔ام چاہتا اے تماری خوشیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ کے جائے۔۔ایک بار اپنی زندگی میں ای تمہیں محفوظ ہاتھوں میں دے جائے تاکہ تم اپنا باقی بہن بھائیوں کے لیے بھی کچھ کر

سکو۔۔"اس نے آنکھوں میں آنسو بھر کے مظلومیت کی تصویر پیش کی۔۔لالی بھی خاموشی سے اس کی بات سنتی رہی۔۔وہ خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی۔۔

"ام جانتا اے کہ ام ایک اچھا باپ نئی اے۔۔ام بہت بُرا اے۔۔پر تم تو میری اچھی بیٹی او نا۔۔ اپنے بوڑھے باپ کا آخری خواہش پوری کر دو۔۔ام سکون سے مر سکے گا۔۔"وہ نقلی آنسو بہاتے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گیا۔۔لالی نے تڑپ کے اس کے ہاتھ پکڑے۔۔

"نہیں بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔آپ بہت اچھے ہیں۔۔اللہ ہمیشہ آپ کا سایہ ہمارے سر پہ سلامت رکھے۔۔میں نے اپنے سارے حقوق آپ کو معاف کیے۔۔پلیز مجھے شرمندہ مت کریں۔۔"وہ خود بھی رو رہی تھی۔۔اسے سمندر خان سے لاکھ اختلافات سہی پر وہ اس کا باپ تھا۔۔وہ کیسے اسے شرمندہ ہونے دیتی۔۔اس نے دل سے اسے معاف کر دیا تھا۔۔وہ تھی ہی ایسی۔۔کوئی اس کا دل توڑ بھی دے تب بھی وہ کسی کا دل نہیں دکھا سکتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"بس بیٹا پھر تم امارا بات مان لو۔۔ام سمجھے گا تم نے امیں معاف کر دیا۔۔"

"ٹھیک ہے بابا میں تیار ہوں۔۔پر شاہمیر۔۔"وہ شاہمیر کا سوچ کے چُپ ہو گئی۔۔چاہے جو بھی ہو وہ کسی پہ بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی۔۔

"اس سے ام نے بات کر لیا اے۔۔ تم بس تیاری پکڑو۔۔ ابھی کچھ دیر میں تم لوگ لاہور کے لیے نکلے گا۔۔" اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

"لیکن بابا اتنی جلدی کیسے۔۔ مجھے ایک بار گھر تو جانے دیں۔۔ میں سب سے مل تو لوں۔۔"

"بیٹا ابھی وقت نئی اے۔۔ ام گھر جا کے سب کو سمجھا دے گا۔۔ شاہمیر گھر کے لیے خرچہ بھی بھیج دے گا اس لیے ان کی فکر نئی کرنا۔۔ اور پھر تم کون سا ہمیشہ کے لیے جا رہا اے۔۔ شاہمیر تمیں ملوانے لاتا رہے گا۔۔"

"لیکن۔۔"

"ام اے نا۔۔ تم فکر کیوں کرتا اے؟" اس نے لالی کے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔۔ زندگی میں پہلی بار اس نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔ باپ کے پُر شفقت انداز پہ وہ اندر تک سرشار ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بابا۔۔" وہ ہلکا سا مسکرا کے مان گئی۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اپنی چادر کے پلو کو انگلیوں پہ لپیٹتی نروس سی کبھی شاہمیر کو دیکھ رہی تھی تو کبھی کھڑکی سے باہر نظر آتے رن وے کو۔۔

اس وقت وہ دونوں جہاز میں بیٹھے تھے۔۔شاہمیر پُر سکون سا کھڑکی والی سائیڈ پر بیٹھا تھا جبکہ لالی کھڑکی سے حتی الامکان دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ جہاز ٹیک آف ہوتے ہی اس کی چیخوں سے ملنے والا ہے۔۔اسے اونچائی سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔یہ الگ بات تھی کہ اس کا گھر پہاڑوں میں واقع تھا۔۔شاہمیر جانتا تھا کہ ایسا کچھ ہو گا اسی لیے اس نے ایگزیکٹو کلاس کی ساری ہی سیٹس بک کروالی تھیں۔۔وہ اسے اپنے چارٹرڈ طیارے میں لے جانا چاہتا تھا مگر فی الحال وہ اسے کسی کی نظروں میں نہیں لانا چاہتا تھا۔۔لالی کل رات کو بہت تھک گئی تھی تبھی اس نے آج شام کو نکلنے کا ارادہ کیا تھا۔۔لیکن اس دوران بھی اسے گھر نہیں جانے دیا تھا بلکہ وہ دونوں سمندر خان کو ہاسپٹل چھوڑنے کے بعد شاہمیر کے الوچ والے گھر ہی آ گئے تھے۔۔

جہاز ٹیک آف ہونے کی اناؤنسمنٹ ہونے لگی تو وہ دل ہی دل میں جانے کون کون سی دعائیں پڑھنے لگی۔۔

شاہمیر اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا جو اس کے بے حد اسرار کے بعد اس کے لائے گئے بلیک لانگ فراک اور چوڑی دار پاجامے پہ اپنی کالی چادر لپیٹے سادہ سی اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

اسے خود کو دیکھتا پا کر شاہمیر نے فوراً نظروں کا رُخ موڑا۔۔

"شاہمیر۔۔"اس کی ڈری ہوئی آواز پہ اس نے چونک کے دیکھا۔۔

"یہ گر تو نہیں جائے گا نا؟"اس نے ارد گرد نظر دوڑا کر تصدیق چاہی۔۔شاہ میر اس کی بات پہ مسکرایا۔۔

"جہاز اڑنے کے لیے ہوتا ہے، گرنے کے لیے نہیں۔۔"اس نے اسے کسی چھوٹے بچے کی طرح سمجھانا چاہا۔۔

"اور اگر اڑتے اڑتے گر گیا تو؟"اسے اس کی بات پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

میں نے سنا تھا پریاں اُڑ سکتی ہیں اس لیے آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔فکر تو مجھے کرنی چاہیئے۔۔"اس نے مصنوعی پریشانی سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔"وہ اس کی بات نظر انداز کرتی بولی۔۔

"کس سے؟"

"جہاز سے۔۔"اس نے انگلیاں چٹخاتے کچھ شرمندہ سا ہو کے کہا۔۔وہ پہلی بار جہاز میں بیٹھی تھی اس لیے ڈرنا تو فطری بات تھی لیکن وہ اپنا ڈر شاہ میر کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے شرمندہ ہو رہی تھی۔۔شاہمیر اس کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے چہرے سے بلیک ماسک اتار کے تھوڑا سا اس کی طرف جھکا۔۔

"ایک راز کی بات بتاؤں؟"اس نے رازداری سے کہا تو لالی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"مجھے بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔"

"کس سے؟"اس نے الجھ کے پوچھا۔۔

"جہاز سے۔۔"اس نے کندھے اچکائے۔۔

"آپ کو کیوں؟آپ پہلی بار تھوڑی بیٹھے ہیں۔۔"

"میں پہلی بار ہی تو بیٹھا ہوں۔۔"وہ اس کی شرمندگی کم کرنے کو بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"لیکن آپ تو بزنس مین ہیں اور امیر بھی ہیں۔۔"اسے حیرت ہوئی تھی کہ اتنا بڑا اور امیر بزنس مین پہلی بار جہاز میں بیٹھ رہا تھا۔۔

"ہاں تو امیر ہونے کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ میں ہر وقت جہاز بنا رہوں۔۔"اس نے بُرا سا منہ بنا کے کہا۔۔پھر لالی کی دبی دبی ہنسی پہ اپنی بات پہ غور کیا۔

"میرا مطلب تھا کہ ہر وقت جہاز میں بیٹھا رہوں۔۔"اس نے فوراً تصحیح کی۔۔

جہاز آہستہ آہستہ رن وے پہ دوڑنا شروع ہوا تو اس کا دل بھی ایک سو بیس کی سپیڈ پہ دوڑنے لگا۔۔ اس نے فوراً اپنے منہ پہ دونوں ہاتھ رکھے تو شاہمیر نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔۔پھر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کے چہرے سے ہٹائے۔۔

"یہ کیا کر رہی ہیں؟"

"مجھے ڈر ہے کہیں میری چیخوں سے یہ جہاز گر نہ جائے۔۔"

"اٹس اوکے۔۔مجھے بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔مل کے چیخیں ماریں گے۔۔"اس نے اپنی چوڑی ہتھیلی اس کے آگے پھیلائی تو لالی نے کچھ جھجک کے اس پہ اپنا نازک ہاتھ رکھ دیا۔۔

www.novelsclubb.com

جہاز ٹیک آف ہونے پہ وہ چیخنے کی تیاری پکڑ ہی رہی تھی جب شاہمیر اسے کندھوں سے پکڑ کے اٹھاتا اپنی سیٹ پر بٹھا کے خود اس کی سیٹ پہ بیٹھ گیا اور اس کے کانوں پہ ہیڈ فونز لگا کے گانا چلا دیا۔۔ اس نے لالی کا چہرہ پکڑ کے کھڑکی کی طرف موڑا تو اس نے ڈرتے ڈرتے باہر دیکھا لیکن پھر نیچے نظر آتے نظارے کو دیکھ کر مبہوت رہ گئی۔۔ہلکے ہلکے بادلوں کے بیچ سے نظر آتے سبز بلند و بالا

پہاڑ جن کی چوٹیاں بادلوں میں گُم ہو رہی تھیں لیکن پھر بھی اسے اپنا آپ ان سے اوپر محسوس ہو رہا تھا۔۔لال ڈوریوں والے نارنجی سورج سے نکلتی گرم لیکن آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتی دھوپ دور تک پھیلی ہریالی کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھی۔۔ تھوڑا مزید اوپر جانے پہ بڑے بڑے پتھروں کو چیرتا دریائے سندھ کا چھوٹا سا حصہ نظر آیا جو ہلکے نیلے اور ہرے امتزاج کے ساتھ سورج کی بدلوت ہلکی سی نارنجی آمیزش بھی لیے ہوئے تھا۔۔لوگوں کے بڑے بڑے گھر جو اسے اپنی پہنچ سے دُور نظر آتے تھے آج بہت چھوٹے لگ رہے تھے۔۔اسے لگ رہا تھا جیسے وہ ان پہاڑوں کو پہلی بار دیکھ رہی ہو۔۔شاہمیر کا ہاتھ تھامے وہ سارے ڈر خوف بھلائے اس منظر میں کھو گئی تھی۔۔ساتھ ہی ساتھ اس کے کانوں میں گونجتے گانے کے الفاظ اسے الگ ہی جہاں میں لے گئے تھے۔۔

کبھی کبھی میرے دل میں

خیال آتا ہے۔۔

کبھی کبھی میرے دل میں

خیال آتا ہے۔۔

کہ جیسے تجھ کو بنایا

www.novelsclubb.com

گیا ہے میرے لیے۔۔

تو اب سے پہلے ستاروں میں

بس رہی تھی کہیں

تجھے زمیں پہ بلایا گیا

ہے میرے لیے۔۔

کبھی کبھی میرے دل میں

خیال آتا ہے۔۔۔

اس نے جیپ سے نکل کر آنکھوں سے سن گلاسس اتار کر ارد گرد کا جائزہ لیا پھر بُرا سا منہ بنا کے شاہمیر کے بتائے گئے گھر کی طرف بڑھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں اس شاہمیر کے ہی کام کرتے کرتے بوڑھا ہو جاؤں گا۔۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے دروازے کے پاس پہنچا اور دروازہ پیٹ ڈالا۔۔

"کسے موت پڑ گئی ہے جو دروازہ توڑنے کھڑا ہو گیا ہے۔۔بھائی ایک ہی بار ہتھوڑا مار کے توڑ دو اتنی مشقت کیوں کرنی۔"اندر سے کسی لڑکی کی تیز آواز سُن کے وہ حیران ہوا۔۔ایسے کون بولتا ہے۔۔ دروازہ کھلنے پہ اس نے سامنے دیکھا جہاں ایک چھوٹی سی سولا سترہ سالہ لڑکی غصّے سے کمر پہ ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"بھائی میرے پاؤں میں پہیے نہیں لگے جو آپ نے یہ دروازہ پیٹ ڈالا۔۔"اس نے کڑے تیوروں سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔وہ سمجھ گیا یہ لالی کی بہن ہے۔۔ان کی شکل بہت ملتی تھی۔۔

"ا۔۔اسلام علیکم باجی۔۔"وہ گڑبڑا کے جلدی میں غلط بات بول گیا جس کا احساس اسے اگلے چند سیکنڈز میں ہی ہو گیا۔۔

"اللہ معاف کرے۔۔باجی ہوں گے آپ۔۔آپ کو شرم نہیں آتی دن دہاڑے محلے کے بیچ و بیچ اپنے سے تیس سال چھوٹی لڑکی کو باجی کہتے؟میں آپ کو باجی نظر آتی ہوں؟"وہ لال بھبوکا چہرے سے ایک ہی سانس میں سب بول گئی۔۔احیان نے حیرت سے اسے دیکھا جو اسے خود سے تیس سال بڑا بنا چکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں سوری۔۔میں باجی نہیں کہنا چاہتا تھا وہ اصل میں۔۔ چھوٹی بہنا۔۔میں شاہ میر کا دوست ہوں۔۔آپ کی امی سے ضروری کام تھا۔۔"وہ فوراً بولا کہ کہیں وہ اس کے منہ پہ دروازہ ہی بند نہ کر دے۔۔

"کون شاہمیر؟"وہ سمجھ گئی تھی لیکن پھر بھی تصدیق چاہی۔۔

"میرا دوست شاہمیر۔۔"

"بھائی آپ میرے بچپن کے بھائی تو ہیں نہیں جو مجھے آپ کے دوستوں کی لسٹ معلوم ہو۔۔"

"وہ آپ کی سسٹر ہیں نا۔۔کیا نام تھا ان کا۔۔وہ پھولوں جیسے نام تھا کوئی۔۔ان کا جس سے نکاح ہوا تھا نا کل میں اس کا دوست ہوں۔۔"اس نے اٹکتے ہوئے وضاحت کی۔۔

"اچھا۔۔شاہمیر بھائی کے دوست ہیں آپ؟"

لالی پہلے ہی میسج پہ اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر چکی تھی جو اس نے بڑی مشکلوں سے سکینہ بیگم کو بھی سمجھا دی تھی۔۔

"جی جی بالکل!"

"ہمم۔۔نام کیا ہے آپ کا۔۔"اس نے دروازے میں ہی کھڑے اس سے تفتیش شروع کر دی۔۔

"ڈاکٹر احیان۔۔"اس نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

"آپ ڈاکٹر ہیں ؟"اس نے اوپر سے نیچے تک احیان کو دیکھ کے حیرت سے پوچھا جو کل والے سلوٹ زدہ شلوار قمیض، بکھرے بالوں اور سرخ آنکھوں کے نیچے حلقوں کے ساتھ ڈاکٹر کم اور مریض زیادہ لگ رہا تھا۔۔کل سے وہ بیچارہ شاہمیر کے کاموں میں الجھا ہوا تھا۔۔

"کیوں۔۔لگتا نہیں ہوں کیا؟"اس نے کچھ خجل سا ہو کر پوچھا۔۔

"نہیں۔۔!!"اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا جس پہ اس کا مزید منہ بن گیا۔۔

"پھر کیا لگتا ہوں ؟؟"اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔کیا پتا اب وہ کون سا انکشاف کرتی۔۔

"رہنے دیں میں نے بتایا تو آپ برا مان جائیں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

اسے اس سے ایسے ہی جواب کی امید تھی۔۔

"آپ کی امی کہاں ہیں ؟"اس نے گلے کے اوپر سے اندر جھانکنے کی کوشش کی۔۔

"وہ سو رہی ہیں۔۔ان کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔آپ مجھے بتا دیں ؟"

احیان نے ہاتھ میں پکڑا الفافہ اس کی طرف بڑھایا

"وہ۔۔یہ پیسے بھجوائے تھے آپ کی بہن نے۔۔"اس نے بہن کا لفظ استعمال کیا تاکہ اسے برا نہ لگا۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔بہت شکریہ۔۔"وہ لفافہ پکڑ کے دروازہ بند کرنے لگی جب احیان نے مظلومیت کے سارے رکارڈ توڑتے ہوئے مسکین شکل بنا کے پوچھا۔۔

"چھوٹی بہنا۔۔چائے مل سکتی ہے ایک کپ؟"وہ مختلف ہوٹلوں کی رنگ برنگی چائے پی کے تنگ آگیا تھا۔۔

"جی مل تو سکتی ہے اگر آپ خود بنا لیں۔۔"اس نے ایک ابرو اچکا کے اسے کہا جس پہ احیان نے واپسی میں ہی عافیت جانی۔۔

"نہیں جی بہت شکریہ اب میں چلتا ہوں۔۔اس لفافے میں ایک کارڈ بھی ہے اس پہ شاہ میر کے سیکرٹری کا اور شاہ میر کا نمبر ہے۔۔آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو وہاں رابطہ کر سکتی ہیں۔۔

"وہ مایوسی سے کہتا پلٹ گیا تو گلِ کندھے اچکا کر دروازہ بند کرتی اندر چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

بلیک پراڈو گیٹ کے سامنے آکر رُکی تو گارڈز نے گاڑی میں بیٹھے شخص کو پہچان کر فوراً لوہے کا گیٹ کھولا۔۔

سفر اتنا لمبا نہیں تھا لیکن لالی بہت تھک گئی تھی اور گاڑی میں تقریباً سارا راستہ سوتے ہوئے آئی تھی لیکن سامنے موجود محل نما گھر کو دیکھ کر اس کی ساری نیند بھک سے اڑ گئی۔۔گاڑی ماربل کی روش پر سست روی سے چل رہی تھی۔۔یہ روش لوہے کے گیٹ سے بنگلے کے پورچ تک جاتی تھی۔۔یہ تقریباً دس کنال پہ محیط دو منزلہ سفید رنگ کا عالیشان بنگلہ تھا جس کے ارد گرد نا ختم ہونے والا لان پھیلا ہوا تھا۔۔لالی کو تو ایسا ہی لگا کہ وہ ختم نہیں ہونے والا۔۔پورے لان میں مختلف قسم کے درخت اور پھول لگے ہوئے تھے۔۔ایک طرف سفید ماربل کے تین فاؤنٹین اور دوسری طرف لکڑی کا گزیبو بھی موجود تھا۔۔پورے لان میں مختلف جگہوں پر لکڑی کی میز اور کرسیاں پڑی تھیں۔۔لالی مبہوت سی وہاں موجود ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔رات کا وقت ہونے کی وجہ سے پورا بنگلہ روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایسا ہوٹل تو میں نے کبھی ٹی وی میں بھی نہیں دیکھا۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

گاڑی سست روی سے چلتی پورچ میں آکر رکی جہاں پہلے سے دو ہیوی بائیکس اور تین گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔ شاہمیر گاڑی پارک کر کے اترا اور اس کی طرف کا دروازہ کھول کے ہاتھ بڑھایا جسے تھام کر وہ باہر نکلی۔۔

"آپ نے تو کہا تھا گھر جا رہے ہیں۔۔ پھر ہوٹل کیوں لے آئے؟" اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔ شاہ میر اس کی بات پہ ہلکا سا ہنس دیا۔۔

"یہ ہوٹل نہیں ہے مادام۔۔ آپ کا گھر ہے۔۔" اس کے کہنے پہ لالی نے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر پورے بنگلے پہ نظر دوڑائی۔۔ اس محل کو وہ اس کا گھر کہہ رہا تھا؟

"آئیں آپ کو آپ کا گھر دکھاؤں۔۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑے اندر داخل ہوا تو لالی ایک بار پھر سوچنے پہ مجبور ہو گی کہ یہ گھر ہے یا سچ کا محل۔۔

www.novelsclubb.com

بڑا سا ہال نُما لونگ روم ڈارک بلو اور گولڈن امتزاج سے سجایا گیا تھا جس کے بیچ و بیچ ڈارک بلو لیدر کے صوفے اور ان کے اوپر بڑا سا گولڈن جگمگاتا ہوا فانوس تھا۔۔ مختلف قسم کی پینٹنگز اور قیمتی واز سے پورا کمرہ بھرا پڑا تھا۔۔

"میرا خیال ہے آپ تھک گئی ہیں۔۔ گھر کل دیکھ لیجئے گا۔۔" اس نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔۔

"نہیں نہیں کوئی بات نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔" وہ جلدی سے بولی پھر شاہ میر کے مسکرانے پہ کچھ شرمندہ سی ہوئی۔۔

"آجائیں پھر۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے لے کر دائیں طرف موجود دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا۔۔ یہ غالباً ڈرائنگ روم تھا جسے کوفی اور آف وائٹ کلر سے سجایا گیا تھا۔۔ یہاں ایک بڑا سا آتش دان بھی لگا تھا۔۔ پھر وہ اسے دوسرے کمرے میں لایا جہاں ہوم تھیٹر تھا۔۔ اس کے ساتھ سٹڈی روم کا دروازہ تھا جو سٹڈی روم کم اور لائبریری زیادہ لگ رہی تھی۔۔ وہاں دنیا جہان کی کتابیں موجود تھیں۔۔ سٹڈی روم کو ڈارک گرین اور براؤن کلر سے سجایا گیا تھا۔۔ ایک ایک کر کے اس نے اسے پورا بنگلہ دکھایا۔۔ وہ جو بھی چیز دیکھتی پچھلی کو بھول جاتی۔۔ اتنا بڑا اور عالیشان گھر وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔ اس نے ایک بات نوٹ کی تھی کہ ہر کمرہ پچھلے والے سے مختلف تھا۔۔ چند کمرے چھوڑ کر اس نے اسے پورا بنگلہ دکھایا تھا۔۔ ان کمروں کو اس نے بعد میں خود سے دیکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔ دوسری منزل پہ موجود گرے اور بلیک کلر سے سجے اپنے کمرے کو دیکھنے کے بعد اس نے سامنے پڑے صوفے پہ بیٹھے شاہمیر کو سرد آہ بھر کے دیکھا۔۔

"شاہمیر۔۔!!" وہ کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی۔۔

"جی؟"

"آپ کیا کام کرتے ہیں؟" اب وہ واقعی جاننا چاہتی تھی کہ وہ کیا بزنس کرتا ہے۔۔ وہ اس کی بات پہ قہقہہ لگا کے ہنسا۔۔

"میں۔۔ بہت سارے کام ایک ساتھ کرتا ہوں۔۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

"یہ گھر واقعی آپ کا ہے یا مجھے امپریس کرنے کے لیے چند دن کرائے پہ لیا ہے؟" اس نے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔ ہر چیز یہاں رہنے والے کے اعلیٰ ذوق کا ثبوت تھی۔۔

"آپ کو امپریس کرنے کے لیے مجھے گھر لینے کی ضرورت نہیں تھی۔۔ وہ تو آپ پہلے ہی مجھ سے ہو چکی تھیں۔۔" وہ نرم مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا اٹھا۔۔

"ڈریسنگ روم میں آپ کی ضرورت کا سارا سامان ہے۔۔ میک اپ وغیرہ کا مجھے زیادہ پتا نہیں لیکن پھر بھی جو ہو سکا وہ میں نے فون پہ ہی اپنے ورکرز سے کہہ کر منگوا لیا تھا۔۔ آپ فریش ہو جائیں میں کھانے کا کہہ کر آتا ہوں۔۔" وہ باہر نکل گیا اور وہ پیچھے سے پورے کمرے میں گول گول گھوم کر بیڈ پہ دھڑام سے گر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"کاش تم یہاں ہوتی گل۔۔" وہ افسردگی سے بولی۔۔

وہ کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھا جب دروازہ ناک ہونے کی آواز پہ اس نے ہاتھ میں پکڑی کتاب سائیڈ پہ رکھی۔۔

"آجائیں۔۔"

شاز مینے ہاتھ میں مٹھائی کا بڑا ساٹو کرا اٹھائے کمرے میں داخل ہوئی اور دلاور کے سامنے بیڈ پر آ کے بیٹھ گئی۔۔

"یار بھائی ایسی اعلیٰ مٹھائی زندگی میں نہیں کھائی قسم سے۔۔" وہ بڑا سا گلاب جامن منہ میں رکھ کے پھنسی پھنسی آواز میں بولی تو دلاور اس کے انداز پہ ہنس دیا پھر اس کے سر پہ چپت لگائی۔۔

"یہ مٹھائی کس خوشی میں ہے؟ خدانخواستہ میٹرک تو پاس نہیں کر لیا۔۔" وہ اسے چڑانے کے لیے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں بھائی ابھی تو رزلٹ میں بہت وقت پڑا ہے۔۔یہ تو میں گلِ سے ملنے گئی تھی ناوہاں سے لائی ہوں۔۔"اس نے مزے سے ایک اور گلاب جامن کھاتے ہوئے بتایا۔۔گلِ دوپہری اس کی اکلوتی دوست تھی۔۔

"ہمم۔۔گلِ؟؟"اس نے سوچنے والے انداز میں کہا۔۔

"ہاں وہ جو ٹیوشن پڑھانے آتی تھیں نا گُلالئی۔۔ان کی چھوٹی بہن۔۔میری دوست ہے نا وہ۔۔بڑی مشکلوں سے چھپتے چھپاتے گئی تھی ورنہ بی جان کو پتا چلتا تو گئی تھی کام سے۔۔"اس نے جھرجھری لے کے کہا۔

"اچھا۔۔کیا ہوا۔۔کہیں رشتہ تو طے نہیں ہو گیا اس پاگل لڑکی کا؟؟"گلِ کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آیا۔۔

"اس کا تو نہیں البتہ اس کی بہن کا ضرور ہو گیا ہے۔۔اور رشتہ نہیں شادی۔۔"اس نے مزے سے بتایا

www.novelsclubb.com

پہلے تو دلاور کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی اور جب آئی تو اسے اپنی سماعتوں پہ یقین ہی نہیں آیا۔۔

"کک۔۔کیا۔۔کیا مطلب؟"

شاز مینے نے حیرت سے اسے دیکھا جس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔

"کیا مطلب کا کیا مطلب ؟لاہور کا کوئی بہت امیر کبیر بزنس مین ہے اسے لالی آپی پسند آگئی تھیں تو اس نے رشتہ بھیجا۔۔وہ گلؔ کے بابا کو لنگ کینسر ہے نا ان کی سرجری بھی ہونے والی ہے اس لیے سادگی سے نکاح کر کے ساتھ ہی رخصتی کر دی۔۔ ویسے گلؔ بتا رہی تھی بہت خوبصورت اور امیر لڑکا ہے۔۔اسی نے پورے گاؤں میں یہ مٹھائی بنٹوائی ہے شادی کی خوشی میں۔۔"اس نے تفصیل سے بتایا۔۔دلاور ہونق بنا اسے سن رہا تھا۔۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔ابھی چند دن پہلے کی ہی تو بات تھی جب وہ اس کے سامنے کھڑی اس سے شکوے کر رہی تھی۔۔اتنی جلدی وہ کیسے بدل گئی؟اتنی جلدی اس کا دل کیسے بدل گیا؟وہ تو اس سے محبت کرتی تھی۔۔بے شک وہ خاموش ہی رہتی تھی پر وہ اس کی خاموشی میں پوشیدہ اقرار کو خوب سمجھتا تھا۔۔وہ تو صرف اسے وقت دینا چاہتا تھا تا کہ وہ اپنے دل سے اس کے متعلق غلط فہمیاں نکال سکے۔۔اس نے تو اسے ہی اپنے دل سے نکال دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بھائی میں جا رہی ہوں مورے بلا رہی ہیں۔۔"نیچے سے آتی اپنی مورے کی آواز سن کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ وہ ابھی تک پیچھے ویسے ہی بُت بنا بیٹھا تھا۔۔پھر جیسے ہی اسے ہوش آیا اس نے فوراً موبائل کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔۔پھر موبائل اٹھا کر جانے کتنی ہی کالز گُلالئی کو

کر ڈالیں لیکن اس کا نمبر آف جا رہا تھا۔۔وہ پھر بھی بند نمبر پہ کالز کیے جا رہا تھا جیسے ابھی وہ فون اٹھا کر کہے گی کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔وہ صرف اس سے محبت کرتی ہے۔۔اس کے علاوہ اس کی زندگی میں اور کسی کی گنجائش نہیں لیکن ایسا نہیں ہونا تھا اور نہ ہی ہوا۔۔وہ ایسے ہی فون کرتے کرتے بیڈ پہ ڈھے سا گیا۔۔کسی تھکے ہوئے انسان کی طرح۔۔جیسے صدیوں کا سفر طے کر کے آیا ہو۔۔جیسے سب کچھ لُٹا آیا ہو۔۔جیسے اس کا دل خالی رہ گیا ہو۔۔

وہ بیڈ پر لیٹی اپنی سوچوں میں گُم تھی جب دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

"آجائیں۔!"شاہ میر کے اندر داخل ہونے پہ وہ الرٹ ہو کے بیٹھ گئی۔۔

"السلام علیکم۔۔!!"جب اور کچھ سمجھ نہ آیا تو فوراً سلام کر دیا جس پہ وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

"وعلیکم سلام۔!!"وہ کنفیوز سی اسے ہی دیکھ رہی تھی جو ڈریسنگ روم سے اپنے کپڑے نکال کے واشروم میں چلا گیا تھا۔۔تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو بلیک ٹراوزر شرٹ پہنے کندھے پہ تولیہ لٹکائے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جو ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی۔۔ماتھے پہ چپکے گیلے بالوں کو بیزاری سے جھٹک کے اس نے گلا کھنکھار کے بات شروع کی۔۔

www.novelsclubb.com

"گُلالئی۔!! میں جانتا ہوں ہمارا نکاح کن حالات میں ہوا اور آپ اس سب کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھیں لیکن میں کیا کروں میری بھی مجبوری تھی۔۔میں اس رشتے کو سمجھنے کے لیے آپ کو وقت دینا چاہتا ہوں جتنا بھی آپ کہیں۔۔تب تک میں آپ کو بالکل کسی معاملے میں تنگ نہیں کروں گا۔۔آپ کے بالکل ساتھ والا کمرہ میرا ہے۔۔اگر آپ کو ڈر لگے یا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک مجھے بتائیے گا۔۔امید ہے میری جلد بازی کے لیے آپ مجھے معاف کر دیں گی۔۔"وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔۔وہ پہلے ہی کچھ وقت کے لیے اس کا کمرہ الگ رکھنے کا فیصلہ کر چکا تھا جبکہ اپنا سامان اس نے جان بوجھ کر اسی کمرے میں رکھا تھا تاکہ آہستہ آہستہ گُلالئی کو پہلے اس کے سامان کی اور پھر اس کی عادت ہو جائے۔۔

اس کی خاموشی پہ وہ پلٹنے لگا تو لالی دھیمے لہجے میں بولی

"شاہ میر!!"اس نے پلٹ کے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"آپ بہت اچھے ہیں۔۔بہت بہت شکریہ۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کھل کے مسکرا دیا۔۔

"پہلی لائن بہت اچھی تھی۔۔دوسری والی اچھی نہیں لگی۔۔میں جو کر رہا ہوں میرا فرض ہے۔۔"

"فرض سے زیادہ کر رہے ہیں آپ۔۔"وہ کچھ شرمندہ سی تھی۔۔

"آپ اس سے بھی زیادہ ڈیزرو کرتی ہیں۔۔"

وہ اسے دیکھ کے رہ گئی۔۔لوگ کتنی جلدی دل میں جگہ بنا لیتے ہیں یہ اسے آج پتا چلا تھا۔۔

"شب بخیر!!"وہ شائستگی سے کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔وہ بھی بہت تھک چکی تھی اس لیے لیٹتے ہی نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔

وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھی سامنے سبز پہاڑوں کی اوٹ سے نکلتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔۔ہلکے نیلے اندھیرے کے باوجود چیزیں کافی حد تک واضح تھیں۔۔پرندے اپنے پر پھیلائے صبح صبح رزق کی تلاش میں نکل چکے تھے۔۔یہ آبادی سے ذرا ہٹ کر ایک سنسان جگہ تھی جہاں وہ اکثر چڑھتے اور ڈوبتے سورج کو دیکھنے آتی تھی۔۔آج بھی گھر میں سب کو سوتا چھوڑ کے دل کا بوجھ ہلکا کرنے آ گئی تھی اور اس وقت قدرے سنسان گوشے میں درخت کے نیچے بیٹھی سورج چڑھنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے پیچھے پتوں کی سرسراہٹ محسوس کر کے اس نے پلٹ کے دیکھا جہاں کریم کلر کے شلوار قمیض پہ ڈارک براؤن شال کندھوں پہ ڈالے وہ شہزادوں کی سی شان و شوکت لیے کھڑا اسے گھور رہا تھا۔۔وہ ایک نظر اسے دیکھ کے پھر سے سامنے دیکھنے لگی۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"اس نے تیز لہجے میں پوچھا۔۔

"تارے گِن رہی ہوں۔!"اس نے بیزاری سے کہا تو ایک منٹ کے لیے دلاور بھی آسمان کو دیکھنے لگا جہاں سورج کی روشنی پھیل رہی تھی اور کوئی تارے نہیں تھے۔۔

"یااللہ میں بھی پاگل ہی ہو گیا ہوں۔۔"اس نے دل میں سوچا۔۔

"تمہیں کسی نے ڈھنگ سے جواب دینا نہیں سکھایا؟"

"سکھایا ہے۔ لیکن صرف ڈھنگ کے سوالوں کا۔۔"وہ بغیر اس کی طرف دیکھے بولی۔۔

"چلو شاباش گھر جاؤ۔۔!!ایسی ویران جگہ پہ اکیلے بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے۔۔"وہ اس کی بات نظر انداز کر کے بولا۔۔یہ جگہ واقعی بہت ویران تھی۔۔دلاور بھی اکثر یہاں اسی وقت آیا کرتا تھا۔۔ آج بھی پوری رات بخار میں تپنے کے بعد طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو یہاں چلا آیا۔۔اس کی سوچوں کا مرکز گلالئی ہی تھی جب اسے سامنے گلِ بیٹھی نظر آئی تو اس کے پاس چلا آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"اکیلے کہاں؟آپ بھی تو ہیں۔۔"وہ پلٹ کر اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"میں تو ابھی چلا جاؤں گا۔۔"

"میں بھی چلی جاؤنگی۔۔"

"چلی جاؤنگی نہیں ابھی جاؤنگی اور وہ بھی میرے سامنے۔۔" وہ اپنی بات پہ قائم تھا۔۔

"خان صاحب!! آپ میرے والد کا عہدہ کب سنبھالیں گے؟" وہ گہرا سانس لے کے بولی تو اس نے الجھ کے اسے دیکھا۔۔

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ اختیارات تو آپ کے پاس موجود ہیں ہی۔ایک کام کریں مجھے لیگلی ایڈاپٹ کر لیں۔۔!!" اس نے سادگی سے کہا۔۔

دلاور سر جھٹک کے اس کے ساتھ ہی تھوڑے فاصلے پہ بیٹھ گیا۔۔

"اب یہاں کیوں بیٹھ گئے؟" وہ تڑخ کے بولی۔۔

"یہاں تمہارا نام تو نہیں لکھا۔۔" اس نے پُر سکون انداز میں کہا۔۔

"نام تو آپ کا بھی نہیں لکھا۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ دلاور نے ساتھ پڑی لکڑی کی ڈنڈی اٹھائی اور زمین پہ اپنا نام لکھ دیا۔۔

"لو اب تو لکھا ہوا ہے نا؟"

لالی نے اس کے ہاتھ سے وہ ڈنڈی پکڑ کے اس کے نام کے ساتھ ہی اپنا نام بھی لکھ دیا۔۔

"لیں پھر میرا نام بھی لکھا ہے یہاں۔۔"اس نے گردن اکڑا کے کہا جیسے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔۔دلاور سر جھٹک کے رہ گیا۔۔

کچھ دیر وہ یونہی خاموش بیٹھے رہے۔۔سورج کی روشنی ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔۔ موسم میں خنکی کچھ کم ہوئی تھی۔۔گلؔ نے اسے دیکھا جو آج بہت تھکا تھکا اور مرجھایا ہوا لگ رہا تھا۔۔شاید وہ بیمار تھا۔۔

"آپ کو کیا ہوا؟"

"مجھے کیا ہونا ہے؟"اس نے کندھے اچکائے۔

"پریشان ہیں آپ؟"

دلاور نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔جو بات اس کے گھر والے نہیں جان پائے تھے وہ لڑکی چند لمحوں میں جان گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمم!!"اس نے ہنکارا ابھرا۔۔

"کیوں؟"گلؔ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"ایک دوست کے لیے پریشان ہوں۔۔"اس نے مختصراً کہا۔۔

"دوست کو کیا ہوا؟" اسے تجسس ہوا۔۔

"دوست کے ساتھ محبت میں دھوکا ہوا۔۔اس کا اعتبار توڑا گیا۔۔" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔۔

"دوست کو کہیں دوبارہ محبت کر لے۔۔ کسی اور پہ اعتبار کر لے۔۔" اس نے سہولت سے حل پیش کیا۔۔ وہ اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔

"مرد دھوکا دے بھی دے نا تو عورت کو اس پہ بار بار اعتبار آ جاتا ہے۔۔ عورت بہت جلدی اعتبار کر لیتی ہے۔۔ لیکن جب کوئی عورت دھوکا دے تو اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کی عورتوں سے اعتبار اٹھ جاتا ہے۔۔ مرد بار بار اعتبار نہیں کرتے۔۔" وہ کچھ دیر کے بعد بولا۔۔

"کرتے ہیں خان صاحب۔۔ کرنے والے کر لیتے ہیں۔۔" وہ اپنی بات پہ قائم تھی۔۔

"لیکن وہ اب کبھی نہیں کر پائے گا۔۔ نہ اعتبار نہ محبت۔۔ اسے تو سانس لینا بھی مشکل لگ رہا ہے۔۔ اسے تو زندہ رہنا بھی مشکل لگ رہا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

گل نے چونک کے اسے دیکھا۔۔

"کسی ایک شخص کے لیے خود پہ زندگی حرام کر لینا اپنی زندگی سے جُڑے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے۔۔آپ کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کے لیے آپ کو جینا پڑتا ہے۔۔ صرف اپنے بارے میں سوچنا تو غلط ہے نا۔۔خود غرض انسان کبھی خوش نہیں رہ پاتا۔۔اپنی غرض پا کے بھی نہیں۔۔"اس نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔۔دلاور حیرت سے اس کی باتیں سُن رہا تھا۔۔اسے اس سے اتنی سمجھداری کی امید نہیں تھی۔۔

"انسان ہو اور خود غرض نہ ہو؟ نا ممکن۔۔"اس نے سر جھٹک کے کہا۔۔

"اپنے دوست کو سمجھائیں کہ جو ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے۔۔"

"لیکن اس دل کا کیا کریں جو بہتر پہ بد تر ہو جاتا ہے؟"نا جانے وہ اس سے اتنے سوال کیوں کر رہا تھا؟ شاید اس لیے کیونکہ وہ جواب دے رہی تھی۔۔

"دل کو قابو میں رکھنا چاہیئے ورنہ کام خراب ہو جاتے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"دل قابو میں آجائے تو اور کیا چاہیئے۔۔"اس نے سرگوشی نما آواز میں کہا۔۔

"گھر میں سب کیسا ہے؟"وہ گُلالئی کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا لیکن پوچھ نہیں پا رہا تھا۔۔

"گھر تو خالی خالی ہو گیا ہے جب سے لالی کی شادی ہوئی ہے۔۔" وہ اداسی سے بولی۔۔ دلاور کا حلق خشک ہو گیا۔۔ تو یعنی یہ سچ تھا۔۔ ابھی تک اسے امید تھی کہ شاید یہ سب جھوٹ ہو۔۔

"کک۔۔۔ کون ہے وہ؟" وہ بمشکل زبان کی لڑکھڑاہٹ پہ قابو پا کے بولا۔۔

"جب ابّو کی طبیعت اچانک خراب ہوئی تھی تو انہوں نے ہماری بہت ہیلپ کی تھی۔۔ پوری پوری رات جاگ کے ابّو کا خیال رکھتے تھے۔۔ پھر انہوں نے لالی کا رشتہ مانگا تو مورے اور ابّو فوراً راضی ہو گئے کیونکہ رشتہ اچھا تھا۔۔ لاہور میں بزنس ہے ان کا۔۔ بہت پیارے بھی ہیں ماشاءاللہ۔۔ بس پھر نکاح کے ساتھ رخصتی بھی کر دی۔۔ لالی بھی خوش ہے۔۔" آخری بات اس نے یونہی کہہ دی اور اس کی یونہی کی گئی بات دلاور کے دل کو چھلنی کر گئی۔۔ وہ گہرا سانس لے کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔ اس کے سر میں پھر سے درد شروع ہو گیا تھا۔۔

"ان سے بات ہوئی؟" اس نے آخری امید کے تحت پوچھا۔۔

"ہمم۔۔ ہوئی تھی۔۔ بتا رہی تھی کہ بہت بڑا گھر ہے اور اس کا شوہر اس کا بہت خیال بھی رکھ رہا ہے۔۔" اس کی کل رات ہی لالی سے مختصر سی بات ہوئی تھی۔۔ وہ واقعی بہت مطمئن تھی۔۔

"اچھا!!" اس نے بس یہی کہا۔۔ پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"آجاؤ۔۔اب تمہیں گھر مجھے ہی چھوڑنا پڑے گا۔۔" وہ کپڑے جھاڑتے ہوئے بیزاری سے بولا۔۔

"اور یہ مہربانی کس لیے؟" اس نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا

"کیونکہ اگر میں ابھی تمہیں یہاں چھوڑ کے چلا گیا اور پھر کسی نے تمہیں اغوا کر لیا اور پھر تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کے تمہیں سگنل پہ کھڑا کر کے زبردستی بھیک منگوائی تو مجھے بہت بُرا لگے گا۔۔" اس نے اسی سکون سے جواب دیا۔۔

"بڑی دُور کی سوچ ہے آپ کی خان صاحب!" وہ بمشکل اپنی ہنسی کو روک کے اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

"کیا کریں سوچنا پڑتا ہے۔۔" اس نے کندھے اچکائے اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔وہ بھی اٹھ کے اس کے پیچھے چل پڑی۔۔اور وہ دونوں ہی اپنے پیچھے مٹی پہ لکھے اپنے نام ویسے ہی چھوڑ گئے۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے گھڑی پہ وقت دیکھا تو دوپہر کے دو بج رہے تھے۔۔وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"یااللہ میں اتنی دیر تک سورہی تھی ؟" وہ بڑبڑاتی ہوئی ڈریسنگ روم سے کپڑے نکال کے نہانے چلی گئی۔۔ پچھلے چند دنوں لگاتار جاگنے اور اب کل کے سفر کی تھکن کی وجہ سے وہ اتنی دیر تک سوتی رہی تھی ورنہ وہ فجر کے وقت اٹھ جاتی تھی۔۔اتنی بے فکری سے وہ آج تک نہیں سوئی تھی۔۔ سوتے وقت بھی اس کا ذہن عجیب سے تناؤ کا شکار ہوتا تھا لیکن آج وہ ایسی پُر سکون نیند سوئی تھی کہ خود بھی حیران تھی۔۔

وہ نہا کر باہر نکلی اور شیشے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔پنک اور بلیک کمبینیشن کے سُوٹ پر بڑا سا پنک دوپٹہ لپیٹ کے گیلے بال ڈرائیر سے سوکھا کر کیچر میں مقید کر لیے۔۔سامنے ہی ڈریسنگ ٹیبل پہ دنیا جہان کا میک اپ اور ڈرارز میں جیولری پڑی تھی۔۔پہلے اس نے سوچا کہ میک اپ کر کے تھوڑا سا تیار ہو جائے پھر کچھ سوچ کر ایسے ہی نیچے چلی آئی۔۔

وہ سیڑھیاں اترتی سامنے بیٹھے شاہ میر کو دیکھ رہی تھی جو شیشے کی دیوار کی طرف رُخ کیے بیٹھا تھا۔۔ یہ روم باقی کمروں سے ذرا الگ سا تھا۔۔یہاں ایک اور دروازہ بھی تھا جو شاید کسی اور کمرے میں کھلتا تھا۔۔اس کمرے کی ایک دیوار شیشے کی تھی جہاں سے لان نظر آتا تھا۔۔پورا کمرہ پرپل اور لائٹ براؤن کمبینیشن سے سجایا گیا تھا۔۔اس وقت یہاں نیم اندھیرا تھا۔۔وہ دبے قدموں سے چلتی اس کے پیچھے آکر کھڑی ہوگئی۔۔

"صبح بخیر گُلالئی!!" اس کی بھاری مگر نرم آواز کمرے میں گونجی۔۔ اسے اس کے آنے کا کیسے پتا چلا۔۔ اس نے حیرت سے سوچا۔۔

"بات تو عجیب سی لگتی ہے کیونکہ ہمیں ملے چند ہی دن ہوئے ہیں۔۔ لیکن پھر بھی میں آپ کو آپ کی آہٹ سے پہچان سکتا ہوں۔۔" وہ ہنوز رُخ دوسری طرف کیے بول رہا تھا۔۔

ان کو ساری باتیں کیسے پتا چل جاتی ہیں؟ وہ پوچھنا چاہتی تھی لیکن اس کے ہاتھ میں موجود سیگریٹ پہ نظر پڑتے ہی وہیں ساکت ہوگئی۔۔ شاہ میر نے اسے خاموش پا کر پلٹ کر دیکھا تو وہ منہ کھولے حیرت سے اس کے ہاتھ میں موجود سیگریٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔

اس نے پہلے اسے اور پھر ہاتھ میں پکڑے سیگریٹ کو دیکھا۔۔

"آپ۔۔ آپ اس سیگریٹ کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟" اس نے اٹکتے ہوئے پوچھا۔۔ وہ اس کی بات پہ ہنس دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"گلی ڈنڈا کھیل رہا ہوں۔۔ آجائیں آپ بھی کھیل لیں۔!" اس نے سادگی سے کہا۔۔

"مذاق کر رہے ہیں؟"

"نہیں میں سیریس ہوں!" اس نے چہرے پہ مصنوعی سنجیدگی سجائی۔۔

"آپ سگریٹ پیتے ہیں؟" وہ اسی طرح اس سگریٹ کو حیرت سے دیکھتی اس کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔

"ہاں!"

"کیوں؟"

"کیونکہ اسے پینے کے لیے ہی بنایا گیا ہے۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔

"اس سے کینسر ہوتا ہے۔۔" اس نے آنکھیں بڑی کر کے اسے ڈرانا چاہا۔۔ شاہ میر نے بمشکل اپنی ہنسی چھپائی۔۔

"کیا گارنٹی ہے کہ نہ پینے سے کینسر نہیں ہوگا؟" اس نے ایک ابرو اچکا کر اس سے پوچھا

"اس کی تو کوئی گارنٹی نہیں ہے البتہ یہ گارنٹی ضرور ہے کہ اسے پینے کے بعد لازمی ہو جائے گا۔۔ احتیاط علاج سے بہتر ہے" اس نے اس کی عقل پہ ماتم کرنے والے انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"امم ہمم! علاج احتیاط سے بہتر ہے۔۔ کیونکہ علاج ایک ہی بار کروانا ہوتا ہے جبکہ احتیاط پوری زندگی کی ہوتی ہے۔۔ تو زیادہ فائدہ کس میں ہوا؟"

وہ اس کی بات پہ الجھ گئی پھر گہرا سانس لیا۔۔

"کب سے پیتے ہیں آپ یہ ؟"اسے تجسس ہوا۔۔وہ اسے شکل سے چین سموکر بالکل بھی نہیں لگا تھا۔۔

"پہلے نہیں پیتا تھا یہ آپ کے ابو نے پچھلے چند دن میں عادت ڈال دی۔۔ورنہ مجھے تو یہ پکڑنا بھی نہیں آتا تھا۔"اس نے بات تو مذاق میں کی تھی لیکن لالی اسے سچ سمجھ کے شرمندہ سی ہو گئی۔۔

"ایک تو بابا بھی نا کسی کو نہیں بخشتے۔"اس نے دل میں سوچا۔۔شاہ میر کے سامنے زیادہ تر باتیں وہ دل میں ہی کیا کرتی تھی۔۔یہ الگ بات تھی کہ وہ اس کی دل میں کی باتیں زبان سے کی باتوں سے زیادہ بہتر سمجھ لیتا تھا۔۔ابھی بھی وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔۔

"بابا کیسے ہیں؟"اس نے بات بدلنے کو کہا۔۔

"آج صبح سرجری ہو گئی تھی۔۔اب وہ بالکل ٹھیک ہیں لیکن کچھ دن انڈر اوبزرویشن رہیں گے۔۔ آپ کہیں تو آپ کی بات کروا دوں ؟"وہ سگریٹ کا گہرا کش لیتے ہوئے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی انہیں ریسٹ کرنے دیں میں بعد میں بات کرلوں گی۔!!"اس نے بیزاری سے سیگیرٹ کے دھویں کو دیکھا۔۔

"شاہ میر!!ایک بات پوچھوں؟"اب وہ اس کے سیگریٹ کو بالکل نظرانداز کر رہی تھی لیکن شاید وہ بھی اسے چڑانے کے موڈ میں تھا۔۔ایک سگریٹ ختم ہونے پہ اس نے دوسرا سیگریٹ کیس سے نکال کے سلگا لیا۔۔وہ اسے دیکھ کے رہ گئی۔۔

"جی پوچھیں؟"

"آپ نے میرے لیے اتنا سب کچھ کیوں کیا؟"وہ کب سے دل میں اٹھتا سوال پوچھ بیٹھی۔۔

اس کی بات پہ وہ کھل کے مسکرا دیا۔۔

"کیونکہ مجھے آپ سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی تھی۔۔اور اب تو عادت بھی ہو گئی ہے۔۔"اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔۔لالی کو اس سے ایسے جواب کی توقع نہیں تھی۔۔وہ سر جھکا کر دبیز قالین کو گھورنے لگی۔۔

"پہلی نظر میں محبت کیسے ہو جاتی ہے؟"کچھ دیر بعد اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں پوچھا

www.novelsclubb.com

"اس بات پہ تو میں نے غور نہیں کیا۔۔"وہ اس کی بات پہ الجھ گیا۔۔اسے صرف اتنا پتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔۔کب؟کیسے؟اور کیوں؟اس کے بارے میں سوچنا اس نے گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

"شکل سے؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"ہاں!! شکل سے ہی ہوتی ہو گی۔۔"اس کا دماغ ان چیزوں میں بالکل بھی نہیں چلتا تھا۔۔

"یہ کیسی محبت ہے جو شکل سے ہوتی ہے؟"وہ اس کے جواب پہ مطمئن نہیں ہوئی تھی۔۔ محبت تو اسے بھی دلاور سے تھی۔۔ لیکن اب تو اسے وہ محبت ایک بار بھی یاد نہیں آئی تھی؟ کیا پہلی نظر کی محبت اتنی کمزور ہوتی ہے؟ وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی۔۔

شاہ میر کچھ دیر خاموشی سے سوچتا رہتا پھر اسے دیکھ کر بولا۔۔

"شکل سے محبت کرنا کوئی بُری بات تو نہیں ہے۔۔اور پہلی نظر کی محبت تو شکل کو دیکھ کر ہی ہوتی ہے۔۔ کیونکہ دیکھتے ساتھ ہی انسان کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ چہرہ اسی کے لیے بنایا گیا ہے۔۔" اس نے سوچ سوچ کے جواب دیا۔۔

"اصل محبت تو وہ ہوتی ہے نا جو عادتوں سے ہو؟"وہ ایک اور سوال ڈھونڈ لائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔ ہوتی ہے۔۔ لیکن وہ محبت ذرا آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔۔ پہلی نظر کی محبت تو شکل سے ہی ہوتی ہے۔۔"اس نے کندھے اچکا کر اپنے تئیں بہترین جواب پیش کیا۔۔

"پتا نہیں آپ کی باتیں مجھے صحیح کیوں نہیں لگ رہیں۔۔"وہ ابھی تک الجھن کا شکار تھی۔۔

"میں نے پہلے بھی کہا تھا گُلا لئی۔۔میں غلط نہیں ہوتا۔۔بس صحیح نہیں لگتا۔۔" وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"دوپہر کا کھانا تیار ہے۔۔آپ کی پسند کا تو پتا نہیں تھا اس لیے میں نے اپنی پسند کی ہی ساری چیزیں بنوالیں۔۔امید ہے میری پسند آپ کو پسند آئے گی۔۔ویسے آپ بھی میری ہی پسند ہیں۔۔" آخری بات اس نے دل میں سوچی۔۔

"جی!!" وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اور اس کے پاس سے گزرنے لگی جب اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا۔۔وہ کرنٹ کھا کر مڑی۔۔

شاہ میر نے سگریٹ کیس اٹھا کر اس کے ہاتھ پہ رکھا۔۔

"یہ لیں!! دل کرے تو جلادیں۔۔دل کرے تو پھینک دیں۔۔دل کرے تو سنبھال کر رکھ لیں۔۔" لالی کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔۔سگریٹ کی یا اپنی؟؟ اس کا انداز ہی ایسا تھا۔۔

پھر سر ہلاتی اس کے ساتھ سے ہو کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چائے کا کپ پکڑے لان میں ٹہل رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو احیان اس کے عین پیچھے کھڑا اس کے ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"السلام علیکم !!" ناز نے فوراً سے سلام کیا۔۔

"وعلیکم سلام !" وہ چائے کا کپ اس کے ہاتھ سے پکڑ کے سامنے رکھی کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔

"وہ میری چائے ہے۔۔" نازنین نے دہائی دی۔۔موسم بہت اچھا تھا اسی لیے وہ اپنے لیے بہت دل سے چائے بنا کر ابھی لان آئی تھی۔۔وہ اس کے ساتھ آکر کرسی پہ بیٹھی اور اس کے ہاتھ سے کپ لینا چاہا۔۔

www.novelsclubb.com

"جس چیز کو ہم ہاتھ لگا لیں پھر کوئی اور اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔۔" اس نے شاہانہ انداز میں گردن اکڑا کر کہہ کر کپ پیچھے کیا۔۔

"کیوں آپ کوئی ذہریلی ناگن ہیں جو پھر کوئی اس چیز کو ہاتھ نہیں لگا سکتا؟" اس نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔احیان کو چائے پیتے پیتے اچھو لگا۔۔

"یہ زہریلی ناگن تمہارا شوہر ہے۔۔"اس نے یاد کروانا چاہا۔۔

"زبردستی کا شوہر ہے۔۔"اس نے فوراً تصحیح کی۔۔

"تمہاری قسمت ہی خراب تھی میں کیا کروں؟"اس نے کندھے اچکا کر کہا تو وہ ہنس دی۔۔

"کہاں تھے آپ تین دن سے؟"وہ اسے کسی ضروری کام کا کہہ کر شاہ میر کے بلانے پہ پورن چلا گیا تھا اور سمندر خان کی سرجری ہونے کے بعد آج واپس آیا تھا۔۔

"دوسری بیوی کے گھر چکر لگانے گیا تھا۔۔"اس نے بے پرواہی سے کہا۔۔اسے امید تھی کہ ناز اس بات پہ غصہ کرے گی پر وہ اسے سکون سے بیٹھی دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا ہوا؟"اسے حیرت ہوئی۔۔

"سوچ رہی ہوں کہ آپ سے کس عقل کی اندھی نے دوسری شادی کر لی؟"اس نے اوپر سے نیچے تک احیان کو دیکھ کے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا پتا تمہارے شوہر پہ ڈاکٹرنیاں مرتی ہیں۔۔"

اس کی بات پہ ناز نے اسے دیکھا جو اس وقت نیوی بلیو شلوار قمیض میں ملبوس تھکا تھکا لیکن خوبرو لگ رہا تھا۔۔

"پھر ان ڈاکٹرنیوں کا علاج کیا آپ نے؟ ویسے ان کی آنکھیں خراب تھیں یا دماغ؟" ناز نے افسوس سے اپنے چائے کے کپ کو دیکھا جسے اب وہ خالی کر چکا تھا۔۔

"ان کی قسمت خراب تھی جو مجھ جیسا حسین و جمیل اور ہونہار نوجوان ان کے ہاتھوں سے نکل گیا۔۔" وہ پھر سے اپنی تعریفیں کرنے لگا۔۔

"ہمم!! حسین و جمیل نازک حسینہ۔۔" ناز نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔۔

"تاریخ کی کتابوں میں لکھا جائے گا کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کو ایسے ایسے القابات سے بھی نوازا تھا۔۔" اس نے اس پہ افسوس کرتے ہوئے کہا۔۔

"عورت؟؟ میں عورت نہیں ہوں!!" وہ منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسے لڑکی کے بجائے عورت کہہ رہا تھا۔۔

"دیکھا!! میں تو پہلے ہی شاہ میر کو کہتا تھا اس کی بہن چڑیل ہے۔۔" احیان نے مصنوعی ڈرنے والے انداز میں کہا۔۔

"اوہو!! آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔" وہ اٹھ کر اندر چلی گئی اس نے بھی اسے نہیں روکا۔۔ ابھی تو اس نے ناز کو سرپرائز بھی دینا تھا۔۔

وہ باغ میں دلیر اور دمیر کو کھیلتے دیکھ رہی تھی جب کسی کی نظروں کو خود پہ محسوس کر کے ارد گرد دیکھا۔۔سامنے ہی کچھ دور ایک ادھیڑ عمر لیکن پر سنیلٹڈ آدمی اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔۔اس نے کاٹن کی شلوار قمیض پہ شال کندھوں پہ ڈال رکھی تھی اور بڑی بڑی مونچھوں تلے لبوں میں سگریٹ دبائے چہل قدمی کر رہا تھا۔۔اس آدمی کے حلیے سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ کوئی امیر کبیر آدمی ہے۔۔ایک اور آدمی اس کے ساتھ ہاتھ باندھے کھڑا تھا جو شاید اس کا ملازم تھا۔۔گل کچھ دیر اسے نظر انداز کرتی رہی لیکن وہ اس سے نظریں ہٹانے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔آخر تنگ آ کر اس نے اس آدمی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اسے کئی گالیوں سے نوازا پھر دلیر اور دمیر کو لے کر باغ سے نکل گئی۔۔وہ اس کی حرکت پہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا اور پھر اپنے ساتھ کھڑے آدمی سے کہا۔۔

"اس لڑکی کا پتا کرواؤ!"

www.novelsclubb.com

وہ سکون سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر سے آتی توڑ پھوڑ کی آوازوں کو سُن رہا تھا۔۔کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر اس نے گہرا سانس لیا کہ اچانک اندر سے پرفیوم کی بوتل اڑتی ہوئی باہر

آئی۔اگروہ بروقت نیچے نہ ہوتا تو یقیناً یہ سیدھا اس کے سر میں لگتی۔وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہوا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔۔سامنے ہی زرتاشے ہاتھ میں واز پکڑے خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اس نے وہ واز اس کی طرف پھینکا جو اس نے ایک ہاتھ سے کیچ کر لیا۔۔باؤلر ہیٹ اتار کر بیڈ پہ پھینکی اور شیشے کی کرچیوں کو پیروں تلے روندتا اس کی طرف بڑھا۔۔

"پتا نہیں کیوں لیکن مرد بے وفا ہو تو برا لگتا ہے۔۔عورت بے وفا ہو تو اچھی لگتی ہے۔۔"استہزائیہ لہجے میں کہہ کر وہ اس کے لال بھبوکا چہرے کو دیکھنے لگا۔۔وہ ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ زرتاشے نے اس کے ساتھ بے وفائی کی ہے اور وہ ایک بے وفا عورت ہے۔۔زرتاشے اس بات سے سخت چڑتی تھی پر وہ اسے زیادہ تر یہی کہہ کر مخاطب کیا کرتا تھا۔۔اب بھی وہ ادھر ادھر کوئی چیز تلاش کر رہی تھی جو پاشا کے سر میں دے مارے لیکن سب کچھ تو وہ پہلے ہی توڑ چکی تھی۔۔

"کیا ہوا؟مارنا چاہتی ہو مجھے؟کچھ مل نہیں رہا کیا؟"اس نے بھنویں اچکا کر اس سے پوچھا اور اپنے ٹرینچ کوٹ کی اندرونی جیب سے سپائرل نائف نکال کر اس کی طرف اچھالی جو اس کے قدموں میں جا گری۔۔

"یہ لو!!ایک ہی بار میں جان چھڑوا لو مجھ سے۔۔خدا کی قسم میرا قتل تم پر واجب ہے۔۔لو!! لے لو اپنا بدلہ!"وہ ایک دم اونچی آواز میں چلایا۔۔

وہ حیرت سے اسے اور پھر اپنے قدموں میں گری سپائرل نائف کو دیکھنے لگی۔پاشا اس پر کبھی غصہ نہیں کرتا تھا اور اس کی اونچی آواز تو اس نے آج تک سنی ہی نہیں تھی۔۔آج پہلی بار وہ اس پر چیخا تھا۔۔

زرتاشے نے آج ایک بار پھر بھاگنے کی کوشش کی تھی اور پتا نہیں کیسے لیکن گھر کے چاروں طرف پہرا دیتے گارڈز کو چکما دینے میں بھی کامیاب ہو گئی تھی۔۔وہ تو عین وقت پہ ایک گارڈ نے اسے دیکھ لیا اور واپس لے آیا۔۔پاشا کو اس کی وجہ سے اپنی ایک نہایت اہم میٹنگ چھوڑ کے آنا پڑا تھا اور ابھی بھی وہ اس کے سامنے کھڑی شرمندہ ہونے کے بجائے اسے مزید غصہ دلا رہی تھی۔۔ان بیس سالوں میں وہ ہر سال کم از کم بیس مرتبہ بھاگنے کی کوشش کر چکی تھی۔۔وہ تو نہیں تھکتی تھی مگر پاشا اب تھک گیا تھا۔۔بیس سال اس نے اس عورت پہ محنت کی تھی۔۔بیس سال اسے اپنی محبت کا یقین دلایا تھا مگر اس کا دل پگھلنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔۔نا جانے کس مٹی سے بنی تھی وہ۔۔

اسے رُخ پھیرے دیکھ کر وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔۔

"تم کیوں ایسے کرتی ہو تاشے؟کیوں میرے دل کو زخمی کرتی ہو؟"لہجہ زخمی تھا مگر چہرہ بے تاثر تھا۔۔تاشے نے تنفر سے اسے دیکھا۔۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی؟ آخر کون سی زبان میں سمجھو گے تم؟ نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔ نفرت!! کیا تمہیں نظر نہیں آتا؟" وہ اس کا گریبان پکڑے چلا اٹھی۔۔ پاشا نے نرمی سے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے۔۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں پری! بے پناہ محبت۔۔ کیا تمہیں نظر نہیں آتا؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو وہ اس سے نظریں پھیر گئی۔۔ وہ ہلکا سا ہنس دیا۔۔

"ہم وہی دیکھتے ہیں جو دیکھنا چاہتے ہیں!! اور جب کچھ نہیں دیکھنا چاہتے تو نظریں پھیر لیتے ہیں!!" وہ قدم پیچھے لیتے ہوئے بیڈ کے ساتھ پڑے صوفے پہ جا بیٹھا۔۔

"میں خودکشی کر لوں گی!!" اس کے پاس یہی آخری حل تھا۔۔ وہ اکثر خودکشی کا سوچتی لیکن کم از کم حرام موت مرنا اسے قبول نہیں تھا پر اب وہ اس سب سے تنگ آچکی تھی۔۔

پاشا اس کی بات پہ پراسرار طریقے سے مسکرایا۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ ایسا نہیں کر سکتیں مس تاشے!!"

تاشے نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ میں ایسا کر کے دکھاؤں گی۔۔

"آپ جانتی ہیں نا کہ آپ کا ایک عدد بیٹا اور ایک بیٹی میرے ایک اشارے پہ اس جہانِ فانی سے کوچ کر سکتے ہیں؟ مجھ سے نہ سہی نازنین اور شاہ میر سے تو محبت کرتی ہیں نا آپ؟" اس نے مذاق اڑانے والے انداز میں پوچھا۔۔تاشے اس کی بات پہ تلملا اٹھی۔۔وہ ہر بار اسے یہی دھمکی دیا کرتا تھا۔۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے!!" اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔

"بالکل نہیں کروں گا! جب تک تم مجھے کرنے پہ مجبور نہیں کرو گی!" اس نے کندھے اچکائے اور کوٹ کی جیب سے سگریٹ نکال کر سلگایا۔۔

وہ حیران تھی کہ کیا کوئی اتنا بھی بے رحم ہو سکتا ہے؟ پھر اسے یاد آیا کہ اس کے سامنے پاشا موجود ہے۔۔وہ اس سے بھی زیادہ بے رحم ہو سکتا تھا!!

"ویسے آج میں تمہیں تمہارے داماد اور بہو سے ملوانا چاہتا تھا لیکن تم نے میری نافرمانی کی۔۔اس لیے اب صرف تصویروں پر ہی گزارا کرو۔۔اس نے تاشے کے موبائل کی طرف اشارہ کیا جس پہ پاشا نے شاہ میر، ناز، احیان اور لالی کی تصویریں بھیجی تھیں۔۔

تاشے نے وہ فون اٹھا کر دیوار میں مارا۔۔فون دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں دیکھنا مجھے کچھ۔۔ نہیں چاہیئے تمہارا احسان زلیل انسان۔۔آخر کیوں قید کرر کھا ہے مجھے ؟"وہ ہذیانی کیفیت میں چیخنے لگی۔۔پاشا اسی اطمینان سے کھڑا ہوا اور بیڈ سے اپنی ہیٹ اٹھا کر باہر نکلنے لگا پھر دروازے کے پاس رُک گیا اور بغیر پلٹے بولا۔۔

"میں نے خدا سے تمہیں مانگا تھا تاشے!! تم وہ پہلی چیز ہو جسے میں نے خدا سے مانگا تھا لیکن مجھے پتا تھا کہ خدا اس طرح چیزیں نہیں دیتا۔۔اسی لیے میں نے تمہیں قید کر لیا اور خدا سے معافی مانگ لی۔۔خدا معافی دے دیتا ہے!!"وہ بھاری بوٹوں تلے شیشے کی کرچیاں روندتا باہر نکل گیا۔۔

"خدا تم جیسوں کو معافی نہیں دیتا پاشا!"وہ پیچھے سے بڑبڑا کے رہ گئی۔۔اور وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔

"آپ بیٹھیں میں صاحب کو بلا کے لاتا ہوں!!"ملازم نے سمندر خان کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور پھر نعمان خان کو بلانے چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

سمندر خان نے ستائشی نظروں سے بڑے سے عالیشان ڈرائنگ روم کو دیکھا۔۔نعمان خان کا خاص ملازم سمندر خان کو بلانے اس کے گھر آیا تھا کیونکہ اسے اس سے کوئی خاص بات کرنی تھی۔۔نعمان خان کو اس علاقے میں سب جانتے تھے۔۔بظاہر تو وہ ایک امیر کبیر زمیندار تھا لیکن

اس کا تعلق ٹمبر مافیا سے بھی تھا۔۔وہ بہت کم لوگوں سے ملتا تھا اسی لیے سمندر خان اس کے بلاوے پر حیران تھا۔۔

دروازے میں نمودار ہوتے شخص کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔کاٹن کے وائٹ کڑکڑاتے سوٹ پہ براؤن شال کندھوں پہ ڈالے،ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے، سنجیدہ چہرے اور رعب دار شخصیت کے مالک نعمان خان سے وہ پہلی ہی نظر میں متاثر ہو گیا تھا۔۔اس کے بال ہلکے سرمئی تھے جس سے سمندر خان نے اس کی عمر کا اندازہ لگایا ورنہ شکل سے اس کی عمر کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔۔

"کھڑے کیوں ہو گئے؟ بیٹھیے!"

سمندر خان واپس اپنی جگہ پہ بیٹھا تو وہ بھی اس کے سامنے والے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھ گیا۔۔

"ام پوچھ سکتا اے آپ نے امیں کس سلسلے میں یاد کیا؟"اس نے لجاجت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔ملازم ان کے سامنے چائے رکھ کے جا چکا تھا۔۔

"دیکھیں سمندر خان! مجھے گھما پھرا کر بات کرنے کی عادت نہیں ہے۔۔آپ کی بیٹی گلِ دوپہری کو میں نے کل باغ میں دیکھا تھا اور مجھے وہ پہلی ہی نظر میں پسند آ گئیں۔۔میں ان سے شادی کرنا چاہتا ہوں!"اس کی بات پہ سمندر خان کو چائے پیتے پیتے اچھو لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔یہ آپ کیا کہہ رہا اے؟آپ تو شادی شدہ اے؟اور آپ کا تو اتنے بڑے بڑے بچے بھی ایں؟"اس نے شاک کی کیفیت میں پوچھا۔۔

"میری پہلی بیوی کا پانچ سال پہلے ہی انتقال ہو چکا ہے اور بچوں کی فکر آپ نہ کریں انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا!!آپ اپنی بات کریں؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔سمندر خان سوچ میں پڑ گیا۔۔بے شک یہ نعمان خان بہت امیر کبیر تھا لیکن وہ گلؔ سے عمر میں تین گنا بڑا تو لازمی ہو گا اوپر سے اس کے بچے بھی جوان تھے ایسے میں وہ گلؔ کا رشتہ کر بھی دیتا مگر سکینہ بیگم کبھی نہ مانتی۔۔

اسے سوچتا پا کر نعمان خان نے ملازم سے ایک چھوٹا سا بیگ منگوایا اور سمندر خان کے سامنے رکھ کر کھولا۔۔وہ بیگ پیسوں سے بھرا ہوا تھا۔۔نعمان خان نے بیگ کی طرف اشارہ کر کے ایک ابرو اچکائی تو وہ فوراً اس کا مطلب سمجھ گیا۔۔

"ٹھیک ہے نعمان صاحب!ام راضی اے۔۔بس ایک بار اپنا گھر بات کر لے پھر آپ کو بتائے گا۔۔"وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور پیسوں کا بیگ اٹھا کر باہر نکلنے لگا جب اس کی آواز پہ رکا۔۔

"میں کوئی دیر نہیں چاہتا سمندر خان!"

وہ اس کی بات پہ محض سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔ پیچھے سے نعمان خان کا خاص ملازم جو اس دن باغ میں بھی اس کے ساتھ تھا اس کے پاس آیا۔۔

"خان صاحب! آپ کو کیسے پتا تھا یہ اس طرح پیسوں کے لالچ میں مان جائے گا؟" اس نے پر تجسس انداز میں پوچھا

"پیسہ بڑے بڑوں کا ایمان خراب کر دیتا ہے اشرف! یہ تو پھر شکل سے ہی لالچی اور بے غیرت لگتا ہے۔۔" وہ دونوں اس بات پہ قہقہہ لگا کر ہنسے۔۔

یہ لاہور سے تھوڑا دور ایک ویران علاقے میں بنے کھنڈر نما پلازے کی بیسمنٹ کا منظر تھا جہاں رسیوں سے تین لوگ ادھ مری حالت میں چھت سے لٹکا کر باندھے گئے تھے۔۔ تینوں کی حالت قابلِ رحم تھی۔۔ جلد جگہ جگہ سے جلی ہوئی تھی اور جسم پر بے شمار زخموں کے نشان تھے اور تینوں ہی خون سے لت پت تھے۔۔ ان کے سامنے ہی دو لوگ کرسیوں پر بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔

"اب ان لوگوں کا کیا کرنا ہے؟" پہلے آدمی نے دوسرے سے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"پاشانے کہا ہے جب تک یہ منہ نہیں کھولتے انہیں ٹارچر کرتے رہو پر مرنے نہیں چاہئیے۔۔"

اس نے بیزاری سے جواب دیا۔۔

"یارا گر میر جاہ کو اس بارے میں پتا چل گیا تو؟"اسے یاد تھا کہ پچھلی بار بھی پاشا کے آدمیوں نے ایسے ہی چند لوگوں کو اس کے کہنے پہ ٹارچر کیا تھا اور جب میر جاہ کو پتا چلا تھا تو اس نے بہت ہنگامہ کیا تھا اور ان لوگوں کی تو جو حالت کی تھی وہ الگ۔۔

"نہیں! پاشانے کہا تھا اسے پتا نہیں چلے گا۔۔پتا نہیں کیا ہمدردی ہے اسے ایسے لوگوں سے۔۔"

"سمجھ نہیں آتی کہ اگر وہ اتنا ہی رحم دل ہے تو پھر پاشا کے ہاتھ کیسے لگ گیا؟"

وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے جب یکدم دروازہ کھلا اور کوئی لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر داخل ہوا۔۔

"میر جاہ!!"سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔

www.novelsclubb.com

میر جاہ نے پہلے ان بندھے ہوئے لوگوں کو اور پھر ان دونوں کو خونخوار نظروں سے دیکھا

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"اس کی سرد آواز پہ وہ دونوں اندر تک کانپ گئے۔۔

"مم۔۔میر جاہ! یہ۔۔وہ پاشانے کہا تھا۔۔"

اس نے ایک سرد نگاہ ان پر ڈالی اور پھر جیب سے تیز دھار چاقو نکال کر ان لوگوں کے بندھے ہوئے ہاتھ پاؤں باری باری کھولے۔اس دوران وہ دونوں بالکل ساکت اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔۔پتا نہیں اب وہ ان کا کیا حال کرنے والا تھا۔۔آخر ان میں سے ایک ہمت کر کے بولا۔۔

"میر جاہ!! وہ۔۔یہ لوگ دھوکے باز ہیں۔۔انہوں نے پاشا کو دھوکا دیا۔۔یہ کسی اور کے لیے کام کرتے ہیں۔۔ہم تو بس پاشا کے کہنے پر ان کی زبان کھلوا رہے تھے۔۔"اس نے لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ وضاحت پیش کی۔۔

"ان کی زبان کھلوانے کے ساتھ ساتھ کیا اپنی زبان بندی بھی کروالی تھی؟جب میں نے بکواس کی تھی کہ اگر ایسا کوئی بھی معاملہ ہو تو پہلے مجھے بتانا پھر کیوں نہیں بتایا مجھے؟"وہ ایک دم دھاڑا تو وہ دونوں اچھل پڑے۔۔

"لل۔۔لیکن۔۔پاشا نے ان کی دھوکے بازی کی سزا دینے کا کہا تھا۔۔"وہ پھر ڈرتے ڈرتے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ سزا نہیں حیوانیت ہے۔۔انسان ہو تم لوگ!!کیوں بھول جاتے ہو؟"اس نے زوردار تھپڑ اسے مارا کہ وہ دیوار میں جا کر لگا۔۔

"میر جاہ!! خدا کے لیے ہمیں معاف کر دیں!! ہم نے جو بھی کیا پاشا کے کہنے پہ کیا۔۔وہ ہمارا بوس ہے ہم اسے کیسے انکار کر سکتے تھے۔۔ہمیں معاف کر دیں خدا کے لیے۔۔" وہ دونوں اس کے پاؤں پکڑے منتیں کرنے لگے۔۔

میر جاہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر گہرا سانس لے کر بولا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔دفعہ ہو جاؤ تم لوگ اور آج کے بعد یہاں نظر مت آنا۔۔" وہ اپنی جان بخشی پہ شکر ادا کرتے اٹھ کر جانے ہی والے تھے جب کمرے کے ساتھ ملحقہ دروازے سے آتی نسوانی چیخوں پہ میر جاہ ٹھٹکا۔۔ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔اب تو ان کا بچنا ناممکن تھا۔۔

"یہ کس کی آوازیں ہیں؟" اس کے پوچھنے پہ وہ دونوں خاموش رہے۔۔میر جاہ دروازے تک پہنچا تو وہ لاک تھا۔۔

"اس کی چابیاں کہاں ہیں؟" وہ دونوں پھر بھی خاموش رہے۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے دو تین بار دروازے کو دھکے مار کر کھول لیا۔۔

اندر ایک لڑکی بندھی ہوئی چیخ رہی تھی۔۔اس کے منہ پر بھی کپڑا باندھا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کی آواز گھٹی گھٹی نکل رہی تھی۔۔میر جاہ نے شعلہ برساتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔۔وہ

بھاگنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے جب دروازے پہ میر جاہ کے گارڈز دیکھ کر یہ ارادہ بھی ترک کر دیا۔۔

اس نے اپنے گارڈ کو اشارہ کیا تو اس نے آکر اس لڑکی کو کھولا۔۔

میر جاہ چلتے ہوئے اس کے پاس آکر بیٹھا اور اپنا اوور کوٹ اتار کر اس کی طرف بڑھایا جو اس نے فوراً پکڑ کر پہن لیا۔۔

"آپ ڈریں نہیں میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔۔ مجھے بتائیں آپ کون ہیں تاکہ میں آپ کو آپ کے گھر پہنچا سکوں۔۔ آپ بالکل میری چھوٹی بہنوں کی طرح ہیں" اس نے اس لڑکی کے سر پہ ہاتھ رکھ کر نرمی سے پوچھا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

"پپ۔۔ پتا۔۔ نہیں۔۔ یہ۔۔ یہ لوگ میرے۔۔ بھائی کو اور مجھے۔۔ زبردستی یہاں لے آئے۔۔ وہ تو مجھے۔۔ کالج سے لے کر گھر جا رہے تھے۔۔" اس نے ہچکیوں کے درمیان بات مکمل کی۔۔

میر جاہ نے زور سے مٹھیاں بھینچ کر اپنے غصے پر قابو کرنے کی کوشش کی لیکن غصے کی شدت سے اس کی ماتھے کی رگیں ابھر آئیں اور آنکھیں لال ہو گئیں۔۔ وہ سارا معاملہ سمجھ گیا۔۔ پاشا کے آدمی اکثر ہی اس طرح لڑکیوں کو اٹھا لایا کرتے تھے۔۔ یقیناً یہ لڑکی ان تینوں میں سے کسی ایک

کے ساتھ ہو گی تبھی وہ اسے بھی ساتھ ہی اٹھالائے۔۔اگر وہ وقت پر نہ پہنچتا تو۔۔اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

"زیشان ان کو ان کے گھر بحفاظت پہنچادو۔۔"وہ اس کا سر تھپکتا اپنے گارڈ کو کہہ کر اٹھ گیا جب اس لڑکی کی آواز پر کرنٹ کھا کر مڑا۔۔

"شکریہ بھائی!!"

بھائی۔۔کتنا پیارا تھا یہ لفظ۔۔اور کتنا محروم تھا وہ اس لفظ سے۔۔یہ دوسری لڑکی تھی جس نے اسے اس لفظ سے پکارا تھا۔۔اور پہلی لڑکی۔۔اس کی بہن۔۔عائشہ۔۔اسے تو وہ خود ہی اپنے آپ سے دور کر چکا تھا۔۔

اس کا گارڈ اسے اپنے ساتھ لے گیا تو میر جاہ ان دونوں کی طرف آیا جو پہلے ہی اپنے انجام سے واقف تھے۔۔ان کو مزاحمت کا موقع دیے بغیر وہ ایک ہی جست میں ان تک پہنچا اور تیز دھار چاقو ان دونوں کی شہ رگ پر پھیر دیا۔۔کچھ دیر وہیں بیٹھے رہنے کے بعد پاشا سے بات کرنے کا فیصلہ کرتا وہ اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ہر طرف ریڈ اور بلیک کلر کے غبارے پھیلے ہوئے تھے۔۔سائیڈ ٹیبلز اور ریکس پر کینڈلز جل رہی تھیں اور کمرے کے درمیان میں ٹیبل پہ بڑا سا چاکلیٹ کیک اور اس کے ارد گرد اس کے پسندیدہ چپس، پیزا اور کولڈ ڈرنک وغیرہ پڑی تھی۔۔دروازے کے سامنے والی دیوار اس کی بچپن سے اب تک کی تصویروں سے ڈھکی ہوئی تھی اور ایک بینر پر ہیپی برتھ ڈے لکھا ہوا تھا۔۔وہ مبہوت سی ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی جب پیچھے سے احیان کی بے سُری لیکن پُرجوش آواز سنائی دی

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو! ہیپی برتھ ڈے ٹو یُو! ہیپی برتھ ڈے ڈیئر چڑیل۔۔" وہ سامنے اپنی اتنی خوبصورت تصویریں دیکھ کر اس کی بے ڈھنگی وِش کو بھی نظرانداز کر گئی۔۔

"یہ تصویریں؟"

"جی ہاں یہ اسی خاکسار کے ہاتھوں سے لی گئی شاہکار تصویریں ہیں جو میں پاگلوں کی طرح آپ سے پہلی ملاقات کے بعد سے جمع کر رہا تھا۔۔" وہ گردن اکڑا کر فخریہ انداز میں بولا۔۔

"مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا!" اسے واقعی یقین نہیں آ رہا تھا کہ احیان نے اس کے لیے اتنی محنت کی۔۔اتنے سالوں بعد آج کسی نے اس کی برتھ ڈے سیلیبریٹ کی تھی اور وہ بھی اتنے پیارے انداز میں۔۔

www.novelsclubb.com

"بتاؤ لڑکی کہاں ملے گا تمہیں ایسا شوہر؟" وہ فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔ ناز نے بھی اس کی تائید میں سر ہلایا پھر ٹیبل پہ پڑے کیک کے پاس آ کر بیٹھی وہ بھی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔۔

"چلو بارہ بج گئے ہیں جلدی سے کیک کاٹو!"

بارہ بجتے ہی ناز نے کیک کاٹ کر پہلے اسے کھلایا اور پھر خود کھایا۔۔

"اچھا ایک بات تو بتاؤ" احیان کو شرارت سوجھی

"ہاں پوچھیں؟" اس نے کیک کھاتے ہوئے کہا۔۔

"تمہاری عمر کتنی ہو گئی ہے؟"

وہ اسے دیکھ کے رہ گئی۔۔ کیک کا ذائقہ کڑوا ہو گیا تھا۔۔

"لڑکیوں سے ان کی عمر نہیں پوچھتے۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔۔

"ویسے مجھے پتا ہے تم پینتیس کی ہو گئی ہو۔۔" اس نے جان بوجھ کر پانچ سال زیادہ بتائے۔۔

"کچھ خدا کا خوف کریں ڈاکٹر صاحب تیس کی میں ہوئی ہوں اور سٹھیا آپ گئے ہیں!" اس نے صدمے سے چور لہجے میں کہا۔۔

"اچھاااا! تو مطلب تم تیس سال کی ہو!" وہ اس کی بات پکڑتے ہوئے بولا۔۔

"ڈاکٹر صاحب آج میری برتھ ڈے ہے میرا موڈ نہ خراب کریں اور چلیں شاباش گفٹ نکالیں" وہ موضوع بدلنے کی غرض سے بولی۔۔

"کیا مطلب تمہیں ابھی بھی گفٹ چاہیۓ؟اتنا جو خرچہ ہو گیا ہے میرا وہ کس کھاتے میں ہے؟" اس نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔۔

"ہاں تو پھر کیا ہو گیا اگر تھوڑا سا خرچہ ہو ہی گیا۔۔ویسے بھی گفٹ تو گفٹ ہوتا ہے وہ تو دینا ہی پڑتا ہے۔۔"

"واہ بھائی واہ! ڈاکٹر میں ہوں اور ٹیکے بھی مجھے ہی لگ رہے ہیں۔"

احیان نے بُرا سا منہ بنا کر الماری سے ایک ڈبی نکال کر اسے پکڑائی۔۔اس نے ڈبی کھولی تو اس میں ڈائمنڈ کی بے حد خوبصورت اور نفیس ڈیزائن والی رنگ تھی۔۔احیان نے وہ رنگ نکال کر اسے پہنائی۔۔

www.novelsclubb.com

"بہت پیاری ہے۔۔بہت زیادہ پیاری ہے۔۔"اسے واقعی رنگ بہت پسند آئی تھی۔۔

"بس آپ کو پسند آگئی تو پیسے وصول ہو گئے۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا۔۔

"احیان!!"اس نے اچانک اسے پکارا

"ہاں؟"

"شاہ میر بھائی؟" وہ بس اتنا کہہ کر چُپ ہو گئی۔۔

"وہ واقعی بہت مصروف ہے ناز ورنہ تمہیں پتا ہے وہ اپنا وعدہ کبھی نہیں توڑتا۔۔ وہ جلد ہی تم سے ملنے آئے گا۔۔" اس کی یقین دہانی پر ناز مطمئن ہو گئی۔۔

"اچھا اب ہم مووی دیکھیں گے لیکن اس سے پہلے مجھے چائے بنا کر پلاؤ!" اس کے حکمیہ انداز پہ ناز نے اسے آنکھیں دکھائیں تو اس نے فوراً مسکین شکل بنائی۔۔

"پلیز!!"

وہ ہنستی ہوئی سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اس نے گھڑی پہ وقت دیکھا تو رات کا ایک بج رہا تھا۔۔ اس وقت وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھی سامنے لگی ایل ای ڈی کی کالی سکرین کو گھور رہی تھی۔۔ شاہ میر صبح آٹھ بجے تک آفس جایا کرتا تھا اور رات کے آٹھ بجے تک لازمی واپس آجاتا تھا۔۔ اس عرصے میں آج پہلی بار اسے آفس میں اتنی دیر ہو گئی تھی۔۔ وہ غیر ارادی طور پر روزانہ اس کا انتظار کیا کرتی تھی اور نا چاہتے ہوئے بھی اس کی

عادی ہوتی جارہی تھی۔۔روز صبح تیار ہونے وہ اسی کے کمرے میں آیا کرتا تھا کیونکہ اس کا سامان ابھی تک وہیں موجود تھا اور وقتاً فوقتاً کسی نا کسی چیز کے بہانے اس کے کمرے کے چکر لگاتا رہتا جس کی اب لالی کو عادت ہو گئی تھی اور آج جب اسے دیر ہو گئی تھی تو اسے بے حد پریشانی ہو رہی تھی۔۔

شاہ میر ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو اسے یہاں بیٹھا دیکھ کے ٹھٹکا۔۔اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو رات کا ایک بجا رہی تھی۔۔کام اتنا زیادہ تھا کہ اسے وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔اس نے کچھ شرمندگی سے اسے اپنی طرف کمر کر کیے بیٹھے دیکھا۔۔شاید وہ اس کی ماجودگی سے ناواقف تھی۔۔وہ چلتا ہوا اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔

"انتظار دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔۔ہے نا؟"اس کی آواز پر وہ اچھل کر کھڑی ہوئی۔۔

"السلام علیکم!"

"وعلیکم سلام!"وہ بازو پہ لٹکائے کوٹ کو صوفے پہ رکھ کر لالی کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔

"معذرت مجھے دیر ہو گئی۔۔مجھے نہیں پتا تھا آپ میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔"اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ شرمندگی سے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں آپ کا انتظار تو نہیں کر رہی تھی۔۔" وہ اپنی چوری پکڑی جانے پہ اس سے زیادہ شرمندہ ہو گئی۔۔

"تو پھر کس کا کر رہی تھیں؟" اس نے بھنویں اچکا کر محظوظ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

"لائٹ کا!!" اس نے بے اختیار کہا۔۔ اکثر رات کو جب وہ جاگ رہی ہوتی اور گل کی آنکھ کھلنے پر وہ اس سے وجہ پوچھتی تو وہ یہی کہتی کہ لائٹ آنے کا انتظار کر رہی ہے۔۔ ان کے علاقے میں لائٹ آتی کم جاتی زیادہ تھی۔۔

شاہ میر نے کمرے میں چلتے اے سی اور بلب دیکھتے ہوئے گہرا سانس لیا۔۔

"آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں!" وہ اس کی شرمندگی کم کرنے کے لیے بولا۔۔

"بہت اچھی لگ رہی ہیں آپ!" اس نے تعریف کرنا ضروری سمجھا۔۔ وہ روز اسی طرح آتے جاتے اس کی تعریف کیا کرتا۔۔ اس وقت اس نے پرپل اور نارنجی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔۔ گھنے بال صوفے کی پشت پر پھیلے تھے۔۔ اب اس کی صحت بھی پہلے سے بہتر ہو گئی تھی اور چہرے پہ گویا رونق آ گئی تھی۔۔ بلاشبہ شاہ میر کے ساتھ نے اسے حسین بنا دیا تھا۔۔

"آپ بالکل جنت سے اتری حور کی طرح ہیں۔۔ کاش میں فرشتہ ہوتا تو شاید آپ مجھے پہلے مل جاتیں۔۔" اس کے اچانک کہنے پر لالی نے چونک کے اسے دیکھا۔۔ وہ اس کی بات پہ ہنس پڑی

"حوریں صرف فرشتوں کو ہی نہیں انسانوں کو بھی ملتی ہیں۔۔"

"آپ کا مطلب نیک انسانوں کو؟"

"تو آپ نیک نہیں ہیں کیا؟"اس نے حیرت سے پوچھا

"شکل سے لگتا ہوں کیا؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے کوئے بولا۔۔

"نہیں!"وہ شرارت سے بولی

"بندہ دل ہی رکھ لیتا ہے۔۔"وہ افسردگی سے بولا

"سوری! آپ بہت نیک لگتے ہیں۔۔"وہ تسلی دینے والے انداز میں بولی

"صرف لگتا ہوں؟"

"ہیں بھی۔۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا؟"وہ مسکرادیا۔۔

"جی اچھا۔۔"

کمرے میں طویل خاموشی چھاگئی جسے لالی کی آواز نے توڑا

"آپ کا گھر بہت پیارا ہے۔۔"اتنا بڑا گھر تو اس نے تب بھی نہیں دیکھا تھا جب وہ شیراز خان کے ساتھ رہتی تھی۔۔

"ہاں! واقعی ہمارا گھر بہت پیارا ہے۔۔"اس نے ہمارا پہ زور دیا۔۔

"لیکن بہت خالی خالی ہے۔۔"وہ اس کے امی ابو کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔۔

"اب آپ آگئیں ہیں تو گھر میں رونق ہو گئی ہے۔۔ورنہ پہلے گھر خالی نہیں بنجر لگتا تھا۔۔"

"آپ بُرا نا مانیں تو ایک بات پوچھوں؟"

"جی پوچھیں؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"آپ کے ماما بابا۔۔۔ان کا کوئی ایکسیڈنٹ ہوا تھا کیا؟"

وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گیا پھر کچھ دیر بعد بولا۔۔

"بابا۔۔وہ ایک حادثے میں اس دنیا سے چلے گئے۔۔اور ماما ایک حادثہ بن کے میری دنیا سے چلی گئیں۔۔"تلخ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا

"مطلب؟"اس نے الجھ کر پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مطلب یہ کہ میری ماما مجھے چھوڑ کے چلی گئی تھیں۔۔ کسی اور کے لیے۔۔ اپنی سگی اولاد کو چھوڑتے ہوئے ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔ پتا نہیں کہاں ہیں؟ کیسی ہیں؟ میں اب جاننا بھی نہیں چاہتا!"

لالی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ اس کے ماما اور بابا دونوں وفات پا چکے ہیں؟ وہ اس کے تاثرات سمجھتے ہوئے بولا۔۔

"میری ماں کا ذکر میرے لیے صرف باعثِ شرمندگی اور تکلیف دہ ہے۔۔ لیکن اب آپ کے ساتھ تو زندگی گزارنی ہے اس لیے بتادیا۔۔" اسے اس کا لہجہ گلوگیر لگا۔۔

"آپ نے کبھی انہیں ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی؟"

"ڈھونڈا انہیں جاتا ہے جو گُم ہو جائیں۔۔ چھوڑ جانے والوں کو تو بس یاد ہی کر سکتے ہیں۔۔ میں بھی کر لیتا ہوں کبھی کبھی۔۔"

www.novelsclubb.com

گُلالئی اس کی بات پہ افسردہ سی ہو گئی۔۔

"خیر قسمت سے میری ایک عدد بہن ابھی بھی موجود ہے جو مجھ سے بہت پیار کرتی ہے اور آپ سے مل کر بہت خوش ہو گی۔۔ میں جلد ہی آپ کو اس سے ملواؤں گا۔۔ اصل میں اس کی نئی نئی

شادی ہوئی ہے لیکن خیر کچھ وقت تک میں اسے اور احیان کو یہیں رہنے کے لیے بلالوں گا۔۔آپ کا بھی دل لگ جائے گا۔۔"

"جی ضرور!!" وہ اس کی بات پہ بہت خوش ہوئی۔۔احیان سے ملاقات کے بعد اسے شدید تجسس تھا کہ شاہ میر کی بہن کیسی ہوگی؟

"ٹھیک ہو گیا۔۔اور ہاں! آج تو بہت دیر ہو گئی ہے البتہ کل شام ہم گھومنے جائیں گے۔۔تیار رہیے گا۔۔"

"جی ٹھیک ہے۔۔اور ہاں شاہ میر۔۔یہاں پر ایل ای ڈی پہ کیبل کیوں نہیں آتی؟" سارا دن بور ہونے کے بعد اسے ٹی وی کی شدید کمی محسوس ہوئی تھی۔۔اس کی بات پہ شاہ میر کے تاثرات کچھ عجیب سے ہو گئے جنہیں وہ سمجھ نہ سکی۔۔

"وہ۔۔۔اصل میں۔۔یہاں کیبل نہیں لگتی۔۔پتا نہیں کیا مسئلہ ہے؟ آپ ایک کام کریں فون پہ دیکھ لیا کریں جو بھی دیکھنا ہو اور میں آپ کو موویز بھی لادوں گا ڈی وی ڈی پلئیر پہ دیکھ لیجیے گا۔۔" اس نے آسان سا حل پیش کیا۔۔ویسے بھی وہ پہلے ہی گُلالئی کے فون کو اپنے فون کے ساتھ کنیکٹ کر چکا تھا۔۔اب وہ فون پر جو بھی کھولتی اس کا نوٹیفیکیشن شاہ میر کو ملتا تھا اس لیے اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔

"اوکے۔۔میں آپ کے لیے چائے بنا کر آتی ہوں۔۔" وہ مسکراتی ہوئی اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی۔۔

وہ کمرے میں ٹہلتی فون پر طلحہ سے بات کر رہی تھی۔۔اب وہ اس سے بہت کم بات کیا کرتی اور وہ بھی بالکل مختصر۔۔ طلحہ بھی یہ بات شدت سے محسوس کر رہا تھا اسی لیے اس نے اپنے بابا سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔جو بھی تھا وہ گلؔ کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔

"میں آج بابا سے تمہارے بارے میں بات کروں گا گلؔ!" اس نے اپنی طرف سے اسے خوشی کی خبر سنائی۔۔

"ہمم۔۔" اس نے بے پرواہی سے جواب دیا۔۔

"کیا ہمم؟ تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"

"ہاں ہاں ہو جائے گی خوشی بھی پہلے بات تو کرو۔۔" اس نے چِڑ کے کہا۔۔

"اچھا میں نے تمہیں ایک بات بتانی تھی۔۔" ابھی وہ بات کر رہی تھی جب پیچھے سے کسی نے آ کر اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا۔۔

اس نے پلٹ کے دیکھا تو سمندر خان اس کا فون کان سے لگائے غصے سے اسے گھور رہا تھا۔۔فون سے ابھرتی طلحہ کی آواز سن کر گل کا رنگ زرد پڑ گیا۔۔سمندر خان نے فون دیوار میں مارا اور اسے دیکھا۔۔

"کس سے بات کر رہی تھی تم؟"اس نے زوردار تھپڑ اس کے چہرے پہ مارا جس سے وہ نیچے گر گئی۔۔

"اب۔۔ابو۔۔میری۔۔میری۔۔بات۔۔"

"خاموش!!ایک لفظ بھی مت نکالنا زبان سے ورنہ یہیں زندہ دفن کر دوں گا۔۔بے شرم۔۔بے حیا۔۔تجھے ذرا شرم نہیں آئی اپنے باپ کا عزت مٹی میں ملاتے؟"وہ اسے بالوں سے پکڑ کے کھڑا کرتے دھاڑا۔۔سکینہ بیگم اس کی آواز پہ دوسرے کمرے سے آئی۔۔

"کیا ہو گیا؟کیوں مار رہا اسے؟"سکینہ بیگم نے آکر اسے چھڑوایا جو رو رو کے ہلکان ہو رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"پوچھ اس بے حیا سے کس سے باتیں کر رہی تھی؟"سکینہ بیگم نے اسے دیکھا جو زور زور سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

"بس بوت ہو گیا۔۔ام ابھی اس کا کوئی بندوبست کرے گا اس سے پہلے کہ یہ حرام خور امارا عزت مٹی میں ملا دے۔۔کل ای نکاح پڑھواتا ہوں اس کا۔۔" وہ تن فن کرتا کمرے سے نکل گیا اور گلِ زمین پہ ڈھے سی گئی۔۔

وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھا کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کسی سوچ میں گُم تھا۔۔سمندر رنگ آنکھیں ساکن تھیں جیسے جم گئی ہوں۔۔ہاتھ میں پکڑا سگریٹ بے وجہ سلگ سلگ کر ختم ہونے والا تھا۔۔اس نے ایک گہرا کش لیا۔۔سگریٹ سے نکلتا دھواں آنکھوں کے سامنے آیا تو دھویں میں بہت سی شکلیں گڈ مڈ ہونے لگیں۔۔وہ پرانا وقت یاد کر رہا تھا۔۔

"پاشا ہم اس طرح لوگوں کو نہیں مار سکتے۔۔یہ غلط ہے۔۔" سولہ سالا لڑکا کانپتے ہاتھوں سے سامنے رسیوں سے بندھے، چھت سے لٹکے آدمی کی طرف گن کیے کہہ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میرے ساتھ کام کرنا ہے تو دو باتیں یاد رکھو۔۔پہلا اپنی بکواس بند رکھو اور دوسرا اپنا دماغ کم چلاؤ۔۔"

"مم۔۔میں یہ نہیں کر سکتا۔۔" وہ لڑکا رو دینے کو تھا۔۔

پاشا نے اس کے کانپتے ہاتھوں کو اور پھر اسے شعلہ برساتی نظروں سے دیکھا۔۔

"میر جاہ! آج یا تو تم اسے مارو گے یا میں تمہیں!" اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔

"لیکن پاشا۔۔"

"بس ایک لفظ اور نہیں۔۔ گولی چلاؤ۔۔" وہ دھاڑا

"نن۔۔ نہیں۔۔"

"چلاؤ گولی۔۔" پاشا نے اپنی گن نکال کر اس کی طرف کی۔۔

"میر جاہ۔۔ گولی چلاؤ!" ٹر گر دباتے ہی گولی چھت سے لٹکتے شخص کے آر پار ہو گئی۔۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا اور زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔۔

پاشا نے گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ کے اس کا کندھا تھپکا۔۔

"اگر گولی چلاتے ہوئے ہاتھ کانپے تو سمجھ جاؤ کہ یا تو گولی غلط شخص پہ چلا رہے ہو یا بندوق تمہارے لیے بنی ہی نہیں۔۔ میر جاہ تمہیں دیکھتے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ تمہارے یہ ہاتھ بندوق پکڑنے کے لیے ہی بنے ہیں۔۔ اور یقین کرو کہ میں کبھی تم سے غلط قتل نہیں کرواؤں گا۔۔ اپنے اندر کا ڈر نکال دو۔۔ تم میر جاہ ہو۔۔ میرے شیر۔۔ میرا دایاں بازو بنو گے تم۔۔" وہ اپنا کوٹ سیدھا کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"پہلا قتل مشکل ہوتا ہے۔۔پھر سب کچھ معمول بن جاتا ہے۔۔"

اچانک انگلی پہ جلن محسوس کر کے وہ سوچوں سے باہر آیا۔۔اس نے انگلیوں میں دبایا سیگریٹ دور پھینکا۔۔پھر گہرا سانس بھر کے کھڑکی سے باہر دیکھا۔وہ اپنی منزل پہ پہنچ چکا تھا۔۔

وہ شیشے میں کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی جب وہ اس کے بالکل پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔وہ شیشے میں اس کا عکس دیکھ کر ایک دم پلٹی تو اس سے ٹکراتے بچی۔۔

"اسلام علیکم!" اس نے سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر کہا۔۔

"وعلیکم سلام!" شاہ میر ہلکا سا مسکرایا۔۔

"آپ آج جلدی آ گئے؟" وہ دو قدم پیچھے ہو کر کھڑا ہوا تو گُلالئی نے گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے کہا جس پہ شام کے سات بج رہے تھے۔۔

"ہمم۔۔آج جلدی کام ختم کر لیا۔۔آپ کو گھمانے لے جانا تھا نا!" وہ اس وقت براؤن کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔لالی بھی بلیک اور ڈارک بلو کمبینیشن کے سوٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اوہاں! میرے ذہن سے ہی نکل گیا۔۔" اس نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔

"لیکن مجھے یاد تھا۔۔ چلیں اب آپ جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔" وہ کوٹ کے بٹن کھولتا صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔

"اوکے۔۔" وہ الماری سے اپنی مخصوص کالی چادر نکال کر لائی تو شاہ میر نے بڑھ کر وہ چادر اس کے ہاتھوں سے لی اور اپنے ساتھ رکھے شاپنگ بیگ میں سے ایک بہت ہی خوبصورت اور قیمتی بلیک شال نکالی جس کے بارڈر پہ ہلکی سی کڑھائی کی ہوئی تھی۔۔

"یہ میں آپ کے لیے لایا تھا۔۔" اس نے خود اس کے سر پہ وہ چادر ڈالی اور پھر اچھی طرح لپیٹی۔۔

"بہت۔۔ بہت زیادہ خوبصورت ہے۔۔" اسے واقعی وہ بہت پسند آئی تھی۔۔

"شکریہ!" وہ کھل کے مسکرایا پھر اپنی چوڑی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔۔

"چلیں؟"

www.novelsclubb.com

لالی نے اپنا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ پہ رکھ دیا اور اس کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔ اپنا فون ساتھ لے جانا وہ بھول گئی تھی۔۔

سمندر خان نے اس کا باہر آنا جانا بند کر دیا تھا اور فون تو پہلے ہی توڑ دیا تھا۔۔ کل اس کا نکاح تھا۔۔ سمندر خان نے صرف اتنا ہی بتایا تھا کہ کوئی بہت امیر کبیر زمیندار ہے جس کی بیوی مر چکی ہے اور تین گلِ سے بھی بڑے بڑے بچے ہیں۔۔ سکینہ بیگم بھی رو رو کر خاموش ہو گئیں تھیں۔۔ گلِ کے زیادہ رونے دھونے پہ انہوں نے ایک ہی حل پیش کیا تھا کہ یا تو وہ خود کشی کر لے یا گھر سے بھاگ جائے۔۔ سمندر خان مستقل گھر میں پہرا بھی دے رہا تھا کہ کہیں گلِ بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔۔

ابھی بھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ کیا کرنا چاہیئے جب اپنے پلنگ کے پاس موجود کھڑکی سے آتی آواز پہ متوجہ ہوئی۔۔ کھڑکی کے بالکل پاس طلحہ کھڑا تھا۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔" وہ جھٹکے سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آئی۔۔

"تمہیں کیا ہوا ہے گلِ؟ تم ٹھیک تو ہو؟ کل تم نے اچانک فون کاٹ دیا اور پھر نمبر آف ہو گیا تو میں پریشان ہو گیا اس لیے یہاں آ گیا۔" گلِ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"ابّو نے مجھے تم سے بات کرتے دیکھ لیا تھا۔۔ انہوں نے میری شادی طے کر دی ہے۔۔ کل میرا نکاح ہے۔۔" اس نے گویا اس کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔۔

"کیا؟ یہ کیا کہہ رہی ہو؟ انہوں نے شادی طے کر دی اور تم مان گئی؟ ایسا کیسے کر سکتی ہو تم؟"

www.novelsclubb.com

"میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے طلحہ۔۔ابّو کے سامنے کسی کی نہیں چلتی اور پھر میں کر بھی کیا سکتی ہوں۔۔آج اگر لالی یہاں ہوتی تو۔۔" بات کرتے کرتے اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔۔

"ہاں لالی! اب وہی کچھ کر سکتی ہے۔۔ طلحہ مجھے اپنا فون دو۔۔"طلحہ نے فوراً اپنا فون نکال کر دیا۔۔ اس نے کئی بار لالی کو کال کی لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔ گلِ نے اسے کئی میسجز بھی کیے لیکن جواب ندارد۔۔ پھر اچانک اسے احیان کے دیے کارڈ کا خیال آیا۔۔اس نے وہ کارڈ ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ بھی نہیں مل پایا۔۔

"تم کیا کر رہی ہو گلِ؟"طلحہ اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا جس نے پورے کمرے کا حلیہ بگاڑ دیا تھا۔۔

"میری قسمت ہی خراب ہے۔۔ یااللہ کیا کروں اب میں؟"وہ رونے لگی تو طلحہ فوراً پریشان ہوا۔۔

"اچھا اچھا رو تو نہیں۔۔ گلِ تم فکر نہیں کرو میں تمہارے ساتھ یہ زیادتی نہیں ہونے دوں گا۔۔ ایک کام کرو تم فوراً اپنا ضروری سامان اٹھاؤ اور چلو میرے ساتھ۔۔"اس کی بات پہ اب کی بار وہ ہمیشہ کی طرح چیخنے کے بجائے خاموش ہو گئی اور پھر باہر دیکھا۔۔

"لیکن اتنی رات کے وقت؟"

"کچھ نہیں ہوتا گل۔۔ مجھ پر یقین کرو۔۔ ہم پہلے میرے گھر جائیں گے اور پھر میں تم سے نکاح کر لوں گا۔۔ پلیز میری بات مان لو۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔" وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد راضی ہو گئی۔۔ اب اور کوئی راستہ بچا بھی نہیں تھا۔۔

شاہ میر نے لالی کو اپنی پسندیدہ جگہیں گھمائی تھیں۔۔ ہر دو منٹ کے بعد وہ کہیں نا کہیں رُک جاتا اور زبردستی اسے کوئی نئی چیز کھلاتا کہ یہ بھی مشہور ہے اور یہ بھی۔۔ لالی کا پیٹ پھٹنے پہ آ گیا تھا۔۔ اسے یہ نہیں سمجھ آرہا تھا کہ کیا یہاں کی ہر چیز ہی مشہور ہے کیونکہ شاہ میر اب تک نا جانے کیا کیا اسے زبردستی یہی کہہ کر کھلا چکا تھا۔۔ اور اب تو اس کی حیرت کی انتہا نہ تھی جب اس نے گاڑی جوائے لینڈ کے سامنے لا کر روکی۔۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟" اس نے حیرت سے سامنے نظر آتے اونچے اونچے جھولوں اور ان پہ بیٹھے چیختے چلاتے لوگوں کو دیکھا۔۔

"کیونکہ آپ کی عمر کی لڑکیوں کو جھولے بہت پسند ہوتے ہیں۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔

"لیکن مجھے نہیں پسند!" اس نے سوگوار مسکراہٹ لبوں پر سجا کر کہا۔۔اسے بھی اس طرح کے جھولے لینا بہت پسند تھا لیکن صرف تب تک جب تک شیر از خان زندہ تھے۔۔اس کے بعد تو اس کی زندگی میں نہ ختم ہونے والی مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔

شاہ میر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر گہرا سانس لے کر بولا۔۔

"لیکن مجھے تو پسند ہیں۔۔اور آپ کو مجھے کمپنی بھی دینی پڑے گی۔۔" اس نے معصوم سی شکل بنا کر کہا تو لالی کو ماننا پڑا۔۔شاہ میر نے زندگی میں کبھی اس قسم کی اوٹ پٹانگ رائڈز نہیں لیں تھیں لیکن صرف اسے انجوائے کرانے کے لیے اس نے اپنا شوق ظاہر کیا تھا۔۔ورنہ اسے تو ان جھولوں کو دیکھ کر ہی شدید کوفت ہو رہی تھی۔۔

اس نے ایک ایک کر کے تقریباً سارے جھولے لیے اور ساتھ لالی کو بھی زبردستی بٹھایا۔۔اس کا تو سر ہی گھوم کے رہ گیا تھا لیکن لالی کی شکل سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ کتنی خوش ہے۔۔اتنے وقت بعد اس جگہ آکر اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اپنا آپ واپس مل گیا ہو۔۔جیسے وہی شوخ چنچل لالی واپس آگئی ہو جو کہیں کھو کر رہ گئی تھی۔۔آج اسے شاہ میر کے ساتھ پر فخر ہو رہا تھا۔۔اور شاہ میر کو اپنی بے وقوفی پر بے انتہا غصہ آ رہا تھا۔۔ایسی حرکتیں کرتے اگر کوئی اور مجھے دیکھ لیتا تو میری عزت مٹی میں

مل جانی تھی وہ تو شکر ہے میں نے ماسک پہنا ہے۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔اور لالی کے کھلے کھلے چہرے کو دیکھا۔۔

"اب ریسٹورنٹ چلیں؟"اسے تو جھولوں پہ بیٹھ بیٹھ کے الٹی آرہی تھی مگر لالی نے شام سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔

"ایک اور رائیڈ نا لے لیں؟"اس نے بچوں کی طرح پوچھا تو شاہ میر کو ماننا پڑا۔۔

"اچھا کون سی؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

"وہ سامنے ڈسکوری۔۔"اس نے ایک خطرناک اور عجیب و غریب سے جھولے کی طرف اشارہ کیا۔۔شاہ میر کو تو وہ عجیب ہی لگا تھا۔۔وہ تو خود آج یہاں پہلی بار آیا تھا اور جھولے بنانے والوں کی عقل پہ ماتم کر رہا تھا۔۔اب بھلا سو فٹ اوپر الٹا لٹکنے کا کیا مقصد؟

"لالی یہ تو اوپر جا کے الٹا ہو جائے گا۔۔آپ الٹی لٹک کے کیا کریں گی؟"

www.novelsclubb.com

"انجوائے!"اس نے سادگی سے کہا۔۔

"ایک کام کرتے ہیں ہم وہ والی ٹرین پہ بیٹھتے ہیں۔۔"اس نے سامنے ٹریک پہ سست روی سے چلتی چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھری ٹرین کی طرف اشارہ کیا۔۔

"شاہ میر وہ بچوں کی ٹرین ہے۔۔" لالی نے یاد دلانا چاہا۔۔

"لیکن مجھے اسی پہ بیٹھنا ہے۔۔" اس نے اس بے تکے جھولے سے جان چھڑانے کی خاطر کہا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔" وہ اس کا دل رکھنے والے انداز میں بولی۔۔ پورے دس منٹ بچوں کے شور سے ہلتی کچھوے کی رفتار سے چلتی ٹرین میں بیٹھنے کے بعد وہ پکا تہیہ کر چکا تھا کہ دوبارہ کبھی اس جگہ نہیں آئے گا۔۔ اپنے بچوں کو لے کر بھی نہیں!

دیکھ لے اک تیری خوشی کے لیے

خود کو کتنا بدل چکا ہوں میں!!

گاڑی ایک بنگلے کے سامنے آ کر رکی تو گارڈ نے طلحہ کو دیکھ کر گیٹ کھولا لیکن وہ اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھ کے بے حد حیران ہوا تھا۔۔

طلحہ نے گاڑی پورچ میں لا کر روکی۔۔

"اچھا گلِ! ڈیڈ تم سے کچھ بھی پوچھیں تو صرف ہمم ہاں میں جواب دینا باقی سب میں خود سنبھال لوں گا۔۔اوکے ؟"اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے پر تمہارے ڈیڈ نے مجھے گھر سے نکال دیا تو؟ یا اگر کچھ غلط ہو گیا تو؟ وہ مجھے واپس چھوڑ آئے تو؟"اسے ڈھیروں خدشے لاحق تھے۔۔

"اوہو چِل کرو یار۔۔میرے ڈیڈ ہیں کوئی جلاد نہیں۔۔ایک مزے کی بات بتاؤں؟ڈیڈ تو خود دوسری شادی کرنے لگے ہیں۔۔میں بھی شرط رکھ دوں گا کہ اگر وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں تو پہلے میری تم سے شادی کرائیں!"وہ بے حد پُرسکون تھا جبکہ گلِ دوپہری کی تو جان پہ بنی ہوئی تھی۔۔

"تم اتنے آرام سے کیوں بیٹھے ہو؟"

"یہ لو اٹھ جاتا ہوں!"وہ اٹھ کر گاڑی سے باہر نکلا۔۔وہ بھی اس کے ساتھ آکر کھڑی ہو گئی اور پھر اس کے پیچھے پیچھے گھر میں داخل ہوئی۔۔گھر میں داخل ہوتے ہی ڈرائنگ روم میں سامنے ہی صوفے پر طلحہ کے ڈیڈ بیٹھے تھے جو اسے دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

"اتنی دیر تک کہاں تھے طلحہ میں تمہارا انتظار کر رہا تھا۔۔"اس کے پیچھے کالی چادر میں لپٹی لڑکی کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکے۔۔گل ؔنے ایک نظر اٹھا کر سامنے کھڑے بارعب شخص کو دیکھا۔۔وہ اسے کچھ جانا پہچانا سا لگا۔۔شاید وہ اسے پہلے بھی کہیں دیکھ چکی تھی۔۔

اس کے پیچھے کھڑا اس کا خاص ملازم اشرف تھوڑا سا جھک کر سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔

"صاحب یہ تو وہی لڑکی ہے نا!"نعمان خان نے اس کی بات بیچ میں کاٹی

"یہ کون ہے طلحہ ؟"وہ بظاہر مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا جبکہ گل ؔکو تو وہ پہلی نظر میں ہی پہچان چکا تھا۔۔

"ڈیڈ یہ میری دوست ہے۔۔گل ؔدوپہری۔یہیں ینگالئی میں رہتی ہے۔۔اصل میں اس کے ابّو نشہ وغیرہ کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے یہ بہت تنگ بھی ہے۔۔آج بھی اس کے ابّو نے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی وہ تو شکر ہے کہ میں صحیح وقت پہ پہنچ گیا اور اسے اپنے ساتھ لے آیا۔۔ ڈیڈ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں!"اس نے کچھ سچ اور جھوٹ ملا کر کہانی پیش کی جس پہ نعمان خان ذرا بھی مطمئن نہیں ہوا۔۔

"لیکن بیٹا اس طرح تم اس کے گھر والوں کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کر سکتے اور ویسے بھی ابھی تمہاری شادی کی عمر نہیں ہے۔۔!"اس نے شیریں لہجے میں کہا جبکہ طلحہ کی بات سن کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔

"ڈیڈ گھر والے اس کے کوئی ہیں نہیں اور اس کے باپ سے تو کوئی امید مت رکھیے گا۔۔اور جہاں تک بات رہ گئی عمر کی تو اگر آپ کی شادی کی عمر ہو سکتی ہے تو پھر میری بھی ہو سکتی ہے۔۔"اس نے بد تمیزی سے کہا جس پہ وہ غصہ ضبط کر کے رہ گیا۔۔

"ٹھیک ہے میں خود تمہارا نکاح اس سے کرواؤں گا لیکن اس سے پہلے میں ایک بار اس کے والد سے ملنا چاہتا ہوں!"اس نے ہار ماننے والے انداز میں کہا۔۔

"نہیں ڈیڈ اس بات کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔اس کے ابو کبھی نہیں مانیں گے اور ساتھ اسے بھی گھر میں قید کر لیں گے۔۔"اس نے روہانسے انداز میں کہا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔میں اس کے ساتھ ہی ہو نگا بے فکر رہو۔۔اگر منظور ہے تو بتاؤ ورنہ اسے واپس چھوڑ آؤ۔۔"انداز دو ٹوک تھا۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں بھی ساتھ چلوں گا!"

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔اگر تمہیں دیکھ کر اس کے والد نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی یا تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔فی الحال میراان سے ملنا ضروری ہے۔۔تم گھر ہی رہو اور فکر نہیں کرو میں اسے واپس یہیں لاؤں گا!"اس کی یقین دہانی پر طلحہ نے گلِ کو دیکھا جو زور زور سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

"اوکے ڈیڈ!"اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔نعمان خان کے لبوں پہ شاطرانہ مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا۔۔

پورا ریسٹورنٹ خالی تھا۔۔صرف چند ویٹر اور میوزیشن تھے۔۔سنگر سٹیج پہ کھڑا اپنی سریلی آواز کا جادو چلا رہا تھا۔۔ہال میں ہلکی پیلی لائٹس تھیں۔۔اینٹریس سے ان کی ٹیبل تک پھولوں سے راستہ بنایا گیا تھا اور پوری ٹیبل گلاب کی پتیوں سے بھری تھی۔۔بیچ میں کینڈلز بھی جل رہی تھیں۔۔ہال کی ایک دیوار شیشے کی تھی اور چوتھے فلور پر ہونے کی وجہ سے پورا شہر یہاں سے نظر آ رہا تھا۔۔

اس نے کرسی پیچھے کر کے گُلالئی کو بٹھایا اور خود اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔۔کھانا وہ پہلے ہی آرڈر کر چکا تھا۔۔آج کا ڈنر سپیشل بنانے کے لیے اس نے پورا ریسٹورنٹ بک کروالیا تھا۔۔گُلالئی

مبہوت سی ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔کچھ دیر گانے سننے کے بعد اس نے مینیجر کو اشارہ کیا تو اس سمیت سارے ویٹر اور میوزیشن وہاں سے نکل گئے۔۔ہال میں خاموشی چھا گئی جس میں شاہ میر کی بھاری آواز گونجی۔۔

"گُلالئی!!"وہ اس کا نام لے کر چُپ ہو گیا۔۔شاید وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔۔پھر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک ڈبی نکال کر اس کے سامنے رکھی جسے لالی نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"یہ۔۔۔آپ کا گفٹ ہے۔شادی کا گفٹ۔۔وہ کیا بولتے ہیں اس کو؟ چہرہ ٹائپ ہوتا ہے کچھ۔۔"

لالی اس کی بات پہ زور سے ہنسی تو اس کی کھلکھلاہٹ پورے ہال میں گونجی۔۔شاہ میر اسے مبہوت سا دیکھتا گیا۔۔

"منہ دکھائی کہتے ہیں اسے!"اس نے اس کی تصحیح کی تو وہ مسکرا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو مجھے کیا پتا کیا کہتے ہیں۔۔یہ بھی احیان نے بتایا تھا کہ ایسا کچھ ہوتا ہے تو مجھے خیال آیا۔۔ سوری اتنی لیٹ منہ دکھائی کے لیے۔۔"اس نے ماتھے پہ آئے بالوں کو بیزاری سے جھٹک کر پیچھے کرتے کہا۔۔اس کے سلکی بال بار بار آ کر ماتھے پر گر جاتے تھے اور شاہ میر کو اس بات سے سخت چِڑ تھی۔۔اور جیل یا ہئیر سپرے لگانے سے تو اس سے بھی زیادہ چِڑ تھی تبھی ہر وقت اپنے بالوں سے

الجھتا رہتا تھا۔۔لالی نے اس کے خوبرو چہرے پہ نظر ڈالی جو موم بتی کی روشنی میں دمک رہا تھا۔۔ شہد رنگ آنکھیں گویا چمک رہی تھیں۔۔لبوں پہ مسکراہٹ سجائے شہزادوں کی سی شان و شوکت والا یہ شخص خدا نے اس کے نصیب میں لکھا تھا۔۔

بہتر ہے یہ ماسک لگا کر ہی رکھا کریں۔۔اس نے دل میں سوچا اور اس پہ ایک نظر ڈال کر نظروں کا رُخ بدل لیا۔۔

"کیا ہے اس میں؟"اس نے تجسس سے پوچھا۔۔

"کھول کے دیکھیں!"

لالی نے وہ ڈبی کھولی تو اس میں بے حد نازک اور نفیس سی سلور کلر کی رنگ تھی۔۔وہ ڈائمنڈ رنگ تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے شیشے کی بنی ہو۔۔بے حد نازک۔۔جیسے ہاتھ بھی لگایا تو ٹوٹ کے بکھر جائے گی۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے اسے انگلیوں کی پوروں سے چھوا۔۔شاہ میر نے رنگ نکال کر اس کی مخروطی انگلی میں پہنائی۔۔

"بہت حسین ہے۔۔میں نے ایسی رنگ زندگی میں نہیں دیکھی"اس نے دل سے تعریف کی۔۔

"آپ کے ہاتھوں کی زینت بن کر یہ حسین ہوئی ہے مادام!"اس نے اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے گمبھیر لہجے میں کہا۔۔گُلالئی کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی۔۔

"بہت شکریہ!" اس نے نظریں جھکا کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"آپ کا بھی شکریہ میری زندگی میں آکر مجھے مکمل کرنے کے لیے۔۔ مجھے زیادہ اظہار نہیں کرنا آتا گُلالئی۔۔اس معاملے میں میری عقل کام نہیں کرتی لیکن پھر بھی ایک بات کہنا چاہتا ہوں آپ سے۔۔"

لالی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔ تو وہ نظریں جھکا کر گمبھیر لہجے میں بولنا شروع ہوا۔۔

"تمہیں اک بات کہنی تھی

اجازت ہو تو کہہ دوں میں؟

یہ بھیگا بھیگا سا موسم

یہ تتلی پھول اور شبنم

چمکتے چاند کی باتیں

یہ بوندیں اور برساتیں

یہ کالی رات کا آنچل

ہوا میں ناچتے بادل

www.novelsclubb.com

یہ سب جتنے نظارے ہیں

کہو کس کے اشارے ہیں

سبھی باتیں سنیں تم نے

پھر نظریں پھیر لیں تم نے

میں تب جا کر کہیں سمجھا

کہ تم نے کچھ نہیں سمجھا

میں قصہ مختصر کر کر

ذرا نیچے نظر کر کے

یہ کہتا ہوں ابھی تم سے

محبت ہو گئی تم سے!!"

اس نے نظم سنا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جو بھیگ چکی تھیں۔۔

"کیا ہوا اگلالئی آپ رو کیوں رہی ہیں؟" وہ فوراً پریشان ہوا۔۔

www.novelsclubb.com

"رو نہیں رہی اپنی قسمت پہ رشک کر رہی ہوں!" اس نے آنکھیں رگڑ کر معصومیت سے کہا۔۔

"پاگل ہی ہیں آپ بھی!" وہ ہلکا سا ہنسا

"شاہ میر!"

"جی؟"

"آپ بہت اچھے ہیں!"

"اچھا؟" اس نے لبوں پہ سوگوار مسکراہٹ سجائے پوچھا

"جی!" گُلالئی نے تصدیق کی۔۔

شاہ میر کے کہنے پہ کھانا سرو کیا گیا تو وہ دونوں کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ سڑک پہ دوڑتی گاڑی کی بیک سیٹ پہ بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود طلحہ نے گلؔ کو نعمان خان کے ساتھ بھیج دیا تھا۔۔اس کا کہنا تھا کہ اگر ڈیڈ ان کی بات مان رہے ہیں تو انہیں بھی ان کی کوئی بات ماننی پڑے گی۔۔اگر ان کی تسلی سمندر خان سے مل کر ہی ہوتی ہے تو یونہی سہی۔۔لیکن پتا نہیں کیوں گلؔ کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔اسے کسی

انہونی کا احساس ہو رہا تھا۔۔ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب نعمان خان کو گاڑی ٹرن کرتے دیکھ کر ٹھٹکی۔۔یہ تو اس کے گھر کا راستہ نہیں تھا۔۔

"انکل! میرا گھر اس طرف نہیں ہے۔۔"اس نے آگاہ کرنا چاہا۔۔نعمان خان نے رئیر ویو مرر سے اسے دیکھا اور چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے بولا۔۔

"ہم تمہارے گھر جا بھی نہیں رہے"

اس کی عجیب سی بات پہ اس کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں نمودار ہوئیں۔۔اس نے دھڑکتے دل سے پوچھا

"کک۔۔کیا مطلب؟ کہاں جا رہے ہیں پھر؟"

"مولوی صاحب کے پاس۔۔آپ کا اور میرا نکاح پڑھوانے۔۔"

"انکل کیا بات کر رہے ہیں؟ آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟"وہ اس کی بات پہ ہتھے سے اکھڑ گئی۔۔

"نہیں گلؔ دوپہری میرا دماغ بالکل جگہ پر ہے۔۔تم میری پہلی پسند تھی اور میں ہی تم سے شادی کروں گا۔۔ویسے بھی تم طلحہ کی دوست ہو اور وہ صرف تم سے ہمدردی میں شادی کرنا چاہتا

ہے۔۔میں تمہیں پسند کرتا ہوں!"اس نے عام سے لہجے میں کہا جیسے اس کے لیے یہ کوئی بڑی بات ہی نہ ہو۔۔

گلِ کو پہلے تو اس کی بات سمجھ نہیں آئی پھر اسے اچانک یاد آیا۔۔یہ تو وہی آدمی ہے جو اس دن باغ میں اسے گھور رہا تھا۔۔غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔وہ ایک دم چلائی۔۔

"گاڑی روکو!"اس کے چیخنے کا نعمان خان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔

"میں نے کہا گاڑی روکو!"اسے خاموش دیکھ کر گلِ نے اچانک گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔۔نعمان خان کو اس سے ایسی امید نہیں تھی اسی لیے وہ دروازہ لاک کرنا بھول گیا تھا۔۔اس نے فوراً بریک لگائی۔۔

گلِ ایک لمحے کی دیر کیے بغیر گاڑی سے باہر نکلی اور جتنا تیز بھاگ سکتی تھی بھاگی لیکن نعمان خان نے چند بڑے بڑے قدم اٹھا کر ہی اسے جا لیا۔۔

www.novelsclubb.com

"اے لڑکی تمہیں اپنی جان پیاری نہیں ہے کیا؟"اس نے زور سے اس کا بازو پکڑ کے موڑا۔۔وہ کراہ کر رہ گئی۔۔

"چلو میرے ساتھ!"وہ زبردستی گھسیٹ کر اسے گاڑی کی طرف لے جانے لگا جب اس نے زور سے اس کے ہاتھ پہ کاٹا۔۔وہ اسے چھوڑ کر اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا جس سے خون رس رہا تھا۔۔گلِ

نے پھر سے بھاگنے کی کوشش کی جسے نعمان خان نے پہلے سے بھی زیادہ جارحانہ انداز میں ناکام بنا دیا۔۔وہ ایک ہاتھ سے اس کے بال اور ایک سے اس کے دونوں بازو پکڑے اسے گاڑی میں دھکیلنے کی کوشش کرنے لگا۔۔اس کی چادر اتر کر اس کے پیروں میں گر گئی۔۔وہ زور زور سے چلا کر مدد کے لیے پکارنے لگی لیکن یہ جگہ بہت سنسان تھی۔۔اچانک کسی نے نعمان خان کو پیچھے سے پکڑ کے اپنی طرف گھمایا اور زوردار تھپڑ مارا۔۔وہ دور جا کر زمین پہ منہ کے بل گرا۔۔

گلِ نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ہی دلاور جارحانہ انداز میں خطرناک تاثرات لیے نعمان خان کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔اچانک آسمان پہ زور سے بجلی کڑکی۔۔شاید بہت تیز بارش ہونے والی تھی۔۔ یا شاید کوئی طوفان آنے والا تھا۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ زور زور سے چلا کر مدد کے لیے پکارنے لگی لیکن یہ جگہ بہت سنسان تھی۔۔اچانک کسی نے نعمان خان کو پیچھے سے پکڑ کے اپنی طرف گھمایا اور زوردار تھپڑ مارا۔۔وہ دور جا کر زمین پہ منہ کے بل گرا۔۔

گلِ نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ہی دلاور جارحانہ انداز میں خطرناک تاثرات لیے نعمان خان کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔اچانک آسمان پہ زور سے بجلی کڑکی۔۔شاید بہت تیز بارش ہونے والی تھی۔۔ یا شاید کوئی طوفان آنے والا تھا۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی؟"دلاور نے گریبان سے پکڑ کے اسے کھڑا کیا اور ایک اور تھپڑ مارا۔۔اس کا سر چکرا کے رہ گیا۔۔

دلاور نے اسے اتنا مارا کہ اس کے سر اور منہ سے خون نکلنے لگا۔۔آخر گلِ نے ہی ڈرتے ڈرتے اسے روکنے کی کوشش کی۔۔

"بب۔۔بس کر دیں۔۔یہ۔۔یہ مر جائے گا۔۔"دلاور نے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھا اور نعمان خان کو ایک آخری ٹھوکر مارتا اس کی طرف بڑھا۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم؟"وہ بے حد غصے میں تھا۔۔گلِ کو اس وقت اس سے خوف آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔وہ میں۔۔"اس سے کوئی بات نہیں بن پا رہی تھی۔۔

"تمہیں اندازہ بھی ہے کہ۔۔"

"دلاور!!" گلِ اس کے پیچھے دیکھ کر زور سے چلائی۔۔اس نے پلٹ کے دیکھا تو نعمان خان اپنی گاڑی سے گن نکال کر اس کا نشانہ لیے کھڑا تھا۔۔

"ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا ورنہ میں گولی چلا دوں گا۔۔"اس کی بات پہ جہاں دلاور کی پیشانی پر بل پڑے وہیں گلِ کی ٹانگوں سے جان نکلنے لگی۔۔

"دد۔۔دلاور!"

سڑک کے ایک کنارے پہ وہ اور دوسرے پہ نعمان خان کھڑا تھا اور گلِ دلاور کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔۔

اچانک دور سے آتی ایک گاڑی تیز رفتاری سے ان کے بیچ سے گزری۔۔چند لمحوں کی بات تھی اور گاڑی کے گزرتے ہی دلاور اس کے سامنے کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ سے گن بھی کھینچ چکا تھا۔۔

نعمان خان نے اس سے گن واپس کھینچنے کی کوشش کی تو دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔۔گلِ نے چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھ لیے جب اسے بادلوں کی گرج میں گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر دیکھا تو سامنے ہی نعمان خان خون میں لت پت زمین پہ گرا ہوا تھا اور گن اس وقت دلاور کے ہاتھ میں تھی۔۔ گلِ کی چیخ پہاڑوں میں گونجی۔۔

"یہ۔۔ یہ کیا کیا آپ نے؟ آپ نے اسے قتل کر دیا؟"

وہ خود بھی ہونق بنا کبھی اسے اور کبھی گلِ کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے جھک کر اس کی نبض چیک کی تو وہ چل رہی تھی۔۔ گولی اس کے دل سے تھوڑی اوپر لگی تھی۔۔ اس نے شکر کا سانس لیا۔۔

"یہ زندہ ہے گلِ ڈرو نہیں۔۔"

گلِ دور جا کر ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگائے گھٹنوں میں سر دیے کر رونے بیٹھ گئی۔۔ دلاور کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔۔ آخر تھک ہار کر اس نے یہی سوچا کہ یہ صورتحال اس سے اکیلے نہیں سنبھالی جائے گی۔۔ اس نے اسفندیار خان کو کال کر کے صورتحال سے آگاہ کیا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ وہاں موجود تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"دلاور تم جانتے بھی ہو تم نے کسے گولی ماری ہے؟ بڑے خان کو پتا چلا تو وہ تمہیں حویلی سے نکال دیں گے۔۔" وہ صدمے کی کیفیت میں کبھی اسے اور کبھی دھیمی دھیمی سانس لیتے نعمان خان کو دیکھ رہے تھے۔۔

"چاچوُ باقی باتیں بعد میں کیجئے گا۔۔ابھی پلیز اسے ہاسپٹل لے کر جائیں۔"

وہ بے حد گھبرایا ہوا تھا۔۔ویسے تو ان کے ماحول میں قتل کرنا بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی لیکن دلاور کے ساتھ ایسا واقع پہلی بار پیش آیا تھا۔۔

اسفندیار خان اپنی گاڑی میں نعمان خان کو ہاسپٹل لے گئے تو دلاور نے گہرا سانس لیا پھر گلِ کی طرف پلٹا۔۔

بادلوں کی گرج چمک کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا اور بارش شروع ہو گئی تھی۔۔دلاور نے آسمان کی طرف اور پھر اپنے سامنے بیٹھی ڈری سہمی گلِ کی طرف دیکھا۔۔وہ سردی سے ٹھٹھر رہی تھی۔۔ اس کی چادر تو زمین پہ پڑی پڑی ہی گیلی ہو چکی تھی۔۔دلاور نے اپنی براؤن شال کندھوں سے اتار کر اس کی طرف بڑھائی اور منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہو گیا۔۔گلِ نے کانپتے ہاتھوں سے شال اپنے گرد لپیٹی۔۔ گرمائش کے احساس سے اس کے اوسان کچھ بحال ہوئے۔۔

www.novelsclubb.com

"گلِ! وہ مرا نہیں ہے۔۔صرف زخمی ہوا ہے۔۔"وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔

"آپ۔۔نے اسے۔۔گولی۔۔ماردی۔۔"اس نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔۔

"میں اسے نہ مارتا تو وہ تمہیں مار دیتا۔۔اور چلو تمہاری تو خیر تھی پر تمہارے بعد وہ مجھے بھی مار دیتا۔۔"اس نے اس کی حالت کے پیشِ نظر ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گئی۔۔بارش تیز ہو چکی تھی۔۔دلاور اٹھ کر کھڑا ہوا اور کپڑے جھاڑے۔۔

"آجاؤ بارش تیز ہو گئی ہے۔۔"

وہ بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل دی اور اس کے ساتھ ہی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی تو اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔

دلاور نے گاڑی کچھ دور ایک ڈھابے کے سامنے روکی۔۔

"تم بیٹھو میں چائے لے کے آتا ہوں۔۔"اس نے گاڑی ڈھابے سے کچھ دور اندھیرے میں کھڑی کی تھی تاکہ گلِ پہ کسی کی نظر نہ پڑے۔۔کچھ دیر بعد وہ چائے کے دو کپ اور کھانے پینے کی کچھ چیزیں لے کر اس کے ساتھ آکر بیٹھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے چائے کا کپ اس کی طرف بڑھایا جو اس نے خاموشی سے تھام لیا۔۔

اسفندیار کی کال آئی تو دلاور نے کال اٹینڈ کر کے سپیکر آن کیا۔۔وہ گلِ کی تسلی کروانا چاہتا تھا۔۔

نعمان خان کو آئی سی یُو میں لے جایا گیا تھا۔۔اس کی حالت خراب تھی لیکن اتنی بھی نہیں کہ زندہ

نہ بچ پائے۔۔ڈاکٹرز نے اس کی تسلی کروادی تھی اور اسفندیار خان نے اپنے تعلقات کا استعمال کرتے ہوئے پولیس کیس بننے سے روک دیا تھا۔۔

گل یہ سن کر کچھ مطمئن ہو گئی۔۔دلاور نے ایک دو باتیں اور کر کے کال کاٹ دی۔۔

"آپ وہاں کیسے آئے؟" دلاور نے چونک کے اسے دیکھا۔۔جو بات اسے پوچھنی چاہیئے تھی وہ پوچھ رہی تھی۔۔

"ایسے ہی بس گزر رہا تھا وہاں سے۔۔"

گل نے اس کی بات پہ سر ہلایا۔۔

"آپ وہاں کیسے آئیں؟" اب کی بار دلاور نے پوچھا۔۔تو گل نے شروع سے آخر تک اسے ساری بات بتائی ویسے بھی اب کچھ بھی چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔

دلاور اس کی بات سن کر خاموش ہو گیا پھر کچھ دیر بعد بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"یعنی کہ آپ کو اس ساری صورتحال میں ایک ہی حل نظر آیا اور وہ تھا چند مہینے پہلے ملے لڑکے کے ساتھ بھاگنا؟" اس کا لہجہ تیز نہیں تھا لیکن گل کو اس کی بات تیر کی طرح لگی تھی۔۔

"بھاگی نہیں تھی میں۔۔واپس آجانا تھا نکاح کر کے۔۔" اس نے سر جھکائے شرمندگی سے کہا

"نکاح ضروری تو نہیں تھا۔۔ویسے بھی بھاگا جا سکتا تھا۔۔اس کے علاوہ کوئی اور نہیں ملا تھا" وہ اسے دیکھ کر خفیف لہجے میں بولا۔۔پتا نہیں کیوں اسے طلحہ اتنا برا لگتا تھا۔۔

"وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔"اس نے احتجاجاً کہا

"گل دوپہری!!جو شخص تم سے محبت کرتا ہے وہ تمہیں اپنی عزت بنانا چاہے گا اور عزت کبھی بھی دوسروں کے گھروں کی عزت کو نیلام کر کے نہیں بنائی جاتی۔۔تم دونوں نے ہی بہت غلط کیا۔۔"

"محبت کرنا غلط ہے؟"

"غلط طریقے سے محبت کرنا غلط ہے۔!"

"اسی غلط کو صحیح کرنے جا رہی تھی۔۔نکاح ہی کرنے والی تھی کوئی گناہ نہیں۔۔"آنسوؤں کا گولا اسے حلق میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔۔وہ خود بھی جانتی تھی کہ وہ بے کار بحث کر رہی ہے مگر پھر بھی۔۔وہ چاہتی تھی کہ دلاور اس کے سب سوالوں کے جواب دے۔۔

www.novelsclubb.com

"اور نکاح سے پہلے جو گناہ کر چکی اس کا کیا؟ماں باپ کی عزت اچھالنا گناہ نہیں؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"اولاد کی زندگی تباہ کرنا گناہ نہیں؟"

"تو یعنی ایک گناہ کا بدلہ دوسرے گناہ سے لیا جائے؟"

"اپنی زندگی بہتر بنانے کے لیے کچھ نہ کیا جائے؟" وہ دوبدو بولی

"اب ہو گئی زندگی بہتر؟ سکون ہے اب؟" اس نے تیز لہجے میں پوچھا۔۔

"اسلام نے تو عورت کو پسند کی شادی کا حق دیا ہے۔۔"

"پسند کا حق دیا ہے گل بھاگنے کا تو نہیں۔۔ یہ کون سی شریعت کہتی ہے کہ ماں باپ کی عزت نیلام کر دو۔۔انسان کو اپنی عزت کی قربانی نہیں دینی چاہیئے چاہے محبت بھی کیوں نا قربان کرنی پڑ جائے۔۔ محبت کا کیا ہے؟ آج ہوئی ہے کل دوبارہ ہو جائے گی۔۔ لیکن عزت اگر ایک بار چلی جائے تو دوبارہ نہیں آتی۔۔" اس نے سمجھانے کی کوشش کی

"ایک گھر سے بھاگ کے تم کبھی بھی دوسرا گھر نہیں بسا سکتی۔۔" اس نے مزید کہا۔۔

"ٹھیک ہے مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔ لیکن اب احساس ہو گیا ہے مجھے۔۔" وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کے پھوٹ پھوٹ کے رودی۔۔ دلاور نے اسے رونے دیا۔۔ کچھ دیر رونے کے بعد وہ خود ہی چپ ہو گئی۔۔ پھر آنکھیں رگڑتے ہوئے اسے دیکھا۔۔

"اب میں کیا کروں؟" رونے سے اس کی آواز بیٹھ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ سے دعا کرو اور بہترین مانگو۔۔اور اگر میری بات سمجھ آگئی ہو تو معافی بھی مانگ لینا۔۔"اس نے آسان سا حل پیش کیا۔۔

"اللہ معاف کر دے گا؟"اس نے پر امید انداز میں پوچھا۔

دلاور اس کی سرخ متورم آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا دیا۔۔

"اللہ ہی تو معاف کرتا ہے گلِ!لوگ کہاں کرتے ہیں۔۔"

وہ اس کی بات پہ سوچ میں پڑ گئی۔۔اسے خود بھی احساس تھا کہ اس سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی۔۔شاید اسے کوئی اور حل تلاش کرنا چاہیئے تھا۔۔شاید وہ دلاور کو بھی مدد کے لیے بلا سکتی تھی۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔

"اب ہم حویلی چلیں گے۔۔چاچو نے دا جی کو سب بتا دیا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ تمہیں لے کر فوراً حویلی آؤں۔۔"

وہ اس کی بات پہ سر ہلا کر رہ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

دلاور حویلی میں داخل ہوا اور سیدھا بڑے ہال کمرے میں آیا۔۔وہاں داجی اور اسفندیار خان سمیت گھر کے سارے افراد جمع تھے۔۔گلِ دلاور کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔۔

"السلام علیکم!"اس نے سب پہ ایک نظر ڈال کے پُر سکون انداز میں سلام کیا۔۔

"جو اسفندیار کہہ رہا ہے کیا وہ سچ ہے؟" بڑے خان کی کرخت اور رعب دار آواز کمرے کی گہری خاموشی میں گونجی۔۔

"کیا کہا ہے انہوں نے؟"اس نے شکوہ کناں نظروں سے اسفندیار خان کو دیکھا۔۔

"تم نے نعمان خان کو گولی ماری ہے؟"ان کی دھاڑ پہ گلِ بے اختیار اچھل پڑی۔۔

"جی ہاں!"انداز ہنوز پُر سکون تھا

"کیوں؟"

"کیونکہ وہ ایک لڑکی کے ساتھ غیر انسانی سلوک کر رہا تھا۔۔ایک شریف لڑکی کو بغیر اس کی مرضی کے اغوا کر رہا تھا۔۔"

"شریف لڑکی؟اس فتنے کو تم شریف کہہ رہے ہو؟اس کی وجہ سے ہمارا اتنا پرانا تعلق خراب ہو گیا۔۔جانتے ہو وہ ہمارے کتنے فائدے کا آدمی تھا۔۔"ان کا بس نہیں چل رہا تھا گلِ کا گلا دبا

دیں۔۔اس کی پچھلی بدتمیزی وہ ابھی تک نہیں بھولے تھے۔۔اور اب یہ۔۔نعمان خان ان کا بزنس پارٹنر رہ چکا تھا اور ابھی بھی ان کے کئی پراجیکٹس میں انویسٹ کر رہا تھا۔۔

"دلاور ہمیں طلحہ کی کال آئی تھی۔۔اس نے ہمیں ساری بات بتادی ہے کہ تم گلِ کو پسند کرتے ہو اور زبردستی اسے اپنے ساتھ لے آئے اور نعمان خان کو بھی گولی ماری۔۔دیکھو بیٹا یہ لڑکی طلحہ کی امانت ہے۔۔وہ اس سے نکاح کرنے والا ہے۔۔وہ بچہ تو اتنا شریف ہے کہ اس نے پولیس کیس کرنے سے بھی انکار کر دیا بس تم گلِ کو اس کے حوالے کر دو تاکہ ہماری بدنامی ہونے سے بچ جائے۔۔" علی شیر خان، بڑے خان کو غصے میں دیکھ کر فوراً بولے۔۔ان کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔۔وہ اس حویلی کی روایات سے واقف تھے اسی لیے دلاور کو کسی مصیبت میں پڑنے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔

"بابا یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں؟ میں نے کوئی زبردستی نہیں کی۔۔بلکہ ان لوگوں نے اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔ نہیں یقین تو پوچھ لیں اس سے۔۔"اس نے ہاتھ سے پکڑ کے گلِ کو اپنے پیچھے سے نکال کر ان کے سامنے کھڑا کیا۔۔

"بتاؤ گلِ انہیں کہ طلحہ تمہیں زبردستی لایا تھا۔۔"

"ج۔۔جی یہ صحیح کہہ رہے ہیں۔۔ان کی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

"خاموش۔۔ایک لفظ مت نکالنا اپنی اس غلیظ زبان سے۔۔تم کو شرم نہیں آتی ایسا بے غیرتی کرتے ہوئے۔۔جیسا تمہارا بڑا بہن تھا ویسا ای تم اے۔۔پہلے وہ ڈائن میرے بیٹے کے پیچھے پڑی تھی اور اب تم۔۔" خانم بی بی گلؔ کو تنفر سے دیکھ کر بولی۔۔

دلاور نے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔وہ خانم بی بی سے بد تمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"ایک بہن تو پہلے ای بھاگ گئی اب دوسری میرے پوتے کے پیچھے۔۔"

"بس کردیں بی جان۔۔کسی کے کردار پہ الزام لگاتے ہوئے کچھ خدا کا خوف کریں۔۔" وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے چیخ کر بولا۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنی بی جان سے ایسے بات کرنے کی؟" بڑے خان اٹھ کر اس کے پاس آئے۔۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کہا میں بالکل صحیح۔۔"

www.novelsclubb.com

"تڑاخ!!!" اس کی بات بڑے خان کے پڑنے والے تھپڑ سے بیچ میں ہی رہ گئی۔۔وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھے صدمے کی کیفیت میں وہیں کھڑا رہا۔۔یہ دوسرا تھپڑ تھا جو اسے گلؔ کی وجہ سے پڑا تھا۔۔

"داجی!! اگر آپ کو لگتا ہے کہ اس طرح آپ مجھے چپ کروا سکتے ہیں تو یہ آپ کی بہت بڑی بھول ہے۔۔"اس نے سرخ جلتی ہوئی آنکھیں ان کی آنکھوں میں گاڑھیں۔۔سب لوگ حیران پریشان سے حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ گلؔ تو حواس باختہ سی کبھی دلاور کو دیکھتی تو کبھی بڑے خان کو۔۔

"دلاور تم چھوڑ آؤ اس لڑکی کو۔۔ طلحہ کے پاس نہیں چھوڑنا تو اس کے اپنے گھر چھوڑ آؤ۔۔"علی شیر خان نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں بالکل نہیں۔۔اب اس کے پاس دو ہی راستے ہیں۔۔یا تو اس لڑکی کو خود طلحہ کے پاس چھوڑ کے آئے یا پھر اس حویلی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے۔۔"دلاور نے جھٹکے سے انہیں دیکھا۔۔وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے۔۔وہ تو ان کا سب سے لاڈلہ پوتا تھا۔۔وہ تو اسے اپنا فخر، اپنا غرور کہا کرتے تھے۔۔پھر وہ اتنے ظالم کیسے بن سکتے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"داجی!!"وہ صدمے کی کیفیت میں یہی کہہ پایا۔۔

"تمہیں کوئی ایک چیز چننی ہو گی۔۔حویلی یا یہ لڑکی۔۔"

"بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"علی شیر نے انہیں روکنا چاہا۔۔

"بولو دلاور۔۔حویلی یا یہ لڑکی؟"

گل ِخاموشی سے کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔دلاور کی زبان سے نکلنے والے اگلے الفاظ اس کی زندگی کا فیصلہ کرنے والے تھے۔۔

"جواب دو؟"وہ دھاڑے

"گل ِدوپہری!"اس نے سر جھکائے یک لفظی جواب دیا۔۔

"میں اس کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا چاہے اس کے لیے مجھے اس حویلی کو ہی کیوں نا چھوڑنا پڑے۔۔"اس نے پُر عزم لہجے میں کہا۔۔زرمینے خان کا دل دھک سے رہ گیا۔۔ان کا دل گواہی دے رہا تھا کہ ان کا اکلوتا بیٹا بھی ان سے دور ہونے والا ہے۔۔علی شیر خاموشی سے کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔

"ٹھیک ہے پھر دفعہ ہو جاؤ اس گندکے ٹوکرے کو یہاں سے لے کر۔۔"بڑے خان تنفر سے کہہ کر پلٹ گئے۔۔

www.novelsclubb.com

دلاور نے ایک آخری نظر سب پہ ڈالی اور پھر گل ِکا ہاتھ پکڑ کے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔ سب اسے روکنا چاہتے تھے مگر جانتے تھے کہ وہ نہیں رکے گا۔۔

علی شیر کمر پہ دونوں ہاتھ باندھے اسے جاتا ہوا دیکھتے رہے۔۔لوگ صحیح کہتے تھے۔۔وہ بالکل ان کے جیسا تھا۔۔وہ جذباتی یا ضدی نہیں تھا لیکن ایک بار کچھ ٹھان لیتا تو اپنا نقصان نہیں دیکھتا تھا۔۔

علی شیر کو کئی سال پرانا منظر یاد آیا۔۔ان کے ساتھ بھی تو یہی سب ہوا تھا۔۔

"بابا میں زرتاشے سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" بیس سالا علی شیر، سولہ سالا زرتاشے کا ہاتھ تھامے بڑے خان کے سامنے کھڑے تھے۔۔

"جو لڑکی اپنے ماں باپ کی عزت نہ رکھ سکی اسے ہم اپنے گھر کی عزت نہیں بنا سکتے۔۔"

"لیکن بابا یہ میری وجہ سے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئی ہے۔۔"

"میں کچھ نہیں جانتا۔تمہارا رشتہ بچپن سے زرمینے سے طے ہے اور میں اپنی زبان سے نہیں پھر سکتا۔۔"

"میں بھی اپنی زبان سے نہیں پھر سکتا بابا۔۔آپ نے اگر زرمینے کو زبان دی ہے تو میں نے زرتاشے کو۔۔"

"ٹھیک ہے پھر تمہارے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو اس لڑکی کو چن لو یا ہم سب کو۔۔"

"میں زرتاشے کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا بابا۔۔"

علی شیر نے زور سے آنکھیں مینچیں۔۔آج پھر سے وہی سب ہوا تھا جو کئی سال پہلے ہوا تھا۔۔ فرق بس اتنا تھا کہ پہلے جہاں وہ کھڑے تھے آج وہیں ان کا بیٹا کھڑا تھا۔۔آج ان کا بیٹا بھی ان کی طرح حویلی کی رسموں کی بھینٹ چڑھ گیا تھا۔۔

لیکن اب کی بار وہ بڑے خان کو ایک اور زندگی تباہ کرنے نہیں دے سکتے تھے۔۔وہ ایک اور لڑکی کو زرتاشے بنتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔وہ اپنے بابا کی طرح نہیں بننا چاہتے تھے۔۔وہ اپنے بیٹے کو اس کی محبت دلانا چاہتے تھے۔۔

گلِ خاموشی سے اس کا ہاتھ پکڑے پتھریلی روش پہ چلتی جا رہی تھی۔۔دلاور ابھی تک ایک لفظ نہیں بولا تھا۔۔اچانک وہ رکا اور اس کی طرف پلٹا۔۔وہ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔

"گلِ دوپہری!! کیا تم واپس جانا چاہتی ہو؟" وہ اسی حویلی میں کھڑے ہو کر فیصلہ کرنا چاہتا تھا کہ آگے کیا کرنا ہے۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ گلِ کی وجہ سے اپنے گھر والوں کو چھوڑ دے اور پھر گلِ بھی آخر میں یہی کہے کہ وہ طلحہ کے ساتھ رہنا چاہتی ہے یا واپس اپنے گھر جانا چاہتی ہے۔۔

"نہیں میں نہیں جا سکتی۔۔ابّو میری شادی اسی زمیندار سے کروا دیں گے۔۔" وہ بے چارگی سے بولی۔۔

"تمہاری بہن۔۔اسے بتایا اس سب کے بارے میں ؟"اس نے بمشکل انداز نارمل رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"نہیں۔۔اس کا فون بند ہے اور رابطہ کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔"

"طلحہ کے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟"

اس بات پہ وہ خاموش ہو گئی۔۔دلاور نے گہرا سانس لیا۔۔یعنی وہ طلحہ کے ساتھ ہی رہنا چاہتی تھی۔۔

"دیکھو گلِ!اس وقت تم میری ذمے داری ہو۔۔تمہاری حفاظت بھی میری ذمے داری ہے۔۔ میں تمہیں طلحہ کے ساتھ ایک ہی صورت میں جانے دے سکتا ہوں اگر وہ میری آنکھوں کے سامنے تم سے نکاح کرے ورنہ میں تمہیں ہر گز اس کے حوالے نہیں کروں گا۔۔"اس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں بھی بغیر نکاح کے نہیں رہنا چاہتی۔۔"وہ ہلکا سا منمنائی۔۔

"ٹھیک ہے پھر یہ لو اور اس سے پوچھو کے کیا وہ تیار ہے یا نہیں؟"اس نے اپنا فون نکال کر طلحہ کا نمبر ڈائل کر کے دیا۔۔گلِ نے فون پکڑ لیا۔۔دوسری ہی بیل پہ طلحہ نے فون اٹھا لیا۔۔

"کس قدر گھٹیا انسان ہو تم دلاور۔۔ تم نے میری محبت پہ نظر رکھی ہوئی تھی تمہیں شرم نہیں آتی۔۔ میں تو تمہیں اپنا دوست سمجھتا تھا۔۔ چلو دوست نا صحیح پر تمہارے بڑے خان تو میرے ڈیڈ کے دوست تھے۔۔ تمہیں ذرا شرم نہیں آئی بے شرم آدمی۔۔" طلحہ گلِ کی سنے بغیر اسے دلاور سمجھ کے بولے جا رہا تھا جب کہ دلاور فون سے گونجتی آواز بڑے ضبط سے سن رہا تھا۔۔

"طلحہ یہ میں ہوں۔" گلِ کی ہلکی سی آواز نکلی۔۔

"گلِ؟؟ تم؟؟ تم ابھی تک کیا کر رہی ہو اس گھٹیا شخص کے ساتھ۔۔ میں ابھی آ رہا ہوں تمہیں لینے۔۔"

"طلحہ!! مجھے تبھی لینے آنا اگر تم مجھ سے ابھی کے ابھی نکاح کر سکتے ہو تو۔۔!" اس نے دو ٹوک بات کی۔۔

"کیا مطلب گلِ؟ کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"بات اعتبار کی نہیں میری عزت کی ہے۔۔ اگر تم ابھی مجھ سے نکاح کر سکتے ہو تو بتاؤ؟" وہ اپنی بات پہ قائم تھی۔۔

"دیکھو گل یہ سب کچھ اتنی جلدی نہیں ہو سکتا۔۔ابھی تو ڈیڈ بھی ہاسپٹل میں ہیں۔۔میں ابھی تم سے نکاح نہیں کر سکتا۔۔کچھ وقت تک کرلوں گا نکاح بھی اور شادی بھی لیکن ابھی اتنی کیا جلدی ہے؟"وہ بات ٹالنے والے انداز میں بولا۔۔

"نہیں طلحہ یہ ممکن نہیں ہے۔۔"

"یار کیا ہو گیا ہے تمہیں؟تمہاری وجہ سے میں نے اس زلیل آدمی کو بھی معاف کر دیا تاکہ تم مجھے آسانی سے مل جاؤ اور اب تم یہ کیا ڈرامے کر رہی ہو؟"لہجے میں بیزاری ہی بیزاری تھی۔۔

"ڈرامے نہیں کر رہی میں۔۔کوئی بھی شریف لڑکی بغیر نکاح کے کیوں رہے گی کسی غیر کے ساتھ؟"

"تو مس شریف لڑکی آپ کو نہیں پتا تھا کہ آپ اسی غیر کے ساتھ بھاگ کر آرہی ہیں؟اب میرے باپ کو ادھ مرا کرنے کے بعد آپ کو شرافت یاد آگئی ہے۔۔اگر گھر سے بھاگ سکتی ہو تو پھر میرے ساتھ رہنے میں کیا مسئلہ ہے؟ہو جائے گی شادی بھی۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی زلیل انسان۔۔تم نے سمجھ کیا رکھا ہے خود کو؟بلکہ نہیں سمجھ کیا رکھا ہے مجھے؟تمہاری اس گندی سوچ کو میں پہلے سے ہی جانتی تھی میرا ہی دماغ خراب تھا جو تم پہ اعتبار

www.novelsclubb.com

کیا۔۔ خبر دار جواب تم کبھی میرے پیچھے آئے۔۔" وہ غصے سے کہتی فون بند کر گئی۔۔ موٹے موٹے آنسو فوراً ہی آنکھوں میں بھر آئے تھے۔۔ دلاور خاموشی سے اس کا سرخ چہرہ دیکھتا رہا۔۔

گلِ دوپہری!"

اس نے موٹے موٹے آنسوؤں سے بھری نیلی آنکھوں سے اس کی سنجیدہ کانچ جیسی گہری آنکھوں میں دیکھا۔۔ دلاور کو بے حد افسوس ہوا۔۔ گلِ دوپہری صرف ہنستی ہوئی اچھی لگتی تھی۔۔ آج اس کے رونے پہ اسے اس بات کا ادراک ہوا تھا۔۔

"کسی ایسے شخص سے محبت کرنا جو آپ کی عزت ہی نہ کرتا ہو اس سے بہتر ہے کہ خودکشی کر لی جائے۔۔ موت حرام ہو گی پر زندگی حرام نہیں ہو گی۔۔" وہ دھیمے لہجے میں اپنے مخصوص انداز میں نظریں جھکائے بولا۔۔

"اب ایک ہی راستہ ہے۔" کافی سوچنے کے بعد وہ اس فیصلے پہ پہنچا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"

"تمہیں مجھ سے نکاح کرنا پڑے گا۔۔" اس نے معمولی سے انداز کہا جیسے کوئی بڑی بات ہی نہ ہو۔

"نن۔۔نکاح؟" وہ حیران پریشان سی اسے دیکھے گئے۔۔ کہیں داجی کا تھپڑ کھانے کے بعد ان کے دماغ پہ تو اثر نہیں ہو گیا؟ اس نے دل میں سوچا۔۔

"جی نکاح!!" وہ بالکل پر سکون سا اس کے جواب کا منتظر تھا

"لیکن کیسے؟"

"ویسے ہی جیسے ہوتا ہے۔۔اب اور کوئی راستہ نہیں ہے۔۔ تمہارے ابّو تمہاری زبردستی شادی کروا دیں گے اور طلحہ تم سے شادی ہی نہیں کرے گا۔۔ایسے میں تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا پڑے گا اور بغیر نکاح کے یہ ممکن نہیں۔۔ لیکن تم بالکل فکر نہ کرو۔۔ میں تمہارا پورا خیال رکھوں گا۔۔ تمہارے گھر والے بھی میری زمے داری ہوں گے۔۔ کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہو گی۔۔ بغیر کسی ڈر خوف کے پوری عزت کے ساتھ تم میرے ساتھ رہ سکتی ہو۔۔" اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"لیکن آپ مجھ سے نکاح کیوں کریں گے؟" وہ ابھی تک ششدر تھی۔۔

"کیونکہ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔

"صرف میری مدد؟"

"شادی دو ہی صورتوں میں ہوتی ہے۔۔یا محبت یا مجبوری۔۔محبت نہ مجھے تم سے ہے نہ تمہیں مجھ سے اور مجبوری میری تو نہیں البتہ تمہاری ہے۔۔"

"وہی تو میں بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ کی کیا مجبوری ہے؟" وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"دل نے مجبور کرر کھا ہے۔کیسے اکیلا چھوڑ دوں تمہیں؟آخر میری پہلی محبت کو تم سے اتنی محبت ہے۔۔"اس نے دل میں سوچا لیکن اسے بس اتنا ہی کہا۔۔

"جیسا کہ میں نے کہا میری نہیں تمہاری مجبوری ہے۔۔"

"اتنا بڑا احسان نہ کریں آپ۔۔"

"احسان نہیں مدد ہے۔۔"

"مدد برابری کی سطح پر ہوتی ہے۔۔کمتر پہ احسان کیا جاتا ہے۔۔"اس نے جتانے والے انداز میں کہا البتہ لہجہ گلو گیر تھا۔۔

"خود کو کمتر نہیں سمجھنا چاہیئے گل دوپہری۔۔وقت کم ہے اپنا فیصلہ بتا دیں؟"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گئی۔۔اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ زندگی اس طرح کا موڑ بھی لے سکتی ہے۔۔طلحہ کے ساتھ بھاگنے پہ اس کا اپنا دل بھی رضامند نہیں تھا لیکن کم از کم وہ سمندر خان کے لالچ کی بھینٹ نہیں چڑھنا چاہتی تھی۔۔اور اب جس طرح کے حالات تھے ایسے میں اس کے پاس صرف ایک ہی راستہ تھا اور وہ تھا دلاور سے نکاح۔۔ویسے بھی دلاور نے تو ہر موقع پر اس کی مدد ہی کی تھی اور آج بھی دا جی سے صرف اس کی وجہ سے تھپڑ تک کھا لیا۔۔اس کا دل راضی تھا مگر دماغ اس بات کو تسلیم نہیں کر رہا تھا۔۔آخر کار ہر بار کی طرح دماغ ہار گیا اور دل جیت گیا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔میں راضی ہوں!!" وہ ہلکی سی آواز میں کہہ کر آگے چل دی۔۔دلاور بھی اس کے ساتھ پتھریلی روش پہ چلنے لگا۔۔چلتے چلتے گلؔ نے پلٹ کر حویلی کو دیکھا۔۔

رات کا وقت تھا اس لیے پوری حویلی چراغوں سے روشن تھی۔۔سنہری رنگ حویلی پرستان کا کوئی محل لگ رہی تھی۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے حویلی پہ ہزاروں جگنو آ بیٹھے ہوں۔۔وہ رک کر ستائش سے اسے دیکھنے لگی۔۔دلاور نے بھی رک کر اسے دیکھا۔۔

"کتنے حسین لگ رہے ہیں نا یہ روشن چراغ۔۔" وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔۔

"کاش میں تمہیں ان چراغوں کے پیچھے چھپا اندھیرا دکھا سکتا۔۔اس روشن حویلی کی تاریک داستانیں صرف اس میں رہنے والے ہی جانتے ہیں۔۔کاش!!تم جان پاتی کہ یہ روشن نہیں اندھیرے چراغ ہیں۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں نظر آتے سنہری حویلی کے عکس کو دیکھتا ہوا بالکل ہلکی آواز میں بولا کہ اسے خود بھی اپنی آواز سنائی نہ دی۔۔وہ سر جھٹک کر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا تو گلِ بھی اس کے پیچھے چل دی۔۔

وہ پاشا سے ملنے کے لیے اس کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب چھت سے آتی آواز سن کر ٹھہر گیا۔۔وہ اس وقت چھت تک جاتی سیڑھیوں کے پاس کھڑا تھا جو پاشا کے کمرے کے ساتھ ہی تھیں۔۔اوپر سے آتی ہلکی ہلکی گنگناہٹ بہت سحر انگیز تھی۔۔

"جانے وہ کیسے لوگ تھے

www.novelsclubb.com

جن کے پیار کو پیار ملا۔۔

ہم نے تو جب کلیاں مانگیں

کانٹوں کا ہار ملا۔۔

جانے وہ کیسے لوگ تھے جن کے

پیار کو پیار ملا"

اس آواز میں ایسا جادو تھا کہ وہ بے اختیار اس طرف کھینچا چلا گیا۔۔وہ حیران بھی تھا کہ پاشا کے گھر میں اس وقت کون گنگنا رہا تھا۔۔یقیناً یہ پاشا تو نہیں ہو سکتا تھا۔۔

"خوشیوں کی منزل ڈھونڈی تو

غم کی گرد ملی

چاہت کے نغمے چاہے تو

آہیں سرد ملیں۔۔

دل کے بوجھ کو دونا کر گیا

جو غم خوار ملا۔۔"

www.novelsclubb.com

جیسے جیسے وہ سیڑھیاں چڑھتا جا رہا تھا آواز واضح ہو رہی تھی۔۔وہ جو کوئی بھی تھا نہایت خوبصورت آواز کا مالک تھا اور جو چیز اس آواز کو مزید دلکش بنا رہی تھی وہ تھی اس کی گمبھیر تا۔۔

"ہم نے تو جب کلیاں مانگیں

کانٹوں کا ہار ملا۔۔

جانے وہ کیسے لوگ تھے جن کے

پیار کو پیار ملا۔۔"

اتنی پُرسوز آواز پہ میر جاہ کا اپنا دل بھی آسودہ سا ہو گیا۔۔وہ دبے قدموں چھت کے دروازے میں آ کھڑا ہوا۔۔

"بچھڑ گیا ہر ساتھی دے کر

پل دو پل کا ساتھ

کس کو فرصت ہے جو تھامے

دیوانوں کا ہاتھ۔۔"

وہ آنکھیں بند کیے اس آواز کو سنتا رہا۔۔

"ہم کو اپنا سایہ تک

اکثر بیزار ملا۔۔

ہم نے تو جب کلیاں مانگیں

www.novelsclubb.com

کانٹوں کا ہار ملا۔۔

جانے وہ کیسے لوگ تھے جن کے

پیار کو پیار ملا۔۔۔"

آواز آنا بند ہو گئی تھی۔۔ میر جاہ اس آواز کے ٹرانس سے نکلا تو فوراً آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا جہاں عام سے ٹراؤزر شرٹ میں سگریٹ کے گہرے کش لگاتا پاشا کھڑا تھا۔۔ میر جاہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔ یہ اس کی آواز نہیں ہو سکتی تھی۔۔ کہاں پاشا کی گرجدار آواز، بے تاثر لہجہ اور کہاں یہ پُر سوز اور گمبھیر آواز۔۔ وہ حیرت زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"آؤ میر جاہ!! وہاں کیوں کھڑے ہو؟" وہ بغیر پلٹے اس کی آہٹ سے اسے پہچان گیا تھا۔۔ وہ اس کے بلانے پہ اس کے بالکل ساتھ جا کھڑا ہوا۔۔

"آپ؟ اس وقت؟ یہاں؟" وہ ابھی تک حیرت زدہ تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔ اتنا حیران کیوں ہو رہے ہو؟"

وہ اس کی بات پہ سر نفی میں ہلا گیا۔۔

"کبھی کبھی لگتا ہے شیر داد کہیں کھو گیا ہے۔۔"اس نے ایک گہرا کش لے کر دھواں اس کے منہ پر چھوڑا۔۔دھویں کے مرغولوں میں اس کا چہرہ کہیں کھو سا گیا۔۔وہ بغیر پلک جھپکائے اسے دیکھتا گیا۔۔

"آج شیر داد کیسے یاد آگیا؟"

"بس۔۔ کبھی کبھی اپنا ماضی بھی یاد کر لیتا ہوں۔۔ شیر داد سے پاشا کا سفر یاد کر لیتا ہوں۔۔"وہ نظروں کا رخ سامنے کی جانب کر کے بولا۔۔اندھیری رات کے آنچل پہ تارے بکھرے ہوئے تھے۔۔چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا لیکن اسے اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔اندھیرا چننے والوں کا بھلا چاند سے کیا تعلق؟؟

"ایک بات کہوں؟"وہ پُر سوچ نگاہیں اس کے چہرے پہ ٹکائے بولا۔۔پاشا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے شیر داد پاشا سے زیادہ پسند ہے۔۔"وہ جتانے والے انداز میں بولا۔۔

"ایسا کیا؟"وہ تلخی سے مسکرا دیا۔۔

"ہاں! کیونکہ پاشا بہت ظالم ہے۔۔"وہ بھی ہلکا سا مسکرایا۔۔

"میں ظالم نہیں ہوں میر جاہ! میں بس لوگوں کی باتوں کا بدلہ اپنے انداز میں لیتا ہوں۔۔ ہر کوئی اپنی حیثیت کے مطابق بدلہ لیتا ہے۔۔ اگر کسی کی اتنی اوقات ہے کہ وہ پاشا کو مار سکے تو آئے اور لے لے اپنا بدلہ۔۔ نہیں لے سکتا تو اس میں میرا کیا قصور؟؟ لوگ اپنی نااہلی کا الزام یہ کہہ کر میرے سر ڈال دیتے ہیں کہ میں ظالم ہوں۔۔" وہ کیس سے ایک اور سیگریٹ نکال کر سلگانے لگا۔۔

"اگر میں ظالم ہوں بھی تو صرف اس لیے کیونکہ لوگ مجھے خود پر ظلم کرنے کا موقع دیتے ہیں۔۔ لوگ مظلوم نہیں ہوتے میر جاہ۔۔بے بس ہوتے ہیں۔۔"

"اور آپ جیسے لوگ ان کی بے بسی کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا تھا۔۔

"ہم نہیں اٹھائیں گے تو کوئی اور اٹھالے گا۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔

"کم از کم اپنوں کو تو بخش دیا کریں۔۔" میر جاہ اسے افسوس سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ ابھی وہ اس سے یہی بات کرنے آیا تھا کہ اپنے قتل وغارت پہ کچھ کنٹرول کرے۔۔ اس دن بھی اس نے جو لوگ اٹھوائے تھے وہ ظفر عالم کے لوگ تھے۔۔ ظفر عالم پاشا کو دھوکا دے رہا تھا۔۔ وہ اس کی جگہ لینا چاہتا تھا تبھی پاشا نے اسے بے دردی سے قتل کر کے اس کے گھر کی دیوار پہ لٹکا دیا تھا۔۔ اس

www.novelsclubb.com

کے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی اور وہ عبرت کا نشان بنا ہوا تھا۔۔میر جاہ کا خیال تھا کہ پاشا کو اپنے دوست کے ساتھ تو کچھ رعایت کرنی چاہئیے تھی۔۔

"غیر لوگوں کو مارنا تو کوئی بڑی بات نہیں۔۔اصل مزہ تو تب ہے ناجب اپنوں کو موت کے گھاٹ اتارا جائے۔۔پاشا بننا اتنا آسان نہیں ہے میر جاہ!! جلنا پڑتا ہے۔۔کندن سے سونا بننے کے لیے نہیں۔۔لوہے سے سیسا بننے کے لیے۔۔دل کو مضبوط کرنا پڑتا ہے دوسروں کے لیے بھی اور اپنوں کے لیے بھی۔۔" وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔

"یہ سب صرف باتیں ہیں پاشا۔۔کوئی اپنے پیاروں کو نہیں مار سکتا۔۔" اس نے گہرا سانس لیا۔۔

"پتا ہے میں اپنی ماں سے بہت پیار کرتا تھا۔۔"

وہ اس کی بات پہ ٹھٹکا۔۔اس نے یہ بات سن رکھی تھی کہ پاشا نے اپنی ماں کا قتل کیا تھا لیکن اسے اس بات پہ یقین نہیں تھا۔۔تو کیا یہ سچ تھا؟؟

www.novelsclubb.com

"لیکن وہ ہمیشہ مجھ سے نفرت کرتی تھی۔۔میرے باپ نے اسے دھوکا دیا تھا اور وہ کہتی تھی کہ میں بالکل اپنے باپ پہ گیا ہوں۔۔میرے خون میں وفا ہے ہی نہیں۔۔" وہ خاموش ہو گیا۔۔

"پھر؟" اسے تجسس ہوا۔۔

"پھر ایک دن میں نے ثابت کر دیا کہ میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں.." وہ پراسرار طریقے سے مسکرایا۔۔

"میری ماں کسی اور کو پسند کرتی تھی تبھی میرے باپ کو چھوڑ گئی۔۔ایک دن میں نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا اور بسس پھر اس کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ لیے۔۔وہ میری زندگی کا پہلا قتل تھا۔۔اور یقین کرو مجھے فخر ہے کہ میرا پہلا قتل لوگوں کے لیے عبرت ناک تھا۔۔"

میر جاہ اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔اس لمحے وہ اسے پاگل لگا تھا۔۔پاگل۔۔خطرناک۔۔ظالم۔۔کیا کہتا وہ اسے ؟؟

"پھر تو آپ مجھے بھی مار سکتے ہیں۔۔" وہ سر جھٹک کر اسے دیکھنے لگا۔۔

"تمہیں نقصان پہنچانے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔میر جاہ تم بہت خاص ہو۔۔میں نے تمہیں نہیں چنا۔۔قسمت نے چنا تمہیں میرے لیے اور قسمت کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں۔۔" وہ اسے فخر سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔واقعی اسے میر جاہ پر فخر تھا۔۔آخر کو پاشا نے اس کی تربیت کی تھی۔۔ وہ بہت شاندار تھا اور پاشا کو اسی بات پہ فخر تھا کہ وہ اس کے زیرِ سایہ ہے۔۔

"آپ کو ڈرنا چاہیئے اس وقت سے جب آپ کو کسی سے محبت ہو جائے گی۔۔یقین کریں محبت انسان کو بدل دیتی ہے۔۔" پتا نہیں کیوں اس نے یہ بات کی تھی۔۔

"بال سفید ہونے لگے ہیں میر جاہ۔۔رنگت پھیکی پڑ گئی ہے۔۔جب بالوں کا رنگ اور چہرے کی رنگت بدل جائے تو انسان چاہ کر بھی بدل نہیں سکتا۔۔"

"محبت سب کروا لیتی ہے۔۔"

"سچ کہتے ہو۔۔محبت سب کروا لیتی ہے۔۔"وہ دور کسی غیر مرئی نقطے پہ نظریں جمائے بولا۔۔

"میں نے بھی ایک عورت سے محبت کی تھی۔۔اور ایسی محبت کہ دنیا دیکھتی تھی۔۔پاشا بھی ایک زمانے میں رانجھا ہوا کرتا تھا لیکن افسوس کہ اس کی ہیر بے وفا نکلی۔۔"وہ شکست خوردہ لہجے میں بولا۔۔میر جاہ ششدر سا اسے دیکھے گیا۔۔

"کبھی اس محبت کے جال میں مت پھنسنا میرے شیر۔۔یہ بات اپنے پلے باندھ لو۔۔میری باتیں مانو گے تو فائدے میں رہو گے۔۔نہیں مانو گے تو فائدے میں تو پھر بھی رہ جاؤ گے لیکن اس فائدے کے لیے نقصان بہت اٹھانا پڑے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی بات پہ سر ہلاتا ریلنگ سے ٹیک لگا گیا۔۔

وہ گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہوئی اور گھر پہ ایک طائرانہ نظر ڈالی۔۔الوچ سے ذرا فاصلے پہ ایک ویران سے علاقے میں یہ دو منزلہ سادہ مگر نفاست سے سیٹ کیا ہوا خوبصورت گھر تھا۔۔

"آجاؤ کمرہ اوپر ہے۔۔"وہ اسے لیے اوپر آیا اور اپنا کمرہ دکھایا۔۔سکن اور چاکلیٹی کلر کمبینیشن سے سجا کمرہ گلِ کو پہلی ہی نظر میں پسند آگیا تھا۔۔

"واہ کتنا پیارا گھر ہے۔۔"اس نے دل سے تعریف کی۔۔

"میرا جو ہے۔۔"دلاور نے گردن اکڑا کے کہا۔۔

"ایک بات تو بتائیں خان صاحب۔۔"وہ بیڈ پہ دھڑم سے بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی جو الماری سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔

"جی؟"

www.novelsclubb.com

"آپ نے اتنا بڑا گھر الگ سے کیوں لے رکھا ہے؟"وہ کب سے یہی بات سوچ رہی تھی۔۔

"کیونکہ مجھے حویلی والے نہیں پسند۔۔وہ میرے مزاج کے لوگ نہیں اور مجھے ان کے ساتھ رہنا پسند نہیں۔۔میرا زیادہ تر وقت یہیں گزرتا ہے۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔۔پچھلے چند سال میں پیش آنے والے واقعات اور حویلی کے سخت رسم ورواج سے تنگ آکر وہ یہاں آگیا تھا۔۔

"اچھاااا!!!" اس نے اچھا کو کھینچ کر بولا۔۔

"ایک اور بات پوچھوں؟"

"جی؟" وہ اپنے لیے گرے کلر کا آرام دہ ٹراؤزر شرٹ نکال کر پھر سے الماری میں کچھ ڈھونڈنے لگا۔۔

"وہ قاضی مجھے قاضی نہیں لگ رہے تھے۔۔"

گل نے مشکوک انداز میں کہا۔۔دلاور نکاح پڑھوانے کے لیے اسے ایک مسجد لے گیا تھا۔۔یہ فجر سے کچھ دیر پہلے کا وقت تھا اور دلاور سیدھا قاصی صاحب کے گھر جا پہنچا تھا جو مسجد سے ذرا فاصلے پر ہی تھا۔۔دلاور نے انہیں جگانے کے لیے ان کا دروازہ پیٹ ڈالا اور قاضی صاحب سرخ آنکھیں اور اڑے ہوئے بال اور رنگت لیے باہر نکلے۔۔یقیناً وہ یہی سمجھے تھے کہ ان کے گھر چھاپا پڑ چکا ہے۔۔ڈرے سہمے سے قاضی صاحب دلاور کے بے حد اسرار پر فجر کی نماز کے بعد ان کا نکاح پڑھوانے پہ آمادہ ہوئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟" دلاور نے الماری سے منہ نکال کر ایک نظر اسے دیکھا۔۔

"کچھ مشکوک سے لگ رہے تھے۔۔"

"مشکوک نہیں گلِ دوپہری ڈرے ہوئے تھے وہ۔۔"

"پتا نہیں مجھے تو لگ رہا ہے انہوں نے نکاح کے خطبے کے بجائے جمعے کا خطبہ پڑھا دیا تھا۔۔" گلِ نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا۔۔

"تمہیں نکاح کا خطبہ آتا ہے؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ہاں وہ قبول ہے قبول ہے ہوتا ہے نا۔۔" اس نے سمجھداری سے کہا۔۔

"اوہو گلِ وہ خطبہ تھوڑی ہوتا ہے وہ تو بس ایسے ہی۔۔ ضروری نہیں ہے کہ قبول ہے کے علاوہ نکاح ہی نہ ہو۔۔" وہ خود بھی اس کی بات پہ الجھ گیا۔۔

"مجھے تو ان کی داڑھی بھی نقلی لگ رہی تھی۔۔" اس نے ایک اور خدشہ ظاہر کیا اور دلاور سچ میں ان کی داڑھی کو ذہن میں لانے لگا پھر چونک کر سر جھٹکا۔۔

"کیا ہو گیا ہے گلِ دوپہری کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔ اور میں بھی پاگل ہوں۔۔ حد ہے ویسے۔۔" وہ الماری سے تین چار سوٹ نکال کر اس کی طرف پلٹا۔۔

"یہ لو۔۔یہ سوٹ میں شہر سے ناز اور شازی کے لیے لایا تھا لیکن لے جانا بھول گیا۔۔فی الحال انہی پہ گزارا کرو پھر کچھ کریں گے تمہاری شاپنگ کا۔۔"وہ تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔

"اوکے۔۔"

"اور ہاں بھوک تو نہیں لگی؟"اس نے پورے یقین سے پوچھا جیسے پہلے سے جانتا ہو کہ اسے بھوک نہیں لگی۔۔

"ہاں بھوک تو بہت لگی ہے۔۔"وہ بھوک کی بہت کچی تھی تبھی فوراً مان گئی۔۔دلاور سوچ میں پڑ گیا۔۔

"اوہو۔۔ملازمہ تو صبح آئے گی۔۔اچھا رکو میں دیکھتا ہوں کچھ پڑا ہی ہو گا فریج میں۔۔"وہ مایوسی سے کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔گل پیچھے سے سوٹ کھول کر دیکھنے لگی۔۔کوئی دیکھتا تو اسے یقین ہی نہ آتا کہ یہ ان دونوں کی شادی کا پہلا دن تھا اور انہیں ملے صرف چند ہی دن ہوئے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

وہ فجر کی نماز پڑھ کر لان میں چہل قدمی کرنے کی غرض سے باہر نکلی۔ابھی وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی ہی تھی جب ساتھ ہی دائیں جانب بنی راہداری کے آخری کمرے سے اسے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔وہ حیران ہوتی اس آواز کے تعاقب میں وہاں پہنچی۔۔شاہ میر نے یہ کمرہ اسے ابھی تک

نہیں دکھایا تھااور اوپر سے یہ ہر وقت لاک رہتا تھا۔۔یہ کمرہ گھر کے آخری کونے میں تھااور گھر کا یہ حصہ کچھ عجیب اور اندھیرا سا تھااسے یہاں آتے ہوئے ڈر لگتا تھالیکن کمرے کے اندر ہلچل محسوس کر کے وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہاں آگئی۔۔

اس نے لاک پہ ہاتھ رکھ کر لاک گھمایا تو دروازہ ایک آواز کے ساتھ کھل گیا۔۔اندر گُھپ اندھیرا تھا۔۔

"کوئی ہے اندر؟"اس نے تصدیق کرنے کے لیے پوچھااور ایک دم اندر داخل ہوئی جب دروازے سے آتی ہلکی ہلکی روشنی میں اسے سامنے کھڑا شخص نظر آیا جس کے ہاتھ میں بڑی سی رائفل موجود تھی۔۔ٹیبل پہ رکھے لیمپ کی ہلکی ہلکی روشنی میں وہ سامنے پڑی بے شماز گنزاور عجیب وغریب سے اوزار بھی دیکھ سکتی تھی۔۔لیکن وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی کیونکہ اس نے بلیک کپڑے پہننے کے ساتھ ساتھ بلیک ماسک سے چہرہ چھپا رکھا تھا۔۔

وہ بے حد گھبرا گئی اور رہے سہے اوسان تو اس کے تب خطا ہوئے جب وہ آدمی اس کی طرف بڑھا اور کھینچ کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔اس نے چیخنے کے لیے منہ کھولا تو اس نے اپنا گلوز والا ہاتھ مضبوطی سے اس کے منہ پر جمادیا اور ایک ہی ٹھوکر سے دروازہ بند کر دیا۔۔کمرے میں ایک لیمپ کی روشنی کے علاوہ اندھیرا چھا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"شششش!! آواز مت نکالنا۔۔" سرد لہجے پہ اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی۔۔اس آدمی نے محتاط انداز میں پیچھے دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے شور کی آوازیں آرہی تھیں۔۔

"اگر تم نے ذرا سی بھی آواز نکالی تو یہ تمہارا آخری دن ہو گا سمجھی؟" پتھریلے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھیں۔۔وہ ایکدم اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ساکت ہو گئی۔۔یہ آنکھیں۔۔ کتنی جانی پہچانی سی تھیں یہ آنکھیں۔۔نیلی سمندر رنگ آنکھیں۔۔جیسے سمندر نے اپنا اصل رنگ ان میں چھوڑا ہو۔۔لیکن یہ سمندر جیسے ساکت تھا۔۔اس کی آنکھیں بھی ساکت تھیں۔۔جیسے بہت سے راز ان میں دفن ہوں۔۔جیسے یہ اپنی کہانی چیخ چیخ کر بتانا چاہتی ہوں۔۔

وہ بے اختیار اس کی آنکھوں میں دیکھے گئی۔۔اس وقت اسے بس ایک ہی شخص کا خیال آیا تھا۔۔تو کیا یہ وہی تھا؟؟

اس نے مڑ کر پھر سے اپنے پیچھے دیکھا جہاں سے آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں اور پھر ایکدم دروازہ کھول کر اسے باہر نکال کر اندر سے لاک لگالیا۔۔وہ حیران پریشان سی کافی دیر باہر کھڑی رہی۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے اور جب سمجھ آیا تو وہ فوراً شاہ میر کو بتانے کے

www.novelsclubb.com

لیے سیڑھیوں کی طرف بھاگی جب سامنے سے آتے وجود سے ٹکرائی۔۔وہ گرنے ہی والی تھی جب شاہ میر نے اسے تھام کر سیدھا کھڑا کیا۔۔

"گُلالئی! آپ ٹھیک تو ہیں؟"اس نے حیرت سے اس کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا۔۔

"وہ۔۔وہ شاہ میر۔۔وہاں کوئی۔۔اس کمرے میں کوئی ہے۔۔"اس نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اسے سمجھانا چاہا۔۔

"کون ہے وہاں؟"اس نے حیرت سے ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"وہاں کوئی تھا شاہ میر۔۔اس نے ماسک پہنا تھا۔۔وہاں اتنا سارا اسلحہ تھا۔۔اس نے۔۔اتنی بڑی رائفل پکڑی ہوئی تھی۔۔"اس نے پھولے تنفس کے درمیان سارا حال بیان کیا جس پہ شاہ میر پریشان ہونے کے بجائے ہنس دیا۔۔

"گُلالئی ریلیکس!! کچھ نہیں ہوا۔۔آپ نے بسس برا خواب دیکھا ہے۔۔وہ کمرہ تو کب سے بند پڑا ہے۔۔کچھ بھی نہیں ہے وہاں۔۔"وہ اسے لیے صوفے پہ آبیٹھا۔۔

"شاہ میر وہ وہاں تھا۔۔میں واقعی وہاں گئی تھی۔۔"اس نے یقین دلایا۔۔

"لیکن وہ تو لاک ہے۔۔"شہد رنگ آنکھوں میں الجھن ابھری۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا آئیں چل کے دیکھتے ہیں۔۔" وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور ہاتھ پکڑ کر اسے بھی اٹھایا۔۔

"نہیں شاہ۔۔میر۔۔اس کے پاس گنز ہیں۔۔وہاں مت جائیں۔۔" وہ بے حد ڈری ہوئی تھی۔۔

"کچھ نہیں ہوتا گُلالئی میں ہوں نا!" وہ اس کی تسلی کراتا کمرے کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اس کے سامنے دروازے کا لاک گھمایا جو واقعی لاک تھا۔۔پھر اس نے جیب سے کمرے کی چابیاں نکال کر دروازہ کھولا اور اندر جا کر سوئچ بورڈ کے سارے بٹن آن کر دیے۔۔کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔پورا کمرہ خالی تھا۔۔ٹیبل اسی طرح بیچ میں پڑی تھی اور اس پر لیمپ بھی پڑا تھا پر گنز اور اوزار غائب تھے۔۔

وہ صدمے کی کیفیت میں کھڑی رہی۔۔

"دیکھ لیا؟ کچھ نہیں ہے یہاں!" وہ لائٹس دوبارہ آف کر کے اس کا ہاتھ پکڑے ہی باہر نکل گیا جب لالی نے ایک آخری بار مڑ کر دیکھا۔۔کمرہ پورا خالی تھا پر ٹیبل پہ پڑا لیمپ جل رہا تھا۔۔اگر کمرہ کافی عرصے سے لاک تھا تو وہ لیمپ کیسے جل رہا تھا۔۔وہ سوچ کر رہ گئی۔۔بحر حال جو بھی تھا وہ اس کمرے میں دوبارہ ضرور آنے والی تھی۔۔ان پر اسرار آنکھوں کا راز اسے ہر صورت جاننا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھ کھلی تو خود کو نرم ملائم بستر پہ پایا۔۔پہلے وہ سمجھی کہ وہ ابھی تک خواب دیکھ رہی ہے پھر کل رات کے منظر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے تو یاد آیا کہ وہ دلاور کے گھر موجود تھی۔۔زمین پہ میٹرس بچھا کر لیٹے دلاور کو دیکھ کر اسے ایک لمحے کے لیے افسوس ہوا۔۔رات کو ہی ان کی زبردست لڑائی ہوئی تھی کہ اس کمرے میں کون سوئے گا۔۔گلِ کا کہنا تھا کہ اس کمرے پہ اس کا حق ہے کیونکہ چاکلیٹی کلر بچپن سے اس کا فیورٹ ہے جبکہ دلاور نے بھی ضد لگالی تھی کہ اپنا کمرہ کسی صورت نہیں چھوڑے گا۔۔آخر کار صبح کے چھے بجے یہی فیصلہ ہوا کہ گلِ بیڈ پہ جبکہ دلاور زمین پہ میٹرس بچھا کے سوئے گا۔۔

اسے ایک لمحے کے لیے جو افسوس ہوا تھا وہ بھی ختم ہو گیا جب اسے یاد آیا کہ دلاور نے رات اسے چائے کے ساتھ ایک بسکٹ کا پیکٹ کھانے کو دیا تھا۔۔

وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔بھوک کا احساس شدت سے ہو رہا تھا تبھی لمحے کی دیر کیے بغیر کھانے کی تلاش میں کمرے کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی۔۔دلاور اسی طرح آدھا میٹرس اور آدھا زمین پہ بے سدھ پڑا سو رہا تھا۔۔

وہ باہر نکلی تو ڈرائنگ روم کی کھلی ہوئی کھڑکی سے آتی دھوپ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئیں کیونکہ کمرے میں تو نیم اندھیرا تھا۔۔وہ چلتی ہوئی ڈرائنگ روم کے بیچ آکر کھڑی ہوئی جب اسے اپنے پیچھے سے کسی عورت کی ہولناک چیخ سنائی دی۔۔

"چڑیل!!!!!"

اس نے پلٹ کر دیکھا جہاں سے وہ زنانہ آواز آرہی تھی۔۔گلِ نے اپنے حلیے پر غور ہی نہیں کیا تھا۔۔سیاہ لمبے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔تیز لال رنگ کے سوٹ، پھیلے ہوئے کاجل، اور سرخ آنکھوں کے ساتھ گلِ کو دیکھ کے ملازمہ نے پہلی نظر میں ہی چڑیل کا خطاب دے دیا تھا۔۔

"چڑیل۔۔۔چڑیل۔۔"وہ عورت تھی کہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔اس کی چیخ و پکار پہ بوکھلایا ہوا دلاور کمرے سے باہر آیا۔۔

www.novelsclubb.com

"کک۔۔کیا ہوا نورین باجی؟"اس نے گھبرائی ہوئی ملازمہ سے پوچھا جو کسی صورت گلِ کو انسان ماننے کو تیار نہیں تھی۔۔

"او خان بھائی آپ کا گھر میں چچ۔۔چڑیل۔۔۔"

"اوہو بھائی کیا ہو گیا ہے چڑیل نہیں ہوں میں۔۔" گلِ نے چہرے پہ آئے بال ہٹاتے ہوئے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو۔۔

"نورین باجی یہ گلِ دوپہری ہے۔۔ میری بیوی۔۔" دلاور نے اس کا تعارف کرایا تو نورین باجی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ یہ کیسی بیوی تھی۔۔

"خان بھائی آپ کا شادی او گیا؟"

"جی۔۔ بس جلدی جلدی میں ہی ہوا سب۔۔ کل ہی نکاح ہوا تھا رخصتی بھی ساتھ ہی کر والی۔۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ جھجک کر بولا۔۔

"اچھا اچھا۔۔ مبارک ہو بہت بہت۔۔ ماشاءاللہ دلہن تو بہت پیارا ہے۔۔" ملازمہ نے خجل سا ہو کے کہا۔۔

گلِ برا سا منہ بنا کر دوبارہ کمرے میں بند ہو گئی۔۔ دلاور ملازمہ سے کچھ بات کرنے لگا۔۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ اندر آیا تو گلِ کپڑے بدل کر بیٹھی تھی اور حلیہ بھی درست تھا۔۔

گھرے نارنجی رنگ کے ہلکے کام والے سوٹ پہ براؤن شال لپیٹے سرخ چہرے کے ساتھ وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔۔ دلاور نے اس پہ سرسری نظر ڈالی۔۔

www.novelsclubb.com

"خان صاحب یہ آپ کی ملازمہ مجھے چڑیل کہہ رہی تھی۔۔"وہ ابھی تک شدید غصے میں تھی۔۔

"ہاں تو وہ بیچاری جو دیکھے گی وہی کہے گی نا"

"کیا مطلب؟آپ بھی مجھے چڑیل کہہ رہے ہیں؟"وہ منہ کھولے حیرت سے بولی

دلاور نے اوپر سے نیچے تک اسے دیکھا پھر کندھے اچکائے۔۔

"آپ۔۔۔آپ۔۔"

"بہت اچھے ہیں۔۔"

گلِ نے گھور کے اسے دیکھا

"کچھ زیادہ ہی اچھے ہیں۔۔"اس کی بڑبڑاہٹ دلاور نے سن لی تھی۔۔

"میری ایک بات کان کھول کے سن لو۔۔رات کو تو میں نے اپنی نیند کی قربانی دے دی تھی لیکن اب سے میں اپنے بیڈ پہ ہی سوؤں گا۔۔اتنا بڑا گھر ہے تم کوئی اور جگہ دیکھ لو۔۔"اس نے حتمی انداز میں کہا۔۔

"ہاں ہاں دیکھ لیں گے۔۔"وہ ٹالنے والے انداز میں بولی۔۔

دلاور الماری سے اپنے کپڑے نکالتا باتھروم میں بند ہو گیا۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔اگر وہ لوگ گُلالئی کو دیکھ لیتے یا اسے کوئی نقصان پہنچا دیتے تو؟"

احیان اس وقت لان میں چہل قدمی کرتے ہوئے میر جاہ سے بات کر رہا تھا۔۔

"تو اب اور میں کیا کرتا؟ اگر سارا اسلحہ وہیں پڑا رہتا تو زیادہ مشکل ہو جاتی۔۔مجھے کیا پتا تھا حالات ایسے ہو جائیں گے۔۔میرا خیال تھا وہ اس وقت سو رہی ہو گی۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔

گُلالئی کے آنے سے پہلے وہ اپنا ذاتی اسلحہ وغیرہ پاشا سے چھپا کر شاہ میر والے گھر میں ہی رکھتا تھا لیکن اب اسے وہ سارا سامان جلد از جلد اپنے گھر شفٹ کرنا تھا وہ بھی گُلالئی کی نظروں میں لائے بغیر۔۔تبھی آج وہ گھر کی بیک سائیڈ سے وہ سارا سامان اپنے آدمیوں سے شفٹ کروا رہا تھا جب اچانک گُلالئی وہاں آ گئی اور اسے مجبوراً اس کو ڈرا دھمکا کر باہر نکالنا پڑا تا کہ وہ ان لوگوں کی نظروں میں نہ آئے۔۔اس کے بعد شاہ میر اور گُلالئی کے آنے سے پہلے ہی وہ لوگ کمرہ خالی کر چکے تھے لیکن لیمپ آف کرنا وہ بھول گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں یہ سب کام پہلے ہی کروا لینے چاہئیے تھے۔۔اتنا خطروں کا کھلاڑی بننے کی کیا ضرورت تھی؟"

"اب میں تم سے پوچھوں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے؟"وہی مخصوص میر جاہ والا لہجہ۔۔احیان نے گہرا سانس لیا۔۔

"بھاڑ میں جاؤ۔۔میر جاہ!"اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔اس شخص سے بحث بیکار تھی۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی سامنے لگی بڑی سی ایل ای ڈی پہ ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔۔پہلے اسے ڈرامہ دیکھنے کے لیے اپنی دوست کے گھر جانا پڑتا تھا کیونکہ ان کے گھر ٹی وی ہی نہیں تھا۔۔

کل کا پورا دن اس نے سو کے گزارا تھا اور آج بالکل فریش ہو کر بیٹھی تھی۔۔گھر اسے بے حد پسند آیا تھا اور سب سے زیادہ تو برآمدے میں لگی پینگ جس کا اسے بچپن سے شوق تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دلاور صبح کا گیا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔۔اسے آفس میں کچھ ضروری کام تھا۔۔حویلی کے ساتھ ساتھ وہ اپنا خاندانی کاروبار بھی چھوڑ چکا تھا اور اب اس نے اپنی سیونگز سے اپنے دوست کے ساتھ مل کر بزنس کرنے کا سوچا تھا جس کا ارادہ وہ بہت پہلے ہی کر چکا تھا۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ گلِ نے اندر آتے دلاور کو دیکھا جو ہاتھوں میں ڈھیر سارے شاپر پکڑے تھکا تھکا سا لگ رہا تھا۔۔

"خان صاحب تم آگیا؟"اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو شام کے چھے بجا رہی تھی۔۔

"آدھا آگیا ہوں آدھا وہیں ہوں۔۔"وہ اس کے سامنے شاپر رکھتے ہوئے بولا۔۔

"اچھا مجھے تو تم پورا نظر آرہا ہے۔۔"اس نے اوپر سے نیچے تک نک سک سے تیار دلاور کو دیکھا جو اپنے عام حلیے کے برعکس ایش گرے کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔۔پر ایک بات تھی کہ شلوار قمیض اس پہ زیادہ جچتی تھی۔۔گلِ نے دل میں سوچا۔۔

"شکر ہے۔۔ورنہ مجھے لگا دماغ کے ساتھ ساتھ نظر بھی خراب ہے۔۔"وہ چڑانے والے انداز میں بولا۔۔اسے گلِ سے بحث کرنے میں مزا آتا تھا۔۔

"اور آپ کا شاید حافظہ خراب ہے۔۔میں نے کہا تھا آتے ہوئے کچھ کھانے کو لیتے آیئے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے صبح والی بات یاد کرائی۔۔ملازمہ صبح ناشتہ بنانے کے بعد ایک ہفتے کی چھٹی لے کر چلی گئی تھی۔۔اسے اپنے گاؤں ملنے جانا تھا اسی لیے آج کا کھانا باہر سے آنے والا تھا۔۔دلاور نے سامنے پڑے شاپرز کی طرف اشارہ کیا اور خود الماری سے کپڑے نکالنے لگا۔۔

"ان میں کیا ہے؟"اس نے تجسس سے پوچھا۔۔

"کچھ ضرورت کی چیزیں ہیں دیکھ لو۔۔"

گل نے شاپرز کی تعداد دیکھ کر یہی اندازہ لگایا کہ دلاور اس کے لیے شاپنگ کر کے آیا ہے بالکل ویسے ہی جیسے اس کے ناولز میں ہیرو کر کے لاتے تھے۔۔

"اس سب کی کیا ضرورت تھی۔۔"اس نے دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

"کیا مطلب ضرورت نہیں تھی کیا؟"اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

"نہیں تو۔۔"اس نے بے پرواہی سے کہا۔

"لیکن یہ سب تو بہت ضروری چیزیں ہیں۔۔ کھانا کیسے پکاؤ گی ان کے بغیر؟"

"کھانا؟"اس نے شاپر کھول کے دیکھے تو ان میں مختلف برتن اور گھر کا راشن تھا۔۔ گل نے صدمے کی کیفیت میں سامنے پڑی سبزیوں اور برتنوں کو دیکھا۔۔

دلاور پہلے تو اس کے پریشان اور شرمندہ سے چہرے کو ناسمجھی سے دیکھتا رہا پھر جب اسے اس کا مطلب سمجھ آیا تو بے حد ہنسی آئی جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا۔۔

"تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟"وہ اس کی شرمندگی کم کرنے کو بولا۔۔

وہ اسے دیکھ کر غصے سے سر جھٹک کے رہ گئی۔۔

"اصل میں پہلے میں تمہارے لیے بھی شاپنگ وغیرہ کرنے گیا تھا۔۔ لیکن مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آئی۔۔ عجیب وغریب قسم کے کپڑے تھے۔۔ دکاندار کہہ رہا تھا یہ صرف قمیض ہے اس کے ساتھ باقی سب خود میچ کرو۔۔ اب بھلا میں کہاں سے پزل کے ٹکڑوں کی طرح الگ الگ کپڑے میچ کرتا۔۔" شازی اور ناز کے لیے تو اس نے لاہور کے ایک برینڈ کے آؤٹلٹ سے کپڑے لیے تھے جہاں ہیلپ کے لیے سیلز مین موجود تھے جبکہ یہ علاقہ کچھ پسماندہ تھا اس لیے یہاں شاپنگ کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

"تو آپ نے تھری پیس کہنا تھا نا اس کو۔۔" گلِ نے اس کی عقل پہ ماتم کرنے والے انداز میں کہا۔۔

"تھری پیس سوٹ تو مردوں کا نہیں ہوتا بھلا؟" وہ ناسمجھی سے اپنے تھری پیس سوٹ کو دیکھنے لگا جو اس وقت اس نے پہن رکھا تھا۔۔

"اوہووو۔۔ تھری پیس مطلب جس میں شلوار اور دوپٹہ بھی ہو۔۔ آپ کو واقعی نہیں پتا کیا؟" وہ اس کی لاعلمی پر حیران تھی۔۔

"مجھے کیا پتا گلِ دوپہری۔۔ میں کوئی درزن تھوڑی ہوں۔۔"

"آدمیوں کو بھی پتا ہوتا ہے۔۔" اس نے جتانے والے انداز میں کہا۔۔

"پتا نہیں کون ہوتے ہیں وہ آدمی۔۔ لیکن خیر تم نے شاپنگ کرنی ہے تو کل میں لے جاؤں گا۔۔ لے لینا تھری پیس، پینٹ کوٹ جو بھی لینا ہو۔۔"

"رہنے دیں کوئی ضرورت نہیں۔۔" وہ بیڈ سے اتری کمرے سے باہر نکل گئی تو وہ بھی کندھے اچکاتا اپنے کپڑے لے کر واشروم میں غائب ہو گیا۔۔

وہ فریش ہونے کے بعد سارا سامان اٹھا کر نیچے لایا جہاں کچن کے ساتھ ملحقہ ڈائننگ روم میں گلِ دوپہری نوڈلز سے انصاف کر رہی تھی۔۔ دلاور سارا سامان ٹیبل پہ رکھ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔

"گلِ جلدی سے کھانا بنادو آج آفس میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔" اسے اندازہ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اسے گلِ دوپہری سے گلِ کہنا شروع ہو گیا تھا۔۔

"میں کھانا پکاؤں؟" اس نے آنکھیں کھول کے ایسے حیرت سے پوچھا جیسے دلاور نے پتا نہیں کیا کہہ دیا ہو۔۔

"تو اور کون پکائے گا؟ گھر کی عورتیں ہی پکاتی ہیں۔۔" وہ اس سے زیادہ حیران تھا۔۔

"لیکن مجھے تو نہیں آتا۔۔"اس نے معصومیت سے کہا۔۔

"کیا مطلب تمہیں کھانا پکانا نہیں آتا؟ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

"کیوں نہیں ہو سکتا؟"

"سب عورتوں کو آتا ہے۔۔"اس نے اسے شرم دلانی چاہی

"عورتوں کو آتا ہے میں لڑکی ہوں۔۔"وہ بھی کہاں چپ ہونے والی تھی۔۔

"تو بڑی ہو کر کیا مرد بن جاؤ گی؟عورت ہی بنو گی نا"اس نے ابرو اچکا کر پوچھا

"تو پھر کھانا بھی بڑی ہو کر ہی بنانا سیکھ لوں گی۔۔"اس نے دوبدو جواب دیا۔۔

"یار کم از کم کھانا بنانا تو سیکھ لیتی۔۔"وہ شرٹ کے کف فولڈ کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"اب پھر؟بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

دلاور نے پہلے اسے اور پھر اس کے آگے پڑے نوڈلز کے بڑے سارے باؤل کو دیکھا جو اب خالی تھا۔۔

"اب میں ہی بناؤں گا اور کیا۔۔"وہ نہایت سگھڑاپے کا مظاہرہ کرتا چولہے پہ کڑاہی رکھ کر کیبنیٹس میں چیزیں سیٹ کرنے لگا۔۔

"آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟" وہ کٹنگ بورڈ پہ مہارت سے سبزیاں کاٹتے اس کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی

"جی الحمداللہ اپنے کام خود کرنے کی عادت ہے۔۔"

"ٹھیک ہے پھر آج پلیز بریانی بنائیے گا۔۔ کب سے کھانے کا دل کر رہا تھا۔۔" وہ مزے سے کہتی جانے لگی جب دلاور نے ہاتھ میں پکڑی چھری آگے کر کے اسے روکا۔۔

"آؤ آج میں تمہیں کھانا پکانا سکھاتا ہوں۔۔"

"نہیں نہیں اٹس اوکے میں آپ کو تنگ نہیں کرنا چاہتی۔۔" اس کی تو جان جاتی تھی کچن کے کاموں سے۔۔

"گل بی بی کل سے آپ نے ہی کھانا پکانا ہے اس لیے بہتر ہے ابھی ہی سیکھ لیں ورنہ میں تو باہر سے کھا آؤں گا آپ کو بھوکا رہنا پڑے گا۔۔" وہ اس کی بات پہ برا سا منہ بنا کر ساتھ ہی کھڑی ہو گئی اور اس کی ہدایات سننے لگی جو وہ کسی ماہر شیف کی طرح اسے دے رہا تھا۔۔

"ہونہہ۔۔ زبیدہ آپا۔۔" وہ دل میں اسے نیا لقب دے چکی تھی۔۔

"ہونہہ۔۔ پھوہڑ لڑکی۔۔" وہ بھی دل میں اس کی برائیاں کرتا بریانی بنانے میں مصروف ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"زوجہ۔۔۔زوجہ محترمہ کہاں ہیں آپ؟"وہ کچن میں کھڑی کیک بیک کر رہی تھی جب احیان اسے آوازیں دیتا کچن میں آیا۔۔

"آج آپ جلدی آ گئے؟"

"ہاں جی کیونکہ آج میں نے آپ کو کہیں لے کر جانا ہے۔۔"وہ اس کے ساتھ ہی سلیب پہ چڑھ کے بیٹھ گیا۔۔

"اچھا کہاں؟"

"تمہارے بھائی اور بھابی سے ملوانے۔۔"

"کیا واقعی؟ہم شاہ میر بھائی سے ملنے جائینگے؟"وہ شاہ میر سے ملنے کی خوشی میں دوسری بات کو نظر انداز کر گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جی اور آپ کی بھابی سے بھی۔۔"اس نے بھابی پہ زور دیا۔۔

"کیا مطلب؟کس کی بھابی؟کون سی بھابی؟"

"آپ کی بھابی۔۔اور شاہ میر کی بیگم۔۔"اس نے گویا اس کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔۔وہ حیران پریشان سی اسے دیکھنے لگی۔۔

"شش۔۔شاہ میر بھائی نے شادی کرلی؟"اس نے ایسے پوچھا جیسے شاہ میر نے بہت بڑا گناہ کرلیا ہو۔۔

"امم۔۔۔ہاں!"اس نے اڑتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا کہ اب وہ رونا شروع کردے گی اور وہی ہوا تھا۔۔فوراً ہی اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھر آئے تھے۔۔

"کیا ہو گیا ہے ناز۔۔یہ تو خوشی کی بات ہے تم رو کیوں رہی ہو؟"وہ اسے چپ کراتے ہوئے بولا۔۔

"بھائی نے بغیر مجھے بتائے شادی کرلی۔۔"وہ کسی صورت چپ ہونے کو راضی نہیں تھی۔۔

"اوہو دفعہ کرو اپنے بھائی کو۔۔کرلی تو کرلی ہمیں کیا۔۔"وہ شاہ میر کو دل ہی دل میں بے شمار گالیوں سے نوازتے ہوئے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیوں دفعہ کرو۔۔وہ بھائی ہیں میرے۔۔میرے کتنے ارمان تھے ان کی شادی کے۔۔میں نے کب سے ڈریس بھی سیلیکٹ کیے ہوئے تھے۔۔"

"اچھا یار تم ٹینشن نہ لو۔۔ایک کام کرو تم اپنے سارے ارمان میری دوسری شادی پہ پورے کر لینا۔۔میں تمہیں بالکل ویسے ہی ڈریس بنوا کر دوں گا جیسے تم چاہتی ہو۔۔"وہ اسے چپ کرانے کے لیے بولا اور وہ بھی اس کی بات پہ رونا بھول کر اسے گھورنے لگی۔۔

"چلیں مجھے ابھی لے کر جائیں ان کے گھر۔۔جا کے پوچھتی ہوں ان سے۔۔"وہ فوراً آنسو صاف کرتی باہر جانے لگی۔۔

"جو حکم مادام!!"وہ بھی اس کے پیچھے چل دیا۔۔

وہ لان میں لگے لکڑی کے جھولے پہ بیٹھی تھی جو ہلکا ہلکا جھول رہا تھا۔۔آسمان بالکل صاف تھا اور موسم میں ہلکی ہلکی خنکی تھی۔۔شام کا وقت تھا اور اس وقت وہ زیادہ تر لان میں بیٹھ کے چائے پیتی تھی۔۔ابھی بھی وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھی تھی جب گیٹ سے اندر آتی گاڑی کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔یہ شاہ میر کی گاڑی تو نہیں تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بلیک کورولا کا دروازہ کھول کر احیان اور اس کے ساتھ نازنین باہر نکلی۔۔

لالی احیان کو تو فوراً پہچان گئی لیکن اس کے ساتھ آتی نازنین کو دیکھ کر دھک سے رہ گئی۔۔کیا اسے دن میں خواب آنا شروع ہو گئے تھے یا واقعی اس کے سامنے اس کی اکلوتی دوست نازنین کھڑی

تھی۔۔اور ناز نین۔۔وہ تو اسے دیکھ کر اس سے بھی زیادہ حیران تھی۔۔احیان راستے میں اسے ساری بات بتا چکا تھا کہ شاہ میر کی کیا مجبوری تھی اور کیسے اسے یہ شادی کرنی پڑی۔۔

"ناز؟"وہ حیرت سے اس کے سامنے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"گُلالئ؟تم؟"وہ فوراً اس کے گلے لگی اور پھر دونوں کے نا ختم ہونے والا رونے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔۔احیان تو خود حیران پریشان ساری صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"لالی۔۔شاہ میر بھائی کی شادی تم سے ہوئی ہے؟"ناز نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثر سے پوچھا۔۔

اتنے میں شاہ میر بھی وہیں آ کھڑا ہوا۔۔وہ احیان کے بلانے پہ آفس سے جلدی آ گیا تھا۔۔

"ہاں۔۔لیکن تم شاہ میر کی بہن ہو؟"وہ چاروں ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھ رہے تھے۔۔

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔تم دونوں ایک دوسرے کو جانتی ہو؟"احیان نے الجھ کر پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں!!"وہ دونوں بہ یک وقت بولیں۔۔

"گُلالئ میری بیسٹ فرینڈ ہے۔۔"ناز نے بتایا

اس کی بات پہ شاہ میر کا رنگ اڑ گیا جسے اور تو کسی نے نہیں البتہ احیان نے نوٹ کیا تھا۔۔اگر یہ سچ تھا تو پھر نازنین نے ضرور لالی کو اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ بتا رکھا ہو گا۔۔

"آؤ اندر چل کے بات کرتے ہیں۔۔"احیان کے کہنے پہ سب اندر آ گئے اور ڈرائینگ روم میں صوفوں پہ بیٹھ گئے تو احیان نے خود ہی ملازمہ کو کہہ کر چائے منگوائی۔۔

ناز نے شاہ میر اور احیان کو اپنی اور لالی کی دوستی کی کہانی سنائی اور اس کے بعد لالی کو بتایا کہ اس کی احیان سے شادی کیسے ہوئی؟

اس دوران لالی بالکل خاموش تھی۔۔اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔وہ یہ سوچ کر حیران پریشان تھی کہ قسمت نے اس کے ساتھ کیسا کھیل کھیلا تھا۔۔جس سے وہ محبت کرتی تھی اسے کے بھائی کو اس کی قسمت میں لکھ دیا تھا۔۔ہاں شاہ میر دلاور کا بھائی ہی تو تھا اور وہ اب تک اس بات سے بے خبر تھی۔۔اسے اپنی بے بسی پر جی بھر کے رونا آیا پر وہ ضبط کیے بیٹھی رہی۔۔

www.novelsclubb.com

"واہ بھائی یہ تو بہت اچھا ہوا۔۔ایک کام کرو ناز اب تم یہیں رہ جاؤ تا کہ تمہاری بوریت کا مسئلہ حل ہو جائے۔۔"احیان نے مذاق میں کہا لیکن ناز اس کی بات پہ تپ گئی۔۔

"ہاں تا کہ آپ کو پیچھے سے فری ہینڈ مل جائے اور مجھ سے بھی جان چھوٹ جائے۔۔"

"میں نے ایسا کب کہا؟" وہ معصوم سی شکل بنا کر بولا جبکہ اس کمرے میں دو لوگ اپنی ہی سوچوں میں گم تھے۔۔ ایک شاہ میر اور ایک گُلالئی۔۔

"میں تو سوچ رہا تھا ہم یہیں آس پاس گھر لے لیں؟" احیان نے شاہ میر سے مشورہ چاہا۔۔ وہ اپنی سوچوں سے باہر آیا۔۔

"اور گھر لینے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ گھر ہے نا۔۔ یہیں پہ شفٹ ہو جاؤ۔۔" شاہ میر نے آسان سا حل پیش کیا۔۔

"نہیں یار سسرال کا تو پانی بھی میرے پہ حرام ہے۔۔" وہ سامنے سے چائے کا کپ اور ایک بسکٹ اٹھاتے ہوئے بولا۔۔ سب اس کی حرکت پہ ہنس دیے۔۔

"کیا؟ میں نے کہا پانی حرام ہے۔۔ چائے نہیں۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔

"ہاں کتنا مزہ آئے گا نا۔۔ اگر ہم یہیں شفٹ ہو جائیں۔۔" ناز نے لالی سے پوچھا۔۔

"ہاں بالکل۔۔" اس نے تائید کی۔۔

شاہ میر پہلے ہی احیان سے بات کر چکا تھا کہ وہ اور ناز یہیں رہیں گے بلکہ اس نے تو نکاح کی شرط ہی یہی رکھی تھی کہ وہ ناز کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔۔احیان نے پہلے اس بات کی بہت مخالفت کی لیکن آخر میں اسے ماننا ہی پڑا۔۔

رات تک خوشگوار ماحول میں گپ شپ ہوتی رہی اور پھر ناز لالی کے ساتھ اس کے کمرے میں چائے لے کر آگئی۔۔

شاہ میر کا سانس خشک ہوا جا رہا تھا۔۔پتا نہیں وہ اس سے کیا باتیں کرنے والی تھی؟

ناز اس وقت لالی کے کمرے میں بیٹھی پچھلے ایک گھنٹے سے گپ شپ کر رہی تھی۔۔شاہ میر تھوڑی تھوڑی دیر بعد آ کر کمرے کا چکر لگا جاتا جس پہ ناز نے اس کی اچھی خاصی کلاس لی تھی۔۔ ابھی بھی وہ دونوں صوفے پہ بیٹھی چائے پی رہی تھیں۔۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ شاہ میر حویلی والوں سے ناراض کیوں ہیں؟" لالی نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔۔

"لمبی کہانی ہے لالی۔۔اور بہت تکلیف دہ ہے۔۔" اس نے گہرا سانس لیا اور خاموش ہو گئی پھر کچھ دیر بعد خود ہی بتانا شروع کیا۔۔

"ہمارے بابا نے بیس سال کی عمر میں حویلی والوں کی مرضی کے خلاف ہماری ماما سے شادی کی تھی۔۔ ماما اپنی فیملی کے ساتھ شانگلہ گھومنے آئی تھیں اور وہاں انہیں بابا ملے۔۔ وہ جانتی تھیں کہ ان کے گھر والے کبھی بابا سے ان کی شادی نہیں کروائیں گے کیونکہ ان کا رشتہ بچپن سے اپنے ماموں زاد بھائی سے طے تھا۔۔ بابا ماما کو حویلی لائے لیکن داجی نے بھی صاف انکار کر دیا۔۔ ماما بابا نے گھر والوں کی مخالفت لے کر شادی کر لی۔۔ بابا شروع سے ہی الگ گھر میں رہتے تھے تو ماما کو وہیں لے گئے۔۔ وہی گھر جہاں تمہارا انکاح ہوا تھا۔۔ خیر سال گزرتے گئے پہلے شاہ میر بھائی اور دو سال بعد میں پیدا ہوئی۔۔ شاہ میر بھائی آٹھ سال کے تھے اور میں چھے سال کی جب حویلی سے پیغام آیا کہ داجی کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔ بابا وہاں گئے تو ان کی حالت واقعی بہت خراب تھی۔۔ انہوں نے بابا کو اپنی قسم دی کہ وہ اپنی بچپن کی منگیتر یعنی دلاور اور شازی کی ماما سے شادی کر لیں۔۔ بی جان بھی بہت روئیں۔۔ آخر ان کو ماننا پڑا۔۔ کافی عرصہ ماما کو یہ بات پتا نہیں چلی۔۔ بابا مہینے میں ایک بار حویلی جاتے تھے لیکن ہم کبھی وہاں نہیں گئے تھے۔۔ ایک دن ماما کو بابا کی شادی کا پتا چل گیا۔۔ وہ بہت روئیں۔۔ بابا نے انہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی پر انہوں نے ہمیں لے کر واپس اپنی فیملی کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔۔ وہ شاہ میر بھائی کو تو ساتھ لے گئیں پر بابا نے مجھے زبردستی رکھ لیا۔۔ ماما نے بابا کی وجہ سے بہت مشکلات جھیلی تھیں۔۔ اسی وجہ سے شاہ میر بھائی سب حویلی والوں سے ناراض ہیں اور حویلی والے ان سے۔۔" اس نے تفصیل سے اسے

ساری بات بتائی۔۔لالی تو ششدر رہ گئی تھی۔۔اسے شاہ میر اور ناز سے بے حد ہمدردی محسوس ہوئی۔۔

"تو پھر۔۔یہاں آکر تمہاری ماما نے کیا کیا؟"اس نے کچھ جھجکتے ہوئے پوچھا۔۔

"جب ماما یہاں آئیں تو۔۔"وہ بتا ہی رہی تھی جب دروازہ ناک کر کے شاہ میر اور احیان اندر داخل ہوئے تو اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔۔

"زوجہ محترمہ مجھے آرہے ہیں اب نیند سے چکر۔۔آپ نے چلنا ہے تو چلیں ورنہ میں جا رہا ہوں گھر۔۔"احیان نیند سے بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھول کر بولا۔۔

"اوہو کیا ہو گیا ہے ابھی ابھی تو آئے تھے۔۔"وہ بدمزہ سی ہوئی۔۔

"ابھی ابھی؟اوخدا کی بندی ہم شام کو آئے تھے اور اب رات کا ایک بج رہا ہے۔۔پچھلے چار گھنٹے سے تم دونوں نان سٹاپ بولے جا رہی ہو۔۔یہ دیکھو میرے جڑے ہاتھ اب چلو گھر۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ساتھ سچ میں ہاتھ جوڑ لیے تو لالی اور ناز دونوں ہنس دی۔۔شاہ میر خاموشی سے کھڑا اس کی ایکٹنگ دیکھ رہا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔او کے لالی باقی باتیں کل ہو جائیں گی۔۔ویسے بھی کل تو ہم یہیں شفٹ ہو رہے ہیں ہے نا؟"اس نے احیان سے تصدیق چاہی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں آجائیں گے۔۔اور ویسے ابھی اور بھی باتیں رہتی ہیں؟ حد ہو گئی۔۔"

ناز لالی سے ملنے کے بعد شاہ میر کے پاس آئی۔۔شاہ میر نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ پر شفقت انداز میں اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور پھر ماتھے پہ بوسا دیا۔۔

"آج تو ہماری بات نہیں ہو پائی۔۔کل انشاءاللہ ہم بہن بھائی گپ شپ کریں گے۔۔"اس کے پیار سے کہنے پہ ناز کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔۔لالی سوگوار مسکراہٹ لیے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔اسے تو باپ کا پیار کبھی نصیب نہیں ہوا تھا اور بھائی۔۔وہ تو بہت چھوٹے تھے۔۔کاش اس کا بھی کوئی بڑا بھائی ہوتا جو اس کا سائبان ہوتا۔۔اس سے ایسے ہی پیار کرتا جیسے شاہ میر ناز سے کرتا ہے۔۔

"اوکے چھوٹی بہنا اللہ حافظ۔۔"احیان نے بھی لالی کے سر پہ ہاتھ رکھا تو اس کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو امڈ آئے جنہیں وہ بہنے سے پہلے ہی چھپا گئی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ گیٹ تک انہیں چھوڑنے گئی اور پھر واپس کمرے میں آکر لیٹ گئی لیکن نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

اس نے ناشتے کی ٹرے دلاور کے سامنے لا کر رکھی۔۔اور رکھی کم ٹیبل پہ پٹخی زیادہ۔۔

"یہ لو ناشتہ۔۔ تمہاری وجہ سے آج ام نے پہلی بار کچن میں قدم رکھا اے۔۔ام تم کو معاف نئی کرے گا۔۔" وہ اس کے ساتھ ہی کرسی گھسیٹ کے بیٹھ گئی۔۔ دلاور نے کل ہی اسے آملیٹ اور پراٹھا بنانا سیکھا دیا تھا اور چائے تو اسے پہلے سے بنانی آتی تھی۔۔ کم از کم اب دلاور ناشتہ تو اسی سے بنوانے والا تھا۔۔

دلاور نے سامنے پڑا جلا ہوا آملیٹ اٹھایا جو تقریباً کالا ہو چکا تھا اور اس کے بیچ بیچ میں سراخ بھی تھے۔۔

"یہ مرغی کا انڈہ ہے یا ڈائنا سور کا؟" دلاور نے اسے دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔۔

"آپ نے ڈائنا سور کا انڈہ کھایا ہوا ہے؟" اس نے ایک ابرو اچکا کے پوچھا۔۔

"ابھی تک تو نہیں لیکن لگتا ہے آج کھانا پڑے گا۔۔اور یہ پراٹھے سے کون سا بدلہ لیا ہے؟" اس نے اکڑا ہوا سخت اور کچا پراٹھا اٹھایا جو گول تو کسی صورت نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو گل بی بی آپ نے آج ایک نئ شیپ دریافت کی ہے جو بڑے بڑے ریاضی دانوں نے بھی نہیں دیکھی ہو گی۔۔" وہ داد دینے والے انداز میں بولا۔۔

وہ بس خاموشی سے اسے گھورے جا رہی تھی۔۔

"ویسے یہ کون سے ملک کا نقشہ ہے؟" اس نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

"جس ملک سے آپ نے ڈائنا سور کے انڈے منگوائے تھے۔۔" وہ چِڑ کے بولی اور یہی تو دلاور کا مقصد تھا۔۔اسے ہمیشہ گلِ کو چڑا کے مزہ آتا تھا۔۔وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ گلِ کے ساتھ ہمیشہ بچہ کیوں بن جاتا تھا پر جو بھی تھا اسے گلِ کی صحبت پسند تھی۔۔

"جیسے زبان چلتی ہے ویسے ہی کچن میں ہاتھ بھی چلا لیتی۔۔" وہ کیتلی سے چائے نکالتے ہوئے بولا۔۔الائچی والی چائے کی خوشبو اور رنگ ہی بتا رہا تھا کہ وہ کتنی مزیدار بنی ہے۔۔گلِ کو بس ایک چائے ہی اچھی بنانی آتی تھی۔۔

"ویسے بڑے ناشکرے ہیں آپ۔۔کچھ خدا کا خوف کریں کھانے کی برائیاں کرتے ہوئے۔۔"

"کھانے کی نہیں تمہارے پکانے کی۔۔"

"ہاں تو زندگی میں پہلی دفعہ کھانا پکایا ہے میں نے۔۔" وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"اور میں اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ یہ پہلی دفعہ آخری دفعہ نہ ہو۔۔" وہ چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بولا۔۔چائے واقعی بہت بہترین بنی تھی۔۔بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ ایسی چائے اس نے پہلے کبھی نہیں پی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"آج کھانا آپ بنائیں گے مجھ سے نہیں بنتا۔۔یا باہر سے لے آئیں۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔

"میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ مجھے باہر کا کھانا نہیں پسند۔۔"

"تو پھر خود بنائیں۔۔"اس نے صاف ہاتھ کھڑے کر لیے اور اٹھ کر کمرے میں جانے لگی۔۔

"اچھا سنو۔۔"

"جی؟"وہ سمجھی کہ اب وہ اس کی چائے کی تعریف کرے گا۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے چائے پسند آئی ہے۔۔

"وہ مجھے کوئی تیز دھار والا چاقو تو لا دو۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔

"آپ نے کیا میرا قتل کرنا ہے؟"اس نے حیرت سے پوچھا

"نہیں۔۔آپ کے اس پراٹھے کو کاٹنا بلکہ توڑنا ہے۔۔"

وہ اس کی بات پہ پیر پٹختی ڈائننگ روم سے نکل گئی جبکہ اپنے پیچھے اسے دلاور کا قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔وہ بے اختیار مسکرا دی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لان میں بنے فاؤنٹین کے نیچے گھاس پہ بیٹھی آسمان پہ چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔فاؤنٹین زیادہ تر بند رہتا تھا اور آج بھی بند ہی تھا۔۔

شاہ میر کے دلاور کے بھائی ہونے پہ اسے شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا لیکن جو بھی تھا اب وہ دلاور کے لیے اپنے دل میں کوئی جذبہ محسوس نہیں کرتی تھی۔۔بلکہ اسے تو اب صرف شاہ میر کی فکر تھی۔۔

اس کی سوچوں کا محور شاہ میر ہی تھا جب اسے سامنے سے وہ آتا نظر آیا۔۔وہ اس کے ساتھ ہی گھاس پہ بیٹھ گیا اور کافی کا مگ اس کی طرف بڑھایا جو اس نے پکڑ لیا۔۔

"کیا سوچ رہی تھیں؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جو بہت سوگوار سی لگ رہی تھی۔۔

"کچھ خاص نہیں۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔

وہ کافی دیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر آہستگی سے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

"پتا ہے گُلالئی!! آپ کے آنے سے پہلے میں مرنا چاہتا تھا۔۔اپنی زندگی سے نفرت سی ہو گئی تھی۔۔تھک گیا تھا۔۔لیکن پھر آپ میری زندگی میں آئیں اب میرا جینے کا دل چاہتا ہے۔۔" وہ پھر خاموش ہو گیا پھر اسے دیکھ کر سرگوشی نما آواز میں بولا

"لیکن صرف آپ کے ساتھ۔۔"

لالی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔آج وہ بہت الگ سا لگ رہا تھا۔۔کچھ اداس۔۔کچھ کھویا کھویا۔۔

"آپ کیوں مرنا چاہتے تھے؟"اس نے آہستگی سے پوچھا۔۔

"دل چاہتا تھا۔۔"

"اور دماغ؟"

"وہ کہتا تھا کہ ایک بار حویلی واپس چلے جاؤ۔۔"

"دل کے اوپر دماغ کو ترجیح دینی چاہیئے۔۔"اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔

"دل اور دماغ میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو دل کو چننا چاہیئے کیونکہ وہ زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔۔"وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیوں؟"اس نے تجسس سے پوچھا۔

"کیونکہ دل دماغ پہ قابو پا سکتا ہے۔۔دماغ دل پہ نہیں۔۔"

"اور انسان ان دونوں پہ قابو پا سکتا ہے۔۔"

"دل قابو میں آجائے تو اور کیا چاہیئیے۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔۔

"شاہ میر۔۔ناز نے بتایا کہ آپ حویلی والوں سے

ناراض ہیں۔۔ لیکن آپ کو نہیں لگتا کہ اب اتنے سال ہو گئے ہیں۔۔اس ناراضگی میں اب صرف تکلیف ہی تکلیف ہے۔۔اور تکلیف بھی دو طرفہ۔۔" اس نے نرم لہجے میں سمجھانا چاہا۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ شاہ میر اپنے اصل سے الگ ہو اور آخر میں اکیلا رہ جائے۔۔

"گُلالئی۔۔ آپ اس حویلی میں دفن راز نہیں جانتی۔۔آپ نے جو سنا وہ اس کا ایک فیصد بھی نہیں جو میں نے اور میری ماں نے برداشت کیا۔۔ میرا ان حویلی والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔وہ بہت ظالم لوگ ہیں۔۔" اس نے گہرا سانس لیا۔۔

وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گئی۔۔حویلی والوں کے ظلم کا تو وہ خود بھی شکار ہو چکی تھی۔۔

"آپ کا نہیں خیال آپ کو ایک بار اپنے بابا سے بات کرنی چاہیئیے۔۔"

"میں مانتا ہوں مجھ سے بھی ماضی میں کچھ غلطیاں ہوئیں ہیں۔۔شاید مجھے بابا کی بات سننی چاہیئیے تھی۔۔شاید ماما کو ایک بار بابا کی بات سننی چاہیئیے تھی۔۔میں مانتا ہوں کہ بہت سی جگہوں پر میں بھی گنہگار ہوں۔۔میں مانتا ہوں۔۔۔" وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا پر یہ سب باتیں وہ

اس سے چاہ کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔بسس نہیں کر سکتا تھا۔۔وہ کسی بھی صورت اسے اپنا ماضی کھول کے نہیں دکھا سکتا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں شاہ میر۔۔میں جانتی ہوں آپ نے کچھ سوچ کر ہی یہ فیصلہ کیا ہو گا۔۔میں آپ کو فورس نہیں کروں گی ان لوگوں سے ملنے کے لیے۔۔میں جانتی ہوں آپ بہت اچھے ہیں۔۔" وہ اسے خاموش پا کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ شاہ میر کو اس کی کوئی بات بری لگے۔۔

اس نے شاہ میر کو اور پھر آسمان پہ چمکتے چاند کو دیکھا۔۔نجانے کیوں اس وقت اسے وہ دونوں ایک جیسے لگے۔۔مغرور۔۔اداس۔۔خاموش۔۔لیکن پھر بھی حسین۔۔۔

"ایک بات کہوں؟" وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ حویلی کے ذکر پہ اداس ہو گیا ہے اسی لیے اس کا موڈ چینج کرنے کے لیے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہمم؟"

"آپ بالکل اس چاند جیسے ہیں۔۔" وہ چاند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سادگی سے بولی اور پھر مسکرا دی۔۔

شاہ میر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔وہ دن میں تین مرتبہ لالی کی تعریف کیا کرتا تھا لیکن اس نے آج پہلی بار ایسی بات کی تھی۔۔

اس کی نظر بے اختیار چاند پہ گئی تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔اسے بھی چاند بالکل اپنے جیسا ہی لگا تھا۔۔ ساکت۔۔پر اسرار۔۔اکیلا۔۔اور داغدار۔۔

کتنا فرق تھا ان دونوں کی سوچ میں۔۔کتنے مختلف تھے وہ دونوں۔۔

"کتنا حسین ہے یہ چاند۔۔"وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔۔اسے شروع سے ہی چاند بہت پسند تھا۔۔

" صحیح کہہ رہی ہیں آپ۔۔کچھ لوگ چاند کی طرح ہوتے ہیں۔۔دور سے بہت حسین اور دلکش لیکن جب پاس جاؤ تو ان کے داغ واضح ہوتے ہیں۔۔ایسے لوگ چاندی نہیں چھلکاتے بلکہ گرہن لگا دیتے ہیں۔۔"وہ سانس لینے کو رکا

www.novelsclubb.com

"میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے میرے داغوں سمیت قبول کریں۔۔صرف ظاہر پہ جائینگی تو باطن بہت تکلیف دے گا۔۔مجھے میری خامیوں سمیت قبول کر لیا تو آسانی ہو گی۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے جذب کے عالم میں بول رہا تھا۔۔شہد رنگ آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔۔لالی کو ایک لمحے کے لیے خوف سا آیا اس کی آنکھوں اور باتوں سے۔۔

"یہ تو اپنے اپنے نظریے کی بات ہوتی ہے۔۔کچھ لوگ چاند دیکھتے ہیں تو کچھ داغ۔۔" وہ نرم گیلی گھاس پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔۔

"شاید۔۔ مگر میرا مشورہ تو یہی ہو گا کہ چاند کو تبھی دیکھیں جب اسکے داغ قبول کرنے کا حوصلہ ہو۔۔" وہ فاؤنٹین پہ سر ٹکا کر آسمان کو تکنے لگا۔۔آج اس کا دل بہت بوجھل بوجھل سا تھا۔۔ وہ بھی آسمان پہ جگمگاتے تارے گننے لگی۔۔

"ووئے خاناں! آج کھانے میں کیا پکایا اے؟ بڑی بھوک لگ رہی اے۔۔" وہ کچن میں کھڑے ہانڈی میں چمچ ہلاتے دلاور کے سر پہ آ کھڑی ہوئی۔۔

"کابلی پلاؤ، چپلی کباب، تکے، شنواری اور ساتھ میٹھے میں کھیر بھی بنائی ہے۔۔" وہ دال سے بھری ہانڈی میں چمچ ہلاتا دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔۔ گل کے پھوہڑ پن کی بدولت اسے آفس سے تھک ہار کے آنے کے بعد کھانا بھی پکانا پڑ رہا تھا کیونکہ باہر کے کھانے تو اسے زہر لگتے تھے۔۔وہ اکثر کھانا گھر ہی پکایا کرتا تھا لیکن صرف تب جب اس کا اپنا موڈ ہوتا۔۔

"ارے واہ یہ تو ساری میری فیورٹ چیزیں ہیں۔ تم نے کھیر بھی بنایا اے؟" کھیر پہ اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔

"ہاں ہاں بالکل۔۔آج میری کھیر پکائی کی رسم جو ہے۔۔" وہ ہانڈی کا چمچ پٹخنے والے انداز میں سلیب پہ رکھتے ہوئے بولا۔۔گل کو اس کے انداز پہ ہنسی آئی۔۔

"یہ تو تم نے بوت اچھا کام کیا۔۔آخر کو اب گھر کے بڑے داماد تم ای او۔۔۔اب یہ سب کام تمہیں ای کرنا پڑے گا۔۔"

وہ شعلہ بار نظروں سے اسے گھورنے لگا۔۔

"تم فکر نہ کرو۔۔۔ام تم کو ساس سسر کی کمی نئ ہونے دے گا۔۔اور نند تو ام بوت اچھی بن سکتا اے۔۔" وہ گردن اکڑا کر بولی۔۔

"کاش!!! تمہیں کھانا پکانا آتا ہوتا۔۔" وہ حسرت بھرے لہجے میں بولا۔۔

"اے خاناں! اگر تمہیں کھانا پکانا آتا اے تو اس میں غرور کرنے والا کوئی بات نئ اے۔۔تم بہت مغرور آدمی اے۔۔پتا اے مغرور آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔۔" اس نے اسے ڈرانا چاہا۔۔

"نافرمان بیوی بھی جنت میں نہیں جائے گا۔۔" وہ اسی کے انداز میں بولا۔۔

"وائے ام قربان جائے۔۔۔نافرمان ای سہی تم نے ام کو بیوی تو مانا۔۔" وہ اسے چڑانے کے لیے بولی۔۔

www.novelsclubb.com

"میرا خیال ہے تم بیوی سے زیادہ نافرمان لفظ پہ دھیان دو۔۔"

"بیویاں نافرمان ای ہوتی ایں۔۔خانودوں کو ای فرمانبردار بننا پڑتا اے۔۔"

"اچھا اچھا اب ہٹو سامنے سے۔۔" وہ کیبنیٹ سے برتن نکال کر ٹیبل پہ سیٹ کرنے لگا تو وہ ہنس پڑی۔۔وہ چاہے جتنا بھی چڑتا لیکن پھر بھی آخر میں کام اسی کو کرنا پڑتا تھا۔۔

دلاور آج اسے شاپنگ کے لیے لایا تھا۔۔اس کی تمام تر حرکتوں اور بد تمیزیوں کے بعد دل تو اس کا ذرا بھی نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اس کی بیوی تھی اور وہ اسے بار بار کپڑے ریپیٹ کرتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔اس وقت وہ دونوں بازار کے بیچ و بیچ کھڑے تھے اور دلاور بیزار سا اسے دیکھ رہا تھا جو ساتویں دکان پہ اٹھارویں سوٹ کا پانچواں کلر کھلوا رہی تھی۔۔دکاندار کی شکل سے صاف مظلومیت ٹپک رہی تھی جس کی نجانے کیا مجبوری تھی کہ ان عورتوں کی چخ چخ برداشت کر رہا تھا۔۔دلاور کو اس پہ اور خود پہ ترس آیا۔۔

"گل یہ بہت اچھا کلر ہے۔۔ تمہیں بہت سوٹ کرے گا پلیز یہ لے لو۔۔" اسے جلدی شاپنگ کروانے کی ترکیب سوجھی۔۔اب سے وہ ہر پہلی چیز پہ یہی لائن بولنے والا تھا کہ وہ زیادہ دیر نہ لگائے۔۔گل بھی اس کی بات میں آگئی۔۔

"اچھا واقعی؟ ٹھیک ہے بھائی یہ پیک کر دیں۔۔" وہ اپنی تعریف پہ کھل اٹھی۔۔ دلاور نے شکر کا سانس لیا۔۔

اس کے بعد گلِ جس سوٹ پہ ہاتھ رکھتی دلاور پہلے ہی کہہ دیتا کہ یہ تمہیں بہت اچھا لگے گا۔۔ دکاندار بھی اس کی چالاکی سمجھ کے ہنس دیا۔۔

"یہ آپ کو سب کچھ ہی پہلی نظر میں پسند آئے جا رہا ہے؟" اس نے مشکوک انداز میں پوچھا۔۔ اسے دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا۔۔

"ہاں تو یہاں سب کچھ ہے ہی اچھا۔۔" وہ فون میں مصروف لاپرواہی سے بولا۔۔

"بھائی ذرا وہ والا سوٹ دکھائیں۔۔" گلِ نے اسے چیک کرنے کے لیے ایک مردانہ سوٹ کی طرف اشارہ کیا جو دکاندار نے اس کے سامنے رکھ دیا۔۔

"دلاور یہ کیسا لگے گا؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔ یہ تمہیں بہت سوٹ کرے گا۔۔ یہی لے لو۔۔" وہ فون پہ نظریں جمائے، بغیر سوٹ کی طرف دیکھے بولا۔۔

اس کی بات پہ دکاندار اور ان کے ساتھ ہی بیٹھی دو آنٹیوں کی بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی۔۔ دلاور نے حیرت سے انہیں اور پھر خود کو گھورتی گلِ کو دیکھا۔۔۔

"کیا میں نے کچھ غلط کہا؟" اس نے معصومیت سے پوچھا۔۔

"بھائی۔۔ یہ مردانہ سوٹ اے۔۔" دکاندار نے بتانا اپنا فرض سمجھا۔۔ گلِ ابھی تک اسے گھور رہی تھی۔۔

"کیوں؟ کہاں لکھا ہے سوٹ پہ کہ یہ مردانہ ہے۔۔ بھائی یہ اکیسویں صدی ہے۔۔ لڑکیوں کا جو دل چاہے وہ پہن سکتی ہیں۔۔" وہ اپنی چوری پکڑے جانے پہ شرمندہ ہوئے بغیر الٹا اسے ہی آنکھیں دکھانے لگا۔۔

"بیٹا یہ بھی لے لو۔۔ یہ بھی تمہارا بیوی پہ بہت اچھا لگے گا۔۔" ساتھ بیٹھی آنٹی نے ایک بڑی سی مردانہ جوتی اس کی طرف بڑھا کے جلتی پہ تیل چھڑکا۔۔

www.novelsclubb.com

"او بیگم رہنے دو۔۔ گھر جا کے بیچارے کو اسی سے مار نہ پڑ جائے۔۔" ان کا شوہر فوراً بولا۔۔ آخر ایک مرد ہی مرد کا دکھ سمجھ سکتا تھا۔۔

دکان میں موجود سب لوگ ہنس دیے۔۔دلاور کچھ خجل سا ہوا اور گلِ تو تن فن کرتی دکان سے ہی باہر نکل گئی۔۔وہ فوراً پیسے ادا کر کے شاپر اٹھائے اس کے پیچھے آیا جو غصے میں لال پیلی ہو رہی تھی۔۔

"گلِ!! گلِ سنو تو سہی۔۔رک جاؤ یار کوئی بچی سمجھ کے اغوا کر لے گا اکیلی کہاں جا رہی ہو۔۔"وہ پیچھے سے آوازیں دیتا اس کے برابر آ کھڑا ہوا۔۔

"یہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔پوری دکان میں میرا مذاق بنوا دیا۔۔"اس کا دل کیا دلاور کا سر پھاڑ دے۔۔

"یار۔۔میں کیا کرتا۔۔تم نے تو اس بیچارے دکاندار کا دماغ ہی نچوڑ کے رکھ دیا تھا۔۔اس کلر میں دوسرا ڈیزائن۔۔اس ڈیزائن میں دوسرا کلر۔۔حد ہو گئی۔۔"وہ اپنے دفاع میں بولا۔۔

"آپ کو کیا پتا۔۔شاپنگ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔۔یہ بھی ایک آرٹ ہے آرٹ۔۔"وہ جتاتے ہوئے بولی۔۔

"اچھا؟ کیا آرٹ ہے اس میں مجھے بھی بتاؤ ذرا۔۔"وہ سینے پہ بازو لپیٹے اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

"امم۔۔وہ دیکھیں۔۔وہ جو سوٹ لگا ہے سامنے وہ آدھی قیمت میں لا سکتے ہیں؟"اس نے سامنے ڈمی پہ لگے ایک سوٹ کی طرف اشارہ کیا جس پہ تین ہزار کا ٹیگ لگا تھا۔۔

"ہیں؟؟کوئی تمہیں تین ہزار کا سوٹ پندرہ سو میں کیوں دے گا؟"اس نے حیرت سے پوچھا۔۔

"کیونکہ شاپنگ ایک آرٹ ہے اور میں ایک آرٹسٹ ہوں۔۔"وہ بال جھٹک کے اس دکان کی طرف بڑھی تو دلاور نے اسے بازو سے پکڑ کے روکا۔۔

"رکو ایسی بات ہے تو پہلے میں ٹرائی کرتا ہوں۔۔"وہ قمیض کے بازو فولڈ کر کے اوپر کرتے ہوئے بولا اور اس دکان کی طرف بڑھا۔۔وہ بھی کندھے اچکا کر اس کے پیچھے چل دی۔۔

"بھائی یہ سوٹ کتنے کا ہے؟"اس نے دکاندار سے سوٹ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔۔

"تین ہزار۔۔"دکاندار نے حیرت سے اسے دیکھا جسے یقیناً سوٹ پہ لگا بڑا سا پرائز ٹیگ نظر نہیں آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"پندرہ سو میں مل جائے گا؟"وہ سید ھا مدعے پہ آیا۔۔پیچھے کھڑی گل نے افسوس سے دائیں بائیں سر ہلایا۔۔

"نہیں بھائی یہ امپورٹڈ سوٹ اے۔۔ بہت اچھا کوالٹی اے۔۔ایسا چیز آپ کو پورے شانگلہ میں کہیں مل جائے تو مجھے آکر پکڑنا۔۔" دکاندار نے ایسے پُر عزم اور مضبوط لہجے میں کہا کہ دلاور متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔۔ یقیناً یہ آدمی سچ بول رہا تھا۔۔ ایسا سوٹ واقعی پورے شانگلہ میں نہیں ہو گا۔۔ اس نے دل میں سوچا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے پیک کر دیں۔۔" وہ فوراً سے مان گیا جب پیچھے سے گلِ میدان میں آگئی۔۔

"ایک منٹ بھائی۔۔" اور بس پھر۔۔ گل کا ایک منٹ کب ایک گھنٹے میں تبدیل ہوا اسے اندازہ ہی نہ ہوا۔۔ دلاور حیرت سے کھڑا پہلے اسے دیکھتا رہا پھر تھک کر ساتھ بیٹھے آدمی سے لکڑی کا سٹول لے کر بیٹھ گیا۔۔ نہ دکاندار ہار مان رہا تھا نہ گل۔۔ دلاور کو تو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ دونوں بحث کر ہی کیوں رہے ہیں؟؟

"نہیں باجی سترہ سو سے ایک روپیہ کم نہیں ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں بھائی ہم آگے سے دیکھ لینگے۔۔"

دلاور نے صدمے سے گل کو دیکھا۔۔ یہ لڑکی یقیناً پاگل تھی۔۔

"لیکن گل وہ کہہ رہا ہے ایسا سوٹ پورے شانگلہ میں نہیں ملے گا۔۔" وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔

"اوہو چپ کر کے چلیں یہ خود بلائے گا ہمیں۔۔" وہ پُر یقین تھی۔۔

دلاور اس کے باہر نکلنے پہ کھڑا ہوا تو اس کی ٹانگیں سن ہو چکی تھیں۔۔اس نے منہ ہی منہ میں گلِ کو سلواتیں سنائیں۔۔

"اچھا بہنا رکو۔۔سولہ سو آخری ریٹ۔۔" دکاندار نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔

"میرے پرس میں اس وقت ہیں ہی پندرہ سو۔۔" وہ واپس آ کر وہیں کھڑی ہو گئی۔۔

دلاور نے آنکھیں پھاڑ کے بے یقینی سے اسے دیکھا جس کے پاس سرے سے پرس ہی نہیں تھا۔۔

"اچھا چھوٹی بہنا ٹھیک اے۔۔صرف آپ کے لیے دے رہا ہوں ورنہ چیز اتنے کا ہے نہیں۔۔" دکاندار ابھی بھی مایوس نہیں لگ رہا تھا۔۔

گلِ مطمئن سی دکان سے باہر نکل آئی۔۔

"تم وکیل کیوں نہیں بن جاتی گلِ؟" اس کے بحث مباحثے سے متاثر ہو کر اسے پہلی سوچ یہی آئی تھی۔۔

"رہنے دیں!! وکیلوں کو تو اتنا بولنا پڑتا ہے۔۔بحث کرنی پڑتی ہے۔۔میں کیسے کروں گی؟"

دلاور بس اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔

"گلؔ تم نے اس بیچارے کا نقصان کر دیا۔۔"

"اونہیں بھئی۔۔ پیچھے سے یہ پانچ سو کالے کر آیا ہو گا۔۔"اس نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔۔

"تمہیں کیسے پتا؟"

"سب کو پتا ہے بس آپ کو نہیں پتا۔۔"

"کمال ہے۔۔"وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کے پیچھے چل پڑا۔۔

اس نے دل میں پکا تہیہ کر لیا تھا کہ موت کے کنویں میں بائیک چلالے گا پر اس اندھے کنویں میں نہیں آئے گا جہاں دکاندار اور عورتیں دونوں اندھے ہیں۔۔دلاور ایک بات تو سمجھ گیا تھا کہ دکاندار اور عورتیں دونوں پاگل ہوتے ہیں۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھی کوئی فلم دیکھ رہی تھی جب فون بجنے کی آواز پہ اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو گلؔ کا نمبر دیکھ کر بے اختیار اس کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"السلام علیکم!!"اس نے گرمجوشی سے سلام کیا جس کا گلِ نے اس سے بھی زیادہ خوشدلی سے جواب دیا۔۔

"کیسی ہو گلِ؟گھر میں سب کیسے ہیں؟"

"میں تو بہت زیادہ ٹھیک ہوں اور گھر والوں کا نہیں پتا۔۔"اس نے عام سے لہجے میں کہا۔۔

"کیا مطلب؟تم کہاں ہو؟"لالی کو فوراً کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔

"میری شادی ہو گئی ہے لالی۔۔"

اس کی بات پہ لالی نے فون کی سکرین کو کان سے ہٹا کر گھورا۔۔

"مذاق نہیں کرو گلِ!"

"مذاق نہیں کر رہی۔۔"اس کی سنجیدہ آواز پہ لالی سُن سی ہو گئی۔۔

"شادی؟؟کب؟؟کیسے؟؟کس سے؟یا اللہ خاموش کیوں ہو تم بول بھی پڑو۔۔!"وہ اسے بولنے کا موقع دیے بغیر ایک ہی سانس میں بول گئی۔۔

"جی ہاں شادی۔۔تقریباً ایک ہفتہ پہلے۔۔حادثاتی طور پہ اور چراغوں والی حویلی کے دلاور علی خان سے۔۔"گلِ کی بات پہ وہ ساکت رہ گئی۔۔اسے اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آیا۔۔

"کک۔۔کس سے؟"اس نے تصدیق چاہی

"دلاور علی خان۔۔وہی جس نے میری مدد کی تھی اس دن۔۔علی شیر خان کا چھوٹا بیٹا۔۔"

لالی نے زور سے آنکھیں مینچ لیں۔۔آخر یہ شخص گھوم پھر کے اس کی زندگی میں کیوں آجاتا تھا۔۔ اس کا ذکر۔۔اس کی موجودگی۔۔اس کا کردار اس کی زندگی سے نکل کیوں نہیں جاتے تھے۔۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے گر کر بے مول ہو گیا۔۔اس شخص کی محبت نے اسے بہت رسوا کیا تھا۔۔ اور اب وہ اس کی جان سے پیاری بہن کی زندگی میں شامل ہو گیا تھا۔۔

"کیسے ہوا یہ سب؟"لہجے میں اذیت ہی اذیت تھی۔۔گلِ نے شروع سے لے کر آخر تک اسے ساری بات بتائی۔۔

"اور اس طرح ہمارا نکاح ہو گیا۔۔"اس کی بات ختم کرنے پہ لالی نے گہرا سانس لیا۔۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے گلِ لیکن تمہیں اس طرح یہ فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔تم تو انہیں جانتی بھی نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"او نہیں یار وہ بہت اچھے ہیں۔۔نرم دل اور سب کی مدد کرنے والے۔۔جس آدمی نے میری وجہ سے اپنے گھر والوں کو چھوڑ دیا وہ مجھے کیسے کوئی تکلیف پہنچائے گا۔۔"لہجے میں اطمینان ہی اطمینان تھا۔۔لالی بھی کچھ مطمئن ہوئی۔۔ویسے بھی اب وہ شاہ میر کے ساتھ خوش تھی۔۔وہ اس رشتے کو

قبول کر چکی تھی اور شاہ میر اب تک ایک بہترین ہمسفر ثابت ہوا تھا۔۔اور اب تو دلاور کے ساتھ بھی اس کا رشتہ اس نوعیت کا تھا کہ وہ پرانی باتیں بھلا چکی تھی۔۔جو بھی تھا غلط فہمی یا کچھ اور اب وہ اس بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔

"گل بس تم خوش رہو اور کیا چاہیئے مجھے۔۔"وہ نرمی سے بولی۔۔

"میں خوش ہوں لالی۔۔"اس کے لہجے سے واقعی خوشی چھلک رہی تھی۔۔

"اور امی وغیرہ؟ان کا خیال کون رکھتا ہے؟"اسے فوراً سکینہ بیگم اور اپنے بھائیوں کی فکر ہوئی۔۔

"آپ کے سرتاج نے ملازمہ رکھوادی تھی وہی امی کا خیال رکھتی ہے۔۔دلاور نے پتا کروایا تھا۔۔"

"ٹھیک ہے لیکن پھر بھی تم چکر لگا لینا۔۔"اس کی ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔

"ہاں ہاں بہنا معلوم ہے۔۔پہلے ابّا تو کسی ٹھکانے لگے۔۔"اس نے برا سا منہ بنایا۔۔

"شرم کرو باپ ہیں ہمارے۔۔"

"بیٹا باپ تو وہ سب کے ہیں۔"

وہ اس کی بات پہ ہنس پڑی اور پھر دونوں ہی ایک دوسرے کو اپنی اپنی کہانیاں سنانے لگیں۔۔

پچھلے ایک گھنٹے سے بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔۔وہ ڈرائینگ روم کی شیشے کی دیوار کے ساتھ بیٹھی بارش میں بھیگتے لان کو دیکھ رہی تھی۔۔ملازم سرونٹ کوارٹرز میں تھے اور گارڈز باہر اپنی ڈیوٹی دے رہے تھے۔۔نازنین اور احیان کو یہاں آئے ایک مہینہ ہونے والا تھا۔۔کل ہی وہ ناران کاغان کی سیر کے لیے نکلے تھے تبھی لان بالکل خالی تھا ویسے ہی جیسے گھر خالی تھا۔۔موسم صبح سے خراب تھا اور شاہ میر صبح سے ہی کمرے میں بند تھا۔۔آج وہ آفس بھی نہیں گیا تھا۔۔لالی نے سوچا کہ جا کر اسے دیکھ آئے پھر باہر بارش ہوتے دیکھی تو یہیں چلی آئی۔۔کافی دیر یہاں بیٹھنے کے بعد اسے بوریت ہونے لگی۔۔

وہ اٹھی اور شاہ میر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔اس نے دروازہ ناک کیا تو پہلی ہی دستک پہ دروازہ کھول دیا گیا۔۔وہ اس کے سامنے رف سے ٹراؤزر ٹی شرٹ میں ملبوس پژمردہ سا لگ رہا تھا۔۔لالی کو اسے دیکھ کے پریشانی نے آگھیرا

"آپ ٹھیک ہیں؟"

اس کے فکرمندی سے پوچھنے پہ وہ مسکرا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"جی بالکل ٹھیک۔۔آئیں اندر آجائیں۔۔" وہ سائیڈ پہ ہو کر اسے راستہ دیتے ہوئے بولا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں آپ باہر آئیں۔۔اتنا اچھا موسم ہے۔۔بارش ہو رہی ہے۔۔" وہ اسے اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

"نہیں۔۔وہ اصل میں۔۔تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔" وہ اسے انکار نہیں کرنا چاہتا تھا پر اس کی بھی مجبوری تھی۔۔

"کیوں ابھی کیوں نہیں۔۔کیا ہوا ہے؟آپ صبح سے کمرے میں بند ہیں۔۔"

"میں دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ کو میری کمی محسوس ہوتی ہے یا نہیں۔۔" وہ بازو سینے پہ باندھے دروازے سے ٹیک لگائے بولا۔۔

"ہاں تو دیکھیں اب آگیا خیال۔۔چلیں اب آجائیں۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑتی تقریباً کھینچنے والے انداز میں اسے اپنے ساتھ لے جانے لگی۔۔وہ حیرت کے مارے انکار بھی نہ کر سکا۔۔اس نے یہ بات نوٹ کی تھی کہ جب سے نازنین آئی تھی لالی بہت بدل گئی تھی۔۔شاید اس نے ہی لالی کو کچھ عقل دی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے لیے ڈرائینگ روم میں آئی تو شاہ میر نے زوروں سے ہوتی بارش کو دیکھ کر آنکھیں مینچیں اور گہرا سانس لے کر کھولیں۔۔

وہ اسے لیے کھڑکی کے پاس آکر بیٹھ گئی اور باہر دیکھنے لگی جبکہ شاہ میر کھڑکی کی طرف کمر کر کے بیٹھ گیا۔۔لالی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"کیا ہوا؟ وہ دیکھیں باہر کتنی پیاری بارش ہو رہی ہے۔۔"اس نے بچوں والے انداز میں کہا۔۔

"بارش پیاری بھی ہوتی ہے۔۔"اس نے ایک ابرو اچکا کے اسے دیکھا۔۔

"تو اور کیا ہوتی ہے؟"وہ الٹا اسی سے سوال کرنے لگی۔۔

"خوفناک!!"اس نے سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔۔

"کیا؟ بارش اور خوفناک؟"

"ہاں!! بارش۔۔خوفناک۔۔خطرناک۔۔ظالم۔۔"وہ چھت کو گھورتے ہوئے بولا۔۔

لالی نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔۔وہ اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر مبہم سا مسکرایا۔۔

"سوچیں ذرا ان لوگوں کا جو تنکے تنکے سے گھر بناتے ہیں اور بارش انہیں بہالے جاتی ہے۔۔ سوچیں ان کسانوں کا جن کی فصلیں تیز بارش سے تباہ ہو جاتی ہیں۔۔ سوچیں ان قصبوں اور چھوٹی چھوٹی آبادیوں کا جو ڈوب جاتی ہیں۔۔ بارش سے ہر جگہ پانی جمع ہو جاتا ہے۔۔ لوگوں کے کام رک جاتے ہیں۔۔ لوگ گھر میں بند ہو کے رہ جاتے ہیں۔۔ بارش سے لوگ بیمار ہوتے ہیں۔۔ بارش سے کام خراب ہوتے ہیں۔۔" وہ ایک ہی سانس میں اسے بارش کے ایک نئے پہلو سے روشناس کرا گیا جو وہ ہرگز نہیں سننا چاہتی تھی۔۔ اس نے ایک نظر باہر دیکھا اور پھر اسی کی طرح دیوار کی طرف کمر کر کے بیٹھ گئی۔۔ وہ کچھ بدمزہ سی ہو گئی تھی۔۔

"آپ کو بارش سے چِڑ ہے ؟" اس نے ساری بات سے یہی مطلب اخذ کیا تھا۔۔

"بیسیکلی مجھے پانی سے ہی چِڑ ہے۔۔" اس نے برا سا منہ بنایا۔۔

"چِڑ ہے یا ڈر لگتا ہے ؟" اس نے مذاق میں پوچھا

"پانی سے نہیں گُلالئی۔۔ مجھے ڈوبنے سے ڈر لگتا ہے۔۔ پانی بہت ظالم ہوتا ہے۔۔ بڑی بڑی کہانیاں اور راز دفن کر لیتا ہے لیکن اوپر سے دیکھو تو ساکت ہی لگتا ہے۔۔

ساکت۔۔ پر سکون۔۔ جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو۔۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔۔ لالی کو اس کی باتیں عجیب سی لگ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہر چیز کا منفی رخ کیوں دیکھتے ہیں؟"

"مثبت رُخ بتانے والے تو بہت ہوتے ہیں۔۔کسی کو منفی رخ بھی تو دیکھنا چاہیئے نا۔۔"اس نے نرمی سے کہا جبکہ دل تو اس کا کر رہا تھا کہ ابھی یہاں سے بھاگ جائے۔۔

"یہ بھی صحیح ہے۔۔"وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔۔

"آپ چائے بنا کر اوپر آجائیں۔۔پھر کوئی مووی دیکھتے ہیں۔۔"اس سے زیادہ وہ یہاں نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔

"اوکے۔۔"وہ خود بھی بدمزہ ہوگئی تھی اس لیے فوراً مان گئی۔۔

بارشوں کے موسم میں

وہ جو اپنے کمرے کی

کھڑکیوں کو بند کر کے

بادلوں کے جانے کا

انتظار کرتے ہیں

www.novelsclubb.com

وہ بھی اک زمانے میں
بارشوں کی بوندوں سے
کھیلتے رہے ہونگے

چودھویں کی راتوں میں
جلد سونے والوں کی
چاندنی سے ماضی میں
دوستی رہی ہوگی

www.novelsclubb.com

وہ جو اپنے غم پہ بھی
آنکھ نم کرتے
کل کسی کی خاطر وہ

خوب رو چکے ہونگے

درد آشنا ہو کر

درد کھو چکے ہونگے۔۔!!

وہ کمرے میں داخل ہوا تو گل بیڈ پہ بیٹھی کوئی ناول پڑھنے میں مگن تھی۔۔اسے دلاور کے آنے کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔۔اس نے گلا کھنکارا تو گل ایک نظر اسے دیکھ کے پھر سے ناول پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔۔

"کیا کر رہی ہو؟" وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال برش کرنے لگا۔۔

"ناول پڑھ رہی ہوں۔۔" وہ مصروف سے انداز میں بولی۔۔

"کون سا ناول؟" اسے گل کے اتنے انہماک پہ تجسس ہوا۔۔

"حویلی بیسڈ ہے۔۔" مختصر جواب آیا۔۔

"اچھا؟ حویلی پہ بنا ہے؟" وہ پستئی رنگ کے سوٹ پہ کریم کلر کی شال کندھوں پر ڈالتے ہوئے بولا

"ہاں۔۔وہ ہیر وہوتے ہیں نا بڑی بڑی حویلیوں کے مالک اور انہیں اپنی ہی حویلی کی ملازمہ پسند آ جاتی ہے۔۔" وہ اس کے دلچسپی لینے پر فوراً ناول بند کر کے متوجہ ہوئی۔۔ ناولز کے اوپر تو وہ گھنٹوں بول سکتی تھی۔۔

"یہ سب جھوٹ ہوتا ہے گل بی بی۔۔" وہ اس کے سامنے آکر بیٹھا اور ناول اٹھا کر الٹ پلٹ کے دیکھنے لگا۔۔

"کوئی نہیں۔۔ جھوٹ کیوں ہوتا ہے؟ سچ ہوتا ہے یہ سب۔۔ حقیقت پہ مبنی۔۔" اس نے ناول واپس جھپٹا۔۔

"تم لڑکیاں بھی عجیب ہوتی ہو۔۔ حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔ اصل میں لوگ ایسے نہیں ہوتے اور حویلی والے تو بالکل بھی نہیں۔۔" وہ کہنی کے بل بیڈ پہ دراز ہو گیا۔۔

"کیوں؟ کیا جھوٹ ہے اس میں؟ حویلی کے مالک کو ملازمہ سے محبت کیوں نہیں ہو سکتی؟" وہ کمر پہ ہاتھ رکھے اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔ وہ بھی اٹھ بیٹھا

"نوکرانی ہیروئن ہو تو مالک کو ہیرو بنتے دیر نہیں لگتی۔۔ کبھی یہ ہیرو حسین و جمیل ملازمہ کو چھوڑ کر نورین بی بی جیسی سے محبت کر کے دکھائیں۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ گلِ کی آنکھوں کے سامنے نورین بی بی کا چہرہ گھوما۔۔ گہرا سانولا رنگ۔۔ مناسب نقوش۔۔ پیلی سی آنکھیں۔۔ چھوٹے قد والی ادھیڑ عمر نورین بی بی کہیں سے بھی حویلی بیسڈ ناول کی ہیروئن نہیں لگتی تھی۔۔ گلِ نے جھرجھری لی۔۔ دلاور اس کے انداز پہ ہنس دیا۔

"اصل نوکرانیوں کو یہ مالک منہ بھی نہیں لگاتے۔۔ یقین نہ آئے تو کبھی دیکھ لینا حویلی جا کر۔۔" وہ کہہ کر اٹھ گیا اور کمرے سے باہر آ گیا۔۔ گلِ بھی اس کے پیچھے پیچھے کچن میں آئی۔۔

"ضروری تو نہیں سب حویلی والے ایک جیسے ہوں۔۔ یہ سب باتیں تو دماغ سے سوچنے والی ہیں۔۔ دل سے سوچا جائے تو یہ ناول سچ ہی لگتے ہیں۔۔" وہ اپنے مؤقف کا دفاع کرتے ہوئے بولی۔۔

"دل کا کام سوچنا نہیں دھڑکنا ہوتا ہے پر تم یہ بات نہیں سمجھو گی کیونکہ دماغ کا کام سمجھنا ہوتا ہے جو کہ تمہارے پاس ہے نہیں۔" وہ ایک چمچ اٹھا کر ہلکے سے اس کے سر پہ مارتے ہوئے بولا۔۔

"غلط ہمیشہ کی طرح۔۔ دل کا کام سوچنا ہوتا ہے۔۔ آنکھوں کا کام بولنا ہوتا ہے اور دماغ۔۔ وہ تو بیکار شئے ہے۔۔" وہ ایک سیب اٹھا کر کترنے لگی۔۔

"اب اگر تمہارے پاس دماغ ہے نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی کام کا ہی نہیں ہے۔۔" وہ چائے کا پانی چڑھانے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جی میرے حصے کا بھی دماغ آپ کے پاس آگیا نا۔۔میں بیچاری ہوں ہی بے عقل۔۔" وہ سر پہ ہاتھ مارتی افسوس سے بولی۔۔

"وہ تو ہے۔۔خیر اب مہربانی فرما کر یہ چائے بنا کے اوپر دے جانا مجھے۔۔" وہ اسے حکم سناتا سٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

وہ بھی پیر پٹختی فریج سے دودھ نکالنے لگی۔۔

وہ گہری نیند سو رہی تھی جب دروازہ بجنے کی آواز پہ اس کی آنکھ کھلی۔۔وقت دیکھا تو رات کے بارہ بجنے میں پورے پانچ منٹ تھے۔۔وہ بیزاری سے بیڈ سے اتر کر دروازے تک آئی۔۔دروازہ کھولا تو سامنے ملازمہ کھڑی تھی۔۔

"بی بی جی آپ کو صاحب جی لان میں بلا رہے ہیں۔۔" ملازمہ یہ کہہ کر بغیر اس کی سنے چلی گئی۔۔ خیر اگر وہ سن بھی لیتی تو کیا فائدہ تھا۔۔وہ جانتی تھی پاشا ایسے اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا اس لیے بے دلی سے گرم شال لپیٹ کے سیڑھیاں اترتی لان کی طرف بڑھ گئی۔۔ہر سال پاشا اس دن پر ایک ہی ڈرامہ نئے انداز میں کیا کرتا تھا۔۔اسے تو یہ ڈرامہ ہی لگتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لان میں آئی تو پورے لان میں اندھیرا تھا سوائے اس حصے کے جو پاشا نے اس کے لیے سجایا تھا۔۔ مختلف قسم کے پھولوں سے ایک راستہ بنایا گیا تھا جو سامنے رکھی بڑی سی ٹیبل تک جاتا تھا جو گلاب کی پتیوں سے بھری پڑی تھی۔۔ ٹیبل کے ارد گرد قندیل اور چراغ روشن تھے جن کی زرد اور ہلکی ہلکی روشنی ماحول کو فسوں خیز بنا رہی تھی۔۔ ٹیبل پہ بڑا سا چاکلیٹ کیک پڑا تھا۔۔ ایک طرف گفٹز کا انبار لگا تھا اور ایک طرف پاشا بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس ہاتھ باندھے اسی کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔ ہر سال وہ اس دن کو پورے جوش و خروش سے سیلیبریٹ کرتا تھا۔۔ یہی تو وہ دن تھا جب اسے اپنی محبت ملی تھی۔۔ یہی وہ دن تھا جب اس نے زرتاشے کو پہلی بار دیکھا تھا۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا تو وہ چہرے پہ بیزاری لیے اس کے ساتھ سے ہو کر ٹیبل کی طرف بڑھی اور گھوم کر پوری جگہ کا جائزہ لیا۔۔ پاشا خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔

"کب بند کرو گے یہ ڈرامہ کرنا؟" اس نے ابرو اچکا کر تنفر سے پوچھا۔۔ پاشا ہنس دیا

"میری محبت ہے پری! ڈرامہ تو نہیں ہے۔۔"

"جیسے میں تو تمہاری اصلیت نہیں جانتی۔۔"

"واقعی پری تم میری اصلیت جانتی ہی کب ہو لیکن خیر میں اس وقت کوئی بحث نہیں چاہتا۔۔"وہ گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔

"شاید مجھے اس طرح محبت کا اظہار کرنا نہیں آتا جس کی تم حقدار ہو مگر پھر بھی۔۔ایک نظم تمہارے نام کرنا چاہتا ہوں۔۔!"اس نے سوگوار مسکراہٹ کے ساتھ نظم سنانی شروع کی

میں نے اس طور سے چاہا تجھے اکثر جاناں

جیسے ماہتاب کو بے انت سمندر چاہے

جیسے سورج کی کرن سیپ کے دل میں اترے

جیسے خوشبو کو ہوا رنگ سے ہٹ کر چاہے

جیسے پتھر کے کلیجے سے کرن پھوٹتی ہے

جیسے غنچے کھلے موسم سے حنا مانگتے ہیں

جیسے خوابوں میں خیالوں کی کماں ٹوٹتی ہے

جیسے بارش کی دعا آبلہ پا مانگتے ہیں

www.novelsclubb.com

میرا ہر خواب مرے سچ کی گواہی دے گا

وسعتِ دید نے تجھ سے تری خواہش کی ہے

میری سوچوں میں کبھی دیکھ سراپا اپنا

میں نے دنیا سے الگ تیری پرستش کی ہے

خواہشِ دید کا موسم کبھی ہلکا جو ہوا

نوچ ڈالی ہیں زمانوں کی نقابیں میں نے

تیری پلکوں پہ اترتی ہوئی صبحوں کے لئے

توڑ ڈالی ہیں ستاروں کی طنابیں میں نے

میں نے چاہا کہ ترے حسن کی گلنار فضا

میری غزلوں کی قطاروں سے دہکتی جائے

میں نے چاہا کہ مرے فن کے گلستاں کی بہار

تیری آنکھوں کے گلابوں سے مہکتی جائے

www.novelsclubb.com

طے تو یہ تھا کہ سجاتا رہے لفظوں کے کنول

میرے خاموش خیالوں مین تکلم تیرا

رقص کرتا رہے، بھرتا رہے خوشبو کا خمار

میری خواہش کے جزیروں میں تبسم تیرا

تو مگر اجنبی ماحول کی پروردہ کرن

میری بجھتی ہوئی راتوں کو سحر کرنہ سکی

تیری سانسوں میں مسیحائی تھی لیکن تو بھی

چارہِ زخمِ غمِ دیدہِ تر کرنہ سکی

تجھ کو احساس ہی کب ہے کہ کسی درد کا داغ

آنکھ سے دل میں اتر جائے تو کیا ہوتا ہے

تو کہ سیماب طبیعت ہے تجھے کیا معلوم

موسمِ ہجر ٹھہر جائے تو کیا ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

تو نے اس موڑ پہ توڑا ہے تعلق کہ جہاں

دیکھ سکتا نہیں کوئی بھی پلٹ کر جاناں

اب یہ عالم ہے کہ آنکھیں جو کھلیں گی اپنی

یاد آئے گا تری دید کا منظر جاناں

مجھ سے مانگے گا ترے عہدِ محبت کا حساب

تیرے ہجراں کا دہکتا ہوا محشر جاناں

یوں مرے دل کے برابر ترا غم آیا ہے

جیسے شیشے کے مقابل کوئی پتھر جاناں!

جیسے ماہتاب کو بے انت سمندر چاہے

میں نے اس طور سے چاہا تجھے اکثر جاناں!!

وہ خاموش ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو اسی طرح بُت بنی اسے دیکھ رہی تھی۔۔بے تاثر چہرہ، ویران آنکھیں، ساکت سا پتھر کا مجسمہ جس پہ وہ بیس سال سے محنت کر رہا تھا۔۔پتھر کبھی پگھل نہیں

سکتا اور وہ اب پتھر ہی بن چکی تھی۔۔اب اس پہ کوئی چیز اثر نہیں کرتی تھی۔۔اب کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔پاشا کو ایکدم اس پہ ترس سا آیا۔۔اس کا دل گھبرانے لگا۔۔پتا نہیں کیوں پر اس کی ایسی حالت دیکھ کے اس کا اپنا دل عجیب سا ہو جاتا تھا۔۔وہ اس کی طرف کمر کر کے کھڑا ہو گیا۔۔

تاشے کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اسی طرح خاموشی سے اندر چلی گئی۔۔

اس نے پلٹ کر اسے جاتے ہوئے دیکھا اور تلخی سے ہنس دیا۔۔محبت وہ واحد چیز تھی جو پاشا کو کبھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔۔اور محبت وہ واحد چیز تھی جس کی پاشا کو خواہش تھی۔۔

وہ ٹیبل کی طرف بڑھا اور چھری سے کیک کاٹ کر ایک چھوٹا سا ٹکڑا منہ میں رکھا۔۔

ہر سال کی طرح اس سال بھی اسے اپنی خوشی میں اکیلے ہی خوش ہونا تھا۔۔لیکن پھر بھی اسے یقین تھا ایک دن وہ تاشے کو خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر دے گا۔۔بیس سال گزر چکے تھے۔۔بیس سال مزید بھی گزر جاتے تب بھی اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔وہ اپنی پوری زندگی اس عورت کا انتظار کر سکتا تھا۔۔اور شاید کرنے بھی والا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سب اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔

احیان پُرجوش انداز میں لالی کو اپنے کارنامے بتا رہا تھا۔۔

"اور پتا ہے مجھے دنیا کے ہر ایک کونے سے جاب آفرز آچکی ہیں پر میں تو صاف انکار کر دیتا ہوں کہ بھائی میں ایک محبِ وطن آدمی ہوں۔۔"اس نے فخریہ انداز میں کہا تو وہ سب ہنس دیے۔۔

"کیا ہوا؟ ہنسنے والی کیا بات ہے؟"اس نے معصومیت سے پوچھا۔۔

"پھینکو اتنی ہی جتنی کور بھی کر سکو۔۔"شاہ میر کی بات پہ اس کا منہ بن گیا۔۔

"تم لوگوں کو یقین نہیں آرہا لیکن میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔مجھے چائنا تک سے آفر آچکی ہے۔۔"اس نے یقین دہانی کرائی۔۔

"ہاں میں نے سنا تھا چائنا میں گدھوں کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔۔"شاہ میر کی بات پہ ناز اور لالی کی دبی دبی ہنسی نکلی۔۔

www.novelsclubb.com

"اور رہنے دو بھائی۔۔انٹر نیشنل ڈاکٹر ہوں میں۔۔یہ سفید کوٹ ایسے ہی نہیں مل گیا۔۔اس کے لیے خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے۔۔"اس نے ساتھ ہی صوفے پہ رکھا اپنا وائٹ کوٹ اٹھا کے دکھایا۔۔

"وائٹ کوٹ پہننے سے کوئی وائٹ کالر نہیں بن جاتا۔۔"شاہ میر کے سنجیدگی سے کہنے پہ احیان کا دل کیا اس کا گلا دبا دے۔۔

"لالی یہ تمہارا شوہر ہے نا۔۔جلتا ہے مجھ سے۔۔اور اب سے نہیں کالج کے دنوں سے۔۔تب بھی ساری لڑکیاں اسے چھوڑ کے میرے پیچھے پڑی رہتی تھیں۔۔"اس نے کالر کھڑے کر کے داد طلب نظروں سے لالی کو دیکھا۔۔

"کیوں آپ نے ان سے ادھار لیا تھا کیا؟"ناز نے بھی اپنا حساب چکتا کیا۔۔

"پاگل لڑکی میری لُکس کی وجہ سے۔۔"

www.novelsclubb.com

"لُکس؟کون سی لُکس؟کہاں ہیں لُکس؟"وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

"یہاں پر"اس نے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔۔

"مجھے نظر کیوں نہیں آرہیں؟"

"تمہاری آنکھوں میں موتیا تو نہیں اتر آیا۔۔لاؤ مجھے دکھاؤ۔۔" وہ مصنوعی فکر مند ہوا۔۔

لالی اور شاہ میر دلچسپی سے ان کی بحث سن رہے تھے۔۔

"آپ آنکھوں کے ڈاکٹر نہیں ہیں۔۔"

"میں ملٹی ٹیلنٹڈ ہوں۔۔"

"ملٹی ٹیلنٹڈ بٹ سٹل یوزلیس۔۔" شاہ میر کی بات پہ لالی اور گل کی ہنسی چھوٹی۔۔

"ویسے آپ کی اطلاع کو عرض ہے کہ میں بھی اپنی خوبصورتی کی بنا پر پورے شانگلہ میں مشہور ہوں اور میرے گھر کے باہر تو رشتوں کی لائن لگی ہوتی تھی۔۔" وہ بھی کہاں چپ رہنے والی تھی۔۔

"اچھا کون سے رشتے ذرا مجھے بھی بتاؤ؟"

"بہت بڑے بڑے لوگوں کے۔۔ہے نا لالی؟" اس نے لالی کو بیچ میں گھسیٹا۔۔

"کہیں تم اس ساٹھ سالہ بوڑھے کی بات تو نہیں کر رہی جس کے تمہاری عمر کے چھے بچے تھے۔۔" لالی نے پُرسوچ انداز میں کہا۔۔احیان کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔

"دیکھا۔۔یہ ہے میری بہن۔۔"اس نے لالی کا سر تھپکا وہ بے اختیار مسکرا پڑی اور شاہ میر بھی اسے دیکھ کے مسکرا دیا۔۔اسی طرح وہ لوگ کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو دلاور صوفے پہ بیٹھا سگریٹ پینے میں مصروف تھا۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آ کھڑی ہوئی۔۔

"کیا کر رہے ہیں؟"وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔

"تم نے کبھی آنکھوں کا استعمال کیا ہے یا یہ صرف ڈیکوریشن کے لیے چہرے پہ سجا رکھی ہیں؟"وہ جلے ہوئے انداز میں بولا۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس کا اور گل کا جھگڑا ہوا تھا۔۔دلاور کتاب پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ گل کے ڈرامے کی روتی ہوئی ہیروئن نے پورے گھر میں شور مچا رکھا تھا۔۔اس کے ہزار کہنے کے باوجود بھی اس نے ٹی وی بند نہ کیا تو دلاور نے کتاب ہی بند کر دی۔۔

"اتنی حسین آنکھیں ہیں۔۔میں کیوں استعمال کر کے تھکاؤں انہیں۔۔"اس نے دانتوں کی بھرپور نمائش کی۔۔

www.novelsclubb.com

"کبھی زبان کو بھی آرام دے دیا کرو۔۔وہ بھی تھک جاتی ہو گی چل چل کے۔۔"

"آپ تھکتے ہیں مجھے طعنے دے دے کے؟ویسے پھپھو تو میری کوئی تھیں نہیں لیکن یہ محرومی بھی پوری کردی آپ نے۔۔پتا نہیں آپ اتنے لڑاکا کیوں ہیں؟"وہ لڑاکا انداز میں بولی۔۔

"میں لڑاکا ہوں؟"اس قدر مبالغہ آرائی پہ وہ غش کھانے والا ہو گیا۔۔

"تو اور کیا میں ہوں؟"

"لڑکی کچھ خدا کا خوف کرو۔۔"

"اور آپ ڈھیر سارا کریں کیونکہ آپ کو ضرورت بھی ہے۔۔"وہ بال جھٹک کرنا گواری سے اس کے سگریٹ کو دیکھنے لگی۔۔اسے بہت شوق تھا کہ اس کا شوہر ناول کے ہیروز کی طرح سگریٹ پیے لیکن اب دلاور کو یہ کام کرتے دیکھ اسے سیگریٹ سے چِڑ سی ہو گئی تھی۔۔

"آپ سگریٹ کیوں پیتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ مجھے سلگتی چیزیں پسند ہیں۔۔"وہ سگریٹ کا دھواں اس کے منہ پہ چھوڑتے ہوئے بولا۔۔ گلِ نے کھانستے ہوئے اسے پیچھے دھکیلا۔۔

"ہاں جیسے لوگوں کے دل سلگاتے ہیں۔۔"اس کی بڑبڑاہٹ دلاور نے بخوبی سن لی تھی۔۔

"میں نے سن لیا جو تم نے کہا۔۔"

"کاش سننے کے بعد مان بھی لیتے میری باتیں۔۔" وہ طنز کرنے سے بعض نہ آئی۔۔

"تمہاری باتیں ماننے والی نہیں ہوتیں۔۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سیگریٹ کا کش لیا۔۔

"آپ نے کبھی غور بھی کیا ہے میری باتوں پہ؟"

"غور کرنے والی بھی نہیں ہوتیں۔۔" وہ روز کی طرح آج بھی اسے چِڑانے کے موڈ میں تھا۔۔

"تو پھر ایسے جلے کٹے جواب بھی کیوں دیتے ہیں؟ میری باتیں جواب دینے والی بھی نہیں ہوتیں۔۔" وہ چِڑ گئی تھی۔۔

"ٹھیک ہے اب سے نہیں دوں گا۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔

وہ دونوں کافی دیر خاموش بیٹھے رہے پھر کچھ یاد آنے پہ گل بولی۔۔

"خاناں!!" اس کے بلانے پہ دلاور خاموش رہا۔۔

"خاناں!!!!" اس نے ابھی بھی جواب نہ دیا۔۔

"خان صاحب!!" وہ چلا کر بولی۔۔

"تم نے خود ہی کہا تھا کہ میں تمہاری باتوں کا جواب نہ دوں۔۔"

ہاں ٹھیک ہے میں ہی پاگل ہوں۔۔"

"میں تو کب سے کہتا ہوں۔۔ شکر ہے آج خود بھی مان گئیں تم۔۔" انداز تپانے والا تھا۔۔

"اگر آپ میرے شوہر نہ ہوتے ناں۔۔ تو ابھی اس کا بہت اچھا جواب دیتی میں۔۔" وہ بے دھیانی میں بول گئی۔۔ دلاور نے چونک کے اسے دیکھا۔۔ شوہر؟؟ ہاں وہ اس کا شوہر ہی تو تھا۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"جب جواب نہ ہو تو یہی کہا جاتا ہے۔۔" وہ کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔

گلِ بالکل خاموش ہو گئی اور سامنے جا کر بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔ دلاور کچھ دیر اس کی خاموشی نظر انداز کرتا رہا لیکن پھر آخر اس سے برداشت نہ ہوا۔۔ گلِ دن میں چوبیس گھنٹے بولتی تھی۔۔ اور ایسے ہی اچھی لگتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹھ کر اس کے سامنے جا بیٹھا۔۔ گلِ کا چہرہ اداس اور مرجھایا ہوا تھا۔۔

"کیا ہوا گلِ؟" اس نے نرمی سے پوچھا۔۔

گلِ نے گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"گھر والے یاد آرہے ہیں۔۔"اس نے معصومیت سے کہا۔۔

"بس اتنی سی بات؟"اس نے عام سے لہجے میں کہا۔۔

"جی۔۔!امی،دلیر اور دمیر سے ملنا ہے میں نے۔۔"لہجہ گلوگیر ہوا۔۔

"ہاں تو اس میں اداس ہونے والی کون سی بات ہے۔۔کل جا کے مل آئیں گے۔۔"اس نے ایسے کہا جیسے کوئی بڑی بات ہی نہ ہو۔۔وہ اس کے انداز پہ حیران ہوئی۔۔

"واقعی؟"خوشی اور بے یقینی سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

"جی گلؔ بی بی۔۔"وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

"اور۔۔۔"وہ کچھ کہتے کہتے رُک گئی۔۔

"اور کیا؟"

"سمجھ نہیں آرہا کیسے کہوں۔"وہ کچھ کشمکش کا شکار تھی۔۔

"ایک کام کرو گلؔ۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔

"تم مجھے اپنا دوست بنالو۔۔"اس نے اپنے مضبوط ہاتھ کی چوڑی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔۔

"دوست؟"

"ہاں دوست۔۔ پھر تم اپنی ساری باتیں مجھ سے شئیر کرنا۔۔اداس ہو تب بھی مجھے بتانا۔۔کچھ برا لگے تب بھی۔۔لڑنا بھی مجھ سے اور تنگ بھی مجھے ہی کرنا۔۔ حکم بھی مجھ پہ چلانا۔۔ چلو ہم دوست بن جاتے ہیں۔۔"وہ نرمی سے کہتا اس کے گرد لفظوں سے حصار باندھنے لگا۔۔گلِ حیرت زدہ سی اسے دیکھے گئی۔۔پھر اپنا چھوٹا سا نازک ہاتھ اس کی ہتھیلی پہ رکھ دیا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

دلاور کے دل میں ایک انجانا سا سکون سرائیت کر گیا۔۔وہ خود بھی اپنی کیفیت سے ناواقف تھا لیکن ناچاہتے ہوئے بھی اسے گلِ کے ہنسنے کی۔۔اس کے بولنے کی۔۔اس کے لڑنے جھگڑنے کی عادت ہو گئی تھی۔۔ہاں!! شاید اسے اس سے محبت ہو گئی تھی۔۔شاید۔۔ایک بار پھر سے اس کے دل کی دنیا تہہ و بالا ہو گئی تھی۔۔ لیکن اس بار انداز کچھ الگ تھا۔۔اس بار کیفیت کچھ منفرد تھی۔۔جو بھی تھا وہ اپنی کیفیت گلِ پہ کبھی عیاں نہیں کرنے والا تھا۔۔

وہ فیصلہ کر چکا تھا۔۔ایک بار وہ اپنی محبت کھو چکا تھا۔۔اپنے الفاظ اپنے جذبے بے مول کر چکا تھا۔۔ دوسری بار وہ اسی پہ اپنے جذبے عیاں کرنے والا تھا جو خود بھی اس سے محبت کرتا ہو اور برابر کی کرتا ہو۔۔

اسے میں کیوں بتاؤں

میں نے اس کو کتنا چاہا ہے

بتایا جھوٹ جاتا ہے

کہ سچی بات کی خوشبو

تو خود محسوس ہوتی ہے

میری باتیں، میری سوچیں

اسے خود جان جانے دو

ابھی کچھ دن مجھے

میری محبت آزمانے دو۔۔

www.novelsclubb.com

"اب کیونکہ ہم دوست بن گئے ہیں تو تم مجھے بلا جھجک کوئی بھی بات بتا سکتی ہو۔۔ کس لیے پریشان ہو گلؤ؟ یہ پریشانی صرف گھر والوں کے لیے تو نہیں ہے؟؟"

گلؤ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ وہ کیسے اس کے دل کی بات جان گیا تھا؟

"جی۔۔"اس نے سر جھکائے لب کاٹتے ہوئے کہا۔۔

"کیا بات ہے؟"وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔۔

"وہ۔۔دلاور۔۔مجھے عجیب گلٹ سا ہو رہا ہے۔۔آپ میری وجہ سے اپنے گھر والوں کو چھوڑ کے بیٹھے ہیں۔۔حویلی سے دور۔۔حویلی والوں سے دور۔۔مجھے بہت برا محسوس ہوتا ہے۔۔"آج صبح ہی اس نے دلاور کو فون پہ زر مینے خان سے بات کرتے سنا تھا۔۔ان کے رونے کی آواز فون سے باہر تک آرہی تھی۔۔وہ اسے واپس بلا رہی تھیں اور دلاور انہیں تسلیاں دے کر ٹالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔گلِ کو بہت افسوس ہوا۔۔وہ اپنی وجہ سے ایک بیٹے کو اپنے ماں باپ سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"گلِ!!تم اپنے آپ کو قصوروار مت سمجھو۔۔تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔۔وہ حویلی والے ہیں ہی ایسے۔۔انہیں اپنی اولادوں سے زیادہ اپنے رواجوں سے پیار ہے۔۔منہ سے نکلی بات پوری ہونی چاہیئے اولاد جائے بھاڑ میں۔۔میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔اب میں اس حویلی میں تبھی جاؤں گا جب وہ میرے ساتھ ساتھ تمہیں،نازنین کو اور شاہ میر بھائی کو بھی قبول کریں گے۔۔"اس نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔وہ فیصلہ کر چکا تھا اور اب پیچھے نہیں ہٹنے والا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں اور نازنین تو ٹھیک ہیں پر یہ شاہ میر کون ہے۔۔شاید بڑے بھائی ہیں ان کے۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

"آپ میری وجہ سے اپنا رشتہ خراب کر رہے ہیں۔۔"اس کے دل میں ابھی بھی ایک خلش سی تھی۔۔

"میں ایک رشتہ بچانے کے لیے دوسرے کو خراب نہیں کر سکتا۔۔"اس نے گویا بات ہی ختم کر دی۔۔

گلِ بھی خاموش ہو گئی۔۔وہ اٹھنے لگا تو وہ فوراً بولی۔۔

"ایک اور بھی بات ہے۔۔"اس نے لجاجت سے کہا۔۔

"جی فرمایئے؟"اس نے گہرا سانس لیا۔۔

"وہ۔۔میں نے لاہور بھی جانا ہے"انداز فیصلہ کنُ تھا۔۔اب اگر وہ اس کی مان ہی رہا تھا تو پوری مانتا۔۔

"کیوں؟"

"لالی سے ملنا ہے۔۔"

اس کی بات پہ دلاور کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ گل لالی کی بہن ہے۔۔جانے کیوں اسے لالی بھول گئی تھی اور گل یاد رہ گئی تھی۔۔اب اس کے یاد کرانے پہ اس کا دل عجیب سا ہوا۔۔

"اچھا۔۔مل لینا تم۔۔"وہ کہہ کر جانے لگا

"تم کیا مطلب؟آپ نہیں ملیں گے؟"

"تم ملواؤ گی تو مل لوں گا۔۔"سوگوار مسکراہٹ نے لبوں کا احاطہ کیا۔۔

کوئی بات نہیں گل بی بی آپ کی خاطر یہ اذیت بھی سہہ لیں گے۔۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔اور ہاں وہاں پر میں نے سیر بھی کرنی ہے۔۔"اس کا بس نہیں چل رہا تھا آج ہی ساری باتیں منوا لے۔۔

"اور پھر میں تمہیں وہیں داتا دربار پہ چھوڑ آؤں گا۔۔ویسے اچھی خاصی کمائی بھی ہو جائے گی۔۔" وہ ہونٹ دانتوں میں دبا کر ہنسی روکتے ہوئے بولا۔۔

"تو میں بھی آپ کو دریائے راوی میں پھینک دوں گی۔۔"بال جھٹک کر بے نیازی سے کہا گیا۔۔

"بسس کر دیں گل بی بی آپ سے کون بحث کرے۔۔"وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ گیا۔۔

"ہاں۔۔دلاور علی خان کے علاوہ کون کرے۔۔"وہ کھلکھلا کے ہنس دی۔۔

تعجب ہے تیرے آنے سے پہلے

مجھے پہلی محبت ہو چکی تھی

وہ شاہ میر کو ڈھونڈتے ہوئے لان کی پچھلی طرف آئی تو وہ کچھ آدمیوں کے ساتھ کھڑا بات کر رہا تھا۔۔ارد گرد و مختلف قسم کے کرٹنز پڑے تھے جو وہ لوگ جلدی جلدی اٹھا کر لے جا رہے تھے۔۔

لالی ان لوگوں کو دیکھ کر ستون کی اوٹ میں ہو گئی لیکن سامنے ہی اسے ایک کرٹن کھلا ہوا نظر آیا جس کے اندر اسے عجیب قسم کی بوتلیں نظر آئیں۔۔اسے کچھ دیر لگی یہ سمجھنے میں کہ وہ شراب کی بوتلیں تھیں۔۔

شاہ میر ان لوگوں کو کچھ ہدایت کرتا اس کی طرف آیا اور اس کا ہاتھ پکڑے لونگ روم میں آ گیا۔۔

"کیاہوا؟" وہ اس کا زرد رنگ اور پریشان چہرہ دیکھ کر فکر مند ہوا۔۔

"شاہ میر آپ۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی

"میں ؟" اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔۔ وہ جانتا تھا وہ ان بوتلوں کو دیکھ چکی ہے۔۔

"آپ شراب پیتے ہیں؟" بے یقینی سی بے یقینی تھی۔۔

"اس میں کوئی برائی ہے۔۔" اس نے ایسے پوچھا جیسے یہ بہت نیکی کا کام ہو اور صوفے پہ جا کر بیٹھ گیا۔۔

"یہ خود ایک برائی نہیں بلکہ بہت بڑا گناہ ہے۔۔" اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"چھوٹا سا گناہ ہے کیا فرق پڑتا ہے۔۔" اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔

"کیا پتا یہ چھوٹا سا گناہ ہی آپ کی مغفرت میں رکاوٹ ڈال دے۔۔"

"مغفرت ویسے بھی نہیں ہونی۔۔ اس بیچاری کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہوگا۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

"یہ بہت بری شئے ہے۔۔" اس نے جیسے آخری کوشش کی۔۔

"میں بھی بہت بری شئے ہوں۔۔" وہ ہلکا سا مسکرایا

"آج کے بعد آپ اس غلیظ چیز کو ہاتھ نہیں لگائیں گے۔۔" اس نے گویا وارننگ دی۔۔

"ہاتھ لگائے بغیر پی سکتا ہوں؟؟" معصومیت سے پوچھا گیا۔۔

"نہیں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ اللہ شدید ناراض ہو گا۔۔ نماز بھی قبول نہیں ہو گی۔۔"

"نماز پڑھوں گا تو قبول ہو گی نا۔۔ اور اللہ مجھ سے پہلے ہی بہت ناراض ہے۔۔" اس نے عجیب سے انداز میں کہا۔۔ ایک کرب سا تھا اس کے لہجے میں۔۔ ایک اذیت تھی ان شہد رنگ آنکھوں میں۔۔

"آپ اپنے بارے میں ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟" اسے حیرت ہوئی۔۔

"کیونکہ میں ایسا ہی ہوں۔۔" اس نے گہرا سانس لیا اور صوفے پہ نیم دراز ہو گیا۔۔

"آپ ایسے نہیں ہے۔۔" اس نے پُریقین لہجے میں کہا۔۔ شاہ میر اس کے یقین پہ عش عش کر اٹھا۔

"آپ کو ایسا اس لیے لگتا ہے کیونکہ آپ خود بہت اچھی ہیں۔۔"

"آپ کو کیا پتا اچھے برے کا۔۔"اس نے ایسے کہا جیسے شاہ میر کوئی چھوٹا بچہ ہو۔۔وہ اس کے انداز پہ ہنس دیا۔۔

"آپ کو زیادہ پتا ہے؟"

"آپ سے تو زیادہ ہی پتا ہے۔۔"

"چلیں آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں۔۔ خیر میں شراب نہیں پیتا۔۔میرے ایک دوست نے کچھ وقت کے لیے اپنا کچھ سامان میرے پاس رکھوایا تھا۔۔"اس نے بتانا ضروری سمجھا اور یہ سچ بھی تھا۔۔اس نے خود کبھی زندگی میں شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔۔

"آپ نے ایسے دوست رکھے ہی کیوں ہیں جو ایسا سامان آپ کے پاس رکھوائیں۔۔"اس نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا وہ یہ سب رکھوا رہا ہے۔۔سوری!"وہ اس کے انداز سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔

"اٹس اوکے لیکن آئندہ سے خیال رکھیے گا۔۔میرے گھر میں یہ سب نہیں چلے گا۔۔"اس کے حکمیہ انداز پہ اس نے سر خم کیا۔۔

"جو حکم!!"

"بات سنیں! خان صاحب۔۔" وہ ایک ہاتھ میں فون پکڑے اس پہ کوئی ویڈیو دیکھتی اور ایک ہاتھ میں ٹیل کومب پکڑ کے اس کے سامنے آ بیٹھی۔۔ دلاور بیڈ پہ بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا جب اس کے بلانے پہ متوجہ ہوا۔۔

"جی؟" وہی شائستہ نرم لہجہ۔۔

"آپ میرا ایک ہئیر سٹائل بنا سکتے ہیں؟" اس نے منت کرنے والے انداز میں کہا۔۔

"کیوں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔۔ روز تو وہ اپنے بال خود ہی بناتی تھی۔۔

"وہ میں نے یوٹیوب پہ ایک ہئیر سٹائل دیکھا ہے لیکن میں خود سے نہیں بنا سکتی میں نے کافی بار کوشش کی۔۔ آپ ٹرائی کر کے دیکھیں ویسے بھی آپ کو سارے گھریلو کام آتے ہیں۔۔" اس نے اپنی طرف سے تعریف کی جس پہ وہ تپ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر کھانا بھی میں نے پکانا ہے۔۔ راشن بھی میں نے لانا ہے۔۔ تمہارے ہئیر سٹائل بھی میں نے بنانے ہیں تو تم کس کام کی ہو؟" اس کے طنزیہ انداز میں کہنے پہ گلِ کو بھی غصہ آیا

"کام کرنے کے لیے ناکام والیاں ہوتی ہیں۔گھر والیاں نہیں۔۔" وہ کمر پہ ہاتھ رکھے اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

"گھر والیاں صرف شوہر کے ناک میں دم کرنے کے لیے ہوتی ہیں؟"

"نہیں وہ گھر سنوارنے کے لیے ہوتی ہیں۔۔" اس نے سمجھداری سے کہا

"اچھا تو پھر شوہر بال سنوارنے کے لیے ہوتے ہیں؟" اس نے ایک ابرو اچکائی۔۔

"ہاں!" اس نے بال جھٹک کر برش اس کی طرف بڑھایا

"مجھے نہیں آتا۔۔" وہ کہنے کے ساتھ اس کے ہاتھ سے برش بھی پکڑ چکا تھا

"نہیں آتا تو سیکھنا پڑے گا۔۔" انداز حکمیہ تھا

"کٹوا دو اس گھونسلے کو۔۔ کیا کرنا ہے ان بالوں کا؟" اس نے گل کے گھنے اور سلکی بالوں کو گھونسلے سے تشبیہہ دی

www.novelsclubb.com

"آپ کو میرے بالوں سے کیا مسلئہ ہے؟" وہ چیخ کے بولی

"مجھے تو تم سے ہی مسلئہ ہے۔۔" وہ مسکراہٹ چھپا کر بولا

"اتنا ہی مسلئہ ہے تو اٹھا کر پھینک دیں مجھے باہر سڑک پہ۔۔"

"نہیں! کوڑے کو سڑک پہ نہیں پھینکنا چاہیئے۔۔" وہ ہنسی دانتوں میں دبائے سنجیدگی سے بولا

"خان صاحب!!" اس کے روہانسے انداز پہ وہ فوراً سنجیدہ ہوا

"اچھا اچھا سوری لاؤ دکھاؤ یہ ویڈیو۔۔" اس نے اسے اپنے سامنے بٹھایا۔۔دو منٹ کی ویڈیو پندرہ بار دیکھنے کے بعد اسے کافی حد تک ہیئر سٹائل سمجھ آگیا۔۔یہ اتنا مشکل بھی نہیں تھا۔۔

"اچھا اب سیدھی ہو کے بیٹھو۔۔" وہ اسے کندھوں سے پکڑ کے سیدھا کرتے ہوئے بولا۔۔

اس نے مہارت کے ساتھ اس کے بالوں میں ٹیل کومب پھیرنی شروع کی

"آپ بنالیں گے نا؟"

"ہاں ہاں فکر ہی نہ کرو یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔" لیکن کچھ ہی دیر بعد اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ اس کے دونوں ہاتھوں کا کھیل بھی نہیں ہے۔۔وہ اس کے بال بری طرح الجھا چکا تھا اور اب وہ واقعی چڑیا کا گھونسلہ لگ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"خان صاحب کیا کر رہے ہیں آپ؟" زور سے بال کھینچے جانے پہ وہ چیخ اٹھی

"کچھ نہیں وہ۔۔" وہ ذہن میں الفاظ کو ترتیب دینے لگا۔۔ایک بات تو وہ جانتا تھا کہ گل کو اپنے بالوں سے بہت پیار تھا۔۔پتا نہیں اب وہ اس کا کیا حشر کرتی

"گلِ!"اس نے ڈرتے ڈرتے پکارا

"ہاں؟"

"جی کہتے ہیں۔"ڈر کے باوجود وہ ٹوکنا نہیں بھولا تھا

"اوہووو!"

"یہ تمہارے بال کچھ عجیب سے ہو گئے ہیں۔۔"

"کیا مطلب؟"اس نے شیشے کے سامنے جا کر دیکھا تو بیہوش ہونے کے قریب ہو گئی

"یہ آپ نے کیا کیا؟"اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے شرمندہ سے دلاور کو دیکھا

"میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔قسم سے۔۔"اس نے یقین دلانا چاہا لیکن وہ اس کی بات سنے بغیر خطرناک تیور لیے اس کی طرف بڑھی۔۔وہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ جھٹکے سے کھڑا ہوا اور ایک ہی جست میں کمرے سے باہر نکل کر دروازہ باہر سے لاک کر دیا۔۔

"دلاور دروازہ کھولیں۔میں کہتی ہوں کھولیں دروازہ۔۔"وہ دروازہ پیٹتے ہوئے غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھی لیکن وہ اس کی باتیں ان سنی کرتا کچن کی طرف بڑھا گیا۔۔آج بریانی بنا کر وہ اپنی غلطی کا مداوا کرنے والا تھا۔۔

"زرتاشے میری محبت پہ ایک بار اعتبار کر لو۔۔ مجھ پہ اعتبار کر لو۔۔!"

آج پھر وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔ایک نئی امید لے کر۔۔ایک نئی آس لے کر۔۔پتا نہیں یہ شخص اتنا مستقل مزاج کیسے تھا؟ پتا نہیں اس میں اتنی ہمت کہاں سے آتی تھی کہ روز ٹھکرایا جاتا تھا اور روز ہی اپنی محبت کا یقین دلانے دوبارہ آجاتا تھا۔۔ کیا وہ تنگ نہیں آتا تھا اس کی بے اعتنائی اس کی بے رخی برداشت کر کر کے۔۔ بیس سال کم تو نہیں ہوتے کسی کے صبر کا امتحان لینے کے لیے۔۔اگر وہ ڈھیٹ تھا تو انتہا کا ڈھیٹ تھا۔۔اگر وہ ضدی تھا تو کمال کا ضدی۔۔ لیکن ضدی تو وہ بھی تھی اور اس سے کہیں زیادہ۔۔

"تاشے!! میں جانتا ہوں جو میں نے کیا وہ غلط کیا لیکن میں ذرا بھی نادم نہیں ہوں کیونکہ میں نے جو کیا محبت کے پیچھے کیا اور محبت تو ہمیشہ صحیح ہوتی ہے نا چاہے غلط شخص سے ہی کیوں نہ ہو۔۔" وہ ایک بار پھر روزانہ کی دوہرائے جانے والی بات بولا۔۔

زرتاشے اس وقت ڈرائنگ روم کے صوفے پہ بیٹھی اسے نظر انداز کرتی کوئی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی پر وہ بھی اس کے عین سامنے کھڑا اپنی ہی بولے جا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں تم مجھے سن رہی ہو۔۔" وہ اسے پوری طرح نظر انداز کر رہی تھی۔۔ پاشا کو لگا جیسے وہ ایک دیوار سے بات کر رہا ہو۔۔

"پری!!"

"تاشے۔!"

"زرتاشے۔۔!"

اس کے بار بار بلانے پہ بھی اس کا کوئی رد عمل نہیں آیا۔۔

"تم آخر سن کیوں نہیں رہی ہو؟" اس نے رسالہ اس کے ہاتھ سے کھینچ کے ٹیبل پہ پٹخا

"کیا بولوں ہاں؟ کیا بلوانا چاہتے ہو تم مجھ سے؟ تم کیا ہو پاشا؟ تم کیا چیز ہو؟ کیوں ہو تم اتنے ڈھیٹ اتنے بے غیرت اتنے گھٹیا اتنے زلیل۔۔" وہ اپنی پوری طاقت سے چیختی سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

پاشا اس کے عین سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

"چیخو!! اور اونچا چیخو۔۔ یہ حق میں تم سے نہیں چھینوں گا۔۔"

اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا اور سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا

"تم تو چیخ سکتی ہو۔۔پر میں تو اس طرح سے چیخ بھی نہیں سکتا۔۔پتا ہے میرا بھی دل کرتا ہے کہ چیخ چیخ کے لوگوں کو اپنی کہانی بتاؤں تا کہ سب جان سکیں کہ صرف عورتیں ہی نہیں مرد بھی شدت سے محبت کرتے ہیں۔۔اور صرف مرد ہی نہیں عورتیں بھی بے وفا ہوتی ہیں۔۔" وہ تلخ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے کھڑا ہو گیا اور صوفے پہ پڑی باؤلر ہیٹ اٹھا کے سر پہ رکھی۔۔

"پتا ہے انسان خود کو سب سے زیادہ بے بس کب محسوس کرتا ہے؟" وہ بے حد مدھم آواز میں بولی جیسے خود سے سرگوشی کر رہی ہو پر پاشا اس کی آواز بخوبی سن رہا تھا

"تب جب اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی کام کروایا جا رہا ہو۔۔صرف اس لیے کہ وہ کمزور ہے۔۔اپنے لیے کچھ کر نہیں سکتا۔۔کتنا برا محسوس کرتا ہو گا نا وہ انسان جو اپنے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔۔چیخ سکتا ہے۔۔فریاد کر سکتا ہے پر سننے والا کوئی نہیں۔۔تم بھی تو یہی کر رہے ہو میرے ساتھ۔۔مجھے زبردستی محبت کرنے پہ مجبور کر رہے ہو اور پتا ہے کیا؟ مجھے تم سے محبت کے بجائے نفرت ہو گئی ہے۔۔اور دن بہ دن اس نفرت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔۔" وہ اذیت سے کہتی آنکھیں بند کر کے سر صوفے کی پشت پہ ٹکا گئی۔۔پاشا خاموشی سے کمرے اور پھر گھر سے ہی باہر نکل گیا۔۔

"خان صاحب! خان صاحب! کدھر ہیں؟" وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا جب کچن سے گلِ چیختی ہوئی باہر آئی۔۔

"کیا ہوا؟" اس کے چیخنے پہ وہ پریشان ہوا

"یہ دیکھیں مجھے اتنا گہرا کٹ لگ گیا ہے۔۔ہائے اللہ اتنا خون ضائع ہو گیا مجھے تو چکر آرہے ہیں۔۔" اس نے اپنا ہاتھ آگے کر کے دکھایا۔۔انگلی پہ ہلکا سا کٹ لگا تھا جس سے تھوڑا سا خون بھی نکل آیا تھا

"کچھ نہیں ہوا گلِ۔۔ہلکا سا کٹ ہے ٹھیک بھی ہو گیا دیکھو۔۔تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا۔۔" وہ اس کا ہاتھ دیکھ کر پھر سے صوفے پہ بیٹھ گیا

"کیا؟ کیا کہا آپ نے؟" اس نے منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھا جیسے اس نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو

www.novelsclubb.com

"کیا؟" وہ اتنا ہی پر سکون تھا

"یہ ہلکا سا کٹ نہیں ہے دلاور علی خان صاحب!! خون نکلا ہے میرے ہاتھ سے۔۔" اس نے نڈھال سے انداز میں کہا

"اچھا تم بیٹھو میں بینڈ تیج لے کر آتا ہوں۔۔" وہ اٹھ کر کمرے میں جانے لگا جب اس کی آواز پہ رکا

"صرف بینڈ تیج؟"اس نے برا سا منہ بنایا

"نہیں! خون کی بوتل بھی لاتا ہوں۔۔"

"آپ کو یہ مذاق لگ رہا ہے؟ مطلب ذرا سا بھی افسوس نہیں ہوا آپ کو؟"اس نے افسردگی سے پوچھا

"صرف انگلی پہ ہی کٹ لگا ہے یا دماغ پہ بھی چوٹ آئی ہے؟"اس نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا

"یعنی آپ کچھ نہیں کریں گے؟"

"کیا کروں میں گلِ؟"

"خود کو کٹ لگاتے اور کیا؟"اس کی بڑبڑاہٹ سن کر وہ حقیقتاً اس کے لیے پریشان ہوا

"گلِ سچ سچ بتاؤ کہیں واقعی تو سر پہ چوٹ نہیں آئی؟"

"او نئی خاناں!"وہ چِڑ گئی

"تو پھر تم کیا الٹا سیدھا بول رہی ہو؟"وہ ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا

"وہ۔۔ فلموں اور ناولز میں ہیرو ایسا ہی کرتے ہیں۔"اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا

"کیسا؟"وہ ابھی بھی نہیں سمجھا

"اوہوو!!ہیر وئن کو کٹ لگے تو وہ خود کو بھی لگا لیتے ہیں۔۔"اسے اس کی کم عقلی پہ افسوس ہوا

وہ اس کی بات پہ قہقہہ لگا کے ہنس دیا

"یعنی ہیر وئن کو کٹ لگے تو وہ خود کو کٹ لگائے گے؟"وہ اس کے خفگی سے دیکھنے پہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا

"جی ہاں!"

"لیکن ایسا کیوں؟"اس نے دلچسپی سے پوچھا

"کیونکہ وہ ہیر وئن سے محبت کرتے ہیں!"اس نے سادگی سے کہا

"محبت ہے تو مطلب خود کو تکلیف پہنچاؤ؟"

"محبوب کو تکلیف پہنچے تو آپ کو بھی پہنچنا لازم ہے۔۔"اس نے سنگین انداز میں کسی ناول کا ڈائلاگ مارا

"محبوب کے زخموں پہ مرہم رکھنا لازم ہوتا ہے گل! نہ کے ادھر محبوب اپنے زخموں کو رو رہا ہو اور آپ اسے چھوڑ کے اپنا چھچھورپن شروع کر دو۔۔" اس نے افسوس سے دائیں بائیں سر ہلاتے ہوئے کہا

"آپ کیا جانیں یہ چھچھورپن نہیں محبت ہوتی ہے۔۔" اس نے سر جھٹک کر کہا

"ہاں بھئی میں کیا جانوں؟ آفٹر آل میں آپ کے ان چھچھورے ہیروز جیسا نہیں ہوں!"

"جی جی جانتی ہوں میں آپ کو اچھی طرح۔۔"

"اچھا اب ادھر آکر بینڈیج کروالو کہیں زیادہ خون ضائع نہ ہو جائے۔۔" وہ شرارت سے کہہ کر اسے دیکھنے لگا جو اس کی بات پہ تپ گئی تھی

"میں آپ سے بات ہی نہیں کر رہی۔۔ مر بھی گئی نا تب بھی یہی کہیے گا کہ پھر کیا ہوا صرف مری ہی تو ہو۔۔ میں تمہارے چھچھورے ہیروز کی طرح رونے نہیں والا۔۔" وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی۔۔ وہ اس کے انداز پہ بے اختیار ہنس دیا۔۔

"نہیں یار رونا تو پڑے گا۔۔ آخر کو دنیاد کھاوا بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔ لیکن آپس کی بات ہے میں خوش بڑا ہوں گا آخر میرے سر سے بلا ٹل جائے گی۔۔" وہ اسے مزید چڑانے کے لیے بولا

www.novelsclubb.com

"آپ۔۔آپ۔۔"اسے غصے سے سمجھ ہی نہ آیا کہ کیا کہے

"میں؟میں؟"وہ اسی کے انداز میں بولا

"میں ناراض ہوں۔۔"جب اور کچھ نہ سوجھا تو وہ ناراض ہو گئی

"کیا تم مجھ سے منانے کی امید رکھتی ہو؟"وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا

"میں یہ گھر چھوڑ کے چلی جاؤں گی۔۔"وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی

"لوٹ کر میرے پاس ہی آنا پڑے گا۔۔"وہ اس کے ساتھ سے ہو کر گزرنے لگی تھی جب اس کی آواز پہ رک گئی۔۔

"کیوں؟"اسے امید تھی اب وہ کوئی ہیرو والا ڈائلاگ بولے گا جیسے تمہاری ساری راہیں مجھ تک آتی ہیں وغیرہ وغیرہ

"کیونکہ مفت میں تمہیں کوئی نہیں رکھے گا۔۔"وہ مزے سے کہتا دھڑام سے صوفے پہ بیٹھ گیا

"اللہ تو رکھے گا نا!خودکشی کر لوں گی میں۔۔"

"خس کم جہاں پاک۔۔" وہ بھی کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔۔ پچھلے چند دن سے وہ گلِ کا اتنا خیال رکھ رہا تھا اور اسے اپنی محبت کا احساس دلانے کی کوشش بھی کر رہا تھا پر گلِ تھی کہ کچھ سمجھ ہی نہیں رہی تھی یا شاید اس کے سامنے بن رہی تھی تبھی وہ اس سے چھوٹا سا بدلہ لے رہا تھا

"دلاور صاحب شاید آپ بھول رہے ہیں میں ایک اور جگہ بھی جا سکتی ہوں۔۔" اس نے عجیب سے لہجے میں کہا

"اید ھی ہوم؟"

"نہیں طلحہ کے۔۔"

"خاموش ہو جاؤ گلِ آگے ایک لفظ بھی مت بولنا۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی غیر مرد کا نام اپنے شوہر کے سامنے اس طرح لیتے ہوئے؟" وہ اس کی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے کرخت لہجے میں ذرا اونچی آواز میں بولا۔۔ طلحہ کا نام اتنے وقت بعد اس کے منہ سے سن کر اسے گویا آگ ہی لگ گئی تھی۔۔ گلِ نے جیسے اس کا دل ہی توڑ دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے چیخنے پہ اسے ڈبڈبائی نظروں سے دیکھتی کمرے میں بند ہو گئی۔۔ اسے عادت ہی کہاں تھی دلاور کے سخت لہجے یا اونچی آواز کی۔۔

اس کی آنکھوں میں جمع آنسو دیکھ کر دلاور کو خود پہ ہی غصہ آیا۔۔خوامخواہ اسے رلادیا۔۔اب اگر وہ اس کی کیفیت نہیں جان پا رہی تو اس میں اس کا کیا قصور؟؟ ویسے بھی وہ تو طلحہ سے محبت کرتی ہے اور یہ بات تو وہ ہمیشہ سے جانتا تھا۔۔یہ نکاح تو محض مجبوری کے تحت ہوا تھا۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے باہر نکل گیا۔۔

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے کمرے کی خاموشی میں گونجتی ٹک ٹک کرتی گھڑی کو دیکھا جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی۔۔شام کو دلاور سے لڑائی ہونے کے بعد وہ کمرے میں آکر روتے روتے ہی سو گئی تھی۔۔پتا نہیں کیوں دلاور کے ذرا سے سخت لہجے پہ اس کا دل اتنا دکھ گیا تھا۔۔اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ دلاور کا دل بھی دکھا چکی ہے۔۔دلاور کی توجہ اور نرم رویے کی اسے عادت ہو گئی تھی۔۔آج بے اختیار ہی اس کے منہ سے طلحہ کا نام نکل گیا ورنہ وہ تو کب کی اسے بھول بھی چکی تھی۔۔وہ یہی سب باتیں سوچتی بالوں کو جوڑے میں مقید کرتی باتھروم میں بند ہو گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ گیلے بال تولیے میں لپیٹے باہر آئی اور شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر بال ڈرائی کرنے لگی۔۔

"خوامخواہ اتناڈانٹ دیامجھے۔۔اب اگر معافی بھی مانگیں گے ناتب بھی معاف نہیں کروں گی۔۔"

وہ خود سے بڑبڑاتی بالوں میں برش کرنے لگی جب دروازہ بجنے کی آواز پہ ٹھٹکی

"کون؟"اس نے اندر سے ہی پوچھا۔۔وہ جانتی تھی باہر کون ہے

ایک بار پھر سے دروازہ بجایا گیاتو وہ جھٹکے سے کھڑی ہو کر دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔

"اب یہ کہاں چلے گئے؟"دلاور کو وہاں ناپا کر وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی جب ڈرائنگ روم کا منظر دیکھ کر وہ ساکت ہو گئی۔۔

ڈرائنگ روم کی لائٹس آف تھیں صرف پردوں سے چھن کر آتی چاندنی کمرے میں نیم اندھیرے کا باعث تھی۔۔پورے فرش پر غبارے بکھرے ہوئے تھے۔۔ایک طرف بینر پر بڑا سا ہیپی برتھ ڈے لکھا تھا۔۔ڈرائنگ روم کے وسط میں پڑی لکڑی کی ٹیبل پہ کیک پڑا تھا اور اس پر سوری لکھا ہوا تھا۔۔کیک کے ارد گرد موم بتیاں روشن تھیں۔۔

کچن سے دلاور ہاتھ میں پلیٹیں پکڑے باہر آیا اور پلیٹیں ٹیبل پہ رکھ کر اس کی طرف بڑھا جو حیران پریشان سی کھڑی ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔

"گلِ! شام کو میں نے جو کچھ بھی کیا اس کے لیے میں بہت شرمندہ ہوں۔۔پتا نہیں کیسے۔۔بس مجھے تمہارے طلحہ کا نام لینے پر غصہ آگیا تھا۔۔" وہ شرمندہ سے لہجے میں کہتا اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔گلِ نے ایک نظر اسے دیکھ کر رُخ موڑ لیا

"آپ ابھی تک طلحہ والی بات کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔۔میں نے تو بس ایسے ہی مذاق میں کہہ دیا تھا اور آپ نے مجھے اتنا ڈانٹ دیا۔۔کیا آپ کو مجھ پہ کسی قسم کا شک ہے؟ یا کوئی بات ہے تو ابھی مجھے بتا دیں۔۔"

دلاور نے گہرا سانس لیا۔۔چند گھنٹوں میں اسے اتنے خدشات نے گھیر لیا تھا جن کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔

"گلِ! میرا دل تمہاری طرف سے بالکل صاف ہے۔۔ غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے۔۔انسان میں مرد اور عورت دونوں آتے ہیں۔۔میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو اپنے ماضی کو سچی محبت کا نام دے کے خود کو پاک دامن سمجھتے ہیں لیکن جب عورت ذرا سا بھٹک جائے تو اس کو ساری زندگی کے لیے مجرم بنا کر اس پہ زندگی تنگ کر دیتے ہیں۔۔" وہ نرمی سے سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔

"اور کبھی غصے میں کچھ کہہ دیا کروں تو دو تھپڑ لگا دیا کرو میری طرف سے پوری اجازت ہے۔۔ ویسے تو اپنی بیوی کو اس کے ماضی کا طعنہ دینا ہی میرے لیے کسی تھپڑ سے کم نہیں ہے۔۔" پہلی بات شرارت اور آخری پھر سنجیدگی سے کی۔۔

وہ ابھی تک منہ بنائے کھڑی تھی

"معذرت!" اس نے کان پکڑ کر منت والے لہجے میں کہا تو وہ اسے دیکھ کے مسکرا دی

"جائیں قبول کی آپ کی معذرت۔!!" اس نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔۔

"بہت شکریہ مادام!" وہ سر کو خم دیتا اسے لیے ٹیبل کے ساتھ آ بیٹھا

"آپ کو کیسے پتا آج میری برتھ ڈے ہے؟" وہ خود ہی اسے بتا کے اور ساتھ ہزاروں فرمائشیں کر کے بھول گئی تھی۔۔ دلاور نے افسوس سے سر ہلاتے اپنی پاگل اور باتونی بیوی کو دیکھا

"تم نے ہی بتایا تھا گل، اور ساتھ فرمائشوں کی لمبی لسٹ بھی بنا کر دی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

"اوہاں!! یاد آیا۔۔ ویسے ڈیکوریشن تو بڑی اچھی کر لی۔۔ حیرت ہے اتنی محنت وہ بھی میرے لیے۔۔ یقین نہیں آ رہا۔۔" واقعی دلاور نے اس سب پہ بہت محنت کی تھی اور وہ نظر بھی آ رہی تھی۔۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا۔۔"اس نے بڑبڑاتے ہوئے ایک لفافہ اٹھا کر گلِ کی طرف بڑھایا

"یہ کیا ہے؟"اس نے خاکی لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔

"خود دیکھ لو۔۔"

اس نے لفافہ کھولا تو اندر سے ایک کاغذ نکلا جس پہ لال رنگ کا آئم سوری لکھا تھا۔۔

"اچھا اب اتنا بھی سوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے کر تو دیا ہے معاف۔۔"وہ بے نیازی سے کہتی کیک کی طرف متوجہ ہوئی

"ناشکری لڑکی اپنے خون سے لکھا ہے میں نے۔۔ہیرو تو صرف کٹ لگاتے ہیں خود کو میں نے پورا سوری ہی اپنے خون سے لکھ دیا"اس کی بات پہ گلِ نے جھٹکے سے اسے اور پھر کاغذ کو اٹھا کر دیکھا

"تم مذاق کر رہا اے ناخان صاحب؟"اس نے ہنستے ہوئے کہا پر دلاور ہنوز سنجیدہ تھا

گلِ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر اچانک ہی اس کی آنکھوں میں نمی اتری

"دلاور۔۔۔آپ۔۔آپ کو کیا ضرورت تھی ایسا کرنے کی۔۔میں تو مذاق کر رہی تھی آپ نے سچ میں؟"وہ اس کی بات کو سچ سمجھ کر رونے کی تیاری پکڑنے لگی۔۔

دلاور نے اپنی ہنسی چھپانے کی بہت کوشش کی پر اس سے مزید کنٹرول نہ ہوا تو وہ قہقہہ لگا کے ہنس دیا۔۔گل ِرعنا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"وہ دراصل۔۔"

"کیا ہوا؟"

"یہ میں نے پوسٹر کلر سے لکھا تھا۔۔" وہ کہہ کر پھر سے ہنسنے لگا جبکہ گل ِرعنا کا منہ بن گیا

"حد ہوتی ہے ویسے۔۔میں نے اب پھر ناراض ہو جانا ہے۔۔"

اسے دوبارہ ناراض ہوتے دیکھ کے دلاور کی ہنسی کو فوراً بریک لگی۔۔

"اچھا یار مذاق کر رہا تھا۔۔چلو اب کیک کاٹ لو جلدی سے پھر تمہیں تمہارا گفٹ بھی دینا ہے۔۔"

دلاور کی بات پہ وہ ناراضگی بھول کے کیک کاٹنے لگی۔۔کیک کھانے کے بعد اس نے دلاور کے سامنے ہاتھ پھیلایا

www.novelsclubb.com

"گفٹ؟"

"صبر لڑکی صبر۔۔"

اس نے اپنا لیپ ٹاپ بیگ کھولا اور اس میں سے ایک کتاب نکال کر اس کی طرف بڑھائی

گلِ نے حیرت سے اس کتاب کو دیکھا جس میں کھانوں کی ریسیپیز لکھی ہوئی تھیں۔۔اس نے کتاب ٹیبل پہ پٹخ کے ہنسی چھپاتے دلاور کو گھور کے دیکھا

"مطلب حد ہوتی ہے۔۔"وہ اب واقعی چِڑ گئی تھی۔۔

"اچھا اچھا سوری یہ لو۔۔"وہ اٹھ کر جانے لگی جب دلاور نے اسے زبردستی پکڑ کے بٹھایا اور پھر ٹیبل کے نیچے سے ایک بلیک ویلوٹ کا بکس نکالا۔۔اس نے بکس کھولا تو اس میں بے حد خوبصورت ڈائمنڈ کا سیٹ تھا۔۔گلِ خاموشی سے منہ کھولے اسے دیکھتی رہی۔۔

"خان صاحب!!"اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا

"جی؟"

"یہ۔۔میرے لیے ہے؟"اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا

"جی بالکل۔۔پسند آیا؟"یہ سیٹ اس نے بہت پہلے گُلالئی کے لیے لیا تھا لیکن اب اس پہ صرف گلِ کا حق تھا۔۔

"یہ ناپسند آنے والی چیز ہے؟"وہ واقعی بہت خوبصورت سیٹ تھا

دلاور کچھ دیر خوشی سے دمکتے اس کے چہرے کو دیکھتا رہا پھر اس کے ہاتھ سے بکس لے کر بند کرتے ہوئے ٹیبل پہ رکھا اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"گلِ!! میں اپنے خون سے خط تو نہیں لکھ سکتا البتہ ایک وعدہ ضرور کروں گا کہ اپنے خون کے آخری قطرے تک تمہارا خیال رکھوں گا۔۔ میں تم سے کوئی بڑے بڑے دعوے نہیں کرنا چاہتا جن پہ بعد میں پورا ہی نہ اتر سکوں۔۔ میں کوئی بہت امیر کبیر تو رہا نہیں جو تمہارے لیے محل کھڑے کر سکوں ہاں البتہ یہ چھوٹا سا پُر سکون سا گھر دے سکتا ہوں جس کی ملکہ صرف تم ہو گی۔۔ تمہیں اپنے حصے کی بھی ہر خوشی دے سکتا ہوں۔۔ تمہارے لیے دن رات محنت کر کے اپنی حیثیت کے مطابق چیزیں لا سکتا ہوں۔۔ تمہیں اپنا یہ دل دے سکتا ہوں جو صرف تمہاری ملکیت ہو گا۔۔ چاند تارے نہیں توڑ سکتا لیکن چاند کی طرح اپنے ماتھے پر سجا سکتا ہوں۔۔ زمینیں جائیدادیں تمہارے نام نہیں کر سکتا لیکن اپنی پوری زندگی تمہارے نام کر سکتا ہوں۔۔"

کمرے کی گہری خاموشی میں گونجتی اس کی نرم آواز عجب فسوں قائم کر رہی تھی اور وہ اس کے لفظوں کے حصار میں بندھتی چلی جا رہی تھی۔۔

"میں تمہارے ناولز اور فلموں والا شہزادہ تو نہیں بن سکتا لیکن وعدہ کرتا ہوں کہ ہمیشہ تمہیں شہزادیوں کی طرح رکھوں گا۔۔"

اس کی بات پہ گلِ نے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیری۔۔وہ اس کی باتیں سن کر بے حد کنفیوز ہو گئی تھی اور سمجھ نہیں پارہی تھی کہ کیا جواب دے۔۔یہی تو وہ چاہتی تھی۔۔دلاور کو خود سے محبت ہی تو کروانا چاہتی تھی وہ لیکن آج جب وہ اظہار کرنے جارہا تھا تو اس کی کیفیت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔اسے اپنی خوش قسمتی پہ رشک اور ساتھ ساتھ اپنی تمام تر بیو قوفیوں پر رونا بھی آیا۔۔

"گلِ!!"اس کے آہستگی سے پکارنے پہ گلِ نے اسے دیکھا

"مجھے تم سے محبت سی ہو گئی ہے۔۔"عجیب کشمکش تھی اس کے لہجے میں۔۔تاثرات ایسے تھے جیسے وہ خود بھی اپنی کیفیت سے ناواقف ہو بالکل گلِ کی طرح۔۔

"مجھے اس بات پہ یقین سا نہیں آرہا۔۔"اس نے ہنس کر کہا۔۔

"پھر یقین کر لو کیونکہ یہ سچ ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی بات پہ خاموش ہو گئی پھر کچھ دیر بعد سوگواری سے بولی

"آپ تو میرے بارے میں سب جانتے ہیں۔۔پھر بھی مجھ سے محبت کر لی۔۔میرا ماضی بہت داغدار ہے۔۔"اس کی بات دلاور کو بے حد ناگوار گزری۔۔وہ کیوں اپنے بارے میں ایسا کہہ رہی تھی

"میاں بیوی ایک دوسرے کالباس ہوتے ہیں گلﷺ۔۔لباس اگر داغدار ہو تو اسے دھو یا جاتا ہے پھینکا نہیں جاتا۔۔"دلاور کی بات پہ وہ گُنگ رہ گئی۔۔عجیب شخص تھا۔۔عجیب ہی باتیں کرتا تھا۔۔ وہ اسے سمجھنے کی کوشش میں خود کو بھولتی جارہی تھی۔۔وہ اس شخص کو اور اس کی باتوں کو خود پہ طاری کرتی جارہی تھی۔۔

"تو کیا آپ کو میری یہ محبت قبول ہے؟"اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔جانے وہ کیا جواب دیتی۔۔

"ہزار بار قبول ہے خان صاحب۔۔"وہ کھل کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔دلاور بھی مسکرا دیا۔۔

"چلو پھر اب کھانا پکانا سیکھ لینا او کے؟"گھوم پھر کے اس کی سوئی پھر کھانے پہ اٹک گئی۔۔گلﷺ کا اچھا خاصہ موڈ خراب ہو گیا۔۔

"تم بھی عجیب آدمی او خاناں!"وہ اٹھ کر کچن میں کھانا ڈالنے چلی گئی جو یقیناً دلاور نے بنایا تھا۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں داخل ہوا تو گلﷺ کا فون بج رہا تھا۔۔وہ فون کو اگنور کرتا الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگا پر فون کرنے والا بھی نہایت ہی فارغ تھا جسے شاید اور کوئی کام نہیں تھا۔۔

"گلؔ تمہارا فون بج رہا ہے۔۔"تیسری کال پہ دلاور نے گلؔ کو آواز دی جو یقیناً لان میں ہونے کی وجہ سے نہیں سن پائی تھی۔۔

دلاور گہرا سانس لیتا فون کی طرف بڑھا اور بغیر دیکھے فون اٹھا لیا

"ہیلو؟"اس کے ہیلو پر دوسری طرف خاموشی چھا گئی

"ہیلو؟"دوسری دفعہ کہنے پہ بھی کوئی جواب نہ آیا تو اس نے کان سے ہٹا کر فون کی سکرین کو دیکھا۔۔سکرین پہ لالی لکھا نظر آیا۔۔دلاور کچھ دیر خاموشی سے سکرین کو گھورتا رہا پھر کال کاٹنے لگا جب دوسری طرف سے اس کی آواز ابھری

"دلاور!!"لہجہ عام سا تھا لیکن اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔وہ کشمکش میں تھا کہ جواب دے یا نہیں پھر آخر اس نے جواب دے ہی دیا

"گُلالئی؟؟"وہ ایسے بولا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو

www.novelsclubb.com

"ہمم!گُلالئی۔۔"اس نے ہنکارا ابھرا۔۔وہ اس وقت لان میں بیٹھی کھلے آسمان کو دیکھ رہی تھی

"کیسی ہیں؟"دلاور نے ایسے پوچھا جیسے ان دونوں کے بیچ کچھ ہوا ہی نہ ہو اور وہ دونوں بہت اچھے دوست ہوں۔۔اس کا انداز آج بھی ویسا ہی تھا۔۔نرم آواز۔۔شیریں لہجہ۔۔بالکل ویسا ہی جیسا پہلے تھا۔۔لیکن وقت اب پہلے جیسا نہیں تھا

"خوش ہوں۔۔"اس نے خوش پہ زور دیتے ہوئے کہا جیسے کچھ جتانا چاہتی ہو

"اللہ آپ کی خوشی کو دائمی رکھے۔۔"وہ ہلکا سا مسکرایا

"آپ سے برداشت ہو جائے گی میری خوشی؟؟"اس نے طنزیہ انداز میں کہا لیکن پھر اپنی بات کا احساس ہونے پہ فوراً شرمندہ سی ہوئی۔۔اب اسے دلاور سے کسی شکوے شکایت کا کوئی حق نہیں تھا۔۔

"آپ میری بیوی کی بہن ہیں۔۔میں کیوں آپ کا نقصان چاہوں گا؟"اس کے تحمل سے کہنے پر وہ مزید شرمندہ ہوئی

www.novelsclubb.com

"شوہر کیسے ہیں آپ کے؟"

"بہت اچھے۔۔"اب کہ اس نے بھی مسکرا کے کہا۔۔شاہ میر کا چہرہ فوراً ہی اس کی نظروں کے سامنے گھوما

"بیوی کیسی ہے آپ کی؟"لالی نے بھی وہی سوال کیا

"کچھ زیادہ ہی اچھی۔۔"دلاور کے سامنے بھی گل کا چہرہ لہرایا۔۔وہ دونوں ہی ہنس دیے۔۔

"اس کا بہت خیال رکھیے گا۔۔وہ بہت حساس ہے۔۔لگتی نہیں ہے پر ہے۔۔"وہ اس کے لیے فکر مند ہوئی۔۔جو بھی تھا لیکن اسے ابھی تک دلاور پر پوری طرح اعتبار نہیں آیا تھا۔۔پتا نہیں وہ اس کی بہن کو کیسے رکھتا

"اسے اپنا خیال رکھوانا آتا ہے گلالئ۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔"وہ ہلکا سا مسکرایا

دونوں کے درمیان پھر سے خاموشی چھا گئی۔۔

"گلالئ!!"اس کی سنجیدہ آواز پہ وہ ٹھٹکی

"جی؟"

"ماضی میں جو کچھ بھی ہوا جیسے بھی ہوا۔۔ہمیں وہ سب بھول جانا چاہئیے۔۔ہم اچھے دوست تھے۔۔"

"لیکن اب ہم دوست نہیں ہیں۔۔"وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے فوراً بولی

" صحیح کہا۔۔اب ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔۔ تو ایک کام کرتے ہیں۔۔ وہی رہتے ہیں جو ہم ہیں۔۔ ایک کام کرتے ہیں ہم پھر سے اجنبی بن جاتے ہیں۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے پہلے تھے۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔۔"

اس کی بات پہ لالی کچھ پُر سکون سی ہو گئی۔۔ اسے اپنا آپ ہلکا پھلکا سا محسوس ہوا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔" وہ خود بھی یہی چاہتی تھی

"لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے گا۔۔ اگر زندگی میں کبھی بھی کسی بھی موڑ پہ میری یا گل کی ضرورت پڑی تو ہم ہمیشہ آپ کو اپنے لیے کھڑے ملیں گے۔۔" بڑے ہی خوبصورت انداز میں اس نے گویا بات ہی ختم کر دی۔۔

"آپ ہمیں اپنا میکہ بھی سمجھ سکتی ہیں۔۔" اس کے شرارت سے کہنے پہ وہ ہنس پڑی۔۔ پتا نہیں کیوں پر اس کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔۔ وجہ وہ خود بھی نہیں سمجھ پائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"ضرور۔۔ جلد ہی آؤں گی اپنے میکے اپنی بہن سے ملنے۔۔" اس نے خوشدلی سے کہا

"جی ضرور!!"

" چلیں پھر۔۔" اس نے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا

"ہمم۔۔ٹھیک ہے۔۔"اسے سمجھ نہ آئی کیا کہے۔۔کچھ دیر دونوں طرف خاموشی چھائی رہی پھر آخر گُلالئی نے فون کاٹ دیا۔۔وہ بھی فون کو واپس اس کی جگہ پہ رکھ کے گہرا سانس لیتا الماری کی طرف بڑھ گیا۔۔

بعض دفعہ غلط فہمیوں کو دور نہیں کرنا چاہئیے۔۔جیسے کچھ راز راز رہنے چاہئیے ویسے ہی کچھ غلط فہمیاں بھی غلط فہمیاں ہی رہنی چاہئیے۔۔جیسے ان دونوں کے بیچ تھی۔۔بعض دفعہ چیزوں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئیے۔۔حالات سے نظریں چرا لینی چاہئیے۔۔یا یہ کہہ لیں کہ اجنبی بن جانا چاہئیے۔۔

چلو اک بار پھر سے اجنبی بن جائیں ہم دونوں

نہ میں تم سے کوئی امید رکھوں دل نوازی کی

نہ تم میری طرف دیکھو غلط انداز نظروں سے

نہ میرے دل کی دھڑکن لڑکھڑائے میری باتوں سے

نہ ظاہر ہو تمہاری کشمکش کا راز نظروں سے

www.novelsclubb.com

تمہیں بھی کوئی الجھن روکتی ہے پیش قدمی سے

مجھے بھی لوگ کہتے ہیں کہ یہ جلوے پرائے ہیں

مرے ہمراہ بھی رسوائیاں ہیں میرے ماضی کی

تمہارے ساتھ بھی گزری ہوئی راتوں کے سائے ہیں

تعارف روگ ہو جائے تو اس کا بھولنا بہتر

تعلق بوجھ بن جائے تو اس کو چھوڑنا اچھا

وہ افسانہ جسے انجام تک لانا نہ ہو ممکن

اسے اک خوبصورت موڑ دے کر چھوڑنا اچھا

چلو اک بار پھر سے اجنبی بن جائیں ہم دونوں!!

www.novelsclubb.com

علی شیر بیٹھک میں داخل ہوئے تو بڑے خان سامنے ہی صوفے پہ بیٹھے کوئی کاغذات دیکھ رہے تھے۔۔

"السلام علیکم !!"ان کے سلام پہ وہ علی شیر کی طرف متوجہ ہوئے

"وعلیکم سلام۔۔"

وہ ان کے ساتھ ہی آکر بیٹھ گئے۔۔ بڑے خان نے عینک اتار کر ان کے تھکے تھکے چہرے کو دیکھا

"کہاں سے آرہے ہو؟"

"زمینوں پہ گیا تھا۔۔کافی وقت ہو گیا تھا تو سوچا چکر لگا آؤں۔۔"انہوں نے گہرا سانس لیتے ہوئے صوفے کی پشت سے سر ٹکا دیا۔۔

"کوئی مسلۂ ہے؟"بڑے خان نے ان کا الجھا الجھا انداز دیکھ کر پوچھا

"مسلۂ تو ہے۔۔"وہ سیدھے ہو کر بیٹھے

"ہمم۔۔ کیا مسلۂ ہے؟"

"بابا۔۔دلاور۔۔اسے واپس بلا لیں۔۔"

www.novelsclubb.com

ان کی بات پہ بڑے خان کے تاثرات فوراً سخت ہوئے

"آج تو یہ بات کر دی ہے آئندہ مت کرنا۔۔"

"بابا۔۔آپ کو پتا تو ہے وہ کبھی کبھار ہی اس طرح جذباتی ہوتا ہے۔۔اور اس کا جذباتی پن تھوڑی دیر کا نہیں ہوتا۔۔وہ جو فیصلہ کر لے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔۔آپ اسے نہیں بلائیں گے تو وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔۔"انہوں نے سمجھانے والے انداز میں کہا

"نہیں آتا تو نہ آئے۔۔ام اب چاہتا بھی نئی اے کہ وہ واپس آئے۔۔اگر اسے ہمارے فیصلوں کا احترام نہیں کرنا آتا تو ہماری حویلی میں اس کی کوئی جگہ نہیں اے۔۔"ان کے دوٹوک انداز پہ علی شیر نے ہنکارا ابھرا

"یہ حویلی میری بھی تو ہے بابا۔۔میرے بچوں کی بھی تو ہے۔۔میں پہلے ہی اپنے دو بچے ہمیشہ کے لیے کھو چکا ہوں اور اب تیسرا۔۔شازی کی بھی جلد ہی شادی ہو جائے گی۔۔میں ساری زندگی اپنے بچوں کے بغیر گزاروں گا؟"ان کے رنجیدہ ہونے پہ بڑے خان کو مزید طیش آیا

"ایسے بچوں کا تم نے کیا کرنا اے جنہیں ماں باپ کے فیصلوں کا احترام ای نہ ہو۔۔جنہیں رشتوں کا پاس ای نہ ہو۔۔"دلاور کے لیے ان کے دل میں اتنی محبت تھی جس کا کوئی حساب نہیں تھا۔۔وہ خود بھی اسے معاف کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے لیکن نازنین۔۔اور شاہ میر۔۔ان دونوں کا تو وہ نام بھی نہیں سننا چاہتے تھے۔۔

"وہ میری اولاد ہے۔۔میں مزید اسے خود سے اور اس کی ماں سے دور نہیں رکھوں گا۔۔"

ان کے حتمی انداز پہ بڑے خان خاموش ہو گئے پھر کچھ دیر بعد بولے۔۔

"ٹھیک ہے۔۔بلالو اسے۔۔"

علی شیر نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔۔

"لیکن وہ اپنی بیوی کے بغیر نہیں آئے گا۔۔" وہ اپنے بیٹے کو اچھی طرح جانتے تھے۔۔

"زرمینے کو کہنا کہ اسے حویلی کے طور طریقے سکھا دے۔۔ام اس کی مزید بد تمیزیاں برداشت نئی کرے گا۔۔"

علی شیر کا چہرہ کھل اٹھا۔۔انہیں امید نہیں تھی کہ بڑے خان اتنی جلدی مان جائیں گے۔۔

"بہت شکریہ بابا۔۔بہت بہت شکریہ۔۔" انہوں نے بڑے خان کا ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگایا۔۔پھر اٹھ کر جانے لگے جب رک گئے۔۔

www.novelsclubb.com

"بابا۔۔!"

"ہمم؟"

انہوں نے پلٹ کر ان کی آنکھوں میں دیکھا

"شاہ میر ؟"ایک امید سے وہ یہ بات پوچھ تو بیٹھے تھے لیکن بڑے خان کا رنگ بدلتے دیکھ کر انہیں اپنے الفاظ ضائع کرنے پر افسوس ہوا

"علی شیر۔۔ بھول جاؤ کہ وہ کبھی تمہارا بیٹا تھا۔۔وہ خود اس حویلی سے سارے رشتے ختم کر کے گیا تھا بالکل اپنی ماں کی طرح۔۔وہ تمہارا نہیں صرف اپنی ماں کا بیٹا ہے، تھا اور رہے گا۔۔اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دو۔۔ جس اندھیری دلدل میں وہ پھنس چکا ہے وہاں سے واپسی ناممکن ہے۔۔"

علی شیر ان کی بات سن کر بے تاثر چہرہ لیے بیٹھک سے باہر آ گئے۔۔ صحیح ہی تو کہتے تھے بڑے خان۔۔اس نے خود اپنا راستہ چنا تھا۔۔وہ تو ان کا سب سے پیارا بیٹا تھا۔۔ان کی پہلی اولاد جس سے انہیں دنیا میں سب سے زیادہ پیار تھا۔۔اور اوپر سے وہ بالکل زرتاشے جیسا تھا۔۔پتا نہیں کیسے وہ ان سے اتنا بد ظن ہو گیا تھا۔۔پتا نہیں زرتاشے کیسے اتنی بد ظن ہو گئی تھی۔۔

وہ ٹہلتے ٹہلتے حویلی سے باہر نکل آئے اور باغ کی طرف چل پڑے۔۔

بہت کچھ تھا سوچنے کے لیے۔۔ہمیشہ کی طرح آج بھی شاہ میر کے ذکر کے بعد وہ پھر سے خود کو اذیت دینے والے تھے۔۔پھر سے وہی کہانی یاد کرنے والے تھے۔۔

تیس سال پہلے۔۔

"بابا میں نے چیئر لفٹ پہ بیٹھنا ہے۔۔" سولہ سالا زرتاشے اپنے بابا کے سامنے کھڑی پھر سے وہی ضد کر رہی تھی۔۔

"بیٹا شام کو چلیں گے نا۔۔ ابھی آپ کی ماما بہت تھک گئی ہیں۔۔" زبیر صاحب نے اپنی ضدی بیٹی کو دیکھا جس نے چیئر لفٹ میں بیٹھنے کی ٹھان لی تھی۔۔

"تو ابھی علی وغیرہ جا رہے ہیں نا میں ان کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔۔" اس نے اپنے کزنز کا نام لیا جو ان کے ساتھ ہی سیر کرنے آئے تھے۔۔ وہ لوگ پوری رات کا سفر کرنے کے بعد شانگلہ پہنچے تھے اور اب ہوٹل میں آرام کرنے کی غرض سے آئے تھے۔۔ شام کو انہوں نے پھر سیر کرنے جانا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"بابا پلیز نا!!" اس کے رونی شکل بنانے پہ زبیر صاحب کو ترس آ گیا۔۔

"اچھا بھئی ٹھیک ہے۔۔ چلی جاؤ۔۔"

وہ ان کے گلے لگتی اپنے کزنز کے بلانے پہ باہر چلی گئی۔۔

"سب سے پہلے کون جائے گا؟"شاہ زیب کے پوچھنے پہ زرتاشے جھٹ سے کھڑی ہوئی

"میں۔۔میں۔۔"اس کے پُرجوش انداز پہ سب ہنس دیے

"چلو پھر ایک کام کرو فاطمہ تم اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔۔"

"کوئی نہیں۔۔میں نے اکیلے بیٹھنا ہے۔۔"وہ فوراً بولی

"کیوں اکیلے کس خوشی میں؟"احمد نے کمر پہ ہاتھ رکھ کے پوچھا

"میں اپنے پیسے خود دے رہی ہوں اس خوشی میں۔۔"وہ ان کی سنے بغیر فٹ سے چیئر لفٹ میں بیٹھ گئی۔۔ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ اس کے ساتھ ایک اور لڑکا آکر بیٹھ گیا۔۔

"او ہیلو مسٹر۔۔یہاں میں بیٹھی ہوں۔۔"اس نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجا کر اسے دیکھا جو نظریں جھکائے اس کی طرف تو ہرگز متوجہ نہیں تھا۔۔

علی شیر نے گہری کالی آنکھیں اٹھا کر اس کا معائنہ کیا پھر شائستگی سے بولا

"آپ غالباً ایک ہی سیٹ پہ بیٹھی ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی گہری آنکھوں میں مبہوت سی دیکھ رہی تھی جب اس کے بولنے پہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی

"لیکن میں اکیلے بیٹھنا چاہتی ہوں۔۔" اس کے تحکمانہ انداز پہ علی شیر نے ایک ابرو اچکائی

"تو پھر آپ اگلی باری میں آجایئے گا۔۔" وہ کسی صورت اٹھنے پہ راضی نہیں تھا۔۔

"بھائی یہ اترنا چاہتی۔۔" اس نے چیئر لفٹ والے کو بلانا چاہا تو زرتاشے نے اسے فوراً روکا

"نہیں نہیں رہنے دیں۔۔"

چیئر لفٹ چل پڑی۔۔ علی شیر بالکل آرام سے بیٹھا اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ رہا تھا

"ڈر لگ رہا ہے؟" پہاڑوں کو کاٹ کر گزرتی جھکے ہوئے درختوں کے پتوں سے ٹکراتی چیئر لفٹ جب آدھے راستے میں رک کر تیز ہوا سے جھولنے لگی تو وہ اس کی طرف جھک کر ہمدردی سے بولا

"نہیں تو۔۔ میں کیوں ڈرنے لگی بھلا۔۔" اس نے بال جھٹک کر بہادری کا مظاہرہ کرنا چاہا لیکن اگلے ہی پل چیئر لفٹ کے ایک جھٹکے سے چلنے پر وہ چیخ مارتی اچھل کے علی شیر کے بازو پہ اپنے ناخن گاڑھ چکی تھی

"آہ۔۔ جنگلی لڑکی۔۔ یہ کیا طریقہ تھا؟" وہ کراہ اٹھا

"اوسوری۔۔"وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی

"ویسے آپ کا تعارف ؟"اس نے مسکراتی نظروں سے اس کا جائزہ لیا جو بلو جینز پہ وائٹ ٹاپ اور اس پہ بلو کلر کا لانگ کوٹ پہنے، بالوں کی اونچی پونی بنائے شانگلہ کی پہاڑیوں پہ اتری کوئی پری معلوم ہو رہی تھی۔۔ لیکن یہ پری خاصی ماڈرن تھی۔۔ علی شیر کو تو اسے دیکھ کے یہی خیال آیا تھا۔۔

ماڈرن پری۔۔وہ زیرِلب بدبدا کے ہنس دیا

"میرا نام زرتاشے زبیر ہے۔۔ میں لاہور میں رہتی ہوں اور یہاں اپنے کزنز کے ساتھ سیر کرنے آئی ہوں۔۔ابھی ابھی میٹرک کیا ہے اور اب کالج جانے کا انتظار ہے۔۔ میری عمر سولہ سال ہے اور میرے بابا بہت بڑے بزنس مین ہیں۔۔" وہ ایک ہی سانس میں اپنا لمبا چوڑا تعارف کرا گئی۔۔ وہ اس کے انداز پہ ہنس دیا۔۔ یہ پری ماڈرن ہونے کے ساتھ ساتھ کافی چنچل بھی تھی

"اور آپ ؟"اسے فوراً ہی اپنے ساتھ بیٹھے اجنبی کی فکر ہوئی جسے وہ خوامخواہ اتنا لمبا تعارف کرا گئی تھی

"میرا نام علی شیر خان ہے۔۔ یہیں پاس میں الوچ ہے وہاں میری حویلی ہے۔۔ سنہری حویلی۔۔ بہت مشہور ہے یہاں پہ کسی سے بھی پوچھ لینا۔۔ میں نے ایف-اے کیا ہے اور اب اپنا کاروبار

www.novelsclubb.com

سنبھالا ہوا ہے۔۔ عمر بیس سال ہے۔۔اور میرے بابا بہت بڑے زمیندار ہیں۔۔"اس نے بھی اسی کی طرح اپنا پورا تعارف کرایا۔۔

"اووو۔۔"وہ ہونٹ گول کر کے متاثر ہونے والے انداز میں بولی۔۔

پھر پورا راستہ ان کی باتیں ہوتی رہیں اور چیئر لفٹ کب واپس آکر رک بھی گئی انہیں پتا بھی نہ چلا۔۔

"چلیں پھر علی شیر۔۔قسمت میں ہوا تو آپ سے پھر ملاقات ہو گی۔۔"وہ اپنے کزنز کی طرف جاتے ہوئے پلٹ کر اپنی سمندر رنگ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھ کر بولی۔۔وہ چلی بھی گئی اور وہ وہیں کھڑا اس کی باتوں اور آنکھوں کے زیرِ اثر کھویا رہا۔۔اس کی آنکھیں بہت حسین تھیں۔۔سمندر رنگ آنکھوں میں گویا واقعی ایک سمندر موجزن تھا۔۔ان آنکھوں سے ملاقات ادھوری رہ گئی تھی جو کہ جلد ہی پوری ہونے والی تھی۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ الوچ کے قریب ایک آبشار کے گرد موجود بڑے بڑے پتھروں میں سے ایک پر بیٹھی کیمرے سے تصویریں لینے میں مصروف تھی۔۔یہ قدرے سنسان جگہ تھی اور وہ تصویریں لینے کی غرض سے اپنے کزنز کو کچھ دور ڈھابے پہ چائے پیتا چھوڑ کے یہاں آگئی تھی۔۔

اسے درختوں کی طرف سرسراہٹ محسوس ہوئی تو فوراً چونک کے دیکھا۔۔وہاں پہ علی شیر کھڑا محویت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ارے آپ یہاں؟"وہ اچھل کر اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔

"ہمم۔میں یہاں۔۔"اس نے کندھے اچکائے

"آپ کو کیسے پتا میں یہاں ہوں؟"اس نے ایسے پوچھا جیسے سو فیصد یقین ہو کہ وہ اسی کے پیچھے آیا تھا

"بسس دیکھ لیں۔۔آپ نے کہا تھا نا کہ قسمت میں ہوا تو ہم دوبارہ ملیں گے۔۔"اس نے اسی کی بات واپس لوٹائی

"ہاں یہ بھی صحیح ہے۔۔"وہ کافی دیر پتھروں پہ بیٹھے باتیں کرتے رہے جب زرتاشے کو اپنے کزنز کی آواز آئی۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا میرے کزن آگئے اب میں جا رہی ہوں۔۔"اسے اجلت میں جاتا دیکھ علی شیر فوراً کھڑا ہوا

"ایک منٹ۔۔یہ تو بتائیں آپ سے رابطہ کرنا ہو تو کیسے کریں؟"

اس کے پوچھنے پہ وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔

پھر دونوں نے ہی اپنے گھروں کے ٹیلی فون نمبرز کے تبادلے کر لیے۔۔

پھر وہ جلدی سے ایک بار پھر اسے ملنے کی امید تھماتی چلی گئی۔۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی تو کرتی تھی۔۔ دوبارہ ملنے کی زمہ داری قسمت کے کندھوں پہ ڈال کر خود بری الزمہ ہو کر چلی جاتی۔۔

وہ پورا ایک ہفتہ شانگلہ میں رکی تھی اور جس بھی جگہ وہ گھومنے جاتی علی شیر پہلے سے موجود ہوتا۔۔ اب یہ قسمت کی منصوبہ بندی تھی یا علی شیر کی یہ وہ نہیں جانتی تھی۔۔ اس پورے عرصے میں ان کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی بلکہ جانے کے وقت پہ تو علی شیر اس سے ملنے بھی آیا تھا۔۔ بس ہوٹل کی پارکنگ میں ہی اسے الوداع کہتا دور جا کھڑا ہوا تھا اور اسے واپس جاتا دیکھتا رہا۔۔ وہ چلی گئی تھی اور وہ ویسے ہی کھڑا تھا۔۔ منتظر۔۔ بے چین۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ اپنے عالیشان ڈرائنگ روم میں صوفے پہ بیٹھی البم میں اپنی شانگلہ کی تصویریں دیکھ رہی تھی جب ساتھ ہی رکھی لکڑی کی ٹیبل پہ پڑے ٹیلی فون کے بجنے پہ وہ بدمزہ سی ہوئی

"اب کون ہے؟" اس نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا

"ڈھونڈتا پھرتا ہوں شہر لاہور میں اسے

اور میرے پاس اس کے گھر کی نشانی بھی نہیں ہے۔۔"وہ فون سے ابھرتی نرم، مسکراتی آواز سن کر جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔۔ریسیور اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا

"علی شیر ؟"وہ فوراً ہی پہچان گئی تھی۔۔

"ارے آپ نے پہچان لیا؟"اسے خوشگوار حیرت ہوئی

"جی۔۔۔ نہیں۔۔"وہ ہچکچاتے ہوئے بولی

"کیسی ہیں آپ ؟"

"میں بالکل ٹھیک آپ کیسے ہیں ؟"

"میں ٹھیک نہیں تھا۔۔ لیکن اب بہت زیادہ ٹھیک ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ کیوں ؟"

"کیونکہ پہلے میں خود کو بہت اکیلا اور اداس محسوس کر رہا تھا۔۔اور اب میں آپ کے شہر میں ہوں اور آپ سے بات بھی کر رہا ہوں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔"

وہ اس کی بات پہ مسکرا دی

"تو آپ لاہور آئے ہوئے ہیں؟"

"جی بالکل۔۔"

"اچھا؟؟ کہاں پر ہیں؟" اس نے تجسس سے پوچھا

"غالباً آپ سے بہت دور" اس نے افسردگی سے کہا

"ہمم۔۔ تو پھر تو مجھے آپ سے ملنے آنا چاہیئے۔۔" اس نے سوچنے والے انداز میں کہا

"تو پھر تو مجھے ابھی سے تیار ہونا شروع کر دینا چاہیئے۔۔"

وہ اس کی بات پہ ہنس پڑی۔۔

پھر کافی دیر ان کی بات ہوتی رہی اور اسی شام ایک کیفے میں ملنے کا پروگرام طے ہوا۔۔ علی شیر خاص طور پر اس سے ملنے آیا تھا۔۔ آہستہ آہستہ روز ان کی ملاقاتوں کے سلسلے شروع ہو گئے۔۔ کبھی کیفے، کبھی کسی ریسٹورنٹ اور کبھی یونہی گھومنے پھرنے۔۔ علی شیر تو پہلی ہی نظر میں اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا اور اب تو زرتاشے کو بھی اس سے محبت ہو گئی تھی۔۔

"بابا مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔"آج بہت ہمت کرنے بعد وہ اپنے بابا سے علی شیر کی بات کرنے آئی تھی کیونکہ وہ اس کے گھر رشتہ لانا چاہتا تھا۔۔

"ہاں بیٹا بولو؟"زبیر صاحب اور ان کے ساتھ بیٹھی شاہدہ بیگم فوراً اس کی طرف متوجہ ہوئے

"وہ ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔"وہ کچھ ہچکچاتے ہوئے بولی

"ہاں بیٹا ہمیں بھی تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔"شاہدہ بیگم پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں

"اچھا پہلے آپ ہی کرلیں۔۔"

"بیٹا تم تو جانتی ہو تمہارا رشتہ بچپن سے تمہارے کزن سے طے ہے۔۔مرتضیٰ باہر کے ملک جارہا ہے اور تمہارے ماموں اس کے جانے سے پہلے تم دونوں کا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔۔"

شاہدہ بیگم کی بات پہ اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟وہ بات تو کب کی ختم ہو چکی ہے۔۔میں نے آپ کو کہا تو تھا کہ میں اس سے شادی نہیں کروں گی۔۔"اس نے پھٹی پھٹی آواز میں بے یقینی سے کہا

"اور ہم نے بھی کہا تھا کہ ہم آپ کا رشتہ بچپن سے میں ہی طے کر چکے ہیں۔۔"اب کی بار زبیر صاحب سنجیدگی سے بولے

"لیکن ماما۔۔بابا۔۔میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔۔"

اس کی بات پہ شادہ بیگم اور زبیر صاحب کے تاثرات ایکدم سخت ہو گئے۔۔

"جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو اور کس کے سامنے کہہ رہی ہو؟ ویسے بھی اب کچھ نہیں ہو سکتا ہم تمہارے نکاح کی ڈیٹ فائنل کر چکے ہیں"

"جی بالکل جانتی ہوں۔۔میں صرف اور صرف اسی لڑکے سے شادی کروں گی جس سے میں محبت کرتی ہوں۔۔آپ اپنے اس بھانجے کو صاف انکار کر دیں۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔

زبیر صاحب غصے سے کھڑے ہوئے جیسے ابھی اسے تھپڑ مار دیں گے جب شاہدہ بیگم نے روکنے والے انداز میں ان کا بازو پکڑا۔۔

www.novelsclubb.com

زرتاشے دھاڑ کی آواز سے کمرے کا دروازہ بند کرتی نکل گئی۔۔

اس نے بار بار بجتے فون کو اٹھا کر دیکھا تو اس پہ زرتاشے لکھا تھا۔۔اس نے فوراً فون اٹھا لیا

"جی۔۔جناب؟؟آپ نے تو کہا تھا ایک ہفتہ آپ کو تنگ نہ کیا جائے بڑی مصروف ہیں آپ؟" اس نے شرارت سے پوچھا

"کیا ہوا تاشے؟" وہ دوسری طرف سے اس کے رونے کی آواز سن کر فکر مندی سے بولا

"علی۔۔وہ۔۔بابا نے اگلے ہفتے زبردستی میرا نکاح۔۔رکھ۔۔رکھ۔۔دیا ہے۔۔میرے کزن کے ساتھ۔۔" وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔

"کیا؟؟کیا مطلب؟تم نے تو کہا تھا کہ وہ کزن والی بات بہت پہلے ہی ختم ہو چکی ہے۔۔" وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ بیٹھا

"مجھے نہیں پتا کچھ کرو علی۔۔اگلے ہفتے میرا نکاح ہے۔۔"

"ایک منٹ۔۔پہلے مجھے پوری بات بتاؤ؟ابھی تم کہاں ہو؟اور۔۔" ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا جب دوسری طرف سے فون کاٹ دیا گیا۔۔

وہ فون کی سکرین کو کچھ دیر گھورتا رہا اور پھر سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

زرتاشے کافی پُرسکون تھی۔۔ علی شیر سے اس کی بات ہو چکی تھی۔۔کافی سوچنے سمجھنے کے بعد اسے ایک ہی راستہ نظر آیا تھا۔۔وہ علی شیر کو کسی صورت نہیں چھوڑ سکتی تھی مجبوراًوہ اپنے گھر اور ماں باپ کو چھوڑنے جارہی تھی۔۔

آج نکاح کی شاپنگ کے لیے وہ شاہدہ بیگم کے ساتھ آئی تھی۔۔

وہ ایک شاپ پہ کھڑی بے دلی سے بھاری کام والے لہنگے کو دیکھ رہی تھی جب اسے دکان کے شیشے سے باہر علی شیر نظر آیا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اسے اشارہ کرتی شاہدہ بیگم کی طرف ایک ہلکے سے رنگ کی کام والی ساڑھی لے کر آئی۔۔

"ماما ذرا چینجنگ روم میں جا کر یہ چیک کر کے آئیں۔۔مجھے لگتا ہے یہ آپ پہ بہت اچھی لگی گے؟"

"اچھا رکو میں چیک کر کے آتی ہوں۔۔" وہ اس کا دل رکھنے کے لیے ساڑھی اس کے ہاتھ سے لیتیں چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئیں۔۔

www.novelsclubb.com

ان کے جانے کے بعد علی شیر اس تک آیا

"جلدی چلو تاشے۔۔ ہمیں جلد از جلد حویلی پہنچنا ہے۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑتے اسے لے جانے لگا اور وہ بغیر پلٹے اس کے ساتھ چل پڑی۔۔وہ ایک دفعہ بھی نہیں پلٹی تھی۔۔شاید وہ جانتی تھی کہ

پلٹ کر دیکھنے والے پتھر کے ہو جاتے ہیں۔۔لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ پتھر تو وہ اب بھی ہونے والی تھی اور جلد ہی ہونے والی تھی۔۔

"بابا میں زرتاشے سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔"علی شیر ،زرتاشے کا ہاتھ تھامے بڑے خان کے سامنے کھڑا تھا۔۔اس وقت یہاں سب حویلی والے جمع تھے

"تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟اور کس بنیاد پہ تم اس لڑکی کو یہاں لے کر آیا اے؟تمہیں شرم نہیں آتی کسی کے گھر کی عزت کو یوں بھگا کر لایا اے تم؟"ان کی گرجدار آواز پہ زرتاشے کچھ خوفزدہ سی ہوئی لیکن اوپر اوپر سے مضبوط بنی اس کے ساتھ ہی کھڑی رہی۔۔

"اب سے یہ ہماری حویلی کی عزت ہے۔۔"وہ مضبوط لہجے میں بولا

"جو لڑکی اپنے ماں باپ کی عزت نہ رکھ سکی اسے ہم اپنے گھر کی عزت نہیں بنا سکتے۔۔"بڑے خان کسی صورت ماننے کو تیار نہیں تھے

www.novelsclubb.com

"لیکن بابا یہ میری وجہ سے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئی ہے۔۔"

"میں کچھ نہیں جانتا۔ تمہارا رشتہ بچپن سے زر مینے سے طے ہے اور میں اپنی زبان سے نہیں پھر سکتا۔۔"

تاشے نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ یہ بات علی شیر نے اسے نہیں بتائی تھی

"میں بھی اپنی زبان سے نہیں پھر سکتا بابا۔۔ آپ نے اگر زر مینے کو زبان دی ہے تو میں نے زرتاشے کو۔۔" وہ اپنی بات پہ قائم تھا

"ٹھیک ہے پھر تمہارے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو اس لڑکی کو چن لو یا ہم سب کو۔۔" ان کا انداز حتمی تھا۔۔ وہ جانتے تھے کہ علی شیر ان سے بہت محبت کرتا ہے اور انہیں کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا

"میں زرتاشے کو نہیں چھوڑ سکتا بابا۔۔" وہ بے بسی سے انہیں دیکھنے لگا جنہوں نے اسے عجیب دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا

"تو پھر حویلی چھوڑ دو۔۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن۔۔"

"ہمیں اپنا فیصلہ بتا دو۔۔ حویلی یا یہ لڑکی؟" انہوں نے ہاتھ اٹھا کر مزید بولنے سے روکا۔۔

زرتاشے اپنی جگہ چور سی بن گئی۔۔

"بتاؤ علی شیر۔۔ام یا یہ لڑکی؟"ان کی دھاڑ پہ علی شیر نے زور سے آنکھیں مینچ کے کھولیں

"زرتاشے۔۔!!"اس نے یک لفظی جواب دیا اور سب کو حیران پریشان چھوڑ کر اس کا ہاتھ پکڑتا باہر آگیا۔۔اس نے زرتاشے کو چنا تھا۔۔جب وہ اس کے لیے اپنے ماں باپ اور گھر کو چھوڑ سکتی تھی تو وہ بھی پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔

وہ اس وقت ڈرائنگ روم کے صوفے پہ بیٹھی علی شیر کا انتظار کر رہی تھی جو کچن میں اس کے لیے چائے بنانے گیا تھا۔۔اس نے جینز پہ شارٹ کرتی پہن رکھی تھی اور بال ڈھیلے سے جوڑے میں مقید تھے۔۔

کل رات ہی ان دونوں کا سادگی سے نکاح ہو چکا تھا جس میں صرف علی شیر کے کچھ دوست شامل ہوئے تھے۔۔ علی شیر شروع سے ہی حویلی والوں سے الگ رہتا تھا۔۔اس کا اپنا الگ بزنس اور گھر تھا اس لیے انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ہاتھ میں چائے کا ٹرے پکڑے باہر آیا اور ٹرے ٹیبل پہ رکھ کے اس کی طرف متوجہ ہوا جو کسی سوچ میں گم تھی

"تم ٹھیک ہو نا زرتاشے؟"اس نے فکرمندی سے پوچھا

"ہاں" اس نے کندھے اچکا کر لاپرواہی سے کہا

"سچ میں؟" اس نے تصدیق چاہی

"ہاں تو مجھے کیا ہونا ہے؟" اس نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا

"میرے کہنے کا مطلب تھا کہ تم اپنے گھر والوں کے لیے پریشان تو نہیں ہو رہی؟"

"نہیں۔۔البتہ گھر والے میرے لیے ہو رہے ہونگے۔۔"

وہ اس کی لاپرواہی پہ عش عش کر اٹھا

"ہاں۔۔وہ تو ہے۔۔لیکن فکر نہ کرو میں کچھ وقت تک تمہیں ان سے ملوانے لے جاؤں گا۔۔" اس نے تسلی دینے والے انداز میں کہا

"تمہیں کس نے کہا میں ان سے ملنا چاہتی ہوں؟" اس کے ایک ابرو اچکا کر پوچھنے پہ وہ الجھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔میں کبھی اپنے ماں باپ سے نہیں ملوں گی۔۔جب انہیں میرے احساسات میرے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں تو میں کیوں ان سے کوئی تعلق رکھوں؟"

علی شیر نے کچھ حیرت اور افسوس سے اسے دیکھا۔۔وہ بہت ضدی، ہٹ دھرم اور جذباتی تھی۔۔ یہ بات وہ اس چھوٹے سے عرصے میں ہی بخوبی جان گیا تھا۔۔

"ہمم۔۔یہ بات تم ابھی کر رہی ہو۔۔"

"نہیں۔۔میں جو بات ایک بار کرتی ہوں اس پر قائم رہتی ہوں۔۔"اس کے سنجیدہ لہجہ پہ وہ ہنکارا بھر کے رہ گیا۔

"اچھا بھئی۔۔ٹھیک ہے۔۔جیسے آپ کی مرضی"وہ سر کو خم کرتے ہوئے بولا

"ایک بات کہوں؟"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جو اپنے بالوں کی لٹوں سے الجھ رہی تھی۔۔

"ہمم؟"

"بہت پیاری لگ رہی ہو!"وہ ہلکا سا مسکرایا

"میں پیاری ہوں مسٹر علی!"اس کے اترا کے بولنے پہ وہ ہنس دیا

"اپنی تعریف خود کرنے سے انسان جلدی بوڑھا ہو جاتا ہے۔۔"اس نے ڈرانے والے انداز میں کہا

"مجھے بوڑھا ہونا منظور ہے پر اپنی تعریف کیے بغیر میں نہیں رہ سکتی۔۔" وہ بے بسی سے بولی جیسے بہت مجبور ہو

"میں ہوں نا آپ کی تعریف کرنے لیے پھر آپ کو کیا ضرورت؟؟"

"تعریف چھوڑو پہلے یہ بتاؤ یہ تمہارے بابا کون سے بچپن کے رشتے کی بات کر رہے تھے؟" اسے اچانک کل والی بات یاد آئی

"یار۔۔ وہ تو بس ایسے ہی۔۔ بابا نے بچپن میں رشتہ طے کر دیا تھا کزن سے لیکن مجھے تو اس کا نام تک نہیں پتا تھا میں نے تو دیکھا بھی نہیں اسے۔۔" وہ فوراً اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے بولا

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔ لیکن آج سے وعدہ کرو کہ کسی اور لڑکی کو نہ دیکھو گے نہ بات کرو گے۔۔" اس کے مشکوک انداز پہ اسے ہنسی آئی

"اب یہ بات بیچ میں کہاں سے آ گئی؟"

www.novelsclubb.com

"جہاں سے بھی آئی اب تو آ گئی نا۔۔ اس لیے جلدی سے کرو وعدہ۔۔" وہ حکمیہ لہجے میں بولی

"لیکن میں نے تو تمہیں ایسا کوئی وعدہ کرنے کو نہیں کہا۔۔ بلکہ میں تو تمہیں کالج میں کروانے کا سوچ رہا تھا اور وہاں تو میل ٹیچر بھی ہونگے" وہ اسے تنگ کرنے کے لیے بولا

"تم بول بھی نہیں سکتے۔۔یہ حق صرف میرے پاس موجود ہے۔۔"

"ویسے ایک بات ہے۔۔"

"کیا؟"

"مرد جب محبت کرتا ہے تو عورت کو کھلی آزادی دے دیتا ہے اور عورت جب محبت کرتی ہے تو مرد کو پلو سے باندھ کر رکھنا چاہتی ہے۔۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے بولا

"ہاں یہ تو صحیح کہا۔۔اچھا اب بات نہیں بدلو۔۔" اس کی سوئی ابھی تک وہیں اڑی تھی

"اچھا بھئی میں وعدہ کرتا ہوں کہ کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گا۔۔"

"یہ ہوئی نہ بات!!" وہ اس کی چھوٹی سی بات پہ خوش ہو گئی۔۔

اس وقت وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ یہ وعدہ بہت کم عرصے کے لیے قائم رہنے والا تھا۔۔

---

www.novelsclubb.com

"بابا!! بابا!! گاڑی سلو کریں" چھ سالا شاہ میر پُر جوش آواز میں بولا۔۔روز سکول جاتے ہوئے وہ یہی بات کرتا اور حسرت سے اس حویلی کو دیکھتے ہوئے گزر جاتا۔۔حویلی اس کے سکول کے راستے میں ہی آتی تھی۔۔

"شاہ میر روزانہ ایک ہی حویلی کو دیکھ کے کیا کرنا ہے؟" نازنین اور شاہ میر کے ساتھ بیک سیٹ پہ بیٹھی زرتاشے چِڑ کے بولی۔۔ آج پھر وہ علی شیر سے ناراض تھی تبھی بیک سیٹ پہ بیٹھی تھی

"ماما مجھے یہ حویلی بہت پسند ہے۔۔" وہ اپنی پوری شان و شوکت سے کھڑی سنہری رنگ کی چراغوں والی حویلی کو گاڑی کے شیشے سے چپک کے دیکھتا جا رہا تھا۔۔ علی شیر نے چور نظروں سے بیک ویو مرر میں نظر آتیں تاشے کو دیکھا جو اسے ہی شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

"بابا ہم یہاں کیوں نہیں جا سکتے؟" چار سالہ ناز کے معصومیت سے پوچھنے پہ تاشے نے سر جھٹکا

"بیٹا یہ حویلی ہماری نہیں ہے اس لیے۔۔" جواب زرتاشے نے دیا

"لیکن بابا بھی تو جاتے ہیں۔۔" شاہ میر نے الجھ کر پوچھا

"بابا بھی ہمارے نہیں ہیں اس لیے۔۔"

علی شیر نے اس کی بات پہ گہرا سانس لیا

www.novelsclubb.com

"بیٹا میں جلد ہی آپ لوگوں کو حویلی لے کر جاؤں گا اور سب سے ملواؤں گا بھی۔۔" اس نے کہا شاہ میر کو لیکن جتایا تاشے کو

"ہاں بیٹا بالکل ویسے ہی جیسے ان سات سالوں میں آپ کے بابا مجھے روز حویلی کے کر جاتے رہے ہیں۔۔"وہ آہستہ آواز میں بولی جو صرف علی شیر کو سنائی دی

"اپنی لڑائی کے بیچ میں بچوں کو مت گھسیٹا کرو۔۔"وہ بھی اسی کے انداز میں بولا

"لڑائی ہوتی ہی بچوں کی وجہ سے۔۔"وہ منہ میں بڑبڑاتی باہر دیکھنے لگی۔۔

"میں کوشش کررہا ہوں حالات کو بہتر کرنے کی۔۔"وہ بے بسی سے بولا

"تم کوشش کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتے ہو۔"اس کے طنز پہ وہ اندر تک سلگ گیا۔۔

سات سال ہو گئے تھے ان کی شادی کو مگر آج تک وہ حویلی میں زرتاشے کی جگہ نہیں بنا پایا تھا اور زرتاشے اسی بات پہ ہر وقت اس سے جھگڑتی رہتی کہ اسے نہیں تو کم از کم اپنے بچوں کو ان کی اصل جگہ دلوادے۔۔اور علی شیر سات سالوں سے محض دعوے اور وعدے ہی کیے جا رہا تھا اور آگے بھی شاید یہی کرنے والا تھا۔۔

"بی بی جی آپ کی سہیلی روشن آرا آئی ہیں آپ سے ملنے۔۔"ملازمہ کے بتانے پر اس نے سر ہلایا

"اچھا تم جاؤ میں آتی ہوں۔۔" اس نے حیران ہوتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا جس پہ رات کے دس بج رہے تھے۔۔اس وقت وہ کیوں آئی تھی

وہ ڈرائنگ روم میں آئی جہاں اس کی اکلوتی دوست روشن آرا بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔کام دار لانگ فراک پہ ہیوی میک اپ کیے وہ کسی شادی میں جانے کے لیے تیار لگ رہی تھی

"کیا حال ہے روشنی کیسی ہو؟" وہ اس سے مل کر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"میری چھوڑو تم بتاؤ تم ٹھیک ہو؟" اس نے ہمدردی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔تاشے کو اس کا انداز عجیب سا لگا

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔ تم کیا کسی شادی پہ جا رہی ہو؟"

"جا نہیں رہی آ رہی ہوں۔۔اور جو دیکھ کے آ رہی ہوں اس پہ یقین نہیں آ رہا۔۔" وہ واقعی ابھی تک شاک میں تھی

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟ کیا ہوا؟" اس نے عام سے لہجے میں پوچھا

"یہ بتاؤ علی بھائی کہاں ہیں اس وقت؟"

وہ اس کی بات پہ ٹھٹکی

"آفس میں ہیں اور کہاں؟"

"آفس میں نہیں ہیں تاشے۔۔اپنے بھائی کی شادی میں ہیں وہ بھی اپنی دوسری بیوی اور ایک عدد بیٹے کے ساتھ۔۔"اس نے گویا اس کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔۔پہلے تو اسے سمجھ نہیں آئی کہ اس نے کیا کہا ہے اور جب آئی تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی

"تم جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو؟"

"بالکل جانتی ہوں میں۔۔میرا شوہر تمہارے دیور کا دوست ہے۔۔آج تمہارے دیور کی شادی تھی اور میں نے وہاں علی بھائی کو دیکھا۔۔مجھے خود تمہاری نند نے بتایا کہ علی بھائی ان کے بھائی اور زرمینے ان کی بھابی ہیں اور ان کے ساتھ ایک نو سال کا بچہ بھی تھا وہ ان کا بیٹا ہے۔۔"اس کے تفصیل سے بتانے پہ وہ شاک کی کیفیت میں اسے دیکھتی رہی۔۔

زرمینے۔۔یہ نام تو وہ اچھی طرح جانتی تھی۔۔تو کیا یہ سچ تھا؟ وہ ایک دم صدمے سے صوفے پہ ڈھے سی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت پیچھے سے علی شیر سنجیدہ تاثرات لیے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔۔وہ ان کی باتیں سن چکا تھا۔۔اب وقت آ گیا تھا کہ وہ ساری حقیقت زرتاشے کو بتا دیتا

روشن آرا اسے دیکھ کے فوراً وہاں سے چلی گئی۔۔ وہ چلتا ہوا اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا تو تاشے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ سمندر جیسی نیلی آنکھوں میں گویا طوفان آیا ہوا تھا۔۔ اس کی آنکھیں حد سے زیادہ لال ہو رہی تھیں جیسے ابھی ان سے خون چھلکنے لگے گا۔۔ علی شیر کو ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں سے خوف سا آیا۔۔ جانے اب وہ کیا کرنے والی تھی

"کیا یہ سچ ہے کہ تم۔۔ تم نے۔۔ زر مینے سے۔۔" غم و غصے کی شدت سے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔

"ہاں یہ سچ ہے۔۔" وہ بڑے ہی آرام سے اعتراف کر کے اب مجرم بنا اس کے سامنے کھڑا تھا

"زر تاشے میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا۔۔ بابا کی طبیعت بہت خراب تھی انہوں نے مجھے اپنی قسم دی تھی۔۔ مورے نے اپنا دوپٹہ میرے پیروں میں رکھ دیا تھا۔۔ سب گھر والوں نے میری منت کی تھی میں ہاں نہ کرتا تو اور کیا کرتا؟" وہ بے بسی کی آخری حد پہ کھڑا تھا اور وہ غم کی۔۔ آنسو پانی کی طرح اس کی آنکھوں سے بہہ کر قالین میں جذب ہو رہے تھے۔۔

"دھوکا۔۔ اتنا بڑا دھوکا؟" وہ ابھی تک ششدر تھی۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ایسا بھی کر سکتا تھا۔۔ کوئی اور ہوتا تو شاید وہ پھر بھی یقین کر لیتی لیکن یہ تو وہ شخص تھا جو اس سے محبت کا دعویدار تھا۔۔ یہ وہ شخص تھا جس کے لیے وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی پھر کچھ دیر بعد اس کی کمزور سی آواز سنائی دی

"مجھے معاف کر دو۔۔" وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گیا۔۔

زرتاشے کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کے لیے رک گئی۔۔ایک لمحہ بس ایک لمحہ لگا تھا اور دل دوبارہ دھڑکنے لگا تھا لیکن اس بار کچھ تو الگ تھا۔۔

وہ آنسو صاف کرتی کھڑی ہوئی اور اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھ گئی۔۔ علی شیر نے جھٹکے سے اسے دیکھا

"میں نے تمہیں معاف کیا۔۔"

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا جو شاید اپنا دماغی توازن کھو چکی تھی۔۔

"کیا؟" اسے یقین نہیں آیا۔۔

زرتاشے نے اپنی سمندر رنگ آنکھیں اس کی گہری کالی آنکھوں میں گاڑھیں۔۔

"میں نے کہا۔۔میں نے تمہیں معاف کیا۔۔" وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولی

"لیکن؟؟" وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیوں؟ وہ اسے اتنی آسانی سے معاف کیوں کر رہی ہے لیکن اس نے اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔۔وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی اور وہ وہیں کھڑا

رہا۔۔ حیران۔۔ پریشان۔۔ کچھ بے یقین۔۔ وہ تو ہر چیز میں بدلہ لینے کی عادی تھی۔۔ وہ کیسے اتنی آسانی سے اسے معاف کر گئی تھی۔۔ وہ وہیں کھڑا یہ سوچتا رہا۔۔ پھر من من کے بھاری قدم اٹھاتا کمرے کی طرف بڑھا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو زرتاشے بڑے سے سوٹ کیس میں اپنا سارا سامان رکھ رہی تھی۔۔ شاہ میر اور زرتاشے ایک کونے میں کھڑے اپنی ماں کو دیکھ رہے تھے۔۔

"کہاں جا رہی ہو؟" وہ اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا لیکن اس نے اس کی بات ان سنی کر دی

"میں نے پوچھا کہاں جا رہی ہو؟" اس نے اسے بازو سے پکڑ کے اپنی طرف گھمایا

"تم سے اور اس سب سے بہت دور!!" وہ بے تاثر لہجے میں کہتی الماری سے مزید کپڑے نکالنے لگی

"زرتاشے میں تم سے معافی مانگ رہا ہوں۔۔ پلیز گھر چھوڑ کے مت جاؤ۔۔" وہ منت کرنے والے انداز میں بولا

www.novelsclubb.com

وہ بغیر اس کی سنے اپنے کام میں لگی رہی

"مجھے معاف کر دو زرتاشے۔۔" اس نے پھر سے وہی بات دوہرائی

"میں کر چکی ہوں علی شیر خان۔۔!!"

اس نے سوٹ کیس کی زِپ بند کی اور دوپٹہ مفلر کے سٹائل میں گلے میں ڈالا

"کہاں جاؤ گی تم؟"

"وہیں جہاں سے آئی تھی۔۔"وہ سوٹ کیس بیڈ سے نیچے اتار کے کمرے اور پھر گھر سے باہر آئی اور اپنی گاڑی کی ڈگی کھول کے سوٹ کیس اس میں رکھا۔۔ علی شیر اس کے پیچھے ہی آ رہا تھا۔۔وہ دوبارہ اوپر گئی اور شاہ میر اور ناز کے پاس پہنچی

"ہم بیٹھ کے بات کرتے ہیں زرتاشے۔۔ تم مجھ سے ناراض ہو جاؤ۔۔ بات مت کرو۔۔دل دکھایا ہے نا میں نے تمہارا؟ مار لو مجھے۔۔ لیکن خدا کے لیے اس طرح مت کرو۔۔ایک بار بیٹھ کے میری بات تو سن لو یار میں مجبور تھا۔۔"وہ اس کے سامنے بے بس بنا التجا کر رہا تھا لیکن اس پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اب کوئی بات نہیں سننی۔۔سب ختم ہو چکا ہے۔۔"وہ خشک لہو چھلکاتی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھ کر بولی

"ایسے کیسے ختم ہو گیا سب۔۔مجھے پتا ہے میں نے بہت غلط کیا۔۔لیکن دوسری شادی تو مرد کا شرعی اور اسلامی حق ہے۔۔"ایک طرف وہ خود کو غلط کہہ رہا تھا اور دوسری طرف صفائی بھی پیش کر رہا تھا۔۔تاشے اس پہ ایک نظر ڈال کر نظریں پھیر گئی

"چلو شاہ میر۔۔چلو ناز۔۔"وہ ان دونوں کا ہاتھ پکڑتی انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگی۔۔

علی شیر گھر کے دروازے تک اس کے پیچھے اسے روکتا ہوا آیا۔۔

"یہ کیا بچپنا ہے تاشے ؟"وہ شاہ میر اور ناز کو اس کے ہاتھ سے لیتا اب کہ تھوڑی اونچی آواز میں بولا

"مجھے میرے بچے دو۔۔!!"وہ چیخ پڑی

"کیوں یہ صرف تمہارے بچے نہیں ہیں میرے بھی بچے ہیں۔۔!!"وہ بھی اسی کے انداز میں بولا۔۔

دس سالہ نازنین سہم کر بارہ سالہ شاہ میر کے پیچھے چھپی ہوئی تھی جبکہ شاہ میر خاموشی سے صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

"کیا ہوا ہے ماما بابا آپ لڑ کیوں رہے ہیں؟"شاہ میر نے پریشانی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ہوا بیٹا ماما کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ جاؤ اوپر۔۔" وہ ان دونوں کو اوپر بھیجنے لگا جب زرتاشے طنزیہ انداز میں ہنسی

"کیا ہوا؟ بچوں کے سامنے اپنی اصلیت کھلنے سے ڈر لگ رہا ہے؟ ہاں؟ بیٹا آپ کے بابا نے دوسری شادی کر لی ہے اور ان کا ایک اور بیٹا بھی ہے۔۔ آپ کے بابا نے دھوکا دیا ہے ہم سب کو۔۔" وہ شاہ میر کے کندھوں پہ ہاتھ رکھے کہنے لگی جب اس کی اگلی بات پہ زرتاشے کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

"ماما آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ بابا ایسا نہیں کر سکتے۔۔" وہ بہت سمجھداری سے بولا۔۔ علی شیر کا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے

"کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔۔ پوچھ لو ان سے۔۔۔ خود پوچھ لو۔۔" وہ علی شیر کو بازو سے پکڑ کے اس کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے بولی

"بابا کیا یہ سچ ہے؟" اس کی بات پہ علی شیر نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا اور اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"بتائیں بابا کیا ماما سچ کہہ رہی ہیں؟" وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے پہلے سے یقین ہو کہ یہ سچ نہیں ہے۔۔

علی شیر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے گر گیا۔۔ اتنی مشکل اسے زرتاشے کو یہ سب بتاتے ہوئے نہیں ہوئی تھی جتنا وہ اب خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔ شاہ میر اسے دنیا میں سب سے زیادہ

پیارا تھا۔۔وہ اس کی پہلی اولاد تھا اور آج جس مان سے وہ اس کے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا علی شیر کا دل چاہا وہ کہیں غائب ہو جائے

شاہ میر نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کے اونچا کیا

زرتاشے اسے افسوس سے دیکھنے لگی

"بتائیں بابا؟"

"سس۔۔سچ کہہ رہی ہیں۔۔ماما!!"اس نے کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح کہا اور شاہ میر کے کندھے سے لگ کے رو پڑا۔۔

شاہ میر ایک دم پیچھے ہوا اور بے یقینی سے اسے دیکھا پھر اچانک اس کے چہرے پہ سخت تاثرات نمودار ہوئے

"چلیں ماما۔۔اب ہم اس گھر میں نہیں رہیں گے۔۔"وہ اپنی ماں اور بہن کا ہاتھ پکڑ تا باہر نکلنے لگا۔۔اس پل زرتاشے کو اپنا آپ بہت محفوظ اور معتبر محسوس ہوا۔۔اس کا بیٹا اس کے ساتھ تھا۔۔ بس اب اسے اور کچھ نہیں چاہئیے تھا۔۔

علی شیر فوراً ان کے پیچھے لپکا اور شاہ میر کا ہاتھ پکڑا۔۔

www.novelsclubb.com

"شاہ میر۔۔میری بات سنو۔۔بابا کو چھوڑ کے مت جاؤ۔۔مجھے معاف کردو۔"وہ اس کے سامنے بھی ہاتھ جوڑ گیا لیکن وہ اس کی ایک سنے بغیر ناز اور تاشے کا ہاتھ پکڑ تا باہر نکلنے لگا جب ناز نے اپنا ہاتھ چھڑوایا

"ماما بابا رو رہے ہیں۔۔"وہ خود بھی رو رہی تھی

"رونے دو ناز!!"شاہ میر سختی سے بولا

"میں بابا کو چھوڑ کے نہیں جاؤنگی۔۔"وہ بھاگ کر اپنے باپ کے گلے سے جا لگی۔۔علی شیر نے اسے زور سے گلے سے لگا کر دکھ سے شاہ میر کو دیکھا

"چلیں ماما!"وہ تاشے سے بولا

"ناز!"وہ اس کی طرف بڑھی

"میں ہر گز ناز کو نہیں دوں گا۔۔تم نے جانا ہے تو جاؤ میری بچی میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔۔" وہ دھاڑا

"چلیں ماما!ہم بعد میں ناز کو لے جائیں گے۔"وہ اب کے تھوڑی اونچی آواز میں بولا

www.novelsclubb.com

"تم یہ ہر گز مت سمجھنا کہ میں اپنی بچی کو تم جیسے آدمی کے پاس چھوڑ دوں گی۔۔ایک بار مجھے بابا سے ملنے دو پھر تم سے سارے حساب برابر کروں گی۔۔"وہ گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ جبکہ شاہ میر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔۔وہ جانتی تھی کہ ابھی وہ ناز کو اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتی تھی وہ بھی تب جب وہ خود بھی نہیں آنا چاہتی تھی۔۔شاہ میر کی بات صحیح تھی وہ بعد میں اسے اپنے ساتھ لا سکتی تھی۔۔

علی شیر ناز کو گلے سے لگائے دھواں اڑاتی گاڑی کو خود سے دور ہوتے آنکھوں میں آنسو لیے دیکھتا رہا۔۔ہر بار کی طرح آج بھی زرتاشے اسے اکیلا چھوڑ گئی تھی فرق بس اتنا تھا کہ اس بار وہ دوبارہ ملنے کی کوئی امید تھما کر نہیں گئی تھی۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ جذباتی ہے۔۔اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گا تو وہ مان جائے گی لیکن اس بار حالات بالکل مختلف ہونے والے تھے

اس نے ناز کے آنسو صاف کیے۔۔ناز کو ہمیشہ سے علی شیر سے بہت محبت تھی۔۔ماں سے بھی زیادہ۔۔علی شیر کو ناز سے لاکھ محبت صحیح پر اس کی جان شاہ میر میں بستی تھی۔۔وہ بالکل اپنی ماں کی طرح تھا۔۔ضدی اور جذباتی۔۔وہ جانتا تھا کہ اب وہ دوبارہ کبھی علی شیر کے قریب نہیں ہو پائے گا۔۔

کون کہتا ہے کہ اولاد اور ماں باپ کا رشتہ سب سے مضبوط ہوتا ہے۔۔ماں باپ اور اولاد کا رشتہ بہت نازک ہوتا ہے۔۔بدگمانیاں آجائیں تو شیشے کی طرح کرچی کرچی ہو جاتا ہے۔۔وہ اس لیے کیونکہ ماں باپ بچوں کے آئیڈیل ہوتے ہیں اور جب آئیڈیل ٹوٹتا ہے تو دل سے اتر جاتا ہے۔۔!!

وہ ایک بڑے سے عالیشان بنگلے کے باہر شاہ میر کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی۔۔

"ماما! یہ نانا کا گھر ہے؟" شاہ میر نے زرتاشے سے پوچھا

"ہاں بیٹا!" وہ بجھے بجھے سے لہجے میں بولی۔۔آج پورے تیرہ سال بعد وہ واپس آئی تھی۔۔اس کے جانے کے بعد وہ لوگ لاہور چھوڑ کر کراچی شفٹ ہو گئے تھے۔۔علی شیر نے کچھ دن پہلے ہی اسے ان کا ایڈریس ڈھونڈ کر دیا تھا کیونکہ وہ اپنے ماں باپ سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔

"ماما آپ پریشان نہ ہوں۔۔نانا اور نانی آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہونگے۔۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ لیے سمجھداری سے اسے تسلی دینے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

پورے راستے تاشے ڈرائیو کرنے کے ساتھ ساتھ شاہ میر کو اپنی ساری کہانی بتاتی آئی تھی۔۔ کیسے اس نے علی شیر کے لیے اپنا گھر تک چھوڑ دیا اور اس نے اسے یہ صلہ دیا۔۔ غصے کی شدت سے اسے یہ خیال بھی نہ رہا کہ وہ شاہ میر سے یہ سب باتیں کر رہی ہے اور شاہ میر بس خاموشی سے اس کی باتیں سنتا آیا تھا۔۔

اس نے دروازہ بجایا تو ملازمہ باہر نکلی

"جی؟"

"زبیر صاحب گھر ہیں؟" اس نے ملازمہ سے پوچھا

"نہیں تو آپ کون؟"

"میں ان کی بیٹی۔۔" وہ کہہ کر ملازمہ کو سائیڈ پہ ہٹاتی اندر داخل ہوئی

"ارے ارے کہاں جا رہی ہیں آپ؟" ملازمہ اس کے پیچھے آئی

"بابا۔۔ ماما کہاں ہیں آپ؟" وہ اونچی آواز میں انہیں بلانے لگی۔۔ شاہ میر پیچھے خاموشی سے کھڑا تھا

www.novelsclubb.com

اس کا شور سن کر اسلم صاحب جو کہ زبیر صاحب کے اکلوتے بھائی تھے، اپنے کمرے سے نکل کر باہر آئے۔۔

انہیں تھوڑی دیر لگی تھی پہچاننے میں کہ سامنے کھڑی لڑکی زرتاشے ہے۔۔

"زرتاشے ؟" انہوں نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

"چاچو؟ آپ؟ بابا کہاں ہیں اور ماما کہاں ہیں؟" اسے اس وقت ان کی سخت ضرورت تھی۔۔

اسلم صاحب کے تاثرات ایکدم سخت ہو گئے

"اب کیا لینے آئی ہو تم یہاں چلی جاؤ یہاں سے۔۔" انہوں نے سختی سے کہا

"میں اپنے ماما بابا سے ملنے آئی ہوں۔۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی

"تاشے میرا دماغ خراب مت کرو اور نکل جاؤ یہاں سے۔۔ یہ تمہارے بابا کا نہیں میرا گھر ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔۔ کہاں ہیں ماما بابا بتائیں مجھے۔۔ مجھے ان سے ملنا ہے۔۔" وہ چیخ پڑی

"وہ تم سے نہیں مل سکتے۔۔" وہ بھی دھاڑے

"کیوں نہیں مل سکتے؟"

"کیونکہ مر چکے ہیں وہ دونوں۔۔ تمہاری وجہ سے۔۔ صرف اور صرف تمہاری وجہ سے انہوں نے اپنے بھائی اور بھابی کو کھو دیا۔۔ کیا چاہتی ہو اب تم؟ کیا مرنے کے بعد بھی انہیں سکون نہیں لینے دینا چاہتی؟" پیچھے سے آتی اسلم صاحب کی بیگم نے کہا

"کک۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" وہ بے یقینی سے بولی۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔۔ ضرور یہ لوگ اس کو ان سے ملنے نہیں دینا چاہتے تھے تبھی جھوٹ بول رہے تھے۔۔

"صحیح کہہ رہی ہوں میں۔۔ تمہاری وجہ سے مر گئے وہ دونوں۔۔ تم قاتل ہو ان کی۔۔"

زرتاشے نے اسلم صاحب کی طرف دیکھا تو وہ خاموشی سے سر جھکا گئے

"تمہارے جانے کے بعد زبیر بھائی دنیا والوں کی باتیں برداشت نہیں کر پائے۔۔ سارے خاندان میں وہ بہت زلیل ہوئے۔۔ وہ ڈیپریشن میں چلے گئے تھے آخر کو تم ان کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔ انہوں نے ایک مہینے کے اندر اندر ہی خودکشی کر لی۔۔ ان کے غم میں شاہدہ بھابی بھی اگلے سال ہی گزر گئیں۔۔ ان کی وفات کو تو اتنے سال ہو چکے ہیں زرتاشے۔۔ میں حیران ہوں کہ کیا تم واقعی اس سب سے ناواقف ہو؟" وہ افسردگی سے بولے

زرتاشے زرد رنگت لیے بے جان ہوتی ٹانگوں سے کھڑی تھی جب اچانک اس کا سر چکرایا اور وہ گرنے لگی جب شاہ میر نے اسے سنبھالا

www.novelsclubb.com

"ماما سنبھالیں خود کو۔۔" شاہ میر کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھیں پر زرتاشے کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہیں نکلا تھا۔۔ یہ غم کی انتہا ہی تھی کہ وہ رونا بھی بھول گئی تھی۔۔

"ڈرامے تو دیکھو کیسے کر رہی ہے؟ جیسے کچھ پتا ہی نہ ہو۔۔ ارے جب بھاگ کے گئی تھی تب نہیں پتا تھا کہ پیچھے سے ماں باپ کے سر میں جو خاک ڈالی ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔۔ توبہ توبہ ایسی بیغیرت اولاد سے بہتر بندہ بے اولاد ہو۔۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی تنفر سے بولی۔۔ زرتاشے کو اس کی باتیں سمجھ بھی نہیں آ رہی تھیں۔۔ وہ چہرے پہ نا سمجھی والے تاثرات لیے انہیں دیکھے جا رہی تھی

"آپ میری ماما سے ایسے بات نہیں کر سکتیں۔۔" شاہ میر غصے سے بولا

"او۔۔ تو یہ ماما ہے تمہاری؟؟ دیکھ لو اسلم۔۔ پتا نہیں کہاں سے منہ کالا کروا کے آ گئی ہے۔۔ ارے یہ کس کا بچہ اٹھا کر گھوم رہی ہو تم؟ ماں باپ کو موت کے گھاٹ اتار کے یہ بی بی یہ سب کرتی پھر رہی تھی۔۔" وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی جبکہ اسلم صاحب خاموش کھڑے تھے۔۔

زرتاشے کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔۔اسے لگا جیسے اس کا دل رک جائے گا۔۔وہ بے جان ہوتی ٹانگوں سے تقریباً بھاگتے ہوئے گھر سے باہر نکلی اور کچھ دور موجود ایک پلاٹ میں گھاس پہ بیٹھ گئی۔۔شاہ میر بھاگتا ہوا اس کے پیچھے آیا

"ماما آپ ٹھیک ہیں؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا لیکن وہ نڈھال سی سر ہاتھوں میں گرا گئی

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ نہیں نہیں۔۔ایک ہی دن میں مجھ سے اتنا سب کچھ نہیں چھن سکتا۔۔میرے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔"وہ ہذیانی کیفیت میں خود سے بڑبڑائی۔۔

اچانک اسے شدت سے الٹی آئی۔۔وہ جھک کر الٹیاں کرتی نڈھال سی ہو گئی۔۔شاہ میر بھاگ کر گاڑی سے پانی کی بوتل لایا جو اس نے پینے کے بجائے پوری کی پوری اپنے اوپر انڈیل لی۔۔

کافی دیر الٹیاں کرنے کے بعد وہ ویسے ہی اٹھی اور تھکے تھکے قدموں سے پیدل چل پڑی۔۔شاہ میر گاڑی کی چابی اور اس کا بیگ اٹھا کر اس کے پیچھے آیا۔

---

www.novelsclubb.com

اسلم صاحب کا گھر سمندر کے پاس ہی تھا۔۔وہ ایسے ہی چلتے چلتے ساحل پہ پہنچ گئی اور سامنے نظر آتے ڈوبتے ہوئے سورج کو دیکھنے لگی۔۔اسے اپنا آپ اسی سورج جیسا لگا جو سمندر میں غرق ہوتا جا رہا تھا۔۔اس جگہ لوگ بالکل نہ ہونے کے برابر تھے

"ماما پلیز سنبھالیں خود کو۔۔" وہ پریشان سا اپنی ماں کے بکھرے بکھرے حلیے کو دیکھنے لگا۔۔

"سب ختم ہو گیا شاہ میر۔۔ کچھ بھی نہیں بچا۔۔ میں نے اپنے ماں باپ کو اس کے لیے چھوڑ دیا اور آج وہ سب ہی مجھے چھوڑ کے چلے گئے۔۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی اور آہستہ آہستہ سمندر کی طرف قدم بڑھانے لگی۔۔ شاہ میر بھی اس کے پیچھے چلنے لگا۔۔

وہ شاید اپنے حواس میں نہیں تھی یا شاید وہ زندگی سے تنگ آ چکی تھی۔۔ اس کی تو پوری دنیا ہی لٹ گئی تھی۔۔ اس کے سارے رشتے اسے اکیلا چھوڑ گئے تھے۔۔ اب اس کا اس دنیا میں کیا مقصد تھا۔۔

پانی اب اس کے گھٹنوں تک آ چکا تھا۔۔ اسے خیال ہی نہ رہا کہ شاہ میر بھی اس کے پیچھے آ رہا ہے۔۔

شدید سردی میں بغیر کسی گرم کپڑے کے ٹھنڈے برفیلے پانی میں وہ بس چلتی جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

"ماما!! کہاں جا رہی ہیں آپ؟" شاہ میر اس کے پیچھے اسے آوازیں دیتا آ رہا تھا

"ماما!! آگے پانی گہرا ہے۔۔ پلیز رک جائیں!!"

وہ آدھی پانی میں ڈوب چکی تھی۔۔شاہ میر بھاگ کر اس کا راستہ روکنے کے لیے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

"ماما آپ کیا۔۔" اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور وہ پانی میں گر گیا۔۔اس کی چیخ سن کے زرتاشے کو فوراً ہوش آیا۔۔اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن شاہ میر کہیں نہیں تھا

"شاہ میر!! شاہ میر کہاں ہو؟" وہ پوری قوت سے چیخی

"ماما!" اس کی آواز سن کر زرتاشے نے اس طرف دیکھا۔۔پانی کی ایک بڑی سی لہر اسے اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔وہ کافی دور جا چکا تھا۔۔زرتاشے کا رنگ پیلا پڑ گیا۔۔اسے تو تیرنا بھی نہیں آتا تھا۔۔ وہ ڈوب رہا تھا۔۔وہ بار بار باہر نکلنے کی کوشش کرتا لیکن پانی بہت گہرا تھا۔۔زرتاشے کا دل حلق میں آ گیا

"شاہ میر!!" اس نے اس کی طرف بھاگنا چاہا لیکن پیچھے سے کسی نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔

www.novelsclubb.com

تاشے نے مڑ کر دیکھا تو بلیک ٹرینچ کوٹ پہنے، باؤلر ہیٹ سے اپنا چہرہ چھپائے کوئی چھ فٹ کا آدمی اسے پکڑ کے کھڑا تھا

"کیا کر رہی ہو بی بی؟ مرنا ہے کیا؟" وہ سخت، بھاری آواز میں بولا

"شاہ میر!!شاہ میر!!"اس نے پلٹ کر دیکھا تو شاہ میر وہاں موجود نہیں تھا۔۔شاید لہریں اسے اپنے ساتھ بہا لے گئی تھیں

"خدا کے لیے مجھے جانے دو۔۔وہ مر جائے گا۔۔مجھے جانے دو۔۔!!"وہ اس کے حصار میں مچھلی کی طرح تڑپتی پاگلوں کی طرح بس یہی بولے جا رہی تھی۔۔

"کون مر جائے گا؟کوئی نہیں ہے وہاں پہ!!"اس نے اسے جھنجھوڑ ڈالا پر وہ کسی طریقے قابو نہیں آ رہی تھی۔۔ تیز ہوا سے اس کی باؤلر ہیٹ اڑ کر پانی میں گر گئی۔۔اس نے نظریں اٹھا کر تاشے کا چہرہ دیکھا تو مبہوت رہ گیا۔۔

کیا کوئی اتنا حسین بھی ہو سکتا تھا؟اتنا دلکش؟اتنا خوبصورت؟پاشا بے خودی کی کیفیت میں اسے دیکھے جا رہا تھا جب تاشے نے اپنے ناخن اس کے بازو پہ گاڑھے

"چھوڑ دو مجھے۔۔جانے دو۔۔"

www.novelsclubb.com

پاشا نے اسے مضبوطی سے جکڑا اور تقریباً گھسیٹنے والے انداز میں واپس لے جانے لگا۔۔

"مجھے لگتا ہے تمہارے ساتھ کوئی دماغی مسلۂ ہے۔۔"وہ اسے گہرے پانی کی طرف لپکتا دیکھ تحمل سے بولا

"شاہ میر !! وہ مر جائے گا۔۔ چھوڑ دو مجھے خدا کے لیے۔۔" وہ اونچی آواز میں رونا شروع ہو گئی

"صبر کر جاؤ۔۔اس شاہ میر کا بھی پتا کروا لیتے ہیں۔۔" وہ اسے گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی تک لایا اور پھر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کے زبردستی اسے پیچھے بٹھا کر دروازہ لاک کر دیا۔۔

وہ چیختے ہوئے زور زور سے گاڑی کے شیشے بجانے لگی۔۔۔

پاشا نے اطمینان سے گاڑی کی ڈگی کھولی اور اس میں سے ایک بکس میں سے ایک انجیکشن نکال کے فل کیا۔ پھر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اس کا بازو زور سے پکڑا

"ششش !! مجھے زیادہ شور کرنے والے لوگ پسند نہیں ہیں۔۔" اس نے انجیکشن اس کے بازو میں لگا دیا۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ غنودگی میں چلی گئی۔۔

وہ اسی طرح سکون سے چلتا ڈرائیونگ سیٹ تک آیا اور گاڑی سٹارٹ کر کے زن سے بھگا کر لے گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"سر۔۔وہ۔۔" پاشا کا خاص ملازم سلطان اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا جو اس کے گھر کی بیسمنٹ میں ہی تھا۔۔

"ہمم؟"اس نے سیگریٹ کا گہرا کش لیا

"وہ جس لڑکی کو آپ لائے ہیں نا۔۔"

"میڈم!!"اس نے تصحیح کی

"جی۔۔وہ میڈم۔۔وہ بہت شور کر رہی ہیں۔۔انہوں نے کمرے کی ہر چیز توڑ دی ہے اور بار بار کسی شاہ میر کا نام لے رہی ہیں۔۔"اس نے اٹک اٹک کر بات مکمل کی

"ہمم۔۔ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔اور ہاں پتا کرواؤ یہ کون ہے اور کہاں سے آئی ہے۔۔"وہ اٹھ کر کھڑا ہوا

"جی سر!"

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں داخل ہوا تو زرتاشے ڈریسنگ ٹیبل کا شیشہ الٹ کر اسے توڑ چکی تھی۔۔

پاشا کو دیکھ کر وہ جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھی اور اس کا کالر دبوچ کر غرائی

"کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟کون ہو تم؟"

اس نے نرمی سے اپنا کالر اس کے ہاتھوں سے چھڑوایا

"شیر داد۔۔شیر داد نام ہے میرا لیکن سب پاشا کے نام سے جانتے ہیں۔۔میں کون ہوں اور کیا ہوں یہ تم وقت کے ساتھ جان جاؤ گی لیکن میں تمہارے کس کام آسکتا ہوں یہ تم مجھے بتاؤ گی۔۔"

وہ اطمینان سے کہتا صوفے پہ جا بیٹھا۔۔

"مجھے کیوں لائے ہو یہاں؟"وہ اس کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی

"کیونکہ تم خود کشی کرنے جا رہی تھی۔۔"اس نے کندھے اچکائے

"خود کشی نہیں کر رہی تھی میں۔۔"وہ چیخ پڑی

"تو پھر کیا سمندر میں خزانہ تلاش کرنے جا رہی تھی؟"وہ اسی سکون سے بولا

"میرا بیٹا۔۔شاہ میر۔۔وہ ڈوب رہا تھا۔۔اسے بچانا چاہتی تھی میں۔۔تمہاری صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میرا بیٹا کھو گیا ہے۔۔پتا نہیں وہ کہاں ہو گا کس حال میں ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

"زندہ بھی ہو گا یا نہیں۔۔"پاشا نے اضافہ کیا۔۔اس کا بیٹا بھی تھا؟یعنی وہ شادی شدہ تھی؟پاشا کو حیرت ہوئی لیکن اتنی بھی نہیں کہ وہ ظاہر کرتا

"اپنی بکواس بند کرو۔۔"وہ غرائی

"میری بکواس تمہارے لیے فائدہ مند بھی ثابت ہو سکتی ہے۔۔" وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھتا کوٹ کی جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکال کر اسے دیکھنے لگا جو کمر پہ ہاتھ رکھے سوجے ہوئے چہرے اور لال آنکھوں کے ساتھ اسے گھور رہی تھی

"مجھے جانے دو۔۔ مجھے اپنے بیٹے کو ڈھونڈنا ہے!"

"کہاں ڈھونڈو گی تم اپنے بیٹے کو؟ سمندر میں غوطے لگاؤ گی یا پولیس میں درخواست دو گی؟ تمہیں ایسے تمہارا بیٹا نہیں ملے گا۔۔" وہ سگریٹ کا گہرا کش لیتے ہوئے بولا

"تو پھر میں کیا کروں؟" وہ خود سے بڑبڑائی

"میری مدد لو جل پری۔۔ بلکہ نہیں صرف پری صحیح رہے گا۔۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" اس نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا

"تمہارے بیٹے کو میں ڈھونڈ کر لاؤں گا۔۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا

www.novelsclubb.com

"کہاں سے ڈھونڈو گے؟" اسے امید کی ایک کرن نظر آئی۔۔ یہ تو سچ تھا کہ وہ اس طرح اکیلے شاہ میر کو نہیں ڈھونڈ سکتی تھی اسے کسی کی مدد کی ضرورت تھی۔۔ اسے کوئی سروکار نہیں تھا کہ یہ آدمی کون ہے اور اسے یہاں کیوں لایا ہے اسے اس وقت صرف اپنے بیٹے کی فکر تھی۔۔

"وہ میرا کام ہے مجھ پر چھوڑ دو۔۔"

"تمہارا کیا فائدہ ہے میری مدد کرنے میں؟" وہ کچھ دیر اسے پُر سوچ نظروں سے دیکھنے کے بعد بولی

"بعض چیزیں بغیر فائدے کے کرنے میں ہی فائدہ ہوتا ہے۔۔" وہ ہلکا سا مسکرایا اور سر پہ پہنی باؤلر ہیٹ کو کھینچ کر نیچے کر کے چہرہ چھپا لیا پھر اس کے ساتھ سے گزرتا ہوا باہر کی طرف بڑھا

"مجھے کیوں لائے ہو یہاں؟" وہ اس کی آواز پہ رک گیا پھر بغیر پلٹے بولا

"میں نہیں لایا۔۔ قسمت لائی ہے۔۔" وہ بس اتنا کہہ کر کمرے کا دروازہ باہر سے لاک کرتا چلا گیا۔۔ وہ پیچھے سے اس کی باتوں کا مطلب سوچتی رہ گئی۔۔ شاہ میر کے بارے میں سوچ کر اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو جمع ہو گئے۔۔ وہ جانتی تھی وہ زندہ ہے۔۔ اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ اسے کچھ نہیں ہوا۔۔ بس اب وہ جلد از جلد اسے ڈھونڈنا چاہتی تھی۔۔

---

www.novelsclubb.com

"سر!! شاہ میر مل گیا ہے۔۔" سلطان کے بتانے پر وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"کہاں ہے وہ؟"

"بیسمینٹ میں!!"

"ٹھیک ہے۔۔" وہ کمرے سے باہر نکل کر بیسمینٹ کی طرف بڑھا۔ پچھلے دو دن سے اس نے اپنے آدمیوں کو شاہ میر کو ڈھونڈنے پہ لگایا ہوا تھا۔۔اس دوران اس کی زر تاشے سے کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی لیکن اس نے اس سے ایک ہفتے کا وقت مانگا تھا شاہ میر کو ڈھونڈنے کے لیے لیکن وہ دو ہی دن میں اس تک پہنچ چکا تھا۔۔

پاشا بیسمینٹ میں بنے ایک کمرے میں داخل ہوا تو اسے زمین پہ نڈھال سا گرا لڑکا نظر آیا۔۔اس کے ساتھ ہی پاشا کا آدمی کھڑا تھا۔۔

"کہاں سے ملا؟" پاشا نے اس آدمی سے پوچھا

"سر یہ کچھ لوگوں کو سمندر کے کنارے سے ملا تھا۔۔اس کی حالت کافی خراب تھی تو انہوں نے اسے ہاسپٹل ایڈمٹ کروا دیا۔۔وہیں سے ملا ہے۔۔"

پاشا نے سر کے اشارے سے اسے جانے کو کہا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ گھٹنوں کے بل شاہ میر کے سامنے بیٹھا

"شاہ میر!!" اس نے ایسے اپنائیت بھرے انداز میں بلایا جیسے برسوں سے اسے جانتا ہو۔۔

اس نے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے آدمی کو دیکھا پھر اٹھ کر بیٹھا۔۔

پاشانے چہرے سے ہیٹ اتار کر اسے دیکھا تو حیران رہ گیا۔۔وہ بالکل اپنی ماں کی کاپی تھا۔۔اس نے دل میں سوچا

"کون ہیں آپ؟"شاہ میر نے بیٹھی ہوئی آواز میں پوچھا

"تمہارا خیر خواہ!"اس نے مسکرا کر نرمی سے کہا۔۔وہ خود بھی حیران تھا اپنے نرم لہجے پہ۔۔وہ کب ایسے بات کرتا تھا

"کیوں لائے ہیں مجھے یہاں؟"

"تم میرے آدمیوں کو سمندر کے کنارے پہ ملے تھے اس لیے وہ تمہیں لے آئے۔۔"

"مجھے جانا ہے۔۔میری ماما مجھے ڈھونڈ رہی ہو نگی۔۔"وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا

"کہاں ہیں تمہاری ماما؟"

"وہ کھو گئی ہیں۔۔سمندر پہ ہی کہیں۔۔پتا نہیں کہاں گئیں؟مجھے انہیں ڈھونڈنا ہے۔۔"

"تمہاری ماما تمہیں ایسے نہیں مل سکتیں چھوٹے لڑکے۔۔"وہ اپنا کوٹ صحیح کرتا اٹھ کر کھڑا ہوا

شاہ میر نے اسے ناسمجھی سے دیکھا

"یہ بہت بڑا شہر ہے۔۔تم اکیلے کبھی بھی اپنی ماما کو نہیں ڈھونڈ پاؤ گے۔۔اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں" وہ دوستانہ انداز میں بولا

"آپ کریں گے میری مدد؟" شاہ میر نے معصومیت سے پوچھا

"ہاں بالکل!! میں تمہاری مدد کروں گا بدلے میں تم میری مدد کرو۔۔" کچھ سوچ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں

"میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟" اس نے الجھ کر پوچھا

"ہمم۔۔شاہ میر!! تم مجھے بہت اچھے لگے ہو۔۔مجھے ایسا لگتا ہے کہ قسمت تمہیں مجھ تک لائی ہے۔۔جب تک تمہاری ماما نہیں مل جاتیں تم یہاں رہ سکتے ہو لیکن اس کے ساتھ تمہیں میری مدد کرنی ہو گی۔۔میرے کام آنا ہو گا۔۔جیسا میں کہوں گا ویسا کرنا ہو گا۔۔" وہ سمجھانے والے انداز میں بولا

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گا لیکن آپ میری ماما کو ڈھونڈ دیں گے؟" اس نے ایک آس سے پوچھا

"ہاں بالکل۔۔میرے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔۔جانتے ہو میں کون ہوں؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا

"میں پاشا ہوں۔۔اور پاشا کے لیے کچھ ناممکن نہیں۔۔"ایک غرور سا تھا اس کے لہجے میں۔۔شاہ میر اس مغرور اور پر اسرار سے آدمی کو دیکھ کے رہ گیا

"تو بولو شاہ میر کیا تم میرے لیے کام کرو گے؟میری طرح طاقتور اور مضبوط بنو گے تاکہ اپنی ماما کو ڈھونڈ سکو؟میرے رائٹ ہینڈ بنو گے؟"

شاہ میر اسے خاموشی سے دیکھتا رہا پھر کچھ دیر بعد بولا

"ٹھیک ہے۔۔میں آپ کے لیے کام کروں گا!!"اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا

پاشا ہلکا سا مسکرایا اور ہیٹ اٹھا کر سر پہ رکھی پھر اس سے چہرہ بھی چھپا لیا

وہ پلٹ کر جانے لگا پھر ایک دم رک گیا

"شاہ میر!!"وہ پُر سوچ انداز میں خود سے بڑبڑایا پھر پلٹ کر اسے دیکھا

"تمہارا نام بدلنا پڑے گا۔۔"

"کیوں؟"شاہ میر کو اپنا نام بہت پسند تھا

"کیونکہ تمہاری پہچان بھی بدلنے والی ہے میرے دوست۔۔"

اسے پاشا کی بات سمجھ نہ آئی تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا

"لیکن میرا نام میری ماما نے رکھا تھا۔۔"اس نے آہستگی سے کہا

"ہمم۔۔پھر تو یہ نام کبھی نہیں بدلنا چاہیئے۔۔ٹھیک ہے نام بدلتے نہیں ہے اسے چھوٹا کر دیتے ہیں۔۔"

اس نے اثبات میں سر ہلا یا

"میر۔۔آج سے تمہارا نام میر ہے۔۔اور سب تمہیں جاہ کہیں گے۔۔میر جاہ!!کیا خیال ہے؟"

اس نے داد طلب نظروں سے شاہ میر کو دیکھا جسے شاید یہ نام پسند آیا تھا

"ٹھیک ہے۔۔"وہ خوشی خوشی مان گیا۔۔

"ہمم۔۔آج تم آرام کرو۔۔کل سے تمہاری ماما کو ڈھونڈیں گے۔۔"

وہ کمرے سے نکل گیا اور شاہ میر پیچھے سے اس کی باتوں کو سوچنے لگا۔۔

"میر جاہ!!نام تو اچھا ہے لیکن انہوں نے میرا نام کیوں بدل دیا؟"اس نے دل میں سوچا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو تاشے بیڈ پہ بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔اس کے کھنکارنے پہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

"میری بات سنو شیر داد، پاشا یا جو بھی تم ہو۔۔دو دن ہو گئے ہیں اور ابھی تک میرے بچے کا کچھ پتا نہیں چلا۔۔اس سے تو بہتر تھا میں خود ہی اسے ڈھونڈ لیتی۔۔مجھے یہاں سے جانے دو تم اپنا اور میرا دونوں کا وقت برباد کر رہے ہو۔۔" وہ بیزاری سے بولی۔۔رات بھر رونے کے باعث اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔

پاشا خاموشی سے اس کے پاس آیا اور کوٹ کی جیب سے اپنا فون نکال کر کوئی ویڈیو چلائی اور فون اسے پکڑا دیا۔۔تاشے نے وہ ویڈیو دیکھی تو اس کا دل زور سے دھڑکا اور چہرہ خوشی سے کھل اٹھا

"میرا بچہ۔۔شاہ میر۔۔تم نے اسے ڈھونڈ لیا۔۔کہاں ہے یہ؟ مجھے اس کے پاس لے کر جاؤ۔۔" وہ ایک ہی سانس میں کہتی جلدی سے دروازے کی طرف بڑھی جب پاشا کی آواز پہ رک گئی

"یہاں نہیں ہے۔۔"

"تو پھر کہاں ہے؟" اس نے پلٹ کر پوچھا

"جہاں بھی ہے محفوظ ہے۔۔" اس نے اطمینان سے کہا

"مجھے اس سے ملنا ہے۔۔ کہاں ہے شاہ میر؟" اسے اس کا عجیب سا انداز کھٹکا

"مل لینا۔۔ مل لینا۔۔ لیکن اس سے پہلے وہ بات سن لو جو میں کرنے آیا ہوں۔۔" وہ اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اور ہاتھ میں پکڑا ایک خاکی لفافہ اس کی طرف بڑھایا

"یہ کیا ہے؟" اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"خلع کے کاغذات۔۔" اس کے سہولت سے کہنے پہ تاشے نے جھٹکے سے اسے دیکھا

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" وہ بے یقینی سے بولی جیسے غلط سن لیا ہو

"پھر سے سن لو۔۔ تمہاری اور تمہارے شوہر کی خلع کے پیپرز ہیں۔۔ ان پر سائن کر دو اور شاہ میر سے مل لو۔۔" وہ بڑے ہی ٹھنڈے انداز میں کہتا اسے آگ میں دھکیل گیا۔۔ تاشے کو احساس ہوا کہ وہ بہت بڑی غلطی کر چکی تھی یہاں رک کر۔۔

"میں ان پر ہرگز سائن نہیں کروں گی۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے یہ سب کہنے والے۔۔" وہ سخت تاثرات سے اسے گھورتے ہوئے بولی

"دو دن میں اتنا تو جان ہی گئی ہو گی کہ میں کون ہوں!!" وہ ایک ابرو اچکا کر ہنستے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس ہے۔۔ میں تمہیں جانتی بھی نہیں ہوں۔۔ تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو؟؟ میں جا رہی ہوں یہاں سے۔۔" وہ جانے لگی پھر ایک دم رک گئی

"میرا بیٹا کہاں ہے بتاؤ مجھے؟"

پاشا اس کی بات پہ عجیب سی مسکراہٹ لیے بولا

"کون سا بیٹا؟"

"میرا بیٹا شاہ میر اور کون؟"

"مجھے کیا پتا کہاں ہے؟" وہ کندھے اچکا کر محظوظ ہوتے ہوئے بولا

"کیا مطلب؟ تمہارے پاس ہے میرا بیٹا۔۔"

"لیکن میں تو آپ کو جانتا بھی نہیں ہوں۔۔" وہ اسی کی بات اسے پلٹاتے ہوئے بولا

تاشے صدمے سے اسے دیکھتی رہی جب اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہوتے دیکھ اس نے گہرا سانس لیا

"دیکھو پری۔۔ ضدمت کرو۔۔ ان پیپرز پہ سائن کر کے اپنی عدت پوری کرو اور پھر مجھ سے نکاح کر لو۔۔"

اس کی بات پہ تاشے کا سر چکرانے لگا۔۔یااللہ وہ کہاں پھنس گئی تھی۔۔یہ آدمی کیوں اس کے پیچھے پڑ گیا تھا

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟"اسے واقعی لگا کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔

"فیصلہ تمہارا ہے۔۔پری!! سوچ سمجھ لو۔۔جتنی جلدی فیصلہ کرو گی اتنی جلدی اپنے بیٹے سے ملو گی۔۔"وہ آرام سے کہتا آہستگی سے چلتا ہوا اس کے ساتھ سے گزر کر کمرے سے باہر نکل گیا اور وہ پیچھے کسی بت کی طرح کھڑی اس کی باتوں کا مطلب سمجھتی رہ گئی۔۔

اور پھر اس نے وہی کیا تھا جو کوئی بھی ماں اپنے بیٹے کی جان بچانے کے لیے کرتی۔۔اس نے خلع کے پیپرز پہ سائن کر دیے تھے اور عدت پوری ہونے کے بعد پاشا سے نکاح کر لیا تھا۔۔اس دوران پاشا اسے اپنے فون پہ شاہ میر کی ویڈیوز یا تصویریں دکھا دیا کرتا تھا مگر ایک بار بھی اسے ملوایا نہیں تھا جبکہ دوسری طرف وہ شاہ میر کی ٹریننگ کر رہا تھا۔۔وہ اسے مضبوط اور طاقتور بنانا چاہتا تھا بالکل اپنی طرح۔۔اسے پہلی ہی نظر میں زرتاشے سے شدید قسم کی محبت ہو گئی تھی اور شاہ میر بالکل زرتاشے جیسا تھا۔۔وہ اسے اپنا رائٹ ہینڈ بنانا چاہتا تھا اور ویسے بھی اسے کوئی ایسا چاہیئے تھا جسے وہ اپنی جگہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتا۔۔اسے شاہ میر سے بہتر کوئی نہیں لگا تھا۔۔وہ بچپن

سے اس کی تربیت کر رہا تھا اور شاہ میر بھی اس کی ہر بات خاموشی سے مان جاتا۔۔آخر اس نے اپنی ماں کو ڈھونڈنا تھا اور اس کے لیے اسے پاشا کی ہر بات ماننی تھی۔۔شاہ میر علی خان اب میر جاہ بن چکا تھا اور اس بات کا اندازہ اسے خود بھی نہیں تھا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو شاہ میر بازو پہ پلستر چڑھوائے چہرے پہ زخموں کے نشان لیے بیزاری سے سامنے کھڑے ہدایات دیتے ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا ہوا؟" پاشا نے بھنویں اچکا کر شاہ میر سے پوچھا

"پریکٹس کے دوران چوٹ لگ گئی۔۔آپ کا وہ نیا رشین فائٹر بہت فاسٹ ہے۔۔" وہ کراہتے ہوئے بولا

"تو پھر تمہیں اس سے بھی فاسٹ بننا ہوگا میرے شیر۔۔کل تم دونوں کا ری میچ ہوگا۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ شاہ میر نے گہرا سانس لیا۔۔ڈاکٹر اب باہر جا چکا تھا

"پاشا!!"

"ہمم؟" وہ فون پہ کچھ ٹائپ کرتا مصروف انداز میں بولا۔۔

"ماما کا کچھ پتا چلا؟" اس نے روزانہ والی بات پھر سے دوہرائی۔۔

پاشا نے ایک نظر اسے دیکھ کر مایوسی سے سر ہلایا

"نہیں میر جاہ۔۔ تم جانتے ہو ہم نے اپنی پوری کوشش کی۔۔ پورا کراچی، لاہور یہاں تک کہ شانگلہ بھی چھان مارا لیکن وہ کہیں نہیں ملیں۔" اس نے وہی روز والا جواب دیا۔۔ پاشا کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا

"ایک بات کہوں؟"

"جی؟" شاہ میر اس کی طرف متوجہ ہوا

"میرا خیال ہے۔۔۔ شاید اس دن۔۔ تمہاری ماما نے سمندر میں ڈوب کر خودکشی کر لی ہو گی۔۔"

اس کی بات پہ شاہ میر نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور پھر ضبط سے ہونٹ بھینچ لیے

"نہیں۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ وہ زندہ ہیں اور یقیناً مجھے ڈھونڈ رہی ہو نگی۔۔ آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟" اس کا دل اچانک ڈوب گیا تھا پاشا کی اس بات پہ۔۔

"میر جاہ! ہم پچھلے دو سال سے تمہاری ماما کو ڈھونڈ رہے ہیں!" وہ اسے افسردگی سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ شاہ میر اب چودہ سال کا ہو چکا تھا۔۔

"آپ تھک گئے ہیں تو اپنی تلاش بند کر دیں لیکن میں اپنی آخری سانس تک ماما کو ڈھونڈوں گا۔۔ وہ مجھے ایک دن ضرور مل جائیں گی پاشا۔۔ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔۔" وہ پُرعزم لہجے میں بولا

"مل تو جاتا ہے میر جاہ پر ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔۔" وہ مبہم سی مسکراہٹ لیے بولا

"میں آپ کی طرح مضبوط بن جاؤں گا پاشا۔۔میں انہیں ڈھونڈ لوں گا۔۔" وہ پہلے دن سے یہی بات کرتا تھا اور آج تک اس پہ قائم تھا

"پاشا بننا آسان ہے میر جاہ لیکن پاشا بنے رہنا بہت مشکل ہے۔۔بے حِس بننا پڑتا ہے۔۔ایک ہی وقت میں جینا بھی پڑتا ہے اور اس جینے کے لیے مرنا بھی۔۔" وہ آہستگی سے بولا

"میں پاشا بننا بھی نہیں چاہتا۔۔میں تو وہ بننا چاہتا ہوں جو پاشا بننا چاہتا تھا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔پاشا نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔وہ اتنے کم وقت میں اسے کیسے جان گیا تھا

www.novelsclubb.com

"میں دعا کروں گا کہ تم وہ بن جاؤ جو شاید ایک وقت میں میں بننا چاہتا تھا۔۔" وہ دونوں مسکرا دیے

وہ زرتاشے کے کمرے میں داخل ہوا تو اندر گھپ اندھیرا تھا۔۔اس نے سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مار کر ساری لائٹس آن کیں۔ کمرہ ایک دم روشن ہو گیا۔۔زرتاشے ایک کونے میں دیوار سے سر ٹکائے کارپٹ پہ بیٹھی تھی۔۔پاشا کو اسے دیکھ کر افسوس ہوا۔۔وہ بہت کمزور ہو گئی تھی۔نہ کچھ کھاتی تھی نہ پیتی تھی بس ہر وقت یا تو روتی رہتی یا بالکل خاموش ہو جاتی۔۔وہ بس یہی کہتی رہتی کہ اسے شاہ میر سے ملنا ہے۔۔پانچ سال گزر چکے تھے وہ اس کی قید میں تھی۔۔پاشا ہر بار اپنے دل کو یہی تسلی دیتا کہ بس کچھ وقت اور پھر وہ ٹھیک ہو جائے گی سنبھل جائے گی۔۔

"تاشے!" وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

زرتاشے نے ویران آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا جو فکرمندی اور اداسی سے اسے دیکھ رہا تھا

"کچھ کھالو۔۔تم نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا۔۔"

وہ بغیر اسے جواب دیے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

www.novelsclubb.com

"تاشے۔۔اپنے ساتھ یہ ظلم مت کرو۔۔تم کیوں کر رہی ہو ایسا؟ تمہاری یہ حالت مجھ سے دیکھی نہیں جاتی۔۔کیا چاہتی ہو تم پری؟" وہ اداسی سے بولا

"نازنین!"

وہ اس کی کمزور سی آواز پہ ٹھٹکا۔۔یہ نام اس نے اس کے منہ سے پہلی بار سنا تھا

"کیا کہا؟ناز نین؟"

تاشے نے اثبات میں سر ہلایا

"ناز نین کون ہے؟"وہ سوچ میں پڑ گیا پھر اسے یاد آیا۔۔ناز نین تو تاشے کی بیٹی تھی جو اپنے باپ کے ساتھ رہتی تھی۔۔

"میری بیٹی۔۔"اس نے مختصر کہا

"تم اس سے ملنا چاہتی ہو؟"

"تم ملوا دو گے مجھے؟"وہ طنزیہ انداز میں ہنسی۔۔پاشا اسے کسی سے نہیں ملنے دیتا تھا۔۔اور شاہ میر کی تو آواز بھی نہیں سننے دیتا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ ایک بار اگر وہ شاہ میر سے ملی تو پھر کبھی لوٹ کر اس کے پاس نہیں آئے گی۔۔

www.novelsclubb.com

"میں لے آؤں گا اسے!"اسے امید کی ایک کرن نظر آئی۔۔وہ بس تاشے کو خوش دیکھنا چاہتا تھا۔۔اگر وہ اپنی بیٹی کو دیکھ کے خوش ہو سکتی تھی تو وہ اس کی خوشی کے لیے یہ بھی کرنے کو تیار تھا۔

"وہ اپنے باپ کے ساتھ رہتی ہے۔۔شاید حویلی میں۔۔شاہ میر سے کہو اسے لے آئے۔۔"وہ نقاہت سے بولی

"ٹھیک ہے۔۔کل تک وہ یہاں ہو گی۔۔"وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

اس نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنی آسانی سے مان جائے گا۔۔پاشا اس کی حیرت پہ مسکرا دیا

"کھانا بجھوا رہا ہوں۔۔کھا لینا۔۔جا رہا ہوں۔۔تمہارے بیٹے کو میٹرک پاس کرنے کی خوشی میں گھمانے لے جانا ہے۔۔"وہ کہہ کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

تاشے اس کی پشت کو گھور کے رہ گئی۔۔ عجیب آدمی تھا۔۔نا سمجھ آنے والی چیز۔۔وہ اتنے رنگ بدلتا تھا کہ تاشے خود بھی حیران رہ جاتی تھی۔۔تاشے نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔۔اس آدمی کو سمجھنا اس کے بس کی بات نہیں تھی اور سچ تو یہ تھا کہ وہ سمجھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

---

www.novelsclubb.com

"تو میر جاہ! کہاں جانا چاہو گے؟"وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے شاہ میر سے بولا۔۔

"جہاں آپ چاہیں۔۔"

پاشانے ایک نظر اسے دیکھا۔۔وہ کافی بدل گیا تھا۔۔سترہ سالا شاہ میر اپنی عمر سے کافی بڑا لگتا تھا جس کی وجہ شاید اس کی سنجیدگی اور ریزروبلکہ کافی حد تک روڈ نیچر تھی۔۔پاشا کا قد پورے چھ فٹ تھا جبکہ اس کا قد پاشا سے بھی ایک انچ لمبا تھا اور جم جانے کی وجہ سے اس کی بلٹ بھی اچھی خاصی تھی۔۔اس نے پرائیوٹ میٹرک کیا تھا اور بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوا تھا۔۔آگے انٹر بھی وہ پرائیویٹ ہی کرنے والا تھا

"یہ تمہارا دن ہے شہزادے! جہاں کہوگے وہیں جائیں گے۔۔"وہ اس کی بات پہ مسکرادیا۔۔

پاشاہر ہفتے اسے باہر لے جایا کرتا تھا۔۔اس میں بھی اس کی اپنی خوشی تھی۔۔ان چار سالوں میں اگر شاہ میر پاشا کے قریب ہوا تھا تو اسے بھی اس سے انسیت ہوگئی تھی۔۔بلکہ جو بھی تھا انسیت سے زیادہ ہی تھا پر پاشا یہ بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ اسے اپنا بیٹا سمجھنے لگا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ساحل پہ چلیں؟"پاشا کی بات پہ اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔"اس کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھ پاشانے گہرا سانس لیا۔۔اس کا پانی سے خوف وہ ابھی تک ختم نہیں کرپایا تھا۔۔شاید یہ خوف ختم ہونے بھی نہیں والا تھا۔۔

"مووی دیکھنے چلیں؟"سنیما کو دیکھ کر اس کا یونہی دل چاہا

"جو تم چاہو۔۔" پاشا نے کندھے اچکا کر گاڑی سینما کی طرف موڑ دی۔۔

مووی دیکھنے کے بعد وہ لوگ واپسی کے لیے روانہ ہو گئے۔۔وہ پہلے شاہ میر کو اس کے گھر چھوڑنے والا تھا جو حال ہی میں اس نے خاص اس کے لیے بنوایا تھا

"میر جاہ! تمہاری ایک بہن بھی ہے نا؟" وہ عام سے انداز میں بولا۔۔شاہ میر اس کی بات پہ ٹھٹکا

"ہاں!"

"کہاں ہے وہ؟"

"اپنے بابا کے ساتھ ہی ہو گی۔۔" بابا کے لفظ پہ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا

"تمہیں وہ یاد نہیں آتی؟"

"آتی ہے۔۔"اس نے ہنکارا ابھرا

"تو پھر اسے لے کیوں نہیں آتے؟" پاشا کی بات پہ وہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا

"لیکن وہ یہاں کیسے رہے گی؟ میرے ساتھ رہنے میں بہت خطرہ ہے۔۔" وہ افسردگی سے بولا

"تم بڑے ہو گئے ہو میر جاہ!!اور کافی طاقتور بھی۔۔کیا تم اپنی بہن کی حفاظت نہیں کر سکتے؟"وہ مسکرا کر بولا

"مطلب؟وہ میرے ساتھ رہ سکتی ہے؟"وہ خوش ہوتے ہوئے بولا

"بالکل!"

"ٹھیک ہے پھر میں کل ہی اسے لے آؤں گا!"اس کا دل کیا کہ ابھی اڑ کر پورن پہنچ جائے۔۔اب تک وہ اس لیے خاموش تھا کہ کہیں پاشا کو اس کا نازنین کو یہاں لانا برا نہ لگ جائے لیکن اب تو وہ خود ہی اسے یہ بات کہہ رہا تھا۔شاہ میر کو اور کیا چاہئیے تھا۔

"ہمم!اکیلے جاؤ گے؟"

"ہاں!"وہ کافی پُر سکون سا ہو گیا تھا

"اکیلے مت جانا۔۔ایک کام کرو اپنے اس دوست کو ساتھ لے جانا۔۔وہ کیا نام ہے اس کا؟"وہ سوچتے ہوئے بولا

"احیان!"احیان اس کا اکلوتا دوست تھا

"ہاں ٹھیک ہے اسے ساتھ لے جاؤں گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ کہہ کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکا گیا۔۔اتنے سال بعد وہ اپنی بہن سے ملنے والا تھا۔۔کیا یہ سب اتنا ہی آسان تھا؟

"یار تیری حویلی تو بڑی کمال کی ہے!"احیان ستائشی نظروں سے سنہری حویلی کا جائزہ لیتے ہوئے بولا

"اندر چل کے دیکھو لوگ بھی بڑے کمال کے ہیں!"وہ طنزیہ انداز میں بولا

گیٹ پہ کھڑا گارڈ ان کی طرف بڑھا۔۔

"کس سے ملنا اے تم لوگوں نے؟"

"کیا مطلب کس سے ملنا ہے یہ ہماری حویلی ہے۔۔"شاہ میر کے بجائے احیان گردن اکڑا کے بولا۔۔شاہ میر نے اسے بیزاری سے دیکھا

www.novelsclubb.com

"اچھا؟اگر یہ حویلی تمہارا اے تو پھر ام بھی ببرک خان اے"گارڈ کی بات پہ احیان کی ہنسی چھوٹی

"او چچا مذاق نہیں کرو۔۔"

"شروع کس نے کیا تھا؟"وہ بھی شاید لڑنے کے موڈ میں تھا

"علی شیر خان سے کہیں ان سے ملنے میرج۔۔شاہ میر آیا ہے۔۔" وہ میر جاہ کہتے کہتے رک گیا۔۔ اس کی بات پہ گارڈ سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھا اور کچھ دیر بعد باہر آکر ان کے لیے دروازہ کھولا۔۔ ایک ملازم اپنی ہمراہی میں انہیں بڑے ہال کمرے تک لے آیا۔۔وہ اندر آکر حیران ہوا کیونکہ حویلی کے تقریباً سارے لوگ یہاں جمع تھے۔۔

نازنین شاہ میر کو دیکھ کر بھاگتے ہوئے آکر اس کے گلے لگ گئی

"شاہ میر بھائی آپ کہاں چلے گئے تھے ؟ماما کہاں ہیں ؟آپ لوگ ٹھیک تو ہیں ؟"

"ہم بالکل ٹھیک ہیں گڑیا۔۔"شاہ میر اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔احیان خاموشی سے سائیڈ پہ کھڑا تھا

"شاہ میر !" بڑے خان کے گھورنے کو نظرانداز کرتے علی شیر اپنے جان سے پیارے بیٹے کو دیکھ کر خوشی سے اس کی طرف بڑھے جب اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا۔۔ علی شیر کی رنگت ایک دم پھیکی پڑ گئی۔۔احیان کو افسوس ہوا

www.novelsclubb.com

"میں اپنی بہن کو لینے آیا ہوں۔" وہ ناز کا ہاتھ پکڑ کے بولا

"کس حق سے لینا آیا اے تم اس کو؟" بڑے خان کی آواز پہ وہ ان کی طرف متوجہ ہوا۔۔چہرے پہ کرختگی لیے وہ اپنے ناپسندیدہ پوتے کو گھور رہے تھے۔۔

"بہن ہے یہ میری۔" وہ مضبوط لہجے میں بولا

"اور میری بیٹی ہے۔" علی شیر کمزور سے انداز میں بولے

"یہ بات آپ کے منہ سے اچھی نہیں لگتی۔۔آپ جانتے بھی ہیں رشتے کیا ہوتے ہیں اور انہیں کیسے نبھاتے ہیں؟" وہ تمسخرانہ انداز میں بولا

"ویسے بھی میں اپنی بہن کو آپ جیسے ظالم اور بے حِس لوگوں کے بیچ نہیں چھوڑ سکتا جنہوں نے پہلے میری ماں کی زندگی برباد کی اور اب میری بہن کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔" اس کی بات پہ علی شیر کا دل کٹ کے رہ گیا اور بڑے خان غصے سے لال بھبوکا ہو گئے۔۔

"تمہاری اتنی ہمت کے اس لہجے میں بات کرو۔۔" وہ دھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

"میری اس سے بھی زیادہ ہمت ہے اس لیے بہتر ہے کہ مجھے اپنی ہمت کا مظاہرہ کرنے پہ مجبور نہ کریں۔۔" وہ بدتمیزی سے بولا

www.novelsclubb.com

"شاہ میر بھائی کیسے بات کر رہے ہیں؟" نازنین کو برا لگا

"تم اسے اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے۔" بڑے خان حتمی انداز میں بولے۔

"میں دیکھتا ہوں مجھے کون روکے گا۔۔" وہ اپنی بات پہ قائم تھا

وہ اسے لے کر جانے لگا جب بڑے خان کے اشارے پہ اسفندیار خان اس کا رستہ روک کے کھڑے ہو گئے۔۔اس نے سرخ آنکھوں سے پلٹ کر علی شیر کو دیکھا جیسے وارننگ دے رہا ہو کہ اس کے راستے میں نہ آیا جائے

"ایک منٹ بابا!" علی شیر کے ساتھ سے آتی آواز پہ سب رک گئے۔۔

کاٹن کی شلوار قمیض پہنے بازو کمر پہ باندھے پندرہ سالا دلاور چلتا ہوا کمرے کے بیچ میں آ کھڑا ہوا۔۔ اسے دیکھ کر شاہ میر کو ایک پل کے لیے لگا جیسے ہوا میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو۔یہ تھا وہ جس کے لیے اس کے بابا اسے چھوڑ گئے تھے۔۔وہ بالکل علی شیر کی کاپی تھا۔۔شاہ میر کو ایک سیکنڈ کے لیے لگا جیسے وہ ابھی سب کے سامنے رو دے گا لیکن یہ صرف چند لمحوں کی بات تھی اس کے بعد وہ پھر سے اسی طرح مضبوط بن کے کھڑا تھا۔۔

"بابا۔دا جی۔گستاخی معاف لیکن میرا خیال ہے اگر ناز شاہ میر بھائی کے ساتھ جانا چاہتی ہیں تو انہیں نہیں روکنا چاہیئے۔۔" وہ اپنے ازلی نرم انداز میں نظریں جھکائے بولا۔۔شاہ میر کو اس کا نرم لہجہ بھی تیر کی طرح چبھا

www.novelsclubb.com

"دلاور آپ اس معاملے سے دور رہیں۔۔" بڑے خان ذرا نرمی سے بولے۔۔اپنے بڑے پوتے کے سامنے ہمیشہ ہی وہ کمزور پڑ جاتے تھے حالانکہ دیکھا جائے تو بڑا تو شاہ میر تھا لیکن یہ رتبہ سب نے ہمیشہ سے دلاور کو دیا تھا۔۔

"داجی میں جانتا ہوں یہ معاملہ آپ بڑوں کا ہے لیکن ناز میری بھی بہن ہیں۔۔اگر وہ شاہ میر بھائی کے ساتھ جانا چاہتی ہیں تو ہمیں انہیں نہیں روکنا چاہئیے۔۔" اس کی بات پہ سبھی سوچ میں پڑ گئے۔۔شاہ میر نے اسے بیزاری سے دیکھا۔۔

"بابا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔" علی شیر کی بات پہ بڑے خان بھی کچھ ٹھنڈے پڑ گئے۔۔

"ٹھیک اے پوچھ لو اس سے اگر یہ جانا چاہتی اے تو۔۔" وہ بیزاری سے کہتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔ویسے بھی اپنے ان دو پوتوں میں انہوں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔

"بابا میں جانا چاہتی ہوں۔۔" اس کی بات پہ شاہ میر کے ساتھ ساتھ احیان کے چہرے پہ بھی مسکراہٹ رینگ گئی جس سے وہ خود بھی ناواقف تھا۔۔

"ٹھیک ہے ناز بیٹا جیسے آپ کی مرضی۔" علی شیر اس کے پاس آکر اسے گلے لگاتے پیار سے بولے۔۔

www.novelsclubb.com

"جائیں ناز آپ پیکنگ کر لیں۔۔" دلاور کی بات پہ وہ سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔ سب لوگ بھی آہستہ آہستہ اپنے کمروں کی طرف جانے لگے

"آئیں بیٹھیں۔۔" دلاور کے صوفوں کی طرف اشارہ کرنے پہ احیان فوراً بیٹھ گیا جبکہ شاہ میر وہیں کھڑا رہا

"کیا لیں گے آپ؟ چائے یا کچھ اور؟" وہ پُر خلوص لہجے میں بولتا شاید بڑے خان کی بے رخی کا مداوا کرنا چاہتا تھا۔۔

"بہت شکریہ آپ کا ڈرامہ ہو گیا آپ جا سکتے ہیں۔۔" وہ تنفر سے بولا جبکہ دلاور پھر بھی مسکراتا رہا

"آپ میرے بھائی۔۔"

"نہیں ہوں میں تمہارا بھائی۔۔ کچھ نہیں لگتا تم لوگوں کا۔۔" اس کے سرد لہجے میں کی گئی بات پہ دلاور کو دکھ ہوا پر اس نے ظاہر نہیں کیا۔۔ علی شیر بس مایوسی سے اسے دیکھتے رہے۔۔ کتنا بدل گیا تھا وہ۔۔ ان پانچ سالوں میں اس کی شخصیت اگر نکھری تھی تو رویہ بالکل بدل گیا تھا۔۔

"آپ ان کے دوست ہیں؟" دلاور اب احیان کی طرف متوجہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔۔ احیان شاہ میر کی گھوریوں کو بالکل نظر انداز کر چکا تھا اسے یہ چھوٹا سا نرم مزاج لڑکا بہت پسند آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دلاور اور احیان باتیں کر رہے تھے جب علی شیر اس کی طرف بڑھے

"شاہ میر!" ان کے پکارنے پہ وہ ایک نظر انہیں دیکھ کر اپنے فون کی طرف متوجہ ہو گیا

"کیسے ہو؟" انہیں اور کچھ سمجھ نہ آیا تو یہی پوچھ لیا

"ویسا تو بالکل بھی نہیں جیسا آپ چاہتے تھے۔۔" وہ فون پہ نظریں جمائے طنزیہ سا مسکرایا

"زرتاشے کیسی ہے؟" انہیں فوراً تاشے کا خیال آیا۔۔اب تو ان کی علیحدگی کو بھی بہت عرصہ گزر چکا تھا۔۔

"بہت خوش اور مطمئن!" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ لیے جھوٹ بول گیا

نازنین اپنا بیگ بنا کر آئی تو وہ لوگ کھڑے ہو گئے۔۔"جلدی ملنے آنا اچھا؟" علی شیر ایک بار پھر اس سے مل کر شاہ میر کو امید سے دیکھتے رہے جیسے وہ بھی اب آ کر ان سے ملے گا لیکن وہ انہیں ایک نظر بھی دیکھے بغیر ناز کا بیگ اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔جبکہ احیان پیچھے کشمکش میں کھڑا رہا پھر آخر کچھ سوچ کر علی شیر کی طرف بڑھا۔۔

"آپ سے مل کے۔۔اچھا لگا۔۔سر!" وہ اٹک اٹک کر بولا اور ان سے ہاتھ ملایا۔۔علی شیر مسکرا دیے

"شاہ میر کے دوست ہو؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا

"اس کا خیال رکھنا!" وہ اس کا کندھا تھپکتے واپس پلٹ گئے۔۔

شاہ میر مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا جب دلاور کی پیچھے سے آتی آواز پر رک گیا۔۔

"شاہ میر!"

اس نے پلٹ کر اسے دیکھا

"دوبارہ ضرور آیئے گا۔۔"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا پھر بے اختیار ہی اثبات میں سر ہلا گیا۔۔اس کے اتنے پُر خلوص انداز پہ وہ چاہ کے بھی اسے دھتکار نہیں پایا تھا۔۔

احیان نے سامان گاڑی میں رکھا تو شاہ میر ڈرائیونگ سیٹ اور احیان فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔۔ناز نے منہ کھڑکی سے باہر نکال کر دلاور کو ہاتھ ہلایا۔۔وہ ان کے جانے تک وہیں کھڑا رہا پھر افسردہ سی مسکراہٹ لیے پلٹ گیا۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ نازنین کو لے کر گھر میں داخل ہوا جب فون پہ ظفر عالم کی کال آئی۔۔اس نے کال اٹھائی تو چہرے پہ کچھ پریشانی والے تاثرات ابھرے۔۔

"احیان! گودام پہ کچھ مسئلہ ہو گیا ہے مجھے جانا پڑے گا۔۔ناز یہاں پر دو ملازمائیں ہیں کچھ بھی چاہیئے ہو تو انہیں کہہ دینا اور احیان بھی یہیں ہے۔۔" وہ پہلی بات احیان اور دوسری ناز سے بولتا اجلت میں باہر نکل گیا۔۔ناز برا سا منہ بناتی ڈرائنگ روم کے صوفے پہ جا بیٹھی

"بی بی آپ کے لیے کچھ لاؤں؟" ملازمہ کے پوچھنے پہ وہ سوچ میں پڑ گئی

"کچھ نہیں بہت کچھ۔۔یہ سو کلو کا تھیلا اٹھا کے میری ہڈیاں جواب دے گئی ہیں۔۔جلدی سے کھانا بنا دیں۔۔" احیان کی بات پہ ملازمہ سر ہلاتی چلی گئی۔۔وہ نازنین کا سوٹ کیس اور ایک سفری بیگ گھسیٹتے ہوئے لایا اور صوفے کے پاس رکھ کر خود دھڑم سے صوفے پہ ڈھے گیا

"آپ یہیں رہتے ہیں؟" ناز نے تجسس سے پوچھا۔۔احیان نے بند آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

"نہیں۔۔میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا انہی کے ساتھ رہتا ہوں لیکن آپ کا بھائی مجھے اپنا ذاتی ملازم تصور کرتا ہے۔آپ بھی کر سکتی ہیں۔۔" وہ اس کی بات پہ ہنس دی۔۔

"اچھا!!"

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔"

"ایک بات تو بتائیں؟"

"جی پوچھیں؟"

"شاہ میر بھائی نے میرا نام بدل کر عائشہ کیوں رکھا ہے؟"وہ ابھی تک الجھی ہوئی تھی کہ شاہ میر نے اسے اپنا نام بدلنے کو کیوں کہا۔۔شاہ میر کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا اسی لیے اس کا نام بدل دیا

"وہ۔۔۔بس ایسے ہی۔۔"اسے کوئی جواب نہ سوجھا

"ایسے ہی مطلب؟"

"مطلب یہ کہ۔۔اصل میں شاہ میر کو یہ نام بہت پسند تھا وہ اپنا نام یہی رکھنا چاہتا تھا لیکن لڑکا ہونے کی بنا پہ رکھ نہیں پایا اس لیے اس نے اپنا شوق اب پورا کر لیا۔۔"اسے خود بھی نہیں پتا تھا وہ کیا بول رہا ہے۔۔

ناز اس کی بات پہ سوچ میں پڑ گئی پھر کندھے اچکا دیے۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پشتو آتی ہے؟"احیان کو بس اسی بات میں دلچسپی تھی کہ وہ پختون ہیں تو انہیں پشتو آتی ہے یا نہیں۔۔

"ہاں۔۔ تھوڑی بہت۔۔"

"اچھا احیان کو پشتو میں کیا کہیں گے؟"وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔اب ہی تو اس کے مطلب کی بات آئی تھی۔

"احیان ہی کہیں گے۔۔"وہ اس کی عقل پہ ماتم کرنے والے انداز میں بولی

"اوہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔اچھا یہ کیسے کہیں گے کہ احیان بہت اچھا اور خوبصورت لڑکا ہے؟"

ناز کچھ دیر سوچتی رہی پھر اسے شرارت سوجھی

"احیان خرہ دی"وہ ہنسی دانتوں میں دبا کر بولی

"واؤ احیان خرہ دی۔۔نائس۔۔یہ تو کافی اچھی زبان ہے۔۔"وہ خوش ہوتے ہوئے بولا

"اچھا اب میں تھک گئی ہوں میرا کمرہ کہاں ہے وہ بتا دیں؟"وہ تھکے تھکے انداز میں بولی

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں ضرور۔۔ساجدہ بی ان کو اوپر والے کمرے میں لے جائیں۔" وہ ملازمہ کو آواز دیتے ہوئے بولا

"آجائیں بی بی۔۔" ملازمہ اس کو دوسری منزل کے نفاست سے سیٹ کیے گئے بے حد خوبصورت کمرے میں لے گئی۔۔اس نے ستائشی نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا۔۔

"نانا تو کافی امیر ہیں۔" اس نے دل میں سوچا۔۔وہ یہی سوچ رہی تھی کہ یہ اس کے نانا کا گھر ہے۔۔

"صاحب یہ لیں چائے۔۔" سلیم نے اس کے سامنے چائے رکھی جو کہ یہاں کا کُک تھا اور ساتھ ہی ساتھ پٹھان بھی تھا۔۔

"سلیم!" وہ احیان کے بلانے پہ رک گیا

"جی صاحب؟"

"احیان خرہ دی" وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر فخریہ انداز میں بولا جبکہ دوسری طرف سلیم کی ہنسی چھوٹ گئی

"کیا ہوا میں نے کوئی لطیفہ سنایا ہے؟" وہ برا مان گیا

www.novelsclubb.com

"جی صاحب اور نہیں تو کیا؟" وہ بمشکل ہنسی روک کر بولا

"کیا مطلب؟"

"صاحب آپ نے ابھی تو کہا احیان ایک گدھا ہے۔۔" وہ ایک بار پھر ہسنتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ احیان اپنی بے عزتی پہ خود بھی ہنسنے لگا

"کوئی بات نہیں عائشہ بی بی ہر گدھے کا وقت آتا ہے۔۔ دیکھ لیں گے آپ کو بھی۔" وہ خود ہی اپنی بات پہ قہقہہ لگا کے ہنس دیا۔۔

وہ نازنین اور شاہ میر کی تصویروں کو دیوانہ وار دیکھ اور چوم رہی تھی۔۔ وہ دونوں کتنے بڑے ہو گئے تھے۔۔ کتنی بد نصیب تھی وہ جو اپنے بچوں کے بچپن کو پہلے علی شیر کے ساتھ لڑائی جھگڑوں اور پھر قسمت کے ہاتھوں مجبور ہو کر دیکھ نہیں پائی تھی۔۔ پاشا نے اسے نازنین سے بھی نہیں ملنے دیا تھا۔۔ لیکن اب اس کے دل کو کچھ تسلی تھی کہ وہ اور شاہ میر ساتھ ہیں مگر یہ ساتھ بھی شاید کم ہی عرصے کا تھا۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ سب ٹیبل پہ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب نازنین بولی

"بھائی! ماما کہاں ہیں؟"

شاہ میر نے زور سے آنکھیں میچ کر کھولیں

یہی تو وہ سوال تھا جس سے وہ کل سے بچتا پھر رہا تھا۔

"ناشتہ کر لو پھر بتاتا ہوں۔۔"اب ایک نہ ایک دن تو اسے پتا چلنا ہی تھا۔۔

"ویسے شاہ میر بھائی، نانا کا گھر تو بہت بڑا ہے لیکن اتنا خالی کیوں ہے؟ وہ لوگ کہاں ہیں؟"وہ ستائشی انداز میں بولی

شاہ میر اور احیان نے ایک دوسرے کو دیکھا

"یہ نانا کا نہیں میرا گھر ہے۔۔"وہ جوس کا سپ لیتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟"اس نے حیرت سے پوچھا

"مطلب یہ کہ آپ کا بھائی خیر سے نوکری والا ہو گیا ہے اور یہ گھر اس کا اپنا ہے۔۔"جواب احیان کی طرف سے آیا

"کیا؟ شاہ میر بھائی آپ جاب کرتے ہیں؟"وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثر سے بولی

"ہاں گڑیا۔۔" وہ بمشکل حلق سے نوالا اتارتے ہوئے بولا۔۔اب اگر وہ اس سے اس کی جاب کی نوعیت پوچھ لیتی تو وہ کیا جواب دیتا

"کیا جاب کرتے ہیں؟" وہی ہوا جس کا ڈر تھا

"میں۔۔اہمم" اس نے گلہ کھنکارا

"ایک بہت بڑی کمپنی کے سی ای او کا پرسنل اسسٹنٹ ہے۔۔" احیان کے پاس پہلے سے جواب تیار تھا۔۔شاہ میر نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔۔وہ ناز سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا۔۔

"لگ تو آپ رہے ہیں پرسنل اسسٹنٹ وہ بھی ان کے۔۔" اس کی بڑبڑاہٹ وہ بخوبی سن چکا تھا۔۔ اسے شاہ میر کے بجائے احیان کا جواب دینا اچھا نہیں لگ رہا تھا

"اچھا شاہ میر بھائی بتائیں نانا نانی کہاں ہیں؟" اس سے مزید انتظار نہیں ہو رہا تھا

"ناز۔۔عائشہ!! وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔" شاہ میر کے سنجیدگی سے کہنے پہ اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا

"کیا؟" منہ تک جاتا نوالہ ویسے ہی واپس رکھ دیا

"ہمم۔۔ہمارے یہاں آنے سے بھی کئی سال پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی ایک ایکسیڈنٹ میں۔۔"

اس کا دل ایک دن کھانے سے اٹھ گیا اس نے اسی طرح پلیٹ سائیڈ پہ کھسکا دی۔۔

"اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔۔"وہ آہستگی سے بولی اور اٹھ کر جانے لگی جب شاہ میر نے اسے روک لیا۔۔اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"ماما کے بارے میں پوچھ رہی تھی نا تم؟"وہ ہمت کر کے بولا۔۔اگر وہ ابھی اسے نہ بتاتا تو شاید کبھی نہ بتا پاتا

"جی؟"اس کا دل زور سے دھڑکا۔۔اب ماما کے بارے میں وہ کیا انکشاف کرنے والا تھا۔۔احیان خاموشی سے اٹھ کر ڈائننگ روم سے باہر نکل گیا۔۔

"ناز۔۔ماما۔۔وہ یہاں نہیں ہیں۔۔"وہ گہرا سانس لے کر بولا

www.novelsclubb.com

"پھر کہاں ہیں؟"وہ الجھ کر بولی

"یہی تو نہیں پتا؟"وہ مایوسی سے بولا

"کیا مطلب شاہ میر بھائی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

شاہ میر نے سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر اسے شروع سے ساری بات بتانے لگا۔۔ کیسے زر تاشے اور وہ الگ ہوئے، کیسے اسے پاشا ملا اور کیسے وہ اسی عمر میں انڈرورلڈ کے سب سے بڑے باس کا رائٹ ہینڈ بن گیا۔۔

اس نے اپنی بات ختم کر کے ناز کو دیکھا جو سر ہاتھوں میں گرائے خاموش بیٹھی تھی

"پانچ سال!! پانچ سالوں میں اتنا کچھ ہو گیا؟" وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

شاہ میر نے خاموشی سے اسے گلے لگا لیا تو وہ بھی اس کے گلے سے لگی آنسو بہاتی رہی۔۔ شاہ میر اسے رونے دینا چاہتا تھا۔۔

"شاہ میر بھائی!! مجھ سے ایک وعدہ کریں" اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"ہاں بولو گڑیا؟" وہ خود پہ بمشکل ضبط کیے بیٹھا تھا

"آپ یہ سب کام چھوڑ دیں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بالوں میں چلتے شاہ میر کے ہاتھ رک گئے

"یہ بہت غلط کام ہے بھائی۔۔ آپ ایک اتنے بڑے گینگسٹر کے ساتھ کام کرتے ہیں۔۔ آپ نے تو قتل بھی کیسے ہوں گے۔۔ لوگوں کو مارتے ہوں گے۔۔ نشہ، شراب اور بھی پتا نہیں کیا کیا۔۔" وہ روتے ہوئے بولی۔۔

"ناز۔۔ میں یہ سب نہیں چھوڑ سکتا۔۔" وہ بے بسی سے بولا

"کیوں؟ کیوں نہیں چھوڑ سکتے؟"

"یہ وہ راستہ ہے ناز جس سے واپسی ناممکن ہے۔۔ ایک بار اس پہ چل پڑے تو لوٹ کر نہیں آ سکتے۔۔ کاش کے میرے پاس اس وقت ہی واپسی کا کوئی راستہ ہوتا تو یہ سب نہ ہوتا۔۔ پتا ہے ناز! جب اپنے ہی گھر کے دروازے آپ کے لیے بند ہو جائیں تو اور بہت سے دروازے فوراً ہی کھل جاتے ہیں لیکن وہ دروازے آپ کو ایسی جگہ لے جاتے ہیں جہاں سے واپسی ناممکن ہوتی ہے۔۔" وہ افسردہ مسکراہٹ لیے بولا

www.novelsclubb.com

"آپ کوشش تو کر سکتے ہیں۔۔ کوئی اور کام کر سکتے ہیں۔۔ آپ۔۔ واپس حویلی چلیں۔۔ وہ ہمارا گھر ہے بھائی ہمارے بابا کا گھر ہے۔۔" اس کی بات پہ شاہ میر کے تاثرات یکدم سخت ہو گئے

"نہ وہ کبھی ہمارا گھر تھا نہ ہے اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہے۔۔ آئندہ ایسی بات سوچنا بھی مت۔۔ تمہارا گھر آج سے یہ ہے اور تم یہیں رہو گی!" وہ سنجیدگی سے بولا

"لیکن بھائی۔۔"

"بات ختم عائشہ۔۔" وہ اس کی بات کاٹتا اٹھ کھڑا ہوا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی طرف نکل گیا۔۔وہ اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔کتنا بدل گیا تھا وہ۔۔کتنا بدل گیا تھا سب۔۔

"شاہ میر بھائی کہاں ہیں ؟" وہ سیڑھیاں اترتی سامنے کھڑے احیان سے بولی

"اس کا کوئی ارجنٹ کام تھا تو وہ وہاں گیا ہے۔۔آپ کو شاپنگ پہ لے جانے کا کہا ہے۔۔" وہ انگلی پہ گاڑی کی چابی گھماتے ہوئے بولا

"آپ لے کے جائیں گے ؟" وہ بیزاری سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"فکر نہ کریں ملازمہ بھی ساتھ ہے۔۔کڈنیپ نہیں کروں گا آپ کو۔۔" وہ مسکرا کر بولا

"میں نے ایسا کب کہا۔۔" وہ کچھ شرمندہ سی ہوئی

"کہنا ضروری نہیں ہوتا۔۔میں خاصہ سمجھدار ہوں۔ویسے بھی سمجھ جاتا ہوں۔۔" وہ شرٹ کے کف فولڈ کرتے ہوئے بولا

"ایک بات پوچھوں ؟"

"جی؟"

"آپ کے ماں باپ آپ کے بارے میں پوچھتے نہیں ہیں؟ انہیں کوئی خیال ویال نہیں ہے آپ کا۔۔" وہ کہنا تو یہ چاہتی تھی کہ آپ ہر وقت ہمارے سر پہ کیوں سوار رہتے ہیں

"وہ کیا ہے کہ میرے اما ابا بہت مصروف لوگ ہیں۔۔ انہیں میرا خیال صرف فراغت میں آتا ہے۔۔" اس نے کندھے اچکا کر کہا

"اور آپ کو شاہ میر بھائی کا خیال ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے تبھی ہر وقت یہاں موجود ہوتے ہیں۔۔" اس کے بڑبڑانے پہ احیان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"جی؟"

"نہیں کچھ نہیں۔۔ چلیں!" وہ اس کے ساتھ چل پڑی

"کر لی شاپنگ؟" وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو وہاں شاہ میر بیٹھا تھا

"جی کر لی!" وہ ہشاش بشاش سی اس کے ساتھ بیٹھ گئی

"احیان کہاں ہے؟"

وہ جواب دینے والی تھی جب باہر سے اس کی دبی دبی آواز آئی

"احیان یہاں ہے۔۔بے شمار شاپنگ بیگز کے نیچے دبا ہوا ہے۔۔کوئی ہے میری مدد کرنے کو یا میری لاش اٹھانے آؤ گے سب؟"

وہ بمشکل بے شمار شاپنگ بیگز اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔۔ایک بار تو بیگز کی تعداد دیکھ کے شاہ میر بھی دنگ رہ گیا

احیان نے سارے بیگز وہیں زمین پہ پھینک دیے

"یا اللہ میں نے تو سنا تھا کہ لڑکیاں شاپنگ کے معاملے میں بہت چوزی ہوتی ہیں لیکن یہاں تو آپ کی بہنا کی جس دکان پہ نظر پڑتی اسے ہی خالی کروا آتیں۔۔یہ خدمتِ خلق کا نیا طریقہ ہے۔۔ دکانداروں کو امیر بناؤ سکیم "اسے سانس چڑھا ہوا تھا۔۔نازاس کی بات پہ ہنس پڑی

www.novelsclubb.com

"شاہ میر بھائی تھینک یو آپ بہت اچھے ہیں۔۔"وہ شاہ میر کے گلے لگی تو وہ مسکرا دیا جبکہ احیان منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جنہوں نے اس کو شکریہ تک کہنا گوارہ نہیں کیا تھا

"میں جا رہا ہوں!"وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا اور باہر جانے لگا

"کیسے جاؤ گے؟" شاہ میر نے پوچھا

"پاؤں پہ چل کے۔۔ کبھی تم بھی ٹرائے کرنا!" وہ جل کے بولا

"ڈرائیور کو کہوں تمہیں چھوڑ آئے؟"

"نہیں بڑی مہربانی میں اپنی کھٹارا پھٹپھٹی کو ہی پریفر کروں گا۔۔ تمہارا کوئی دین ایمان نہیں مجھے کوئی اور کام سونپ جاؤ۔۔" وہ اس کی آفر ٹھکراتا باہر نکل گیا۔۔ پیچھے سے ناز نین ہنس پڑی

"ظلم کیا ہے ویسے تم نے بیچارے کے ساتھ۔۔" پیچھے سے شاہ میر مسکرا کر بولا

"کوئی نہیں اتنا تو چلتا ہے۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی

"چلو اب ٹائم سے سو جانا شاباش اور نیم گرم دودھ پی کر سونا" وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتا بالکل ماؤں والے انداز میں بولا۔۔ وہ مسکرا دی

"آپ بالکل میری ماں لگ رہے ہیں۔۔"

"اچھی بات ہے نا۔۔ تمہیں کسی کی بھی کمی محسوس نہیں ہونی چاہیئے۔۔" وہ سامنے پڑی فائلز کو دیکھتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا۔۔ ناز نے اس کے حلیے کا تفصیلی جائزہ لیا۔۔ سلوٹ زدہ سوٹ جس کے کف پیچھے کو موڑے ہوئے تھے، ماتھے پہ بکھرے بال جنہیں وہ بار بار بیزاری

www.novelsclubb.com

سے جھٹک دیتا، سرخ آنکھیں اور ان کے نیچے گہرے حلقے جیسے کئی راتوں سے جاگا ہوا ہو، ہاتھوں اور بازو پہ زخموں کے نشان اور چہرے پہ سنجیدگی لیے وہ پوری طرح اپنی فائلز میں غرق تھا۔۔

"شاہ میر بھائی!" وہ ہلکی سی آواز میں بولی

"ہمم؟" اس نے مصروف سے انداز میں کہا

"آپ کو یاد ہے آپ کتنا ہنستے ہوتے تھے؟ کتنا زیادہ بولتے تھے کہ ماما بابا کے سر میں درد ہو جاتا تھا۔۔ ہم روز بیڈ منٹن اور کرکٹ کھیلتے تھے۔۔ آپ میرے ساتھ کتنا لڑتے بھی ہوتے تھے۔۔ ہم اتنے بڑے تو نہیں ہوئے کہ سنجیدہ ہو جائیں۔۔ اتنا وقت تو نہیں گزرا کہ بدل جائیں۔۔" وہ بالکل ہلکی آواز میں بولی۔۔ وہ ابھی تک اپنے کام میں مصروف تھا۔۔ ناز کو لگا اس نے اس کی بات نہیں سنی

"مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ وہ ہنستا مسکراتا سب کا خیال رکھنے والا سب کو ہنسانے والا، چھوٹی چھوٹی بات پہ رونے والا، محبت کرنے والا لڑکا کہاں گیا؟ وہ نرم دل شاہ میر کہاں گیا جس نے پورے شانگلہ کے زخمی پرندے اور جانور گھر میں جمع کیے ہوئے تھے تاکہ ان کا خیال رکھ سکے۔۔ وہ چھوٹا سا معصوم شاہ میر کہاں گیا جو ماما بابا کے لڑنے پہ ان کی صلح کرایا کرتا تھا۔۔ جو پریوں کی کہانیوں پر یقین رکھتا تھا۔۔ جس نے سنہری حویلی کو ایک نظر دیکھنے کے لیے اپنی عمر سے پہلے سکول جانا

www.novelsclubb.com

شروع کر دیا تھا۔۔جو بابا کے کندھوں پہ پورن کی سیر کرتا اور پھر گھر آ کے ان کے کندھے دباتا تھا۔۔جو تیز بارش اور بجلی کڑکنے پہ ڈر جاتا لیکن پھر بھی مجھے حوصلہ دیتا تھا۔۔وہ کہاں چلا گیا؟ کہاں کھو گیا؟" وہ سرگوشی نما آواز میں بول رہی تھی۔۔اسے یقین تھا شاہ میر اسے نہیں سن رہا

"تھک گئی ہو گی ناناز؟ سونے نہیں جانا؟" وہ اچانک فائلوں سے سر اٹھا کر اسے دیکھ کر بولا

"ہمم۔۔ تھک تو آپ بھی گئے ہونگے۔!" وہ اداسی سے بولی۔۔

"میں اتنی جلدی نہیں تھکتا گڑیا۔۔مجھے عادت ہے اپنی ہمت سے زیادہ کام کرنے کی۔۔ تم جاؤ سو جاؤ میں بھی تھوڑی دیر تک سو جاؤں گا۔۔" وہ پُر شفقت انداز میں بولا۔۔

"ہمم جا رہی ہوں۔۔" وہ اٹھ کر تھکے تھکے قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پہ شاہ میر نے سر اٹھایا اور کافی دیر بند دروازے کو پُر سوچ نظروں سے دیکھتا رہا پھر خود سے سرگوشی نما آواز میں بولا

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتا ناز وہ کہاں کھو گیا۔۔مجھے نہیں پتا سب کہاں غلط ہوا۔۔میں اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن وہ مجھے ملتا ہی نہیں۔۔پتا نہیں کہاں کھو گیا ہے؟ کہاں چھپ گیا ہے؟ صحیح کہتی ہو تم ایک وقت تھا جب میں روتے روتے بھی ہنس دیا کرتا تھا اور اب۔۔ ہنسنے کی کوشش

کروں تو رونا آنے لگتا ہے۔۔" وہ کھوئے کھوئے انداز میں بول کر ہنس دیا۔۔ دو آنسو اس کی آنکھوں سے گر کر بے مول ہو گئے۔۔

"میر جاہ! کہاں رہ گئے ہو؟" وہ فون کان سے لگائے بیزاری سے بولا

"پاشا آپ نے ہی تو مجھے بھیجا تھا۔۔" وہ پیچھے سے آتے شور میں ذرا اونچی آواز میں بولا

"ہاں اور اب میں ہی واپس بلا رہا ہوں۔۔ جلدی گھر آؤ میں اس وقت تمہارے گھر میں ہوں۔۔ کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔ باقی کا کام سلطان وغیرہ کر لیں گے۔۔"

"اوکے بس آ رہا ہوں۔۔" وہ اجلت میں کہتا فون بند کر گیا۔۔

"ساجدہ بی۔۔" نازنین ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی لیکن صوفے پہ بیٹھے آدمی کو دیکھ کے ٹھہر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

گرے کلر کی پینٹ پہ گرے ہی لانگ کوٹ پہنے، بلیک باؤلر ہیٹ سے چہرہ چھپائے، ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے سر صوفے کی پشت سے ٹکائے وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھا۔۔

نازنین اسے دیکھ کے بغیر کچھ کہے واپس جانے لگی جب اس کی آواز پہ اچھل کے پلٹی

"عائشہ! کہاں جا رہی ہیں؟ آئیں بیٹھیں۔" اس نے نرم مسکراتی آواز میں کہا

اس نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔ یہ تو وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ وہی پاشا تھا جس کے بارے میں شاہ میر نے اسے بتایا تھا لیکن وہ بغیر دیکھے کیسے جان گیا تھا کہ وہ عائشہ ہے۔۔

"حیران مت ہوں۔۔ ہم لوگوں کو ان کی آہٹ سے پہچان لیتے ہیں۔۔ کیا کریں کام ہی ایسا ہے!" وہ مسکراتے ہوئے بولا اور اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ خاموشی سے اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔ پاشا نے ہیٹ چہرے سے ہٹا کر سر پہ رکھی اور ایک نظر اسے دیکھا۔۔

"کیسی ہو چھوٹی لڑکی؟" اس نے عام سے انداز میں پوچھا

"میں؟ ٹھیک!' وہ گڑبڑا کے بولی۔۔ پاشا اسے بہت پراسرار اور عجیب سا لگا تھا

"مجھے تو پہچان ہی لیا ہو گا۔۔" وہ جانتا تھا کہ شاہ میر اسے اس کے بارے میں سب بتا چکا ہے

"جی۔۔ آپ پاشا ہیں نا" وہ کچھ سوچ کر بولی

"ہمم۔۔ تم یہ تو جانتی ہو کہ میں پاشا ہوں۔۔ پر کیا تم یہ جانتی ہو کہ پاشا ہے کیا؟" وہ مغرورانہ انداز میں بولا

www.novelsclubb.com

"نن۔۔ نہیں!"

اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک ریوالور نکال کر ٹیبل پر رکھا۔۔ نازنین خوفزدہ سی اس ریوالور کو دیکھنے لگی۔۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور قدم قدم چلتا اس کی طرف بڑھا

"پاشا وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔۔ جس کی نظر میں کسی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور جو کسی کو مارنے میں ایک لمحے کی دیر بھی نہیں لگتا۔۔ پاشا!! کے خلاف کوئی نہیں جاتا اور جو جاتا ہے وہ اس کی سزا پاتا ہے۔۔" وہ عین اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اور ایک دم جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا

"میں نے سنا ہے کہ آپ کو میر جاہ کا کام کچھ خاص پسند نہیں ہے؟" اس کا لہجہ عام سا تھا لیکن اس کی آنکھوں کا تاثر اتنا سرد تھا کہ ناز ڈر کے نظریں جھکا گئی

"میری بات سنو چھوٹی لڑکی! اپنے چھوٹے سے دماغ پہ اتنا زور مت ڈالو۔۔ جو جیسے چل رہا ہے اسے چلنے دو۔۔ تمہارا بھائی تم سے بہت پیار کرتا ہے۔۔ یاد رکھنا اگر تمہاری وجہ سے اس نے یہ کام چھوڑنے کی کوشش کی تو پھر اس کے ساتھ جو بھی ہو گا اس کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔ آئی کچھ سمجھ؟"

اس نے جلدی سے سر ہلایا۔۔ پاشا سیدھا ہو کر کھڑا ہوا اور ریوالور واپس جیب میں رکھ لیا۔۔

آج صبح ہی شاہ میر اسے بہت اداسی سے بتا رہا تھا کہ ناز کو اس کا کام پتا چلنے پہ بہت دکھ ہوا ہے اور وہ چاہتی ہے کہ وہ یہ کام چھوڑ دے۔۔ پاشا نے اس سے پوچھا کہ وہ خود کیا چاہتا ہے تو اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ وہ خود بھی یہ کام چھوڑنا چاہتا ہے۔۔ پاشا نے اسے تو مسکرا کر کہہ دیا کہ جیسا وہ چاہے گا ویسا ہی ہو گا لیکن آج وہ خود ناز نین سے بات کرنے آیا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ چھوٹی ہے اور اس کے ذرا سا ڈرانے سے ہی ڈر جائے گی اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔

"آپ۔۔ آپ انہیں نقصان پہنچائیں گے ؟" اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا

"میں نہیں پہنچاؤں گا چھوٹی لڑکی۔۔ لیکن وہ لوگ ضرور پہنچائیں گے جن کا فائدہ میر جاہ سے جڑا ہے۔۔ یہ بہت بڑی باتیں ہیں تم نہیں سمجھو گی۔۔ بس اتنا سمجھ لو کہ اگر تمہارے مجبور کرنے پہ میر جاہ نے یہ سب چھوڑ دیا تو کوئی بھی اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔!" وہ جیب سے سگریٹ نکال کر اسے سلگا کر گہرا کش لیتے ہوئے بولا

"اب تم اسے نہیں کہو گی کہ وہ غلط کام کرتا ہے یا تمہیں یہ کام پسند نہیں۔۔ ٹھیک ہے ؟" اس نے نرم لہجے میں پوچھا

"ٹ۔۔ ٹھیک ہے۔۔ میں جاؤں ؟" وہ جلد از جلد یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔۔

"ہمم جاؤ!"

اس کے کہتے ہی وہ فوراً اٹھ کر اوپر بھاگ گئی۔۔

وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھی کوئی ڈائجسٹ پڑھ رہی تھی جب احیان کی آواز پہ متوجہ ہوئی

"اسلام علیکم!" وہ ڈارک براؤن پینٹ پہ پستہ کلر کی کالر شرٹ پہنے نک سک سے تیار اس کے سامنے کھڑا تھا

"وعلیکم السلام!" وہ سیدھی ہو کر بیٹھی

"شاہ میر کہاں ہے؟" اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا اور صوفے پہ بیٹھ گیا

"بھائی نہا رہے ہیں۔۔" وہ پھر سے میگزین کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

"اور آپ کیا کر رہی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

نازنین نے اپنے ہاتھ میں پکڑی میگزین کو اور پھر اسے دیکھا

"آپ کو نظر نہیں آ رہا میرے ہاتھ میں کیا ہے؟" وہ ایک ابرو اچکا کر بولی

"کیا ہے؟" وہ جان کر انجان بن رہا تھا

"کیچپ کی بوتل!" وہ مسکرا کر بولی

"اچھا!!" وہ حیران ہوتے ہوئے بولا

کافی دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی جسے آخر احیان نے ہی توڑا

"اہم۔۔ تو مِس نازنین۔۔ کتنا پڑھی ہوئی ہیں آپ؟" اسے پڑھنے اور لوگوں کو پڑھانے کا بہت شوق تھا

"میٹرک!" یک لفظی جواب آیا

"ہمم۔۔ پھر تو آپ کو آگے پڑھنا چاہیئے" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا

"بہت شکریہ مجھے وہ بات بتانے کا جو مجھے پتا ہی نہیں تھی۔۔" وہ چِڑ کر بولی۔۔ پڑھائی سے تو ویسے بھی اس کی جان جاتی تھی

"اوہو۔۔ لگتا ہے آپ برا مان گئیں۔۔ ویسے میں نے سنا تھا کہ پٹھانوں میں جلدی شادی کا رواج ہے۔۔ یقیناً آپ پڑھنا نہیں چاہتیں تو شادی کرنا چاہتی ہوں گی۔۔" وہ ہنسی دانتوں میں دبائے اسے مزید چڑانے کو بولا اور وہ چڑ بھی گئی تھی

"آپ یہاں سے جانے کا کیا لیں گے؟" وہ گہرا سانس کھینچ کر بولی

"ارے نہیں۔۔ دوستی میں لین دین اچھا نہیں لگتا۔۔"

ناز نے حیرت سے اسے دیکھا جو اپنی ہی طرف سے اس سے دوستی گانٹھ کر بیٹھا تھا

"اور کب ہوئی یہ دوستی؟" اس نے حیرت سے پوچھا

"تو کیا نہیں ہوئی؟" اس نے معصوم سی شکل بنا کر پوچھا

"بالکل بھی نہیں!" اس نے صاف انکار کر دیا

"چلیں پھر اب کر لیتے ہیں۔" وہ دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے بولا

"جی نہیں۔۔آپ سے میری دوستی نہیں ہو سکتی۔۔"

"وہ کیوں؟"

"کیونکہ آپ میر جاہ کے دوست ہیں!" اس نے میر جاہ پہ زور دیتے ہوئے کہا

"میر جاہ آپ کا بھائی ہے غالباً۔۔"

"نہیں! میرا بھائی شاہ میر تھا جسے آپ اور آپ کے پاشا مل کر برباد کر چکے ہیں۔۔" وہ ایک دم غصے میں آ گئی

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن پاشا میرا کب سے ہو گیا؟" وہ حیران ہوتے ہوئے بولا

"آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے؟آپ خود کو شاہ میر بھائی کا دوست کہتے ہیں؟ان کو ان سب کاموں سے روک نہیں سکتے تھے؟"وہ افسردگی سے بولی۔۔پاشا کے ڈرانے سے وہ عارضی طور پر ڈر گئی تھی لیکن اس نے دل میں ٹھان لیا تھا کہ شاہ میر کو یہ کام نہیں کرنے دے گی۔۔

"آپ جانتی ہیں کہ وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے؟"وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا

"کیوں؟"

"تاکہ اپنی ماما کو ڈھونڈ سکے۔۔"وہ افسردہ مسکراہٹ لیے بولا۔۔ناز اس کی بات پہ ٹھہر گئی

"جانتی ہیں عائشہ!آپ کا بھائی بہت رحم دل ہے۔۔اس نے کبھی کسی کو ناحق نہیں مارا۔۔کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے۔۔ہاں یہ سچ ہے کہ وہ پاشا کو غلط کاموں سے نہیں روکتا لیکن ابھی وہ اتنا طاقتور نہیں ہوا کہ پاشا کی مخالفت کر سکے۔۔اور وہ تو صرف پاشا کے بزنس سنبھالتا ہے۔۔اس کی فیکٹریاں،کمپنیز وغیرہ۔۔یہ سب کام جو ٹی وی پہ بتائے جاتے ہیں ان میں اس کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔۔"وہ اس کی تسلی کروانے کے لیے تفصیل سے بتانے لگا۔۔وہ خاموشی سے اسے سنتی رہی

"لیکن پھر بھی۔۔"وہ آہستگی سے بولی

"وہ ان سب کاموں میں اس لیے پڑا تھا تاکہ اپنی ماما کو ڈھونڈ سکے۔۔اب وہ نہیں ملیں اس میں اللہ کی مرضی لیکن شاہ میر اب چاہ کر بھی اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔" وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔

"آپ کچھ نہیں کر سکتے ؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے معصومیت سے بولی۔۔وہ اس کی بات پہ ہنس دیا۔۔

"میں کیا کر سکتا ہوں عائشہ ؟اگر کچھ کر سکتا تو سب سے پہلے آپ کی ماما کو ڈھونڈ کر لے آتا۔۔"

"لیکن میں تو کر سکتی ہوں نا! میں بھائی کو اس دلدل سے نکال کر دم لوں گی۔۔" وہ کھڑی ہو کر بولی اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

"یا تو مجھے اس دلدل سے نکال لو گی یا خود بھی اس دلدل میں پھنس جاؤ گی۔۔" شاہ میر جو دیوار کی اوٹ میں کھڑا ان کی گفتگو سن رہا تھا دل میں سوچ کے رہ گیا۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ چائے کا کپ لے کر لان میں آئی جہاں شاہ میر سر کرسی کی پشت سے ٹکائے آسمان کو تک رہا تھا۔۔وہ چائے ٹیبل پہ رکھ کے شاہ میر کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔شاہ میر کے ساتھ رہتے اسے دو مہینے ہو چکے تھے۔۔ان دو مہینوں میں اس کی احیان سے اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔۔وہ

اسے بور تو نہیں ہونے دیتا تھا لیکن پھر بھی اسے گھر کی یاد آنا شروع ہو گئی تھی۔۔اب اس کا مقصد شاہ میر سے یہ سب کام چھڑوا کر اسے اپنے ساتھ حویلی لے جانا تھا۔۔

"چائے۔۔!"اس نے اس کی توجہ چائے کی طرف دلائی

"ہمم۔۔"وہ سیدھا ہو کر بیٹھا

"کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟"اس نے اس کا کھویا کھویا انداز نوٹ کر کے پریشانی سے پوچھا۔۔

"ہاں! بس کام کی وجہ سے ایک پریشانی ہے۔۔"وہ اپنا ماتھا مسلتے ہوئے بولا

"ایسا کام تو خود ایک پریشانی ہے۔۔"اس کی بڑبڑاہٹ پہ شاہ میر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔۔وہ جانتا تھا اب وہ کیا کہے گی۔۔

"شاہ میر بھائی۔۔آپ ابھی صرف اٹھارہ سال کے ہیں۔۔یہ عمر تو پڑھنے لکھنے کی ہوتی ہے نا کہ خود پہ اتنا بوجھ ڈالنے کی۔۔"وہ سیدھا مدعے پہ آئی۔۔

"عائشہ تم جانتی ہو میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں!"وہ گہرا سانس لے کر بولا

www.novelsclubb.com

"جانتی ہوں بھائی۔۔ لیکن ایک بات بتائیں؟ ماما تو کھو چکی ہیں نا! پتا نہیں وہ کہاں ہیں؟ ملیں گی بھی یا نہیں۔۔ انہوں نے تو ہم سے کبھی رابطہ کرنے کی بھی کوشش نہیں کی۔۔ کیا آپ اسی طرح ان کی تلاش میں اپنی زندگی گزار دیں گے؟ اور پھر ماما تو آپ کو کامیاب دیکھنا چاہتی تھیں۔۔ پڑھانا چاہتی تھیں اور آپ۔۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟" وہ تحمل سے اسے سمجھانے لگی۔۔

اس کی باتوں پہ شاہ میر کے تاثرات تن گئے

"شاہ میر بھائی! جنہوں نے واپس آنا ہو وہ اتنی دور جاتے ہی نہیں کہ واپسی ناممکن ہو جائے۔۔ جانے والے بس چلے جاتے ہیں واپس نہیں آتے۔۔ ماضی کے پیچھے بھاگیں گے تو حال اور مستقبل دونوں گنوا دیں گے۔۔ سمجھداری سے کام لیں۔۔ اللہ آپ کی نیت دیکھ رہا ہے۔۔ آپ کی محنت۔۔ آپ کی کوشش سب دیکھ رہا ہے۔۔ دیکھیے ایک دن ماما ہمیں ضرور مل جائیں گی لیکن پلیز اپنے ساتھ ظلم مت کریں۔۔ ماما نے بھی یہی کیا تھا اور انجام آپ کے سامنے ہے۔۔ ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔۔ سنبھل جائیں اس سے پہلے کے دیر ہو جائے۔۔" وہ بڑے ہی پیار سے تحمل کے ساتھ اسے سمجھا رہی تھی اور وہ سمجھ رہا تھا۔۔ اس کی باتیں اس پہ اثر کر رہی تھیں اور وہ سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔

وہ صحیح ہی تو کہہ رہی تھی۔۔چھے سال کی تلاش کا کیا فائدہ ہوا تھا؟وہ تو ایسے غائب ہوئی تھی جیسے کبھی ان کی زندگی کا حصہ ہو ہی نہ۔۔

"لیکن میں یہ سب کیسے چھوڑوں؟"وہ تھوڑا تھوڑا رضامند لگ رہا تھا

"پاشا کو بولیں نا کہ آپ کو اس سب سے چھٹکارا دلوائیں۔۔اگر وہ آپ کو شاہ میر سے میر جاہ بنا سکتے ہیں تو میر جاہ سے شاہ میر کیوں نہیں؟"

اس کی بات شاہ میر کو صحیح لگی۔۔وہ سوچ میں پڑ گیا

"بالکل صحیح کہہ رہی ہو چھوٹی لڑکی!"اپنے پیچھے سے آتی آواز پہ وہ اچھل کر کھڑی ہوئی۔۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو پاشا مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

"آئیں پاشا بیٹھیں۔۔آج صبح صبح کیسے آنا ہوا؟"شاہ میر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گیا جبکہ نازنین خاموشی سے اندر کی طرف بڑھ گئی

www.novelsclubb.com

"تو تم اس کام کو چھوڑنا چاہتے ہو؟"وہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے ایک ہاتھ کرسی کی پشت سے لٹکائے عام سے انداز میں بولا

"کیا یہ ممکن ہے؟"اس نے الٹا اسی سے سوال کیا

"پاشا کے لیے کیا ممکن نہیں ہے میرے شیر؟" وہ مسکرا کر بولا۔۔

"مطلب۔۔۔"

"مطلب یہ کہ پاشا زور زبردستی کا قائل نہیں ہے۔۔ جانا چاہتے ہو تو خوشی سے جاؤ۔۔ تم میرے لیے ہمیشہ اہم رہو گے چاہے میرے ساتھ رہو نہ رہو۔۔" اس کی بات پہ شاہ میر کو لگا جیسے اس کے کندھوں سے بوجھ ہٹ گیا ہو۔۔ وہ بالکل ہلکا پھلکا سا ہو گیا اور اٹھ کر اس کے گلے لگ گیا

"آپ جانتے ہیں پاشا؟ اگر میرے پاس چوائس ہوتی نا تو میں خدا سے کہتا کہ مجھے علی شیر خان کے بجائے آپ کا بیٹا بنا دے۔۔" وہ جذباتی پن سے بولا۔۔ پاشا اس کی بات پہ ہنس دیا

"ابھی بھی تم بیٹے سے کم ہو کیا؟" وہ کھل کر مسکرا دیا۔۔

اس کی آنکھ باہر سے آتے شور سے کھلی۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔ اس وقت رات کے دو بج رہے تھے۔۔ وہ کمرے سے باہر آیا تو شور واضح ہوا۔۔ نازنین کے کمرے سے اس کے چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔ "یااللہ خیر!" وہ واپس اپنے کمرے کی طرف بھاگا اور دراز سے ریوالور نکال کر تیزی سے بھاگتا ہوا اس کے کمرے تک پہنچا لیکن دروازہ لاک تھا۔۔ مجبوراً اسے دروازہ توڑنا پڑا۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو ایک آدمی نازنین کا منہ دبوچے اس کے سر پہ گن رکھ کے کھڑا تھا جبکہ وہاں تین آدمی مزید تھے۔۔

شاہ میر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔اس نے ان تینوں پہ ایک لمحے کی دیر کیے بغیر فائر کر دیے۔۔وہ وہیں زمین پہ گر گئے۔۔

نازنین بھاگ کر اس کے گلے سے آ لگی۔۔

"شاہ میر بھائی!" وہ ہچکیوں کے درمیان روتے اور کانپتے ہوئے بولی

"ششش کچھ نہیں ہوتا۔۔میں ہوں نا!" وہ اسے لے کر کمرے سے باہر آ گیا اور اسے صوفے پہ لا کر بٹھایا۔۔

"یہ لو پانی پیو!" پانی پی کر اس کا سانس کچھ بحال ہوا۔۔شاہ میر نے فون اٹھا کر کسی کو کال کی

"ہاں سلطان! فوراً گھر پہنچو۔۔کچھ مسئلہ ہو گیا ہے۔۔" اس نے یہ کہہ کر فون کاٹ دیا اور نازنین کی طرف آیا جو ابھی تک ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔

"گڑیا۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔ادھر دیکھو میری طرف۔۔" وہ اس کے سامنے آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھا

"وہ۔۔وہ لوگ مجھے۔۔مجھے مارنے آئے تھے۔۔میں میرے سر۔۔پہ۔۔گن۔۔میں اب یہاں نہیں رہوں گی۔۔مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔"وہ روتے ہوئے بولی

"شش۔۔بس بس" وہ اسے چپ کرانے لگا لیکن وہ بار بار یہی کہے جا رہی تھی کہ اسے بابا کے پاس جانا ہے۔۔بڑی مشکل سے شاہ میر نے اسے سنبھالا اور پھر اسے نیند کی گولی دے کر سلانے کے بعد ان لوگوں کے پاس پہنچا جن سے اس نے اب یہ اگلوانا تھا کہ ان کو کس نے بھیجا ہے۔۔

پاشا اس وقت ظفر عالم کے مینشن میں بیٹھا تھا۔۔وہ دونوں اس وقت ڈرنک کر رہے تھے جب ظفر نے اس سے پوچھا

"ویسے یار ایک بات بتاؤ! یہ میر جاہ کے گھر پہ حملہ تم نے ہی کروایا ہے نا؟"وہ اچھی طرح جانتا تھا پاشا کی فطرت کو

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔وہ چھوٹی لڑکی اتنی بھی چھوٹی نہیں ہے جتنا میں نے سوچا تھا۔۔وہ بار بار میر جاہ کو اکساتی ہے کہ سب کچھ چھوڑ دے اور مسجد کا امام بن جائے۔۔اب دیکھنا خود کہے گی کہ مجھے واپس چھوڑ کر آؤ۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولا

"ہاں بھائی میر جاہ تو تمہاری سونے کی مرغی ہے۔۔اسی کو تو تم نے اپنی جگہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔۔"

"میں کہتا ہوں ناظفر۔۔میر جاہ وہ طوطا ہے جس میں میری پری کی جان قید ہے۔۔طوطا قید تو پری قید۔۔"وہ مسرور سے انداز میں بولا

"اسی خوشی میں ایک جام تمہاری پری اور اس کے طوطے کے نام۔۔"وہ نشے سے لڑکھڑاتی زبان سے بولا

"چیئرز۔۔"گلاسوں کے ٹکرانے کی آواز کمرے میں گونجی۔۔

"لیکن تم اسے کیوں واپس بھیج رہے ہو؟"احیان حیرت سے سامنے بیٹھے شاہ میر سے بولا

"کیا مطلب؟ تمہیں ابھی بھی پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کیوں بھیج رہا ہوں۔۔کل رات اس پر حملہ ہوا ہے۔۔مجھے یہ تو نہیں پتا کہ یہ کس نے کروایا ہے لیکن ہمارے مخالفین کو پتا چل چکا ہے کہ میری ایک عدد بہن ہے اور اب ان حملوں کا سلسلہ چلتا ہی رہے گا۔۔"وہ ایک ہاتھ سے اپنا سر دباتے ہوئے بولا

"تو سیکیورٹی بڑھا دو یار!" وہ جانتا تھا کہ اگر وہ چلی گئی تو ان کا ملنا ناممکن ہو جائے گا

"تمہارا کیا خیال ہے میں نے سیکیورٹی میں کوئی کمی چھوڑی ہو گی؟اور سب سے بڑی بات میں گھر میں موجود تھا یار لیکن پھر بھی ان لوگوں کی اس حرکت کا صاف مطلب ہے کہ وہ وارننگ دے رہے ہیں۔۔میں اپنی ضد کے پیچھے ناز کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔۔" وہ بے بسی سے بولا۔۔وہ خود بھی کب چاہتا تھا کہ ناز واپس اس حویلی جائے لیکن حالات نے اسے مجبور کر دیا تھا۔۔

"ہمم۔۔ صحیح کہہ رہے ہو۔۔" وہ مایوسی سے بولا۔۔آخر کو اسے بھی نازنین کی زندگی سب سے زیادہ پیاری تھی۔۔

"بس نکلنے ہی والے ہیں ہم۔۔ملنا ہے تو مل لو اپنی دوست سے آخری بار۔۔باہر لان میں بیٹھی ہے۔۔" وہ افسردگی سے مسکرا کر بولا

احیان سر ہلاتا تھکے تھکے قدم اٹھاتے ہوئے لان کی طرف بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سوگوار سی بالوں کی لٹوں سے کھیلتی اپنے ہی دھیان میں کرسی پہ بیٹھی تھی۔۔

"عائشہ!" احیان کی آواز پہ اس نے پلٹ کر اسے دیکھا پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی

"جا رہی ہو؟" اس نے اداسی سے پوچھا

"جانا ہی تھا!"اس نے کندھے اچکا دیے

"جانا ہی تھا تو آئی کیوں تھی؟"وہ سر جھٹک کر بولا

"جانے کے لیے ہی آئی تھی۔۔"اس سے کوئی اور بات نہ بنی

"اگر میں کہوں کہ رک جاؤ تو؟"وہ ایک امید سے بولا

"تو میں رک جاؤں گی۔۔"وہ مسکرا دی

"کیا واقعی؟"اس نے تصدیق چاہی

"ہاں! واقعی۔۔"

"لیکن میں ایسا نہیں کہہ سکتا۔۔"وہ بے بسی سے بولا

"میں جانتی ہوں۔۔"وہ آہستگی سے بولی

www.novelsclubb.com

"مجھے بھول تو نہیں جاؤ گی؟"وہ کسی خدشے کے تحت بولا

"آپ بھولنے والی چیز ہیں؟"وہ ہنس دی

"ہم پھر ملیں گے نا عائشہ؟"وہ آس سے بولا

"ظاہر ہے احیان۔۔ضرور ملیں گے۔"

وہ کھل کر مسکرا دیا

"ٹھیک ہے پھر میں انتظار کروں گا!"

"انتظار لمبا بھی ہو سکتا ہے۔۔"اس نے اسے ڈرانا چاہا

"کتنا لمبا؟ پوری زندگی؟ میں پوری زندگی بھی انتظار کر سکتا ہوں۔۔بغیر تھکے۔۔بغیر اکتائے۔۔"
وہ مضبوط لہجے میں بولا

"ٹھیک ہے پھر احیان صاحب!! اپنی بات پہ قائم رہیے گا۔۔"وہ چیلنج کرنے والے انداز میں بولی

"آپ بھی!!"اس نے گویا چیلنج قبول کر کے اس کے سامنے ہتھیلی پھیلائی جس پہ ناز نے مسکرا کر اپنا ہاتھ رکھ دیا

"اس بار جانے دے رہا ہوں تاکہ دوبارہ آسکو۔اگلی بار آؤ گی تو ہمیشہ کے لیے آنا!"

اس کی بات پہ نازنین نے سر ہلا دیا۔۔

شاہ میر پیچھے سے اس کا سوٹ کیس اٹھا کر آیا۔۔

"چلیں؟"وہ اس کے پاس آکر بولا

"ہم چلیں۔۔"وہ تو تیار ہی تھی۔۔

شاہ میر اسے لیے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ احیان وہیں کمر پہ بازو باندھے کھڑا رہا۔۔نازنین نے پلٹ کر اسے دیکھا پھر ایک نظر دیکھ کر چلی گئی۔۔

چاند مدھم ہے آسماں چپ ہے

نیند کی گود میں جہاں چپ ہے

دور وادی میں دودھیا بادل

جھک کے پربت کو پیار کرتے ہیں

دل میں ناکام حسرتیں لے کر

ہم تیرا انتظار کرتے ہیں

ان بہاروں کے سائے میں آجا

پھر محبت جواں رہے نہ رہے

زندگی تیرے نامرادوں پر

www.novelsclubb.com

کل تلک مہربان رہے نہ رہے

روز کی طرح آج بھی تارے

صبح کی گرد میں نہ کھو جائیں

آترے غم میں جاگتی آنکھیں

کم سے کم ایک رات سو جائیں

دل میں ناکام حسرتیں لے کر

ہم تیرا انتظار کرتے ہیں!!

---

www.novelsclubb.com

جاری ہے۔۔!!

حال!!

آج صبح سے ہی موسم بہت اچھا تھا۔۔شانگلہ کا موسم تو ویسے ہی ہر وقت ٹھنڈا رہتا تھا ایسے میں وادئ پورن پہ اترتی دھوپ غنیمت معلوم ہو رہی تھی۔۔

دلاور لان میں بیٹھا دھوپ سینکنے کے ساتھ ساتھ کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا جب گلِ نے چاولوں سے بھری پلیٹ اس کے سامنے لا کر رکھی اور کمر پہ ہاتھ رکھے گردن اکڑا کر کھڑی ہو گئی۔۔دلاور نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"بریانی "اس نے پلیٹ کی طرف اشارہ کیا

"اوو میں سمجھا سوپ ہے۔۔"وہ حیرت سے بولا

"اوہو خان صاحب مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں میں۔۔بہت سیریس معاملہ ہے جلدی سے کھا کر بتائیں کیسی بنی ہے؟"وہ جلد بازی میں کہتی خود ہی پلیٹ اٹھا کے چاولوں کا چمچ بھر کے اس کے منہ میں ڈالنے کے بعد اب جانچتی نظروں سے اس کے تاثرات کا جائزہ لے رہی تھی۔۔

دلاور نے بمشکل اس بدمزہ بریانی کو حلق سے اتارا اور گلِ کے لال ہوتے چہرے کو دیکھا جو یقیناً جوش جذبات اور تجسس کے مارے لال ہو رہا تھا۔۔

"کیسے بنے ہیں؟"اس نے بڑی ہی معصومیت سے پوچھا

"انہیں پیک کر کے دنیا کے بڑے بڑے کو کنگ شوز میں بھیجا جائے ایسے ہیں!"وہ تعریف کرنے والے انداز میں بولا

"سچی؟آپ کو پسند آئے؟"وہ خوشی سے اچھل کر بولی

"ہاں گلِ میڈم۔۔آپ کچھ بنائیں اور مجھے پسند نہ آئے۔۔ناممکن!"وہ مسکراتے ہوئے بولا

گلِ نے خود بھی چاولوں کا چمچ بھر کے منہ میں ڈالا اور اسے لگا اس نے دنیا جہان کی مرچیں چبا ڈالی ہوں۔۔

وہ مرچوں کا غم بھلائے دلاور کو صدمے سے دیکھنے لگی جو کچھ خجل سا ہو کر بالوں میں ہاتھ چلا رہا تھا۔

دلاور کو لگا کے وہ ناراض ہو گی لیکن وہ آرام سے پانی کا ایک اور پھر دوسرا گلاس پی کر اس کے سامنے ہی بیٹھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"خاناں کیا تم جانتا اے کہ سگھڑ عورت کون ہوتی اے؟"وہ آنکھیں چھوٹی کر کے کسی غیر مرئی نقطے پہ نظریں جمائے بولی۔۔دلاور نے ناسمجھی سے سر ہلا یا

"سگھڑ عورت وہ نہیں ہوتی جو اچھا کھانا بنائے بلکہ وہ ہوتی ہے جس کا کھانا اس کے شوہر کو پسند آئے۔۔" وہ عجیب سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے کرسی سے ٹیک لگا گئی۔

"لیکن شوہروں کو بھی تو وہ ہی کھانا پسند آتا ہے جو اچھا ہو۔" وہ الجھ کر بولا

"ابھی تم شوہر بنا نئی اے نا اس لیے تم کو پتا نئی اے کہ شوہروں میں کیا خصوصیات ہوتی ایں۔" وہ اس کی عقل پہ ماتم کرتے ہوئے بولی

"شوہر نہیں ہوں تو اور کیا ہوں؟" دلاور نے گہرا سانس لے کر تحمل سے پوچھا۔۔ یقیناً اب کوئی انوکھا جواب ہی ملنے والا تھا

"شوہر تو تم نئی اے کیونکہ شوہر تو اپنا بیگم کو گھمانے لے جاتا اے۔۔ تم تو گلے میں پڑا ڈھول اے۔۔" وہ جل کر بولی کیونکہ دلاور نے آج صبح ہی اس کی لاہور جانے والی بات کو ہفتے میں پانچویں دفعہ ٹالا تھا

www.novelsclubb.com

"جی ہاں وہی ڈھول جسے بجانے سے آپ کی ساری مشکلات حل ہوئی تھیں۔۔" وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا

"ووئے!!! اب تم ام پہ احسان جتائے گا؟" وہ شدید صدمے میں کہہ کر اسے ہی شرمندہ کر گئی

"جتا نہیں رہا بتا رہا ہوں۔" اسے اور کچھ نہ سوجھا

"واہ! یہ صحیح ہے۔احسان جتا نہیں رہا احسان بتا رہا ہوں۔" وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی

"ماڑا اب تم کیا چاہتا اے؟" وہ اسی کے انداز میں بولا تو وہ کھلکھلا کے ہنس دی

"ام تمارا جیب خالی کرانا چاہتا اے۔۔"

"ہاں دماغ تو پہلے ہی کر دیا ہے اب جیب بھی کر دو" اس نے جیب سے والٹ نکالا اور کئی ہزار ہزار کے نوٹ نکال کر اسے پکڑا دیے

"یہ لو! اتنی اچھی بریانی بنانے کا انعام۔۔"

اس کی بات پہ وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح خوش ہو گئی۔۔پھولے پھولے گال مزید پھول کر لال ہو گئے۔۔دلاور اس کو دیکھ کے مسکرا دیا

"خاناں تم بیسٹ اے۔۔"اس کی بات پہ دلاور نے کالر کھڑے کیے

"ام جانتا اے۔۔"

www.novelsclubb.com

"یار لالی تم اور شاہ میر بھائی کہیں گھومنے پھرنے کیوں نہیں جاتے؟" نازنین فریج سے دودھ کا جگ نکالتے ہوئے بولی

"بس یونہی!" وہ کٹنگ بورڈ پہ پیاز کاٹتے ہوئے پانی سے بھری بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھول کر بولی

"کیا مطلب یونہی؟ بی بی شادی کے بعد کہیں گھومنے پھرنے بھی جانا ہوتا ہے۔ کیا فائدہ اتنے امیر شوہر کا اگر تم ترکی ہی گھوم کے نہ آؤ۔" وہ کمر پہ ہاتھ رکھے اسے اپنے سنہری مشوروں سے نوازنے لگی

"ناز اب میں خود تو ان کو جا کر کہہ نہیں سکتی کہ مجھے ترکی لے جائیں۔"

"لیکن میں تو کہہ سکتی ہوں۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے ہی خوامخواہ پریشان ہوں گے ان کے اپنے بھی ہزار کام ہوں گے۔" اس نے صاف انکار کر دیا

www.novelsclubb.com

"واہ جی واہ بڑی فکر ہے اپنے میاں کی۔" اس نے داد دینے والے انداز میں کہا

"ہاں تو میں نہیں کروں گی تو کون کرے گا؟" وہ پیازوں کی پلیٹ سلیب پہ رکھتے ہوئے بولی

"اچھاناز! یہ شاہ میر اوراحیان بھائی کبھی کبھی تمہیں عائشہ کیوں کہتے ہیں؟" وہ بات بدلنے کو بولی

"او یار وہ جب میں شاہ میر بھائی کے ساتھ رہنے آئی تھی ناتب انہوں نے ایسے ہی میرا نام رکھ دیا تھا۔۔اصل میں یہ نام ماما کو بھی بہت پسند تھا۔مجھے تو نہیں یاد پر شاہ میر بھائی بتاتے ہیں کہ ماما مجھے کبھی کبھی عائشہ کہتی تھیں تو بس انہوں نے بھی میرا نام یہی رکھ دیا۔۔"اس نے تفصیل سے بتایا

"اچھا بات نہیں بدلو اور اب تم لوگ سیریسلی کوئی پلین بناؤ۔" وہ بات کر ہی رہی تھی جب شاہ میر کچن میں داخل ہوا

"کہاں کے پلین بن رہے ہیں؟"اس نے لالی کو نظروں کے حصار میں لیے نازنین سے پوچھا

ڈارک بلو اور اورنج کمبینیشن کے پرنٹڈ سوٹ پہ بلو ہی جرسی پہنے، بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔شاہ میر کا دھیان اس کی سرخ ناک اور نم آنکھوں کی طرف گیا تو وہ فوراً کھٹکا

www.novelsclubb.com

"بس جو بھی پلین تھا آپ کو کیوں بتائیں؟"نازنین نے جواب دیا

"ان کو کیا ہوا ہے؟"شاہ میر چلتا ہوا لالی کے پاس آیا

"رو رہی ہے بیچاری!"ناز کے افسوس سے کہنے پہ لالی نے حیرت سے اسے دیکھا

"کیوں کیا ہوا؟" وہ فوراً پریشان ہوا

"آپ اسے ترکی گھمانے نہیں لے کے گئے نا اس لیے" اس نے بڑی ہی صفائی سے جھوٹ بولا

"نہیں۔۔ایسی۔۔"

"اوہو لالی کیا ہو گیا ہے۔۔اپنا ہی بندہ ہے اس سے کیا شرمانا۔" ناز اس کی بات کاٹ کے اسے چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی

"آپ واقعی ترکی جانے کے لیے رو رہی ہیں؟" شاہ میر جانتا تھا کہ ناز مذاق کر رہی ہے لیکن پھر بھی اسے تنگ کرنے کو بولا

"نہیں بالکل بھی نہیں" اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

"تو پھر رو کیوں رہی تھی؟" سوال ناز کی طرف سے آیا۔۔

"وہ تو میں پیاز کاٹ رہی تھی۔" اس نے فوراً صفائی پیش کی

"اچھا؟ کہاں ہیں پیاز؟" ناز نے کمر پہ ہاتھ رکھے بھنویں اچکا کر پوچھا

لالی نے مڑ کر سلیب کو دیکھا جہاں پیاز پلیٹ سمیت غائب تھے۔۔اس نے ناز کو دیکھا جو بمشکل اپنی ہنسی پہ ضبط کیے اسے دیکھ رہی تھی

"اس نے غائب کیے ہیں پیاز" وہ ناز کی طرف اشارہ کر کے بولی تو اس نے فوراً ہاتھ کھڑے کیے

"ارے بھئی پیاز ہیں کوئی ہیرے جواہرات تو نہیں جو میں غائب کروں گی۔۔" اس نے فوراً معصوم شکل بنائی

"اچھا بھئی میرا کام تو ہو گیا میں چلتی ہوں۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتی فوراً باہر کی طرف بھاگ گئی۔۔

"لگتا ہے اس نے احیان بھائی کا زیادہ ہی اثر لے لیا ہے۔۔" وہ خود کو مشکوک نظروں سے گھورتے شاہ میر کو دیکھ کر بولی

"ہمم۔۔ اس کو چھوڑیں آپ یہ بتائیں کہ رو کیوں رہی تھیں؟" وہ ابھی تک وہی بات لیے بیٹھا تھا۔۔

"وہ۔۔ مجھے گھر یاد آرہا تھا۔" اس نے سوچا کہ موقع سے فائدہ اٹھا کے یہ بات بھی کر ہی دے

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ شاہ میر کے تاثرات ایک دم سخت ہوئے جنہیں اس نے فوراً ہی چھپا لیا

"کون سا گھر؟" وہ بازو فولڈ کر کے کمر سلیب سے ٹکا کر کھڑا ہو گیا

"میرا۔۔ مطلب مورے اور بابا کا گھر۔" اس نے فوراً تصحیح کی

"اچھا؟ ویسے میں سوچ رہا تھا ترکی ہی چلتے ہیں۔" اسے شانگلہ سے بہتر ترکی جانا ہی لگا

"پھر مورے اور بابا کو بھی ترکی ہی بلوا لیں۔" اس نے مذاق میں کہا لیکن وہ واقعی سنجیدہ ہو گیا

"ہاں ویسے اچھا آئیڈیا ہے۔۔اور آپ کے بہن بھائی انہیں بھی تو آخر اپنے بہنوئی سے ملنے کا موقع ملنا چاہیے۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرا کے بولا

"میں مذاق کر رہی تھی۔"

"آپ کی مذاق میں کہی بات بھی پوری کرنا میرا فرض ہے۔۔" وہ سینے پہ ہاتھ رکھ کے سر کو خم کر کے بولا

"آپ کافی۔۔ چینج ہو گئے ہیں۔۔" وہ اسے دیکھ کر بولی جو کچھ دنوں سے خاصہ خوش اخلاق ہو گیا تھا۔ خیر خوش اخلاق تو وہ اس کے لیے پہلے بھی تھا لیکن آج کل وہ بہت خوش رہنے لگا تھا

"آپ نے کر دیا ہے۔" وہ ہلکا سا مسکرایا

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا جو نظریں جھکائے لب کاٹتے ہوئے کیا سوچنے میں محو تھی وہ سمجھ گیا تھا

"تھوڑا سا کام ہے۔ وہ نبٹا لوں تو چلتے ہیں مورے اور بابا سے ملنے۔" وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہوا اور آہستگی سے چلتا باہر کی طرف بڑھ گیا

"شاہ میر!" وہ اس کے بلانے پہ ٹھہر گیا اور پلٹ کے اسے دیکھا

"آپ بہت اچھے ہیں۔"

وہ کھل کے مسکرا دیا

وہ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر ڈرائنگ روم میں آ کر بیٹھی۔شاہ میر ابھی تک آفس سے نہیں آیا تھا۔احیان اور ناز نین بھی گھومنے گئے تھے اور جاتے ہوئے اسے بھی ساتھ آنے کی آفر کرائی تھی پر اس نے صاف انکار کر دیا تو جاتے ہوئے ناز اسے اپنا لیپ ٹاپ دے گئی کہ وہ کوئی مووی وغیرہ دیکھ لے۔

اس نے لیپ ٹاپ کھولا اور گوگل کھول کے نیوز اپ ڈیٹس نکالیں جو ناز نے اسے کل ہی نکالنی سکھائی تھیں۔۔ٹاپ سٹوریز میں اسے شاہ میر کی تصویر نظر آئی تو وہ حیران ہوئی۔۔

www.novelsclubb.com

"یا اللہ یہ اتنے بڑے بزنس مین ہیں؟" اس نے دل ہی دل میں حیران ہوتے ہوئے وہ ٹویٹ کھولا جو کسی سینئیر جرنلسٹ نے شاہ میر کے بارے میں کیا تھا

"میر جاہ؟ شاہ میر کی پک پہ میر جاہ کیوں لکھا ہے؟" اس نے الجھ کر سوچا اور گوگل پہ میر جاہ لکھ کر سرچ کیا تو شاہ میر کی پکس نکل آئیں۔۔ پھر اس نے میر جاہ کے بارے میں پڑھنا شروع کیا تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔۔ آنکھیں جو دیکھ رہی تھیں اور دماغ جو سمجھ رہا تھا وہ دل ہر گز ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

میر جاہ۔۔ انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ، بے شمار جرائم میں ملوث بے حِس قاتل، اپنے گناہوں کو نیکیوں کے پردے میں چھپانے والا دھوکے باز۔۔ وہ جیسے جیسے اس کے بارے میں پڑھتی جا رہی تھی اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور ذہن مفلوج ہو رہا تھا۔۔ وہ بنا پلک جھپکائے اس کے بارے میں مختلف ویب سائٹس سے پڑھتی رہی۔۔

شاہ میر کچھ تھکا تھکا سا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا اور اپنا لیپ ٹاپ بیگ صوفے پہ رکھ کے ٹائی ڈھیلی کرتا لالی کی طرف متوجہ ہوا جو سر صوفے کی پشت سے ٹکائے چھت کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"گُلالئی۔۔" اس کے پکارنے پہ اس نے آہستگی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟" وہ اس کی اڑی رنگت دیکھ کر فوراً پریشان ہوا

وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔۔شاہ میر کو اس کا انداز عجیب سا لگا جب اس کی نظر سامنے پڑے لیپ ٹاپ پہ پڑی۔۔اسے فوراً کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

"یہ کس نے دیا آپ کو؟"اس نے لیپ ٹاپ اٹھا کر سکرین پہ نظر آتی نیوز کو دیکھا

"شٹ!"وہ لب بھینچے لیپ ٹاپ بند کر گیا۔۔اتنی بڑی غلطی وہ کیسے کر سکتا تھا؟جب اتنی بڑی بات لالی سے چھپائی تھی تو اسے ناز کو بھی اس بارے میں بتا دینا چاہئیے تھا۔۔اسے اپنے آپ پر غصہ آیا۔۔

"کیا مجھے وضاحت کا ایک موقع ملے گا؟"اس نے خود کو دیکھتی لالی کو دیکھ کر منت بھرے انداز میں کہا

وہ خاموشی سے اٹھ کر جانے لگی جب وہ کھڑا ہو کر اس تک پہنچا

"گُلالئی!بات سنیں۔۔"اس نے اس کا ہاتھ پکڑا جو لالی نے ایک جھٹکے سے چھڑوا لیا

www.novelsclubb.com

"مت ہاتھ لگائیں مجھے اپنے ان ہاتھوں سے جن سے نا جانے کتنے لوگوں کی جان لے چکے ہیں آپ۔۔کتنے؟کتنے لوگوں کے گھر اجاڑے ہیں آپ نے؟یااللہ میں اتنے عرصے سے ایک قاتل کے ساتھ رہ رہی تھی اور مجھے پتا ہی نہیں تھا؟میں کتنی بے وقوف تھی جو آپ پہ اعتبار کر لیا۔۔اسی

لیے اسی لیے نہیں چاہتے تھے نا آپ کہ میں کسی سے بات کروں یا ٹی وی دیکھوں یا کوئی نیوز دیکھوں کیونکہ اس سب پہ آپ کی اصلیت جو بتائی جاتی تھی۔۔"

اس کے چیخنے پہ شاہ میر دنگ رہ گیا۔۔اس کا دل ایک دم ڈوب کے ابھرا۔۔اب یقیناً وہی ہونے والا تھا جو ہر بار ہوتا تھا۔ ہر بار قسمت اس کے پیاروں کو اس سے الگ کر دیتی تھی اور اس بار تو یہ کام اس کی اپنی ہی وجہ سے ہونے جا رہا تھا

"میری بات۔۔"

"نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بات۔ آپ قاتل ہیں، مجرم ہیں، گینگسٹر، چور، ظالم، بے حِس کیا نہیں ہیں آپ؟" وہ پھولے تنفس کے درمیان گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے بولی

"نہیں گُلالئی ایسا نہیں ہے۔۔" وہ کمزور سے لہجے میں سر جھکائے بولا۔ شہد رنگ آنکھیں ضبط سے لال ہو گئی تھیں

www.novelsclubb.com

"ایسا ہی ہے۔ جھوٹ بولا آپ نے مجھ سے۔ دھوکا دیا ہے۔۔ چلے جائیں یہاں سے خدارا چلے جائیں۔" وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی جب کہ شاہ میر خود پہ ضبط کرتے ہوئے خاموشی سے گھر سے باہر نکل گیا۔۔

وہ جانتا تھا کہ ایک نا ایک دن تو یہ سب ہونا ہی تھا مگر اتنی جلدی؟ اب ہی تو اس کے دل میں جینے کی خواہش جاگی تھی۔ اب ہی تو اس نے خوش رہنا سیکھا تھا۔ تو کیا سب ختم ہونے والا تھا؟ اتنی جلدی؟ اتنی آسانی سے؟

وہ لالی کے کمرے کے باہر ہی کھڑا تھا جب نازنین دروازہ کھول کر باہر نکلی

"میں نے اسے شروع سے آخر تک ساری بات بتائی ہے لیکن وہ بہت ناراض ہے شاہ میر بھائی۔ بڑی مشکل سے آپ سے بات کرنے کے لیے منایا ہے۔" وہ اداسی سے کہہ کر اس کے ساتھ سے ہو کر چلی گئی

شاہ میر تھکے تھکے قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ بالکونی میں لکڑی کے جھولے پہ بیٹھی لالی کو دیکھ کر وہ وہیں چلا گیا اور جھولے کی دوسری سائیڈ پر اس کی طرف کمر کیے بیٹھ گیا

www.novelsclubb.com

دونوں کے درمیان طویل خاموشی چھا گئی۔۔ شاہ میر کو لگا جیسے آج اگر وہ نہ بولا تو یہ خاموشی کبھی ختم نہیں ہو گی تبھی وہ ہمت جمع کر کے آہستگی سے بولا

"آپ مجھے اتنا غلط کیوں سمجھ رہی ہیں گُلالئی؟"

"کیونکہ آپ خود کو صحیح ثابت نہیں کر پا رہے شاہ میر۔" وہ آسمان پہ چمکتے چاند پہ نظریں ٹکائے بولی۔۔وہ چاند کو دیکھ رہی تھی جبکہ شاہ میر اندھیرے کو۔

"میں کوئی غلط کام نہیں کرتا۔" وہ زندگی میں پہلی بار خود کو صحیح کہہ رہا تھا، اپنا دفاع کر رہا تھا، اپنے اوپر لگے تمام الزام مسترد کر رہا تھا۔وہ اس لڑکی کو خود سے بدگمان نہیں کر سکتا تھا۔

"مجھے بچپن میں کسی نے کہا تھا کہ غلط کام وہ ہوتا ہے جو کسی سے چھپ کر کیا جائے۔میں چھپ کر کچھ بھی نہیں کرتا۔جو بھی کرتا ہوں دنیا کے سامنے اور اسے تسلیم بھی کرتا ہوں۔باقی جو بھی باتیں لوگوں نے میرے ساتھ جوڑ رکھی ہیں وہ بے مطلب اور بے بنیاد ہیں۔۔"

"تو پھر مجھ سے اب تک یہ سب کیوں چھپایا؟" وہ شکوہ کناں انداز میں بولی

"کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ آپ میری بات کو سمجھ نہیں پائیں گی یا میں آپ کو سمجھا نہیں پاؤں گا۔اگر آج پوری دنیا بھی آکر مجھ سے سوال کرے گی تو میں فخر سے بتاؤں گا کہ میں نے آج تک کیا کیا ہے کیونکہ میں نے کبھی کچھ غلط نہیں کیا۔ہاں کچھ جرم کیے ہیں۔لیکن ضروری تو نہیں کہ ہر جرم غلط ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ پل کے لیے خاموش ہو گیا۔شاید ذہن میں الفاظ کو ترتیب دے رہا تھا۔اگر وہ کہتا تھا کہ وہ وضاحت اور تسلی دینے میں برا ہے تو یہ سچ تھا۔اگر وہ کہتا تھا کہ اس کی اسی خامی سے سب اسے غلط سمجھتے تھے تو یہ بھی صحیح تھا۔وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ میں غلط نہیں ہوتا بس صحیح نہیں لگتا اور یہ بھی سچ تھا۔

"میں نے آج تک کیا غلط کام کیا ہے بتائیں؟ کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا، یہ قتل و غارت، چوری، غبن یہ سب الزام ہیں مجھ پر۔جب بھی کسی کو مارا ہے تو اپنے دفاع کے لیے۔اپنی یا اپنے پیاروں کی جان بچانے کے لیے۔میرا کیا قصور ہے؟" وہ بے بس بنا پوچھ رہا تھا۔

لالی بس خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔۔وہ اپنے حصے کا بول چکی تھی۔اب اس کی باری تھی بولنے کی

"آپ ہمیشہ کہتی ہیں نا کہ شاہ میر آپ بہت اچھے ہیں تو پھر آج کیا ہوا کہ میں اچانک اتنا برا بن گیا؟ اتنی بے یقینی؟ اتنی بے اعتباری؟" وہ جواب دینے میں بالکل اچھا نہیں تھا اسی لیے اب سوال کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے اب آپ کی کسی بات پہ اعتبار نہیں ہے۔میں نے آپ کو اتنا نیک اتنا اچھا سمجھا اور آپ یہ نکلے۔"

شاہ میر نے گہرا سانس لیا۔اس کے لہجے کی بے اعتباری اسے آگ میں جھونک رہی تھی۔

"گُلالئی آپ مجھے اچھا یا برا نہ سمجھیں۔جو لوگ مجھے اچھا سمجھتے ہیں وہ مجھے نہیں جانتے۔۔اور جو برا سمجھتے ہیں وہ تو بالکل بھی نہیں جانتے۔۔میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کچھ بھی نہ سمجھیں۔نہ اچھا نہ برا، صرف انسان سمجھیں، جو اچھے کام کرتا ہے تو اس سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔نہ فرشتہ، نہ شیطان صرف ایک انسان!!" وہ التجائیہ انداز میں بولا۔اب وہ صرف التجا ہی کر سکتا تھا۔

"چلیں مان لیا میں بہت برا ہوں۔بہت گھٹیا، زلیل، گنہگار، مجرم، قاتل اور بھی جو آپ کہیں وہ سب ہوں لیکن آپ تو اچھی بیوی ہیں نا؟ اچھی بیویاں شوہروں کو کسی بھی حال میں نہیں چھوڑتیں۔"

وہ سانس روکے اسے سن رہی تھی جبکہ وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔الفاظ ختم ہو گئے تھے لیکن ان کے بیچ ابھی بھی بہت کچھ باقی تھا۔وہ جانتا تھا کہ اگر وہ لالی سے محبت کرتا ہے تو کہیں نا کہیں اس کی محبت کا اثر لالی پر بھی ضرور ہوا ہو گا۔وہ اتنا تو جان ہی گیا تھا کہ وہ بھی اپنے دل میں اس کے لیے قیمتی جذبات رکھتی ہے۔اور اب ہی تو ان جذبات کی، اس محبت کی آزمائش تھی۔یہی تو امتحان کی گھڑی تھی

"کیا چاہتی ہیں گُلالئی؟" جب وہ کچھ بھی نہ بولی تو آخر وہ خود ہی تھکے تھکے انداز میں بولا

"آپ یہ سب برے کام چھوڑ دیں!" وہ شاہ میر کو تو نہیں چھوڑ سکتی تھی پر یہ کام اس سے چھڑوا سکتی تھی۔ شاہ میر کی محبت اپنی جگہ لیکن وہ اس طرح اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی۔

"میں کوئی برا کام نہیں کرتا۔" وہ اپنی ہتھیلیوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔ کیا لکھا تھا ان لکیروں میں۔ کتنی الجھی ہوئی تھیں یہ بالکل اس کی زندگی کی طرح

"لوگوں کو مارنا اچھا کام ہے؟"

"برے لوگوں کو مارنا اچھا کام ہے۔" وہ بھی کہاں اپنی بات سے پیچھے ہٹنے والا تھا

"پھر تو آپ کو مار کر میں بہت اچھا کام کروں گی۔" وہ سفاکی سے بولی۔ شاہ میر زخمی سا مسکرایا۔ اس کی یہ بات اسے بہت چبھی تھی۔ وہ پوری دنیا سے یہ الفاظ سنتا تھا لیکن آج اس کے منہ سے سن کر اسے اپنا آپ گہری کھائی میں گرتا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ بمشکل خود پہ ضبط کیے بیٹھا تھا

"میر جاہ کیا یہ سچ ہے کہ آپ نے ان لوگوں کا قتل کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"تم اتنے گھٹیا نکلو گے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔"

"میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ اپنی ماں پہ گیا ہے۔ جیسی وہ سفاک عورت تھی ویسا ہی یہ"

"قاتل ہو تم قاتل!"

"ارے واہ اب آپ جیسے بھی ہماری یونی میں پڑھیں گے؟اس غنڈے کو یہاں ایڈمیشن کس نے دے دیا؟"

"ڈرا دھمکا کر لے لیا ہو گا اور ایسے قاتلوں کو آتا بھی کیا ہے؟"

بہت سارے لوگوں کی آوازیں ایک ساتھ اس کے کانوں میں گونجیں

"میں برا نہیں ہوں گلالئی۔آپ مجھے سمجھ ہی نہیں پائیں۔آپ مجھے سمجھ ہی نہیں سکتیں۔میں جانتا تھا آپ مجھے نہیں سمجھ پائیں گی۔میں جانتا تھا یہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔"وہ تکلیف دہ تاثرات چہرے پہ لیے کرب سے بولا۔۔

اس کے الفاظ ضائع گئے تھے۔وہ تو ابھی تک وہیں کی وہیں تھی۔شاید وہ اسے سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی یا شاید سمجھنے کے لیے کچھ وقت چاہتی تھی۔بہر حال جو بھی تھا یہ وقت شاہ میر کے لیے کانٹوں پہ ہی گزرنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ وقت لے لیں گُلالئی۔جتنا دل چاہے اتنا وقت لے لیں۔سوچیں سمجھیں پھر جواب دیں۔شاید میرے دل میں موجود محبت ہی آپ کو میری طرف کھینچ لائے۔"وہ ابھی بھی پُر امید تھا۔

"دل؟آپ جیسے لوگوں کے پاس دل بھی ہوتا ہے؟شاہ میر صاحب آپ جیسوں کے سینے میں دل نہیں پتھر ہوتا ہے۔۔"وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اور پلٹ کر اسے دیکھا۔

اس کی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی۔

گہری سمندر رنگ آنکھیں جن سے ملاقات ادھوری رہ گئی تھی۔ تو کیا وہ شاہ میر ہی تھا؟ یا اللہ کتنے رنگ تھے اس آدمی کے؟ وہ تو اس کی آنکھوں کا رنگ تک نہیں جان پائی تھی اور کتنے وثوق سے وہ اسے جاننے کا دعویٰ کرتی تھی۔۔

لالی کو جی بھر کے رونا آیا

وہ اس کو باہر کی طرف جاتا دیکھ کر ایک دم بولا

"میں پتھر دل نہیں ہوں گُلالئی! لوگ جس کے دل تک پہنچ نہیں پاتے اسے پتھر دل کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ میرا دل بھی کبھی نرم ہی تھا بالکل موم کی طرح۔۔ پگھل جانے والا۔ لیکن موم بھی تو پگھل کر جم ہی جاتی ہے۔۔ میرا دل بھی جم سا گیا ہے۔۔ اسے بس حرارت کی ضرورت ہے۔۔"

وہ بوجھل انداز میں کہتا اس سے نظریں چراتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں اتنی وحشت تھی کہ کوئی بھی دیکھتا تو خوف سے لرز اٹھتا۔

دنیا تو اسے یہ کہتی ہی تھی چلو آج گلالئی نے بھی کہہ دیا تھا۔ کیا فرق پڑتا تھا۔ اس کے دماغ نے کہا لیکن دل تو چیخ چیخ کے کہہ رہا تھا کہ فرق پڑتا ہے اور بہت پڑتا ہے۔

وہ وہیں کھڑی رہی بالکل کسی بت کی طرح پھر واپس اسی جگہ پہ بیٹھ گئی۔پوری رات پڑی تھی سوچنے کے لیے۔۔اب سوچنے کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتی تھی؟

وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ کے اپنے آفس کی فائلز کا ڈھیر سامنے رکھے اپنے کام میں مصروف تھا جب گلِ دھڑم سے اس کے ساتھ صوفے پہ آ بیٹھی۔۔

"ریموٹ کہاں گیا؟"اس نے ریموٹ ڈھونڈ کر ٹی وی آن کیا تو گانے کی آواز پورے کمرے میں گونجنے لگی۔۔دلاور کو شدید کوفت ہوئی لیکن پھر بھی اس نے اسے منع نہیں کیا تھا۔

گانا تاج محل کے آگے بنایا گیا تھا جسے گلِ بڑی ہی محویت سے دیکھ رہی تھی۔دلاور نے ایک نظر سکرین کو اور پھر اسے دیکھا

اب یہ میڈم تاج محل کی فرمائش نہ کر دیں۔وہ دل میں سوچ کر مسکرا دیا

www.novelsclubb.com

"خان صاحب!"گانا ختم ہوتے ہی گلِ کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔اس نے فائلوں سے سر اٹھایا

"جی؟"بڑے ہی پیار سے پوچھا گیا۔

"اگر آپ کو موقع ملتا تو آپ میرے لیے تاج محل بنواتے؟" وہ چہرہ ہتھیلیوں میں رکھ کے پوری طرح اس کی طرف متوجہ اس کے جواب کی منتظر تھی

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔" اس کے صاف انکار پر وہ بدمزہ ہوتی سیدھی ہو کر بیٹھی

"کیوں؟"

"کیونکہ میں محبت میں اس طرح کی بے تکی اور فضول حرکتوں کا قائل نہیں ہوں۔ سارا پیسہ فضول چونچلوں پہ لگا دو اور آخر میں غریب عوام کی بددعائیں لے کے بیٹھ جاؤ۔ اور فائدہ بھی کیا ہوا اس محل کا؟ ملکہ بیچاری تو مر کے ہی اس میں دفن ہوئی۔ اس کو کیا پتا کہ وہ محل میں پڑی ہے یا قبرستان کی کسی کچی قبر میں" اس نے اس کی چھوٹی سی خواہش پہ لمبا چوڑا لیکچر دے ڈالا۔ گلِ کے نزدیک تو وہ چھوٹی سی ہی خواہش تھی

"تو اب کیا ملکہ کو دکھانے کے لیے وہ اسے زندہ دفن کر دیتا کہ دیکھو میں نے محل میں دفنا دیا تمہیں۔" اس کے منہ بنا کے بولنے پر دلاور ہنس دیا

"میں صرف اتنا سمجھانا چاہتا ہوں میری ناقص العقل زوجہ کہ محبت میں انسان کو انتہا پسند نہیں ہونا چاہیئے۔ کوئی بھی چیز انتہا تک پہنچ جائے تو نقصان ہی دیتی ہے۔ اتنا پیسہ لگا دیا تاج محل پہ۔ یہی پیسہ عوام کی بھلائی پہ لگاتا تو ملکہ کو ثواب بھی جاتا۔

میرے پاس اگر اتنا پیسہ ہو تو میں اپنی بیوی کے نام پہ مدرسے بنواتا، مسجدیں، ہاسپٹل، سکول، کالج بنواتا تاکہ لوگوں کو بھی پتا چلتا کہ یہ ہوتی ہے محبت جو دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو کروا دے۔۔"اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی پر وہ جانتا تھا کہ یہ بالکل بے کار کوشش ہے۔۔وہ ابھی ان سب باتوں سے دور صرف اپنی فینٹسی میں رہنا چاہتی تھی اور دلاور بھی اسے آہستہ آہستہ پریکٹکل لائف کی طرف لانا چاہتا تھا۔

"ویسے اگر میرے پاس زیادہ ہی پیسے آجاتے تو میں بنوا دیتا تمہارے لیے تاج محل۔"وہ اس کی اتری ہوئی شکل دیکھ کر بولا

"سچ ؟"وہ ایسے خوش ہوئی جیسے تاج محل کی تعمیر شروع بھی ہو گئی ہو

"ہاں !تاج محل بنوا کے تمہیں اسی میں قید کر دیتا۔سکون کی زندگی گزرتی۔"وہ ہنسی دانتوں میں دبائے شرارت سے بولا

www.novelsclubb.com

"اچھا اور مجھے قید کر کے آپ پیچھے سے کیا کرتے ؟"وہ مشکوک انداز میں آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"چار شادیاں۔"اس نے بے اختیار کہا

"وہ تو آپ ابھی بھی کر سکتے ہیں۔"وہ جل کر بولی

"فی الحال تم ایک ہی کافی ہو میرا دماغ خراب کرنے کے لیے۔۔" وہ گہرا سانس لے کر کہتا فائلوں میں سر دے کے بیٹھ گیا۔ وہ بھی کندھے اچکا کر ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

"کیا ہوا شکل پہ بارہ کیوں بج رہے ہیں؟" احیان چپس کی پلیٹ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا جسے اس نے بیزاری سے ہٹا دیا

"میرا گھر ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے اور تو چپس کھا رہا ہے؟" اس نے افسوس سے اسے دیکھ کے کہا جسے کوئی فکر ہی نہیں تھی

"یار کچھ نہیں ہو گا۔۔ لالی بھی تجھ سے اتنی ہی محبت کرتی ہے جتنی تو اس سے کرتا ہے۔ دیکھ لینا دو دن کی ناراضگی ہے اس سے زیادہ ناراض رہ ہی نہیں سکتی۔ تو منانے کی کوشش کرنا اس کو۔ کوئی سرپرائز پلین کر۔" اس نے چپس کھاتے ہوئے مشورہ دیا

www.novelsclubb.com

شاہ میر نے دانت کچکچاتے ہوئے اسے دیکھا

"اتنا بڑا سرپرائز دے تو چکا ہوں اور کیا کروں؟"

"یہ بھی تیری ہی لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ کھسکا ہوا آدمی۔" وہ منہ میں بڑبڑایا

"یار ایک تو یہ میڈیا والوں کو کیا تکلیف ہے۔پاشا کا ہر کام میرے سر کیوں ڈال دیتے ہیں؟"وہ چھوٹے بچے کی طرح روہانسا ہو کر بولا۔احیان کو اس کی حالت پہ ہنسی آئی

"کیونکہ پاشا نے تجھے اسی کام کے لیے رکھا ہے شہزادے"وہ مزے سے بولا

"اب مجھے پاشا کا کچھ کرنا پڑے گا۔وقت آگیا ہے کہ سب کچھ صحیح کر دیا جائے۔اب تم دیکھنا میں کرتا کیا ہوں۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے پراسرار سے لہجے میں بول کر مسکرا دیا

"میرے سارے برے کام تو ڈھنڈورا پیٹ پیٹ کے بتائے جاتے ہیں اور سب اچھے کام دوسروں کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔"

آج وہ شکوے کرنے کے موڈ میں تھا۔احیان نے مسکرا کر اسے دیکھا

"اگر کوئی بدنام شخص کوئی اچھا کام بھی کرے نا تو اسے بھی برا ہی سمجھا جاتا ہے یا پھر یہ کہا جاتا ہے کہ ضرور اس اچھے کام کے پیچھے نیت بری ہو گی۔وہ کہتے ہیں نا بد سے بدنام برا۔۔بس تمہارے ساتھ بھی وہی سین ہوا ہے۔۔لیکن شاہ میر پتا ہے دنیا جو بھی کہے لیکن میری نظروں میں تو ایک ہیرو ہے۔اور لوگوں کی فکر نہ کر۔ہر ہیرو کو شروع میں غلط ہی سمجھا جاتا ہے۔۔"وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ میر کو پہلی بار احساس ہوا کہ اچھا دوست ہونا کتنی بڑی نعمت ہوتی ہے۔۔وہ مشکور نظروں سے اسے دیکھنے لگا لیکن بولا کچھ نہیں

"ایک کام کر لالی کو اس کے گھر والوں سے ملوا آ"

لالی جو ڈرائنگ روم میں ہی آ رہی تھی احیان کی آواز سن کر باہر دروازے پر ہی رک گئی۔

"نہیں ملوا سکتا یار!" وہ بے بسی سے بولا

"کیوں؟ پہلے تو یہ ڈر تھا نا کہ اسے وہاں کوئی تیرے بارے میں نہ بتا دے۔اب کیا ہے؟"

"اگر اسے پتا چل گیا کہ سمندر خان نے اس کا نکاح پیسے لے کر مجھ سے کیا تھا اور میں نے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ ان سے نہیں ملے گی تو وہ مزید ناراض ہو جائے گی۔۔" وہ افسردہ لہجے میں بولا۔

باہر کھڑی لالی کو لگا جیسے ساتوں آسمان اس پر ٹوٹ پڑے ہوں۔۔تو یعنی کہ سمندر خان کا اتنا اسرار اور اتنی جلدی شادی کرنے کی وجہ یہ تھی؟یعنی شاہ میر نے اپنے پیسوں کی طاقت سے اسے حاصل کیا تھا۔کیا اتنی بے مول تھی وہ؟اتنی کم حیثیت کہ اسے خرید لیا جاتا؟

وہ ایک دم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔اسے دیکھ کر شاہ میر اور احیان کا رنگ اڑ گیا۔۔یقیناً وہ ان کی باتیں سن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پتا ہے شاہ میر میں نے کل فیصلہ کر لیا تھا کہ آپ پہ ایک بار پھر اعتبار کر لوں گی۔ایک اور موقع دے دوں گی آپ کو۔ لیکن میں غلط تھی۔ میں کتنی۔۔ کتنی۔۔ کتنی بیوقوف اور پاگل ہوں نا۔آپ تو بس اپنی ضد کی بنا پر کسی بے جان چیز کی طرح مجھے خرید لائے تھے اور میں سمجھتی رہی کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے۔۔" وہ شدید صدمے کی کیفیت میں بولی۔بس اب باقی کچھ نہیں بچا تھا۔اس شخص نے اسے اتنا بے مول کر دیا تھا کہ اسے خود سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔اب وہ ایک پل یہاں نہیں رہنے والی تھی۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔

شاہ میر نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

"گل۔۔ گل۔۔" حرف اس کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کے ادا ہونے لگے۔۔اسے لگا جیسے وہ سب کھونے والا ہے۔۔ جیسے کچھ بہت ہی غلط ہونے والا ہے۔۔

لالی تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تو وہ بھی اس کے پیچھے آیا

www.novelsclubb.com

"گُلالئی یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟" وہ اسے سوٹ کیس میں کپڑے رکھتے دیکھ کر پریشانی سے بولا

"جا رہی ہوں میں۔۔" وہ آنسو رگڑ کے صاف کرتی گلوگیر آواز میں بولی

"کہاں؟ اور کیوں؟ گُلالئی کیا ہو گیا ہے۔آپ گھر چھوڑ کے جا رہی ہیں؟" وہ اس کے پیچھے پیچھے آتے ہوئے بولا

"پیچھے مت آئیں میرے؟" وہ چیخ اٹھی

"اچھا لالی۔ گُلالئی! مجھے معاف کر دیں۔ ہر چیز کے لیے معافی مانگ رہا ہوں میں!" وہ اس کے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے پھولے تنفس کے درمیان بولا۔۔ وہ سوٹ کیس گھسیٹتی لان میں پہنچ گئی

"گُلالئی۔۔"

"خبر دار جو آپ میرے پیچھے آئے۔۔ چھوڑ دیں میرا پیچھا خدارا چھوڑ دیں۔۔ نہیں دیکھنا چاہتی میں آپ کی شکل۔۔ جانے دیں مجھے۔" وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی۔۔ شاہ میر کا دل کٹ کے رہ گیا۔۔ اسے لگا جیسے کسی نے تیز دھار چاقو اس کے دل کے آر پار کر دیا ہو۔

وہ اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھ گیا۔۔ لالی نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

"اب ان ڈراموں کا یا وضاحتوں کا وقت نکل چکا ہے۔۔ میرے پیچھے مت آیئے گا۔۔ ورنہ آخری راستہ میرے پاس خود کو ختم کرنے کا ہی ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کے لہجے کی سنجیدگی نے شاہ میر کو خوفزدہ کر دیا۔۔ اسے لگا جیسے وہ واقعی یہ کر گزرے گی۔۔

وہ اس کی نظروں سے دور ہوتی گئی اور وہ وہیں کھڑا رہا۔۔

"رک جاؤ میں جاتا ہوں اس کے ساتھ۔۔"احیان پیچھے سے آ کر اس کا کندھا تھپکتا لالی کے پیچھے چلا گیا

"اس کا خیال رکھنا۔"شاہ میر نے پیچھے سے آواز دی

گیٹ کھلا اور وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔شاہ میر گھٹنوں کے بل زمین پہ گر گیا۔۔

پتا نہیں کیوں پر اسے اس لمحے علی شیر یاد آیا تھا۔شاید آج وہ اس کی اذیت،اس کی تکلیف سمجھ پا رہا تھا۔۔اسے ایسا لگا جیسے تاریخ دوہرائی جا رہی ہو۔۔نہیں وہ اپنا انجام علی شیر اور زرتاشے کی کہانی جیسا نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔اسے کچھ کرنا تھا۔۔

"کیا بات ہے آج میڈم بڑا چہک رہی ہیں؟"دلاور بازو کے کف چڑھائے سلاد کے لیے کھیرے کاٹتے ہوئے بولا

"ہاں بس آج میرا موڈ بہت اچھا ہے۔۔"وہ چہک کر بولی

"کوئی خاص وجہ؟"

"نہیں بس ایسے ہی۔۔"وہ فریزر سے چکن نکالتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"اچھا تو۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا جب گھر کے باہر کسی گاڑی کے ہارن دینے کی آواز آئی

"اس وقت کون آگیا؟" گلؔ نے کچن کی کھڑکی سے جھانک کر نیچے دیکھا تو ان کے گھر کے باہر بلیک کلر کی کورولا کھڑی ہارن پہ ہارن دے رہی تھی

"شاید آپ کا کوئی دوست ہو؟" وہ پُر سوچ انداز میں بولی

"میں دیکھتا ہوں۔۔" وہ سنک سے ہاتھ دھو کر باہر کی طرف بڑھنے لگا جب گارڈ آواز دے کر اندر آیا

"صاحب جی بیگم صاحبہ کی بہن آئی ہیں۔۔"

"کیا؟ لالی آئی ہے؟" وہ خوشی سے چیختی باہر کی طرف بھاگی۔۔

لالی گارڈن میں اپنا سوٹ کیس پکڑے اس کے انتظار میں کھڑی تھی جبکہ پیچھے احیان بھی کھڑا تھا

وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی آئی اور اس کے گلے لگی

"ہائے میری بہن۔۔ کتنی موٹی ہو گئی شکر ہے اللہ کا۔۔" اسے اس کے آنے سے زیادہ اس کی صحت دیکھ کر خوشی ہوئی تھی

وہ اس کے بچپنے پر ہنس دی

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو گلؔ؟"

"میں ایک دم فرسٹ کلاس۔وہ چھوڑو یہ بتاؤ جیجا جی کہاں ہیں؟"وہ ارد گرد نظریں دوڑا کر بولی جب اسے پیچھے احیان کھڑا نظر آیا

"آپ؟آپ بھی؟"اس نے حیرت سے کہا۔۔احیان کی شکل دیکھتے ہی اسے اس کا باجی کہنا بھی یاد آگیا تھا

"کیا حال ہے چھوٹی گڑیا؟"اس بار اس نے باجی کہنے کی غلطی نہیں کی تھی

"ٹھیک!"وہ بیزاری سے بولی

دلاور باہر آیا تو گلؔ نے کھینچ کر اسے لالی کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دیا

"لالی ان سے ملو یہ ہیں میرے شوہر۔۔اور دلاور ان سے ملیں یہ ہے میری بہن۔۔"اس کے تعارف کرانے پر دلاور نے اسے سلام کیا جس کا لالی نے آہستگی سے جواب دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"اور میں ہوں ان کا بھائی اور۔۔"احیان فون پہ مصروف پیچھے سے آیا لیکن جب اس نے دلاور کو دیکھا تو اس کے الفاظ بیچ میں ہی دم توڑ گئے

"تم؟"وہ حیرت سے چیخ ہی پڑا

"تم؟"دلاور کا بھی کچھ یہی حال تھا

"آپ دونوں؟"گلِ نے بھی اپنا حصّہ ڈالنا ضروری سمجھا

"آپ پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"لالی نے حیرت سے پوچھا

"ہاں!اور نہیں تو کیا یہ شاہ میر کا بھائی ہے۔۔"احیان نے بتایا

"آپ شاہ میر کو جانتی ہیں؟"دلاور نے لالی سے پوچھا

"او بھائی یہ ان کی بیوی ہے۔"احیان کے بتانے پہ دلاور نے جھٹکے سے اسے دیکھا

شاہ میر کی بیوی؟تو کیا لالی کی شادی شاہ میر سے ہوئی تھی؟لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟یا اللہ یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا۔۔پہلے لالی کی بہن سے اس کی شادی ہونا اور اب اس کے بھائی سے لالی کی شادی۔۔دلاور کا سر چکرانے لگا

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔"گلِ کی آواز نے سب کو خاموش کروایا

"یعنی کہ۔۔شاہ میر بھائی۔۔یعنی کہ لالی کے شوہر دلاور کے بھائی ہیں؟"گلِ نے کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا

"اور دلاور آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں۔۔"اچانک اسے دلاور پہ شدید غصہ آیا

"مجھے خود ابھی پتا چلا ہے۔۔" وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا جبکہ لالی الگ تذبذب کی کیفیت میں کھڑی تھی

"واہ یار کیا فیملی ری یونین ہے۔۔" احیان بالوں میں ہاتھ پھیر کے بولا

"آئیں آپ لوگ اندر آئیں۔۔" دلاور کو فوراً ان کو اندر بلانے کا خیال آیا۔۔

"ایک کام کرو چھوٹی گڑیا آپ اپنی بہن کو اپنا کمرہ دکھاؤ تب تک ہم دوست ذرا بات چیت کر لیں۔۔" ڈرائنگ روم میں آکر احیان گلِ سے بولا اور خود وہیں صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔

گلِ منہ بناتی لالی کو اپنے ساتھ لے کر اوپر چلی گئی۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" دلاور نے چکراتا ہوا سر پکڑ کے پوچھا۔۔

"حوصلہ حوصلہ سب بتاتا ہوں۔۔" پھر احیان نے شروع سے آخر تک ساری بات دلاور کے گوش گزار کی جبکہ لالی اوپر بیٹھی گلِ کو رو رو کے اپنے دکھ سناتی رہی۔۔

www.novelsclubb.com

"کتنی عجیب بات ہے نا؟" وہ ہنس دیا

"ہاں ہے تو صحیح۔۔" احیان نے کندھے اچکائے

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ جب شاہ میر کو پتا چلے گا کہ میں گُلالئی کا بہنوئی لگتا ہوں اور اس وقت وہ یہاں موجود ہے تو وہ کیا کرے گا۔۔" دلاور نے گہرا سانس لیا

"وہ یہ سب پہلے سے ہی جانتا ہے بلکہ اسی نے کہا تھا کہ لالی کو تمہاری طرف چھوڑ آؤں تا کہ وہ بہن سے بھی مل لے اور سیف بھی رہے۔۔" احیان نے سکون سے کہا

"تو کیا اس کا دل ہماری طرف سے صاف ہو گیا ہے؟" دلاور نے خوشگوار حیرت سے پوچھا

"بیٹا وہ میر جاہ ہے۔۔اتنا آسان کام نہیں ہے اس کا دل صاف کرنا خیر اب میں نہیں جانتا اس کے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہے لیکن وہ مجھے فوراً واپس بلا رہا ہے کیونکہ تمہاری بہن پیچھے سے رو رو کر پاگل ہو رہی ہے۔۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا

"نازنین؟ اس کو کیا ہوا ہے؟" دلاور فوراً پریشان ہوا

"اسے بھابی کا غم کھائے جا رہا ہے۔ خیر فکر نہیں کرو میں سنبھال لوں گا۔۔" وہ اسے تسلی دینے کو مسکرا کر بولا

www.novelsclubb.com

گلِ بھی نیچے آ گئی

"آپ جا رہے ہیں؟" گلِ نے اس کے کھڑے ہونے کا یہی مطلب لیا

"جی جا رہا ہوں۔۔"اس نے منہ بنا کر کہا۔۔

"اوکے اللہ حافظ !"اس نے جلدی سے کہا جیسے بس اس کے جانے کا ہی انتظار ہو۔۔دلاور نے حیرت سے اسے دیکھا

"حیران مت ہوں ہماری ایک بار پہلے ملاقات ہو چکی ہے وہ بھی شاہ میر کی بدولت۔"وہ مسکرا کر کہتا گلِ کے سر پہ ہاتھ رکھ کر جانے لگا پھر رک کر پلٹا

"میری بہن کا خیال رکھنا۔۔"اس نے دلاور کو کہا

دلاور نے اثبات میں سر ہلا دیا

"اوکے باجی۔۔"آخر میں وہ شرارت سے گلِ کو کہتا جلدی سے باہر نکل گیا۔وہ پیچھے سے پیر پٹخ کے رہ گئی۔۔

---

www.novelsclubb.com

"میں سمجھتی تھی لالی مجھ سے زیادہ سمجھدار ہو گی۔۔"احیان کے جانے کے بعد اس نے مایوسی سے کہا۔۔

"تم سے زیادہ؟مطلب تم سمجھدار ہو؟"دلاور نے حیرت سے اسے دیکھا

"سیدھے ہو جائیں خان صاحب۔ میں اپنی بہن کے سامنے آپ کو کچھ نہیں کہنا چاہتی۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولی

"احیان بھائی نے آپ کو بتایا ان کی لڑائی کے بارے میں؟" اس کے پوچھنے پہ دلاور نے اثبات میں سر ہلایا

"اب میری بات سنیں۔ آپ ذرا فلسفہ زیادہ اچھا دے دیتے ہیں تو لالی کو سمجھانا آپ کی ذمہ داری۔ اوکے؟" وہ اس کو بولنے کا موقع دیے بغیر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اوپر چلی گئی

"لو جی۔۔ کھانے پکانے اور جھاڑو لگانے کے بعد اب گھر بسانے کے مشورے بھی میں ہی دوں؟ یا اللہ اب تو اپنا آپ صبا پھپھو جیسا محسوس ہوتا ہے۔۔" وہ جھرجھری لے کر کہتا اپنا مستقبل سوچنے لگا۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ نماز کا وضو کر کے آیا اور جائے نماز بچھا کر تذبذب کی کیفیت میں کافی دیر یونہی کھڑا رہا۔ پھر آخر گہرا سانس لے کر نماز کی نیت کی۔ وہ پڑھتے وقت بیچ بیچ میں ٹھہر جاتا اور گہرے گہرے سانس لینے لگتا۔ اس کا دل ڈوب رہا تھا۔ آج اتنے وقت بعد خدا کے سامنے حاضر ہو کر اسے ہلکا پھلکا تو محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ خود سے ہی نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔ اس نے تو نمازیں پڑھنا کب سے چھوڑ دی

تھیں۔ کب سے اپنے دین اور اپنے اصل سے دور ہو گیا تھا۔ آج اتنے وقت بعد وہ خدا کی طرف لوٹا بھی تھا تو تب جب خود پر مشکل آئی تھی۔ جب ہر طرف سے راستے بند ہو گئے تھے تب یہ دروازہ کھلا نظر آیا تھا۔

اس نے نماز مکمل کی اور سجدے میں گر کے پھوٹ پھوٹ کے رو پڑا۔ اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کتنی دیر روتا رہا۔ وہ سجدے سے تب اٹھا جب دور سے عشا کی آزانیں سنائی دینے لگیں۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور عشاء کی نماز ادا کی۔ کافی دیر جائے نماز پہ ہاتھ پھیرتے یونہی بیٹھا رہا پھر ہمت کر کے کانپتے ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے۔

وہ ہاتھ اٹھائے یونہی بیٹھا رہا۔۔ اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ کچھ مانگ سکے۔ پھر بغیر کچھ مانگے جائے نماز لپیٹ کے اٹھ گیا۔۔

---

www.novelsclubb.com

گلؔ اور لالی نے رات کا کھانا گلؔ کے کمرے میں ہی کھایا تھا اور اب چائے پینے کی غرض سے نیچے آئے تھے جہاں دلاور پہلے سے موجود تھا

"ہائے دلاور آپ نے ابھی تک چائے نہیں بنائی؟" گلؔ کمر پہ ہاتھ رکھے صدمے کی کیفیت میں بولی۔۔ رات کا کھانا اور چائے دلاور کے ذمے تھی کیونکہ پرانی ملازمہ کام چھوڑ کے جا چکی تھی اور

نئ ملازمہ کے آنے تک انہیں خود ہی سب کام کرنے تھے۔آج دلاور کو ملازمہ کی اہمیت کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔

"اہمم۔۔"دلاور نے گلا کھنکھار کر گھور کر اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ کہیں تو عزت رہنے دیا کرو

"لالی تمہیں پتا ہے دلاور بہت اچھے کُک ہیں۔"وہ دونوں دلاور کے عین سامنے جا کر بیٹھ گئیں جبکہ دلاوراس کی بات پہ دانت کچکچانے لگا۔یہ لڑکی اسے بخش دے؟ یہ تو ناممکن ہے

"اچھا! ماشاءاللہ "لالی ہلکا سا مسکرائی۔دلاور بھی اسے ایک نظر دیکھ کر رسماً سا مسکرایا اور پھر نظریں جھکا گیا۔۔بالکل ویسے ہی جیسے اس کی عادت تھی

"چلیں کوئی بات نہیں آج میں ہی چائے بنا لیتی ہوں۔"دلاور کی خاموشی کو وہ انکار سمجھتی اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی لیکن جاتے ہوئے اسے اشارہ کرنا نہیں بھولی تھی کہ اپنا فلسفہ شروع کر دیں۔

www.novelsclubb.com

"تو کیسی ہیں آپ؟"وہ اپنی قمیض کے دامن کی سلائیوں پر انگلی پھیرتے ہوئے بولا

"بہت بد قسمت ہوں۔"وہ افسردگی سے مسکرادی

دلاور نے چونک کے اسے دیکھا لیکن پھر دوبارہ نظریں جھکا گیا۔

"آپ کو ضرور شاہ میر سے بہت شکوے ہونگے۔" وہ آہستگی سے بولا

"آپ کو نہیں ہیں کیا؟" اس نے الٹا اسی سے سوال کیا

"میری چھوڑیں۔ میرے شکوے تو ذرا اور نوعیت کے ہیں لیکن جہاں تک میرا خیال ہے شاہ میر ایک بہترین شوہر ہے۔"

وہ اس کی بات پہ تلخی سے ہنس دی

"بہترین شوہر ہونے سے کیا ہو جاتا ہے؟ وہ بدترین انسان ہیں۔۔" یہ کہتے ہوئے اسے خود بھی افسوس ہوا تھا لیکن اس وقت وہ اذیت کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔ وہ صرف اپنا دل ہلکا کرنا چاہتی تھی

دلاور نے افسوس سے دائیں بائیں سر ہلایا

"اسے ہمیشہ غلط سمجھا گیا ہے گُلالئی۔۔ بلکہ اسے تو کبھی سمجھا ہی نہیں گیا۔۔ اس نے تو بس ہمیشہ سے دوسروں کی غلطیوں کے خمیازے بھگتے ہیں۔۔ کبھی اپنے ماں باپ کی، کبھی حویلی والوں کی تو کبھی پاشا کی۔۔ اس کے اپنے اس سے الگ ہوئے ہیں گُلالئی۔۔ وہ ایسا انسان نہیں تھا۔۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے نرمی سے اسے سمجھانے لگا بالکل ایک مخلص دوست کی طرح۔ ایک خیر خواہ کی طرح

www.novelsclubb.com

"میں نے بھی اپنوں کو کھویا ہے۔میں تو ایسی نہیں ہوئی۔" وہ سر جھٹک کر بولی

"اس نے صرف اپنوں کو کھویا نہیں ہے گُلالئی،اس نے اپنوں کو بدلتے دیکھا ہے۔کاش اس نے ان کے بدلنے سے پہلے ہی انہیں کھو دیا ہوتا تو شاید یہ سب نہ ہوتا۔"

"سب کہتے ہیں کہ وہ بہت برے ہیں۔۔گنہگار ہیں۔۔" آنسوؤں کا گولا اس کے حلق میں اٹکا

"جس کے گناہ سامنے آجائیں وہ گنہگار اور جس کے چھپے رہیں وہ نیک پرہیز گار۔۔"

لالی نے اسے دیکھا جو اس کی ایک ایک بات کا تحمل سے جواب دے رہا تھا۔اور وہ جواب لینے ہی تو آئی تھی۔وہ جانتی تھی کہ صرف ایک شخص تھا جو اس وقت اس کی مدد کر سکتا تھا اور وہ تھا دلاور۔

"اور ویسے بھی۔اچھے لوگوں سے محبت کرنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔وہ تو کوئی بھی کر سکتا ہے۔بات تو تب ہے نا جب آپ کسی گنہگار سے محبت کر کے دکھائیں۔۔کسی ایسے سے جسے کوئی اور قبول نہ کرے۔اور محبت بھی وہ جو اسے اچھا بنا دے۔دنیا کے لیے قابل قبول بنا دے۔" اس نے مزید اضافہ کیا

"انہوں نے ہر بات میں مجھ سے جھوٹ بولا۔انہوں نے تو مجھے اپنی آنکھوں کا اصل رنگ تک نہیں بتایا۔"

وہ اس کے معصوم سے شکوے پہ بے اختیار ہنس دیا

"گل صحیح کہتی ہے۔۔آپ دونوں بالکل ایک جتنی ہی سمجھدار ہیں۔۔"

"کیا مطلب؟" وہ الجھ کر بولی

"مطلب یہ گُلالئی کہ ایسے لوگوں کے لیے اپنی شناخت چھپانا ناگزیر ہوتا ہے۔۔اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو فوراً ہی پہچانے جائیں گے اور پھر ان پر حملہ ہو سکتا ہے۔شاہ میر کی آنکھیں تو ویسے ہی اتنی منفرد ہیں۔اور حسین بھی ہیں۔" آخری بات شرارت سے کی

"لیکن وہ اپنے کیے پر شرمندہ بھی نہیں ہیں۔۔" ایک اور کمزور دلیل موجود تھی۔۔اصل میں دلیل اتنی کمزور نہیں تھی جتنی کمزور وہ خود پڑ رہی تھی

"کیا اس نے آپ سے معافی مانگی؟"

"جی۔"

"تو پھر؟ اور شرمندگی کسے کہتے ہیں؟ گُلالئی معافی مانگنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔۔معافی مانگنے کے لیے انا کو مارنا پڑتا ہے اور معاف کرنے کے لیے دل کو!" وہ اس کی بات پہ سوچ میں پڑ گئی

"اور آپ کو تو یہاں دل کو مارنا بھی نہیں پڑے گا۔۔دل تو پہلے سے مانا ہوا ہے۔۔تو پھر مسلۂ کیا ہے؟"

لالی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔وہ کیسے اس کے دل کا حال جان گیا تھا؟ کتنا عجیب تھا وہ شخص۔۔ اتنا اچھا اتنا پُر خلوص کہ اس کے آگے اپنا آپ چھوٹا لگنے لگ جاتا تھا۔۔

"انہوں نے۔۔انہوں نے۔۔"وہ کہتے ہوئے جھجک رہی تھی کہ شاہ میر نے اس سے نکاح پیسوں کے بدلے کیا تھا

"آپ کے والد کو پیسے دیے؟"

لالی نے ایک جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔وہ یہ بات بھی جانتا تھا؟

"آپ کو کیسے پتا؟"

"ظاہر ہے گُلالئ۔۔اچانک آپ کے گھر پیسوں کی اتنی ریل پیل، گھر کے باہر ہمہ وقت دو گارڈز سے بھری گاڑیاں، سمندر خان کا گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک۔۔۔یہ سب شاہ میر کی مرہونِ منت ہے۔اور آپ جانتی ہیں کہ شاہ میر کی ہی وجہ سے آپ کے والد اب گھر میں ٹائم دینے لگے ہیں اور کافی حد تک سیدھے راستے پر بھی آچکے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

لالی کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

"وہ کیسے۔۔مطلب بابا؟"

"جی۔۔آخری بار جب انہوں نے سکینہ آنٹی پہ ہاتھ اٹھایا تھا تو شاہ میر کے گارڈز نے انہیں بہت ہی پیار سے سمجھا دیا تھا۔" دلاور ہنسی دانتوں میں دبا کر بولا۔۔

ان کے پیار سے سمجھانے کا مطلب لالی بھی سمجھ گئی تھی۔۔

"آپ کے والد کے گھر کے حالات ایسے تھے کہ شاہ میر نے تھوڑی مدد کر دی۔۔اسے غلط رنگ میں مت لیں۔۔"

وہ کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی پھر آخر بولی

"میں چاہتی ہوں وہ یہ کام چھوڑ دیں۔۔"اس نے آخری مسلۂ بیان کیا

"چھوڑ دے گا۔۔"اس نے پورے یقین سے کہا

www.novelsclubb.com

"آپ کو کیسے پتا؟"

"گُلالئی وہ میرا بھائی ہے، میرا خون ہے۔میں جانتا ہوں وہ کچھ غلط کر ہی نہیں سکتا۔میں قسم کھا سکتا ہوں۔میری بات پہ اعتبار کر لیں۔وہ یہ سب چھوڑ دے گا۔بس اسے تھوڑا وقت دیں۔۔شاہ

میر سے بہترین انسان آپ کو دوبارہ نہیں ملے گا۔"اس نے منت کرنے والے انداز میں کہا۔۔وہ اپنے بھائی کی خوشیاں اسے واپس لوٹانا چاہتا تھا جو شاید اس کے ہی گھر والوں کی وجہ سے کہیں کھو گئیں تھیں۔۔وہ ان غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔۔

"میں یہاں دو تین دن رہ سکتی ہوں؟"اس نے التجائیہ انداز میں کہا۔۔اب وہ لڑ کے آئی تھی تو کچھ تو اپنا بھرم قائم رکھنا تھا

"جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ آپ کی بہن کا گھر اور آپ کا میکہ ہے۔جب تک چاہیں رہیں۔"اس نے نرمی سے کہا۔۔

پھر دونوں کے درمیان طویل خاموشی چھا گئی۔۔

"دلاور!"وہ پُر سوچ نظریں اس پر ٹکائے بولی

"جی؟"

www.novelsclubb.com

وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا اس دن فون پر آپ ہی تھے؟کیا وہ آپ کا ہی روپ تھا؟اور اگر تھا تو پھر ان دونوں میں سے کون سا روپ اصل تھا؟یہ یا وہ؟پتا نہیں کیوں پر اسے یقین تھا کہ وہ شخص دلاور نہیں تھا جس نے اس دن اس کی ذات کو اس کی خود اعتمادی اور شخصیت کو کرچی کرچی کر دیا تھا۔۔

وہ دلاور ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر یونہی بے وجہ مسکرا دی

"کچھ نہیں۔۔"اس نے گویا بات ہی تمام کر دی۔۔پرانی باتیں ماضی میں ہی رہنی چاہئیں کیونکہ وہ ایسے ہی اچھی لگتی ہیں۔۔وہ بار بار دوہرانے کے لیے ہوتی ہی نہیں ہیں۔۔

"چائے گرم چائے گرم!"اسی وقت گل کچن سے چائے کا ٹرے اٹھائے ڈرائنگ روم میں آئی۔۔

"یار یہ کچن کے کام کتنے مشکل ہوتے ہیں۔"وہ دھڑم سے دلاور کے ساتھ صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔

لالی اور دلاور مسکرا دیے۔۔

چہرے پہ روشنی پڑنے سے اس کی آنکھ کھلی۔۔اس نے کسمسا کر کروٹ لی اور آنکھیں کھولیں تو سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر اسے لگا جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہو۔شاہ میر سامنے ہی صوفے پہ بیٹھا اس کے چہرے پہ نظریں جمائے مبہم سا مسکرا رہا تھا

وہ کچھ دیر مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی پھر حواس بیدار ہونے پر احساس ہوا کہ یہ کوئی خواب نہیں وہ واقعی اس کے سامنے بیٹھا ہے۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"اس نے کچھ سختی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"جہاں آپ وہاں میں۔" وہ ہلکا سا مسکرایا

"شاہ میر چلے جائیں یہاں سے۔ آپ کیوں ہر وقت سائے کی طرح میرے ساتھ رہتے ہیں؟" وہ چِڑ کر بولی

"سایہ نہیں لالی! سایہ تو گُم ہو جاتا ہے۔"

"کیا پتا آپ بھی گُم ہو جائیں" وہ طنزیہ انداز میں بول کر اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی

"میں ایک بار گُم ہو چکا ہوں گُلالئی۔۔ دوبارہ نہیں ہونے والا۔۔" وہ کچھ سوچ کر بولا

"ناراضگی کچھ کم ہوئی؟" وہ اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا اور شیشے میں اس کا عکس دیکھنے لگا جو مکمل طور پر اسے نظر انداز کیے اپنے بال بنانے میں مگن تھی

"کیا میں اپنی بہن کے گھر بھی سکون سے نہیں رہ سکتی؟"

www.novelsclubb.com

"کیا میں اپنے بھائی کے گھر بھی سکون سے نہیں رہ سکتا؟" وہ بھی اسی کے انداز میں بولا

"آپ سے بات کرنا ہی بیکار ہے۔" وہ گہرا سانس لے کر خاموش ہو گئی

"ایک بات بتاؤں؟" وہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرایا

"لوگ جن سے محبت کرتے ہیں زیادہ تر انہیں اپنی زندگی کہتے ہیں۔۔ان کے مطابق ان کی جینے کی وجہ ان کا محبوب ہوتا ہے۔ لیکن مجھے لگتا ہے گُلالئی کہ آپ میری زندگی سے زیادہ میری موت ہیں۔۔ جتنا آپ مجھے بدلتی جارہی ہیں اور میری مرضی کے خلاف مجھ سے کام کروا رہی ہیں مجھے لگتا ہے کہ میرے جینے کی نہیں میرے مرنے کی وجہ بنیں گی آپ۔۔" وہ ہلکا سا ہنسا

"اور سب سے مزے کی بات تو یہ ہے کہ مجھے یہ موت دل وجان سے قبول ہے۔۔"

لالی نے ایک نظر اسے دیکھا جو شاید اس کے کچھ بولنے کا منتظر تھا۔۔

"مجھے ایک وجہ بتائیں کہ آپ پر پھر سے اعتبار کروں۔۔آپ کو معاف کردوں اور آپ کے ساتھ جاؤں۔۔" وہ اس کی طرف رخ کرکے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

"اممم سوچنے دیں۔۔" وہ پُرسوچ انداز میں کہہ کر مسکرایا

"محبت؟" اس نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"اب میں آپ کو ایک وجہ بتاؤں یہ سب کام چھوڑنے کی۔۔ میری بات ماننے کی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہاں آباد ہو جانے کی۔۔"

وہ بھی اسی کے انداز میں مسکرائی۔۔شاہ میر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔شاید وہ وجہ پہلے سے جانتا تھا

"محبت۔۔"اس نے آہستگی سے کہااور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

شاہ میر ماتھے پر آئے بال جھٹک کر اس کے پیچھے آیا

وہ چلتے ہوئے لان کی طرف کھلتے دروازے تک پہنچی اور چوکھٹ پر ہی ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔۔

شاہ میر بھی اس کے ساتھ آکر کھڑا ہوااوراسی کے انداز میں دوسری سائیڈ پر ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگاجو سرمئی آسمان پہ گرجتے بادلوں کو محویت سے دیکھ رہی تھی۔۔شاید بارش ہونے والی تھی۔۔

یہ فجر کے بعد کا وقت تھا۔۔ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی۔۔

سرسبز اور بلند و بالا پہاڑ پوری شان وشوکت سے کھڑے تھے لیکن ان کی چوٹیاں بادلوں میں گُم تھیں۔۔گہرے سرمئی آسمان پہ ہلکے سرمئی بادلوں کے ٹکڑے ادھر سے ادھر تیرتے جب آپس میں ٹکراتے تو بجلی کی کڑک سنائی دیتی۔۔

www.novelsclubb.com

پرندوں کی چہچہاہٹ میں گھلی دور کہیں سے آتی بانسری کی مدھم سریلی آواز جو اس نے بہت پہلے شانگلہ میں ہی سنی تھی۔۔

اس نے اپنے سامنے کھڑی پری چہرہ لڑکی کو دیکھا جو شاید اسی کی طرح اس منظر کی دلکشی میں جکڑی ہوئی تھی۔۔شاہ میر کو یہ پل اس کی زندگی کے حسین ترین پل لگے۔۔

کاش وقت رک سکتا۔۔کاش یہ لمحے ساری زندگی کے لیے ٹھہر جاتے۔۔اس نے ایک بار پھر نظر بھر کے اس منظر کو دیکھا۔۔شاید اسے اپنے ذہن میں نقش کرنا چاہتا تھا۔۔ایسی یادیں اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا جنہیں تنہائی کے لمحوں میں خود سے ہی چرا سکے۔۔

اچانک بادلوں کی زوردار گرج کے بعد بارش کے چند قطرے لان کی گھاس پہ پڑے تو لالی کے ساتھ ساتھ شاہ میر بھی جیسے کسی ٹرانس سے باہر آیا۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے بارش نے زور پکڑ لیا۔۔شاہ میر پلٹ کر جانے لگا جب لالی کی آواز پہ رک گیا

"شاہ میر صاحب آج ذرا بارش میں بھیگ کے دیکھیں" اس کی معصوم سی خواہش پہ شاہ میر نے زور سے آنکھیں مینچ کے کھولیں۔۔یہ ایک ہی تو کام تھا جس میں وہ اس کا ساتھ نہیں دے سکتا تھا

www.novelsclubb.com

اس نے پلٹ کر بے بسی سے اسے دیکھا

"آپ جانتی ہیں گُلالئی کہ۔۔" وہ کہتے کہتے رک گیا

"کہ آپ کو پانی سے ڈر لگتا ہے؟" وہ آنکھیں گھما کر بولی

"کچھ چیزیں آپ کے اختیار میں نہیں ہوتیں۔۔"وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر کچھ شرمندہ سا بولا

"آپ کا یہ ڈر آج میں ختم کرواؤں گی۔۔"وہ ایک عزم کے ساتھ بولی

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا وہ اس کا ہاتھ پکڑے کھینچتے ہوئے اسے لان میں لے آئی۔۔وہ بھی اس کے پیچھے کھینچا چلا آیا۔۔لان کے بیچ و بیچ کھڑے ہو کر گُلالئی نے اس کا ہاتھ چھوڑنا چاہا تو شاہ میر نے مضبوطی سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے

"گُلالئی۔۔میں۔۔میں جا رہا ہوں۔۔"اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی

"کچھ نہیں ہوتا شاہ میر۔۔ادھر دیکھیں۔۔میری طرف دیکھیں۔۔"

اس کے کہنے پہ شاہ میر نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔بارش سے گیلی لٹیں اس کے چہرے پہ چپکی ہوئی تھیں اور نارنجی رنگ کے سوٹ میں وہ کھلا ہوا پھول لگ رہی تھی۔۔شاہ میر اپنا ڈر خوف بھلائے اسے دیکھنے میں مگن ہو گیا جو نرم مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

بدلتے موسم کی سرد بارش بھی اسے بھلی معلوم ہو رہی تھی۔۔

بارش، بادل، تم اور میں

خوشبو، موسم، تم اور میں

کالے بادل، رم جھم بارش

نیلا آنچل، تم اور میں

بہتی ندیاں، گرتا پانی

آنکھیں، آنسو تم اور میں

پاس کسی دریا کے کوئی

بھیگا جھونپڑ، تم اور میں

دور کہیں کوئل کی کُوکُو

www.novelsclubb.com

گہرا جنگل، تم اور میں

برکھا رم جھم گیت سنائے

جھرمٹ ڈالیں، تم اور میں

کاندھا تیرا اور سر میرا

پاگل سی چُپ، تم اور میں

وہ کسی اور ہی جہاں میں پہنچا محویت سے اسے دیکھے جا رہا تھا جب لالی نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی

www.novelsclubb.com

"بس اتنی سی بات تھی اور آپ خوامخواہ ڈر رہے تھے۔۔" وہ اپنے کارنامے پہ خوش ہوتے ہوئے بولی

شاہ میر اس کی بات پہ ہنس دیا۔۔اس وقت وہ خود پر کس طرح جبر کیے کھڑا تھا یہ وہی جانتا تھا پر گُلالئی خوش تھی اور وہ اس کی خوشی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

"چلیں اندر چلتے ہیں۔۔"اس سے مزید کھڑے ہونا دوبھر تھا۔۔

لالی اس کی پھیکی سی مصنوعی مسکراہٹ کو فورا بھانپ گئی اور اوپر سے اس کی لال ہوتی آنکھیں۔۔وہ اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی تو وہ بھی شکر کا سانس لیتا اس کے پیچھے آیا۔۔

"لالی۔۔"وہ چینج کرنے کی غرض سے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔ابھی دوسری سیڑھی پر ہی پہنچی تھی جب شاہ میر کے پکارنے پر پلٹی

"جی؟"

"آپ بہت اچھی ہیں۔۔"وہ ماتھے پہ چپکے گیلے بال کوفت سے پیچھے کرتا اسی انداز میں بولا جیسے وہ ہمیشہ بولا کرتی تھی۔۔وہ اس کی بات پر مسکرا دی

www.novelsclubb.com

"آپ بھی۔۔"

اس کی بات پہ شاہ میر کی آنکھوں کی چمک ایک دم لوٹ آئی جو کچھ دنوں سے ماند پڑ گئی تھی۔۔

"شکریہ میری زندگی میں آنے کا۔۔" وہ سر جھکا کر گمبھیر لہجے میں بولا

"میں شکریہ نہیں کہوں گی۔" وہ بے نیازی سے کہتی سیڑھیاں چڑھتی اوپر چلی گئی۔۔شاہ میر کھل کے مسکرا دیا۔۔

وہ کپڑے چینج کر کے لونگ روم میں آیا جہاں دلاور پہلے سے بیٹھا تھا۔۔وہ اسے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا

"اسلام علیکم۔" اس نے مسکرا کر کہا

"وعلیکم سلام۔" شاہ میر بھی جواباً مسکرایا

"کیسے ہو؟"

"ٹھیک۔۔تم؟" شاہ میر کو عجیب سا لگ رہا تھا۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بات کرے

"میں بھی ٹھیک۔۔"

دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔۔کوئی انہیں دیکھتا تو جان ہی نہ پاتا کہ وہ کوئی اجنبی نہیں بلکہ بھائی تھے۔۔سوتیلے ہی سہی پر تھے تو بھائی

"شکریہ۔"

شاہ میر کی آواز نے کمرے میں چھائی خاموشی کو توڑا

"کس لیے؟" وہ کچھ حیران ہوا

"گُلالئ کو سمجھانے اور مجھے سمجھنے لیے۔۔" وہ نرم مسکراہٹ لیے بولا اور آ کر اس کے گلے لگ گیا۔۔

دلاور کو شدید جھٹکا لگا۔۔ کہاں وہ اس سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا تھا اور کہاں اب اتنا خلوص اور پیار؟ اور غش کھانے والا تو وہ تب ہوا جب اسے اپنے کندھے پر کچھ گیلا سا محسوس ہوا۔۔ اس نے دیکھا تو شاہ میر اس کے کندھے سے لگا رو رہا تھا

"شاہ میر کیا ہو گیا؟" وہ صدمے کی کیفیت میں بولا

"مجھے معاف کر دو۔۔ دلاور۔۔ ہر چیز کے لیے۔۔ ہر ایک چیز کے لیے جو شاید مجھے نہیں کرنی چاہئیے تھی۔۔ ہر اس بات کے لیے جس سے میں نے تمہارا اور جانے کس کس کا دل دکھایا۔۔ میں خود سے نظریں نہیں ملا پا رہا دلاور۔۔ میں۔۔ میں۔۔ مر رہا ہوں۔۔ اندر سے۔۔" وہ روتے ہوئے گھرے گھرے لیتا بولا۔۔

www.novelsclubb.com

دلاور کو لگا کہ وہ خود بھی رو دے گا۔۔اسے شدید دکھ ہوا شاہ میر کی اس حالت پہ

"شش۔۔بس بس شاہ میر۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔" وہ اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے بولا

"میں غلط تھا۔۔میں بہت برا ہوں۔۔مجھے معاف کر دو۔۔"

"معافی کی کوئی ضرورت نہیں ہے شاہ میر۔۔تم میرے بھائی ہو۔۔" وہ نرمی سے بولا۔۔اس کی اپنی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں اور لہجہ گلوگیر

اس نے کندھوں سے پکڑ کے اسے سیدھا کیا

"میری بات سنو شاہ میر۔۔تم میرے بھائی ہو۔۔اور تم بہت بہادر ہو۔۔ایسے مت کرو ورنہ میں بھی رو دوں گا۔۔" وہ بے بسی سے بولا۔۔شاہ میر ہلکا سا ہنس دیا اور آنسو صاف کیے۔۔اسے خود بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کیسے اتنا کمزور ہو گیا تھا۔۔بہر حال جو بھی تھا اب وہ بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"تم میرے بھائی ہو۔۔" وہ ایسے بولا جیسے اپنی پچھلی باتوں کا ازالہ کر رہا ہو جب جب اس نے کہا تھا کہ تم میرے بھائی نہیں ہو۔۔دلاور اس کی کیفیت سمجھتا ہنس دیا

"اور جیسی حرکتیں تم کر رہے ہو مجھے لگ رہا ہے تم میری بہن ہو۔۔" وہ افسوس سے دائیں بائیں سر ہلاتے ہوئے بولا

"ہاں بسس میں جذباتی ہوں تھوڑا۔۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر شرمندگی سے بولا۔۔اس وقت تو جذباتی پن میں رو لیا اور اب خود پر غصہ آ رہا تھا۔۔ حد ہے شاہ میر۔۔تُف ہے تم پر۔۔اس نے دل ہی دل میں خود کو کوسا۔۔

اسی وقت کمرے میں گُلالئی اور گلِ دوپہری داخل ہوئیں۔۔

"السلام علیکم شاہ میر بھائی۔۔" گلِ چھلانگ مار کر اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی

"وعلیکم سلام۔۔" اس نے شائستگی سے جواب دے کر اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔

"ہائے۔۔شاہ میر بھائی مجھے آپ سے ملنے کا اتنا شوق تھا اتنا شوق تھا۔۔ مطلب بہت ہی شوق تھا۔۔" وہ چہک کر بولی۔۔لالی اور دلاور اس کے بچپنے پہ مسکرا دیے

www.novelsclubb.com

"اچھا؟ مجھے بھی آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا۔۔" شاہ میر نرمی سے مسکرایا

"واقعی؟" وہ ایسے خوش ہوئی جیسے اس کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہو

"ہاں ہاں بالکل۔۔گُلالئی آپ کے بارے میں بہت باتیں کرتی ہیں۔۔"

"نہیں جی اب تو یہ صرف آپ کے بارے میں باتیں کرتی ہے۔۔"وہ شرارت سے اسے دیکھ کر بولی تو لالی نے اسے گھورا۔۔

"دلاور آپ کو تنگ تو نہیں کرتا؟"وہ صوفے پہ بیٹھ کر ان کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا بولا۔۔

"ہاں جی بہت کرتے ہیں۔۔"وہ معصوم سی شکل بنا کر بولی تو دلاور نے صدمے سے اسے دیکھا

"کیا؟ تنگ ؟اور وہ بھی میں ؟"

"ہاں۔تنگ۔اور وہ بھی آپ۔"وہ بال جھٹک کر بے نیازی سے بولی

"میں نے کب کیا تنگ ؟"

"کل آپ نے مجھ سے شام کی چائے بنوائی جبکہ رات کا کھانا اور شام کی چائے آپ کے ذمے ہے۔۔"

اس کی بات پہ دلاور نے دانت کچکچا کے اسے دیکھا جس کی زبان کو کسی کے بھی سامنے بریک نہیں لگتی تھی۔۔شاہ میر اس کی حالت پہ قہقہہ لگا کے ہنس دیا

"دلاور اگر تم نے میری بہن کو تنگ کرنے کی کوشش کی تو میں رات کے کھانے کے ساتھ ساتھ ناشتہ بھی تم سے بنواؤں گا۔۔"شاہ میر مصنوعی غصے سے بولا۔۔

دلاور منہ بنا کے بیٹھ گیا

"ہاں بھئی یہی سب کی بہن ہے۔۔میں تو کچرے کے ڈبے سے اٹھایا گیا ہوں۔۔" دلاور بڑبڑایا

"تم چاہو تو میری بہن بن سکتے ہو۔۔" پیچھے سے آتے احیان کی آواز پر سب ٹھٹکے

"تم؟" شاہ میر حیرت سے بولا

"ہاں بھئی آپ کی بہن نے ضد لگائی ہوئی تھی کہ سب وہاں ہیں تو ہم کیوں یہاں ہیں؟" وہ پیچھے سے آتی ناز نین پہ سارا مدعہ ڈالتے ہوئے بولا جبکہ سچ تو یہ تھا کہ ان دونوں کا ہی دل اکیلے لاہور میں نہیں لگ رہا تھا

"ہاں اب میری بہن پہ سارا ملبہ ڈال دو۔۔" دلاور ناز نین سے ملتے ہوئے بولا

"اور بھئی کیا چل رہا ہے لو برڈز؟" وہ شاہ میر اور لالی کو دیکھ کے بولا

شاہ میر نے افسوس سے دائیں بائیں سر ہلایا۔۔اس کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا

"اور چھوٹی گڑیا؟" وہ گلِ کی طرف متوجہ ہوا جو گھر میں اتنی ساری رونق دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔

"میں ٹھیک۔۔"

اس کے بعد باتوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا اور پورے گھر میں ان کے زندگی سے بھرپور قہقہے اور باتیں گونجنے لگیں۔۔

حویلی کا مین گیٹ کھلا اور بلیک کلر کی جیپ پتھریلی روش پہ دوڑتی ہوئی حویلی کے دروازے کے سامنے آکر رکی۔۔ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلا اور کھدر کی بلیک کلر کی شلوار قمیض پہ بلیک ہی شال کندھوں پر ڈالے دلاور باہر نکلا۔۔

وہ ہال کمرے کی طرف جانے کے بجائے بیٹھک کی طرف بڑھ گیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔

اندر دا جی، علی شیر اور اسفندیار خان پہلے سے اس کے منتظر تھے۔۔

"السلام علیکم" اس نے بلند آواز میں سلام کیا جس کا سب نے سر کے اشارے سے جواب دیا جبکہ علی شیر نے بڑھ کر اسے گلے لگایا

www.novelsclubb.com

"میرا بیٹا۔۔ شکر ہے تم لوٹ آئے۔۔" خوشی ان کے چہرے سے چھلک رہی تھی جبکہ بڑے خان بھی پہلی بار مسکرا رہے تھے۔۔وہ بھی اب اس تنہائی میں اپنے بچوں سے دور رہ کر تنگ آچکے تھے۔۔

"لوٹا نہیں ہوں بابا۔۔ بات کرنے آیا ہوں۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

علی شیر اس کی بات پر ٹھٹکے۔۔

"کیا بات کرنی ہے دلاور؟" اسفندیار خان نے پوچھا

"بابا۔۔ داجی۔۔ میں ایسے واپس نہیں آسکتا۔۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس حویلی میں واپس آؤں تو آپ کو میرے ساتھ ساتھ میری بیوی کو، شاہ میر اور اس کی بیوی کو اور نازنین اور اس کے شوہر، ان سب کو بھی قبول کرنا ہوگا۔۔" اس نے لمبی چوڑی لسٹ بتائی جسے سن کر علی شیر پریشان ہوئے جبکہ بڑے خان کے ماتھے پر بل پڑ گئے

"تم جانتا بھی اے کہ تم کیا کہہ رہا اے؟" ان کی گرجدار آواز گونجی

"جانتا ہوں داجی۔۔ لیکن آپ خود ہی بتائیں کہ یہ سب کب تک چلتا رہے گا؟ کب تک ہم اپنی انا کا پرچم لہرانے کے لیے رشتوں کو گنواتے رہیں گے؟ رسم و رواج کے پیچھے اپنوں کو کھوتے رہیں گے؟ روایات کی پاسداری اچھی بات ہے لیکن تب تک جب تک اس سے دوسروں کو نقصان پہنچنا نہ شروع ہو جائے۔۔ اور دوسروں کو کیا یہاں تو ہر شخص خود ہی اپنی ذات کو نقصان پہنچا رہا ہے۔۔" وہ اپنے مخصوص انداز میں تحمل سے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات سمجھانے لگا

www.novelsclubb.com

"تمھیں کیا لگتا اے؟ام نے یہ سب جان بوجھ کر کیا اے؟دلاور تم سب نے ہمیشہ اپنی مرضی کی لیکن پھر بھی ام نے کبھی تم لوگوں کو خود سے الگ نہیں کیا۔۔حویلی چھوڑ کے جانا تم سب کی اپنی مرضی تھی۔۔نہ ام نے کبھی ناز نین پہ زور زبردستی کی نہ شاہ میر کو یہاں سے جانے کا بولا۔۔اور تم؟تم تو امارا سب سے لاڈلہ بچہ اے دلاور۔۔ام تم کو کب خود سے دور کرنا چاہتا تھا؟"آج پہلی بار بڑے خان وضاحت دے رہے تھے۔۔جو بھی تھا وہ یہ ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ ان کے بچے ان سے بدگمان ہوں

"داجی میں جانتا ہوں آپ ہم سب سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن پلیز اس بات کو سمجھیں کہ شاہ میر اور ناز نین کا بھی اس حویلی پہ اتنا ہی حق ہے جتنا ہم سب کا۔۔انہیں واپس بلالیں ایک بار پلیز۔۔"وہ ان کے قدموں میں بیٹھ کر ایک امید سے بولا۔۔وہ جانتا تھا کہ بڑے خان مان جائیں گے۔۔وہ اسے انکار کر ہی نہیں سکتے تھے۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ واحد شخص ہے جو انہیں منا سکتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"پلیز داجی۔۔"وہ منت بھرے انداز میں بولا

"داجی یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔اتنے سال اپنی اولاد سے دور رہا ہوں میں۔۔پلیز اجازت دے دیں۔۔"علی شیر نے کہا۔۔

"میں بھی اس سے متفق ہوں داجی۔۔"اسفندیار خان بھی بولے

بڑے خان گہرا سانس لے کر کھڑے ہوئے اور کمر پہ ہاتھ رکھ کر اندر کی طرف جانے لگے۔۔ پھر ایک دم ٹھہر گئے

"بلالوان سب کو۔۔"

ان کا بس اتنا کہنا تھا دلاور اور علی شیر خوشی سے جاکر ان کے گلے لگ گئے

"تھینک یو داجی۔۔مجھے پتا تھا آپ مان جائیں گے۔۔"وہ ان کا گال چوم کر بولا جب بڑے خان نے کوفت سے ان دونوں کو ہٹایا

"اوئے ہوئے ہٹو۔۔پاگل تو نئی ہو گئے تم دونوں؟"ان کے ڈانٹنے پہ وہ سب ہنس دیے۔۔

وہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے احیان اور گلؔ دوپہری کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب دروازہ کھٹکھٹا کر پہلے دلاور اور ان کے پیچھے علی شیر اندر داخل ہوئے

انہیں دیکھ کر وہ سب ہی اٹھ کھڑے ہوئے

"اسلام علیکم۔۔"انہوں نے سلام کیا جس کا سب نے خوشدلی سے جواب دیا سوائے شاہ میر کے۔۔

"گل،لالی اور احیان۔۔ان سے ملیں یہ آپ کے سُسر ہیں۔۔"اس کے تعارف کروانے پہ سب ہی کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی جبکہ شاہ میر بالکل خاموش اور سنجیدہ کھڑا تھا

سب سے پہلے گل دوپہری بھاگ کر آگے آئی

"السلام علیکم بابا۔۔میں گل دوپہری۔۔آپ کے چھوٹے اور نالائق بیٹے کی بیوی۔۔"نالائق اس نے منہ میں بدبدا کر کہا تھا لیکن پھر بھی سب سن چکے تھے۔۔علی شیر اس کی بات پہ ہنس پڑے

"وعلیکم سلام بیٹا۔۔ویسے کافی سگھڑ ہے ہمارا بیٹا۔۔کبھی اس سے کھانا شانا بنوا کر دیکھنا۔۔"وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کھر مذاق سے بولے۔۔وہ کہاں جانتے تھے کہ ان کے بیٹے کے سگھڑاپے سے ان کی بہو سمیت پورا گھر فیض یاب ہو چکا ہے

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم۔۔"گُلالئی سر پہ دوپٹہ جمائے آگے آئی۔۔

"وعلیکم سلام بیٹا۔۔"انہوں نے پُر شفقت انداز میں اس کے سر پہ ہاتھ رکھا جبکہ اس کے ساتھ ہوئی گفتگو فوراًان کے ذہن میں آئی اسی لیے وہ کچھ سنجیدہ ہو گئے۔۔دلاور راستے میں ہی انہیں

ساری صورتحال سے آگاہ کر چکا تھا۔۔لالی کا شاہ میر کی بیوی ہونا ان کے لیے کسی شاک سے کم نہیں تھا۔۔

"اور سر میں آپ کا اکلوتا داماد۔۔"احیان سید ھا ان کے گلے لگا۔۔

"جی جی آپ کو تو ہم جانتے ہیں۔۔"انھوں نے خوشدلی سے کہہ کر اس کا کندھا تھپکا اور ساتھ کھڑی نازنین کے سر پہ بھی پیار سے ہاتھ رکھا

"چلو ہم سب چل کے ذرا باہر ٹیبل وغیرہ لگاتے ہیں۔۔آج موسم اچھا ہے تو لان میں کھانا کھائیں گے۔۔کیا خیال ہے؟"دلاور علی شیر اور شاہ میر کو بات کرنے کا موقع دینے کے لیے بولا

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔"گل کو بھی آئیڈیا پسند آیا۔۔

وہ سب کمرے سے باہر نکل گئے تو شاہ میر اور علی شیر پیچھے اکیلے رہ گئے۔۔خاموش۔۔الجھے ہوئے۔۔دل میں الفاظوں کو ترتیب دیتے ہوئے

www.novelsclubb.com

"کیسے ہو؟"علی شیر نے پہل کی

"ٹھیک ہوں۔۔"وہ آہستگی سے بولا

"آپ کیسے ہیں؟"اس نے بھی وہی سوال کیا

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔"وہی رسمی جواب

"شاہ میر بیٹا۔۔جو کچھ بھی ہوا۔۔جیسے بھی ہوا۔۔اب وضاحت دینا بیکار ہے۔۔نہ تم میرے حالات اور کیفیت سمجھ سکتے ہو اور نہ میں تمہاری۔۔میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ تم میرے بیٹے ہو اور میں تم سے بہت محبت کرتا تھا، ہوں، اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔۔تم میری پہلی اولاد ہو۔۔ تمہارے آنے سے میری زندگی بدل گئی اور تمہارے جانے سے بھی۔۔پرانی باتوں کو بھول جانا چاہیئے۔۔ہم دونوں کو اپنے حصے کی سزا مل چکی ہے۔۔اور شاید ہم دونوں ہی اپنے ماضی کی غلطیوں سے کچھ نہ کچھ سیکھ چکے ہیں۔۔"وہ کمر پہ ہاتھ باندھے سنجیدگی سے بولنے لگے۔۔شاہ میر دم سادھے انہیں سن رہا تھا۔۔

آج پہلی بار وہ ان کی بات سن رہا تھا۔۔انہیں بولنے کا موقع دے رہا تھا اور اسے وہ صحیح بھی لگ رہے تھے۔۔وہ سمجھ رہا تھا کیونکہ اب وہ سمجھنا چاہتا تھا۔۔اور پھر انسان سمجھتا بھی تو تبھی ہے جب سمجھنے کی نیت ہو۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کی بات ختم ہونے پہ خاموشی سے آکر ان کے گلے لگ گیا۔۔

وہ جو اپنے آپ کو بہت مضبوط، بہت طاقتور سمجھتا تھا،، آج باپ کا پُر شفوت سایہ پا کر اسے لگ رہا تھا کہ وہ بہت کمزور ہے بہت چھوٹا ہے۔۔ وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔۔ سارے شکوے۔۔ تمام تر شکایتیں۔۔ یاد تھا تو بس اتنا کہ سامنے کھڑا شخص اس کا باپ ہے جو اس سے بہت محبت کرتا ہے۔۔

"آیئم سوری بابا۔۔"

علی شیر کو لگا جیسے انہیں پوری کائنات مل گئی ہو۔۔ وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ شر مندہ تھا وجہ یہ تھی کہ انہیں اپنی اولاد واپس مل گئی۔۔ وہ حصہ جوان سے الگ ہو کر انہیں ادھورا کر گیا تھا۔۔ آج انہیں واپس مل گیا تھا۔۔ ان کا دل خوشی سے جھوم اٹھا

"میرا بیٹا۔۔ میرا شیر۔۔" وہ اس کا ماتھا چوم کر بولے جبکہ شاہ میر کو اس پل کوئی یاد آیا۔۔ پاشا۔۔ وہ اکثر اسے میرا شیر ہی کہا کرتا تھا۔۔ شاہ میر کے لبوں پہ سوگوار سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا

"آ بھی جائیں اب باہر" باہر سے نازنین کی آواز آئی۔۔ وہ خود بھی علی شیر کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا چاہتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اکٹھے باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔

"سر۔۔وہ۔۔" پاشا کا خاص ملازم سلطان بھاگتے ہوئے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔

"کیا ہوا؟" وہ اس کی گھبراہٹ اور فق ہوتے رنگ کو دیکھ کر پُر سکون انداز میں بولا لیکن اگلے ہی لمحے اس کا سارا سکون غارت ہو گیا

"سر وہ۔۔میڈم۔۔میڈم نے خود کشی کر لی ہے۔۔" اس کی بات پہ پاشا کو لگا جیسے زمین اس کے قدموں کے نیچے سے کھینچ لی گئی ہو۔۔وہ جھٹکے سے اٹھ کر اس تک پہنچا اور اس کا گریبان پکڑ کے دھاڑا

"جانتے بھی ہو کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"سر۔۔۔سر۔۔وہ۔۔"

"کہاں ہے وہ؟" وہ باہر کی طرف بھاگتے ہوئے بولا تو سلطان نے ہاسپٹل کا نام بتایا۔۔

وہ ادھر ادھر کی پرواہ کیے بغیر سب کچھ بھولے تیزی سے بھاگتا ہوا پارکنگ تک پہنچا۔۔

"گاڑی نکالو بشیر جلدی۔۔"

بشیر گاڑی نکالنے لگا لیکن اسے لگا اگر اس نے ایک لمحہ بھی مزید دیر کی تو تماشے سے پہلے وہ خود مر جائے گا۔۔وہ اسے وہیں چھوڑتا خود ہی پارکنگ سے نکل کر روڈ پر بھاگنے لگا۔۔

روح فنا ہونا کسے کہتے ہیں اسے آج معلوم ہوا تھا۔۔ جان نکلنا کسے کہتے ہیں اسے آج پتا چل رہا تھا۔۔

وہ ٹریفک کو چیرتا ہوا وحشت کے عالم میں بھاگے جا رہا تھا۔۔ اسے نہیں پتا تھا کہ کون اس کے پیچھے آرہا ہے۔۔ کون اسے روک رہا ہے اور کون سامنے سے آرہا ہے۔۔ اس وقت اسے پتا تھا تو صرف اتنا کہ اسے تاشے تک پہنچنا ہے۔۔ اسے اس کی نہیں، اپنی زندگی بچانی تھی۔۔ اس کو نہیں، خود کو مرنے سے بچانے تھا۔۔

ہاسپٹل قریب ہی تھا اس لیے وہ پانچ منٹ میں ہی پہنچ گیا۔۔ وہ پسینے میں شرابور ریسپشن کے قریب کھڑے اپنے گارڈز کے پاس آیا اور روم نمبر پوچھ کر لفٹ کا انتظار کیے بغیر سیڑھیوں کے ذریعے چوتھے فلور پہ پہنچا

اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔ وہ بمشکل اپنے حواس پہ قابو کیے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جہاں تاشے بیڈ پہ دواؤں کے زیرِ اثر بیہوش پڑی تھی جبکہ ساتھ ہی دو ڈاکٹرز اور ایک نرس کھڑی تھی۔۔

"تاشے۔۔" وہ آہستگی سے کہتا لڑکھڑاتے قدموں سے اس کے بیڈ کے پاس پہنچا اور ایکدم گھٹنوں کے بل گر گیا۔۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں ایسی وحشت تھی کہ ڈاکٹرز اور نرس خوفزدہ ہو کر ایسے ہی باہر نکل گئے۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر لیا تاشے تم نے اپنے ساتھ ؟ کیوں کر لیا؟" وہ اس کے بیڈ سے سر ٹکائے زمین پہ بیٹھا تھا۔۔ اس وقت کوئی اسے دیکھتا تو مجنوں یا دیوانے کا خطاب دے دیتا۔۔

دروازہ ناک ہونے کی آواز پہ اس نے سر اٹھایا

"آ جاؤ۔۔" سلطان اندر داخل ہوا

"یہ سب کیسے ہوا؟" اس نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے سانس بحال کر کے پوچھا۔۔ وہ ابھی تک اسی پوزیشن میں تھا۔۔ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کے ملازم بھی یہاں موجود تھے اور وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہے تھے۔۔

"سر صبح ملازمہ میڈم کو ناشتہ دے کر آئی تو انہوں نے کہا کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تو انہیں تنگ نہ کریں۔۔ کچھ دیر بعد اندر سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تو ملازمہ نے ان کے کمرے کا دروازہ بجا کے پوچھا پر کوئی جواب نہیں آیا۔۔ اس نے ماسٹر کی سے دروازہ کھلوایا تو میڈم اندر بیہوش پڑی تھیں۔۔ انہوں نے چھری سے اپنی کلائی کاٹ لی تھی۔۔ گارڈز اسی وقت انہیں ہاسپٹل لے گئے۔۔ کٹ زیادہ گہرا نہیں تھا لیکن خون کی بوتل لگانی پڑی۔۔ ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے لیکن رات تک انہیں انڈر اوبزرویشن رکھا جائے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

سلطان نے تفصیل سے ساری بات بتائی جسے وہ خاموشی سے سنتا رہا اور پھر اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔

پاشا نے تاشے کا پیلا زرد چہرہ دیکھا جو بالکل مرجھا گئی تھی۔۔ چہرے پہ دنیا بھر کی تھکن تھی جیسے میلوں کا سفر طے کیا ہو۔۔ پاشا کافی دیر اسے دیکھتا رہا

"پری۔۔ تم نے مجھے برباد کر دیا ہے۔۔ پاشا کمزور ہو گیا ہے پری۔۔ پاشا تھک گیا ہے۔۔ تمہاری وجہ سے۔۔ صرف اور صرف تمہاری وجہ سے۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اس پہ سر رکھ کر کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔۔

"تم مجھ سے آزادی چاہتی ہو نا؟ اٹھ جاؤ تاشے۔۔ اٹھ کر دیکھ لو۔۔ میں تمہیں آزاد کرنے جا رہا ہوں۔۔"

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور کوٹ کی جیب سے فون نکال کر کسی کو کال کی۔۔ دوسری بیل پہ فون اٹھا لیا گیا

"ہیلو؟ ہیلو؟ پاشا۔۔"

وہ خاموش بیٹھا رہا پھر عجیب سے انداز میں بولا

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماں مل گئی ہے میر جاہ! واپس آجاؤ۔۔"اس نے کہہ کر فون بند کر دیا اور سر ہاتھوں میں گرا دیا۔۔

"کہاں جا رہے ہیں؟" شاہ میر کو گاڑی کی چابی لیے باہر جاتا دیکھ کر لالی نے پوچھا۔۔ دلاور اور گلِ بھی اس طرف متوجہ ہوئے

"بہت ضروری کام ہے گُلالئی۔۔ واپس جانا ہوگا۔۔ میں جلد ہی آجاؤں گا آپ چاہیں تو حویلی چلی جایئے گا۔۔" شام کو ان لوگوں کا حویلی جانے کا پلین تھا۔۔

"ہاں ٹھیک ہے بیٹا تم آرام سے اپنے کام سمیٹ کے آؤ۔۔" علی شیر مسکرا کر بولے تو وہ بھی ہلکا سا مسکراتا لالی سے مل کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

لالی اسے دور تک جاتا دیکھتی رہی۔۔ اسے وہ کچھ پریشان لگا تھا۔۔ کچھ الجھا ہوا۔۔ کچھ اداس۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں بیٹھی اپنی کلائی پر بندھی پٹی کو دیکھ رہی تھی۔۔ اس نے یہ قدم بہت سوچ سمجھ کر اٹھایا تھا۔۔ وہ تنگ آگئی تھی۔۔ اس قید سے۔۔ اس زندگی سے جو زندگی تو ہرگز نہیں تھی۔۔ کسی

گناہ کی سزا تھی۔۔کوئی آزمائش تھی یا اس کی اپنی غلطیوں کا نتیجہ پر جو بھی تھا وہ اب مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

وہ گہرا سانس لے کر ہیڈ بورڈ سے سر ٹکا گئی۔۔

دروازہ ناک ہونے کی آواز پہ بھی وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔۔وہ جانتی تھی آنے والا کون ہے

ہلکی سی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا۔۔

"کیسی ہو؟"

اس کے پوچھنے پہ بھی وہ خاموش ہی رہی

"مت بولو۔۔ہمیشہ کی طرح آج بھی مت بولو۔۔میں ہی بولوں گا۔تم صرف سن لو۔۔" وہ اس کے ساتھ ہی آ کر بیڈ پر بیٹھا تو وہ کھسک کر پیچھے ہوئی۔۔

"جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تاشے۔۔میں نہیں جانتا کہ مجھے کیا ہوا تھا۔میں جو شاید دنیا کا بے حِس ترین آدمی ہوں تمہیں ڈوبتے دیکھ کر مجھے لگا جیسے میں بھی زمین پہ کھڑا کھڑا ڈوب جاؤں گا۔۔تمہاری خاطر شاہ میر کو ڈھونڈا۔۔اسے اپنے ساتھ رکھا۔۔اپنی طرح طاقتور بنایا اور پڑھایا لکھایا۔۔" وہ سانس لینے کو رکا۔۔تاشے اسے بے دلی اور بے دھیانی سے سن رہی تھی

میں تمہارے ساتھ کبھی بھی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔میں تو چاہتا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرو۔۔ چلو محبت نہ کرو پر کم از کم مجھے دھتکارو تو مت۔۔میں نے کبھی تمہیں شاہ میر یا ناز نین سے نہیں ملنے دیا کیونکہ میں جانتا تھا تم مجھے چھوڑ دو گی۔۔ خیر اپنا یا ہی کب تھا جو چھوڑتی لیکن پھر بھی میں تمہیں اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا۔۔وقت دینا چاہتا تھا کہ شاید قسمت مجھ پر مہربان ہو جائے۔۔ شاید تمہارا دل بدل جائے۔۔" وہ تلخی سے ہنس دیا۔۔آج وہ اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھ رہا تھا۔۔سب کچھ ختم جو ہونے والا تھا۔۔یہ شاید آخری گفتگو تھی جو وہ تاشے سے کر رہا تھا۔۔

"اس عرصے میں اگر تم زندگی سے بیزار ہوئی ہو تو میں بھی ہو گیا ہوں۔۔ تمہیں مجھ سے نفرت ہوئی ہے تو مجھے بھی خود سے نفرت ہوئی ہے۔۔تم نے کئی بار مرنے کا سوچا ہو گا۔۔میں نے بھی سوچا ہے۔۔تم نے اکیلے یہ اذیت برداشت نہیں کی تاشے۔۔میں بھی تو تھا۔۔میرا بھی تو نقصان ہوا۔۔مجھے بتاؤ میرے پاس کیا بچا؟؟" وہ اپنے خالی ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھوں کے سامنے کر کے بولا۔۔اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں بچا تھا۔۔وہ تہی دامن ہی رہ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں جان چکا ہوں کہ یہ آرزو۔۔یہ جستجو۔۔یہ محبت۔۔بیکار ہے۔۔بالکل بیکار۔۔تم مجھ سے محبت نہیں کرتی اور نہ ہی کبھی کر سکتی ہو۔۔تم تو شاید خود سے بھی محبت نہیں کرتی تاشے۔۔ میں غلط تھا۔۔میں تمہارے دل میں اپنی محبت پیدا نہیں کر پایا۔۔میں کچھ بھی نہیں کر پایا۔۔" وہ

سر جھکا کر شکست خوردہ لہجے میں بولا۔۔تاشے ابھی بھی کسی بے حِس مورت کی طرح بیٹھی تھی لیکن اگلی بات اس کے چودہ طبق روشن کرنے والی تھی۔۔

"آج شاہ میر تم سے ملنے آئے گا۔۔"

تاشے نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔اسے لگا جیسے اس نے غلط سن لیا ہو

"کیا؟" وہ اس عرصے میں پہلی دفعہ بولی

"شاہ میر تم سے ملنے۔۔بلکہ تمہیں لے جانے آئے گا۔۔میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں۔۔اپنی خود ساختہ محبت سے۔۔اس اذیت سے۔۔اس قید سے۔۔"

تاشے کو لگا جیسے اسے دنیا جہاں کی خوشیاں مل گئی ہوں۔۔اسے لگا جیسے اس میں جان پھونک دی گئی ہو۔۔وہ ایک دم اٹھ کر کھڑی ہوئی اور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی

"سچ کہہ رہا ہوں۔۔" وہ افسردہ مسکراہٹ لیے بولا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔جبکہ وہ خوشی اور حیرت کے مارے اس سے کوئی سوال بھی نہیں کر پائی تھی۔۔شاہ میر آ رہا تھا۔۔اسے لے جانے۔۔اس قید سے آزاد کرانے۔۔

www.novelsclubb.com

پاشااسے آزاد کر آیا تھا۔۔ بیس سال بعد آخر اس نے اسے آزادی دے ہی دی تھی۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کر سکتی۔۔ وہ اس کو اور خود کو اذیت دے دے کر تنگ آگیا تھا۔۔ ان کی کہانی کا یہی انجام ہونا تھا۔۔ اس کی محبت نے یونہی رسوا ہونا تھا۔۔

محبت تُم نے کب کی ہے!

محبت میں نے کی ہے جانِ جاں

تم سے!!

تمھاری آرزو سے، جس کے ریشم سے

تمھاری سرمئی خوشبو نے گرہیں باندھ رکھی ہیں

یہ گرہیں ہاتھ کی پوروں میں آ آ کر

پھسلتی ہیں

مگر کھلتی نہیں جاناں!

www.novelsclubb.com

طلسم خامشی ٹوٹے تو یہ گرہیں بھی کھل جائیں

جو آنکھیں ہجر کی مٹّی میں مٹّی ہو رہی ہیں

وہ بھی دھُل جائیں

محبت تم نے کب کی ہے

محبت تم نے کب کی ہے

محبت میں نے کی ہے

تم نے تو بس خامشی کی اوک میں رکھ کر

کچھ اپنے لمس کے مصرعے مرے دل میں اتارے ہیں

لبِ نم ساز کے نم میں کئی نظمیں بھگو کر

میرے شانوں پر بکھیری ہیں

محبت تم نے کب کی ہے

محبت میں نے کی ہے

www.novelsclubb.com

تم نے تو بس اپنی آنکھوں

دور تک اسرار میں ڈوبی ہوئی

اِک شام جیسی سرد آنکھوں میں

مجھے تحلیل کرنا تھا

سو میں بھی ایک بے وقعت سے لمحے کی طرح اب تک

تمھارے پاؤں کی مٹی سے لپٹا ہوں

نہ تم نے پاؤں کی مٹی کو جھٹکا ہے

نہ اُس بے وقعت، بے مایہ لمحے کو

اُٹھا کر اپنی پیشانی پہ رکھا ہے

www.novelsclubb.com

تمھاری خامشی کی اوک میں

میرے لیے کیا ہے؟

سبھی کچھ ہے مگر اقرار کی جھلمل نہیں ہے

سمندر موجزن ہے اور کوئی ساحل نہیں ہے

محبت تم نے کب کی ہے

محبت تم نے کب کی ہے

محبت میں نے کی ہے جانِ جاں، تم سے

تمھارے رنگ سے، رنگوں کی دنیا سے

تمھاری خوب صورت ان سلی سی گفتگو کے خاص جادو سے

تمھارے منفرد لہجے کی گہری دھند سے

اس دھند کے اندر ٹھٹھرتے جھوٹ سچ سے،

جھوٹ سچ اور مصلحت سے،

مصلحت کی سبز کائی سے

کہ جس کائی کی گیلی، سرد سطحوں پر

مری اس عمر کے سردار لمحے ثبت تھے اور اب

www.novelsclubb.com

ہَوا میں خواب بن کر اُڑ رہے ہیں،

وہ مری اس عمر کے سر دار لمحے

اب جنھیں تیرے لب و رخسار کی آب و ہَوائے سبز سے

بے دخل کر ڈالا ہے تیری سرد مہری نے

مگر پھر بھی نہ جانے کیوں

یہ دل یہ زرد مٹّی میں گندھا دل

کیوں تری بے مہریوں کی کھوج میں رہتا ہے؟

کیوں آخر؟

تمھیں معلوم ہے

آخر یہ بے وقعت سا دل اب بھی

تم ہی سے عشق کرتا ہے۔۔

تمھیں معلوم ہے جاناں!

www.novelsclubb.com

محبت تم نے کب کی ہے؟

وہ صبح سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔اب تو اس کی ٹانگیں بھی شل ہو گئیں تھیں لیکن پھر بھی وہ شدید اضطراب کی کیفیت میں کمرے کے چکر لگائے جا رہی تھی۔۔وقت تھا کہ گزر ہی نہیں رہا تھا۔۔اسے لگا جیسے گھڑی کی سوئیاں رک رک کے چل رہی ہوں۔۔

وہ تھک کر صوفے پہ بیٹھ گئی اور ریموٹ اٹھا کر ٹی وی چلایا۔۔یہ ٹی وی بھی حال ہی میں پاشا لے کر آیا تھا ورنہ اس سے پہلے تو اس کے پاس اخبار اور کتابیں پڑھنے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔۔

اس نے ٹی وی آن کیا اور نیوز چینل لگا کر پھر سے اٹھ کر ٹہلنے لگی۔۔

"آپ کو اہم خبر سے آگاہ کرتے جائیں کہ پاکستان کے مشہور و معروف دینی سکالر تابش منیر کی گاڑی پر حملہ ہوا ہے جس کے نتیجہ میں تابش منیر سمیت چار لوگ جاں بحق ہو گئے۔۔پولیس کے مطابق مشہور بزنس مین اور سوشل ورکر میر جاہ اس حادثے کے پیچھے ملوث ہیں جبکہ تحقیقات ابھی جاری ہیں۔۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں گے ہمارے نمائندے۔۔"

اچانک کیبل خراب ہو گئی اور ٹی وی کی سکرین جھنجھنانے لگی۔۔تاشے نے ٹی وی بند کر دیا

www.novelsclubb.com

"خدا غارت کرے ایسے غنڈوں کو۔۔پتا نہیں ان پہ اللہ کا عذاب کیوں نہیں آتا۔۔ایسے قاتل اور درندے ہمارے معاشرے میں کھلے عام گھوم رہے ہیں۔۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے بولی۔۔میر جاہ کا نام وہ پہلے بھی ایک دو جگہ سن چکی تھی۔۔اتنا تو وہ جانتی تھی کہ وہ ایک ڈھونگی بے رحم درندہ تھا جسے لوگوں کے قتل و غارت کے علاوہ کچھ نہیں آتا تھا۔۔

"ایسے اور پاشا جیسے لوگوں کو تو عبرت کا نشان بننا چاہیئے۔۔"وہ دل ہی دل میں اسے ڈھیروں بد دعائیں دیتی پاشا کا غصہ بھی اس اندیکھے شخص پہ اتار گئی تھی۔۔

وہ پاشا کے بتائے گئے پتے پر پہنچا۔۔سامنے ایک عالیشان بنگلہ پوری شان و شوکت سے کھڑا تھا۔۔ گارڈ نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو بلیک لینڈ کروزر اندر داخل ہوئی اور گھر کے دروازے کے سامنے جا کر رکی۔۔ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر شاہ میر باہر نکلا اور پورے بنگلے پر نظر دوڑائی۔۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھلا ہی ہوا تھا وہ اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ایک ملازم کھڑا تھا۔۔

"سر میڈم کا روم اوپر ہے۔۔"

اس کے بتانے پہ شاہ میر کچھ حیران ہوتا سر ہلاتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا تو سامنے ہی ایک کمرے کا دروازہ نیم وا تھا۔۔

اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا جب اسے بیڈ پہ تاشے بیٹھی نظر آئی۔۔

تاشے نے کھٹکے کی آواز پہ سر اٹھایا تو ساکت رہ گئی۔۔

"شاہ میر۔۔"اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا

وہ بہت بدل گیا تھا۔۔اس کا چہرہ، نقش، قد و قامت،انداز سب بدل گئے تھے لیکن پھر بھی وہ ہزاروں لاکھوں میں اپنے شاہ میر کو پہچان سکتی تھی۔۔وہ بے اختیار کھڑی ہو گئی جبکہ شاہ میر کی کیفت تو ناقابل بیان تھی۔۔

اس کی تلاش۔۔اس کی بیس سال کی تلاش آج اختتام پذیر ہوئی تھی۔۔اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔وہ کتنی بدل گئی تھی۔۔اس کی حسین و جمیل ماں جس کے حسن کا پورے شانگلہ میں چرچا ہوا کرتا تھا بالکل مرجھا گئی تھی۔۔

وہ تاشے کی ہچکیوں کی آواز پہ ہوش میں آیا۔۔

"ماما!!"وہ بھاگ کر اس کے گلے لگ گیا

www.novelsclubb.com

"شاہ میر۔۔ میرا بیٹا۔۔ میرا شہزادہ۔۔" وہ اس کے چہرے کو چھو کر دیکھنے لگی کہ آیا وہ واقعی اس کے سامنے تھا یا وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی۔۔

"ماما آپ ٹھیک تو ہیں؟" وہ زور سے اسے گلے لگائے بولا

"ہاں۔۔ میں۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔" وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی

شاہ میر اس کی گود میں سر رکھے اس کے قدموں میں بیٹھے بے اختیار رو دیا۔۔ وہ بھی اس کا سر تھپکتی آنسو بہاتی رہی۔۔ وہ کافی دیر ایسے ہی بیٹھا رہا پھر سیدھا ہو کر اس کے سامنے بیٹھا

"ماما آپ کے ساتھ یہ سب کیسے ہوا؟ مجھے پوری بات بتائیں۔۔"

اس کے کہنے پہ زرتاشے نے اسے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی۔۔

"اور آج پاشا نے کہا کہ تم مجھ سے ملنے آؤ گے۔۔" اس نے بات ختم کر کے شاہ میر کی طرف دیکھا جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا لیکن آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو رہی تھیں۔۔ ایک پل کے لیے تو تاشے کو بھی اس کی آنکھوں کے پتھریلے تاثرات دیکھ کر جھرجھری سی آ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"شاہ میر تم کہاں تھے اتنے وقت سے؟اور پاشا کو کیسے جانتے ہو تم؟کیا تم اس کے ساتھ رہتے ہو؟ نازنین کہاں ہے؟"وہ ایک ہی سانس میں سارے سوال کر گئی۔۔سوال تو اور بھی بہت سے تھے لیکن سب سے اہم یہی تھے۔۔

پاشا نے زرتاشے کو یہی بتایا تھا کہ شاہ میر پڑھ لکھ کر بزنس مین بن چکا ہے اور پاشا بس دور سے ہی اس کی حفاظت کرتا ہے۔۔

"کیا آپ میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔۔"اس نے حیرت سے پوچھا

"نہیں۔۔میں کیسے جان سکتی ہوں۔۔"

شاہ میر نے لب بھینچ لیے۔۔اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے

اس نے گہرا سانس لیا اور کچھ بولنے ہی لگا تھا جب پاشا کمرے میں داخل ہوا۔۔اسے دیکھ وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

www.novelsclubb.com

"تو آخر کار بیس سال بعد تمہیں اپنی ماں مل ہی گئی۔۔"کھو کھلی سی مسکراہٹ لیے وہ تاشے کو دیکھتے ہوئے بولا

"ہاں پاشا۔۔مل گئی۔۔اور آپ کو تو بیس سال پہلے ہی مل گئی تھی۔۔"وہ عجیب سے انداز میں مسکرایا۔۔

پاشا حیران ہوا۔۔اس کی بات پہ نہیں بلکہ اس کے عجیب سے انداز پہ۔۔اس کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی بدلے کی آگ کو دیکھ کر وہ ٹھٹکا تھا۔۔اسے فوراً ہی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔

"تو اس نے تمہیں سب کچھ بتا دیا۔۔"اس نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا

"میں کون ہوں پاشا؟ جانتے ہیں نا میں کون ہوں؟"وہ عجیب سے انداز میں ہنسا۔۔

پاشا نے بھنویں اچکا کر نفی میں سر ہلایا

"میں شاہ میر علی خان ہوں۔۔میں نے بیس سال گزارے ہیں آپ کے ساتھ پاشا۔۔شاید آپ بھول گئے آپ خود ہی تو کہتے تھے کہ میں بالکل آپ کے جیسا ہوں تو پھر آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں اتنا انجان تھا؟ اتنا معصوم تھا؟"وہ طنزیہ مسکراہٹ لیے بولا۔۔تاشے کی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کا سگنل دینے لگی۔۔وہ بات کو کچھ کچھ سمجھ رہی تھی اور جو وہ سمجھ رہی تھی وہ ہرگز سمجھنا نہیں چاہتی تھی

"تو کیا تم جانتے۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں میں جانتا تھا پاشا۔۔اس وقت سے جانتا تھا جس وقت سے اس اندھیری دنیا میں قدم رکھا تھا۔۔اس وقت سے جانتا تھا جب اپنا بچپن آپ کی بدولت کھو دیا تھا۔۔میں پہلے دن سے جانتا تھا کہ میری ماں آپ کے پاس ہے لیکن میں یہ بھی جانتا تھا کہ میں کمزور تھا۔۔لیکن اب۔۔اب میں وہ چھوٹا سا بچہ نہیں رہا جو آپ کے اشاروں پر چلے۔۔اب میں وہ ڈرپوک شاہ میر نہیں رہا جو چھوٹی چھوٹی بات پر ڈر جائے۔۔میں طاقتور بن گیا ہوں پاشا اور آپ کمزور ہو گئے ہیں۔۔آپ کا زوال شروع ہو گیا ہے۔۔بیس سال۔۔بیس سال میں نے انتظار کیا اس وقت کا جب میں اپنے ہاتھوں سے آپ کی ہر ایک شئے تباہ کروں گا۔۔بہت زعم ہے نا اس تخت وتاج اس طاقت پہ آپ کو۔۔آج یہ سب ختم ہونے والا ہے۔۔آج پاشا ختم ہونے والا ہے۔۔" وہ طنزیہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور پاشا کا سیکرٹری گھبرایا ہوا اندر داخل ہوا

"سر۔۔سر سب ختم ہو گیا۔۔پتا نہیں کیسے؟ ہمارے سارے گوداموں اور فیکٹریوں میں ایک ساتھ دھماکے ہوئے ہیں۔۔ہمارے سارے ڈیلرز اور انویسٹرز کو ایک ساتھ شوٹ کر دیا گیا ہے۔۔کچھ بھی نہیں بچا۔۔سب کچھ جل کے راکھ ہو گیا ہے۔۔اور تو اور کسی نے ہمارے سینٹرل روم کے سارے سسٹم ہیک کر کے ساری خفیہ اور پرسنل انفرمیشن دوسرے مافیاز میں لیک کر دی ہیں۔۔سب ختم ہو گیا ہے سر۔۔"

پاشا بالکل ساکت کھڑا اس کی ساری باتیں سنتا رہا اور آخر میں اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔اسے لگا جیسے پاشا صدمے سے پاگل ہو گیا ہے بہر حال وہ خاموشی سے باہر چلا گیا۔۔

شاہ میر مسکراتی نظروں سے پاشا کو دیکھتے ہوئے اس کے ردِ عمل کا منتظر تھا جبکہ تاشے خاموش کھڑی حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

پاشا سنجیدگی سے شاہ میر کو دیکھتا رہا پھر اچانک ہنس دیا۔۔اب تو شاہ میر کو بھی لگا وہ اپنا دماغی توازن کھو چکا ہے۔۔

"واہ میرے شیر واہ!! تم نے ثابت کر دیا کہ تم پاشا کے شاگرد ہو۔۔ تم نے ثابت کر دیا کہ میں نے تمہاری ٹریننگ بہترین کی ہے۔۔" وہ تالیاں بجاتے ہوئے داد دینے والے انداز میں بولا۔۔

شاہ میر اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔۔

"تم مجھے برباد کرنا چاہتے تھے۔۔ میرے شیر تم کامیاب ہوئے۔۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا۔۔ دیکھ لو میں خالی ہاتھ رہ گیا ہوں۔۔" وہ ہاتھ اٹھا کر ہنستے ہوئے بولا۔۔

"میں بہت متاثر ہوا تمہارے کام سے۔۔ تم مجھ سے بھی آگے جاؤ گے۔۔ تم نے ثابت کر دیا کہ تم میر جاہ ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات پہ تاشے نے جھٹکے سے اسے دیکھا

"میر جاہ؟" اسے لگا جیسے اس نے غلط سن لیا ہو

"ہاں میر جاہ۔۔ تمہارا بیٹا شاہ میر علی خان۔۔ میں نے اس کو میر جاہ بنا دیا۔۔ دیکھو تاشے میں نے اسے بھی اپنی طرح طاقتور بنا دیا۔۔" وہ شاید واقعی پاگل ہو گیا تھا۔۔

"مم۔۔ میر جاہ؟ نہیں۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔" وہ شاہ میر کی طرف پُر امید نظروں سے دیکھ کر بولی جیسے ابھی وہ کہہ دے گا کہ نہیں ماما یہ سب جھوٹ ہے الزام ہے لیکن وہ بس خاموشی سے سر جھکا گیا۔۔

تاشے کو لگا جیسے اس کی روح کھینچ لی گئی ہو۔۔ اس کا بیٹا۔۔ اس کا جان سے پیارا بیٹا جسے وہ زندگی میں کامیاب دیکھنا چاہتی تھی۔۔ جس کی سلامتی اور حفاظت کی خاطر اس نے بیس سال قید میں گزارے تھے وہ ایک قاتل بن چکا تھا؟ ایک بے حِس، ظالم، سفاک انسان جو بے شمار معصوموں کا قتل کر چکا تھا۔۔

"تم نے میرے۔۔ بیٹے کو۔۔ قاتل بنا دیا؟" وہ صدمے سے چوُر لہجے میں پاشا سے بولی تو اس نے اثبات میں سر ہلا یا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نے اسے قاتل بنادیا۔۔ کیونکہ یہ دنیا طاقتوروں کی ہے۔۔ ہم جیسے قاتلوں کی ہے۔۔ تاشے میں نے تمہارے بیٹے کو کامیاب بنایا ہے۔۔"

اس کی بات پہ تاشے زور سے آنکھیں مینچ گئی۔۔ کچھ دیر وہ خاموش کھڑی رہی اور پھر اچانک اس نے آنکھیں کھولیں۔۔ اس کی آنکھوں میں صدمے کی جگہ پتھریلے تاثر نے لے لی تھی۔۔

"تم مجھ سے بدلہ لینا چاہتے ہو نا میر جاہ؟ یہ لو پوری طرح سے اپنا بدلہ لو۔۔ اب مجھے اس دنیا اور اس کے لوگوں سے کچھ نہیں چاہئیے۔۔ میں برباد تو ہو ہی گیا ہوں تو پھر مجھے زندہ چھوڑنے کا بھی کیا مقصد ہے؟" اس نے کوٹ کی جیب سے پسٹل نکال کر زبردستی شاہ میر کو پکڑائی اور پھر اس کے عین سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

شاہ میر محض پسٹل کو دیکھتا رہا لیکن اس پہ پسٹل تانی نہیں۔۔ وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ کیوں؟ یہی تو وہ چاہتا تھا۔۔ پاشا کو اپنے ہاتھوں سے برباد کرنا اور پھر اسے موت کے گھاٹ اتارنا بالکل اسی طرح جس طرح وہ پل پل مرا تھا لیکن اب جب پاشا نے خود اسے یہ موقع دیا تھا تو اس کے ہاتھ کپکپانے لگے تھے۔۔ ہاں اس کے ہاتھ ایک لمحے کو کانپے تھے اور دل تو تب کانپا تھا جب تاشے نے اس کے ہاتھ سے بندوق چھین کر پاشا پر تان لی۔۔

"ہاں۔۔پری۔۔تم خود مجھے اپنے ہاتھوں سے مارو۔۔اس سے زیادہ حسین بات کیا ہو گی کہ مجھے تمہارے ہاتھوں موت نصیب ہو گی۔۔"وہ مسکرایا اور پھر اپنے دل کی طرف اشارہ کیا

"یاد ہے نا نشانہ کہاں کا لینا ہے۔۔یہاں۔۔اس دل کا۔۔چھے کی چھے گولیاں اس دل میں اتار دو۔۔"وہ بازو پھیلائے اس کے سامنے کھڑا تھا

تاشے نے اس کے دل کا نشانہ لے کر ٹریگر پر انگلی رکھی

"ماما۔۔ماما نہیں۔۔ایسامت کیجیئے گا۔۔"شاہ میر جو شاک کی کیفیت میں کھڑا سب دیکھ رہا تھا اچانک ہوش میں آیا۔۔اسے ایک دم احساس ہوا تھا کہ وہ پاشا کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔نہیں۔۔وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتا تھا۔۔

"چلاؤ گولی تاشے۔۔رک کیوں گئی؟"پاشا کو شاید مرنے کی بہت جلدی تھی۔۔وہ اب مزید اس دنیا میں نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ماما ایسامت کیجیئے گا۔۔"وہ منت کرنے والے انداز میں بولا

"تاشے اپنا بدلہ لے لو۔۔اس سے اچھا موقع تمہیں کبھی نہیں ملے گا۔۔"

"ماما میری بات سنیں رک جائیں۔۔"

"چلاؤ گولی۔۔" پاشا کی دھاڑ کے ساتھ ہوا میں فائر کی آواز گونجی

"ایک

دو

تین

چار

پانچ

چھے۔۔"

وہ چھے کی چھے گولیاں اس کے سینے پہ عین دل کے مقام پر اتار چکی تھی۔۔اس کا ہاتھ ایک بار بھی نہیں کانپا تھا۔۔نشانہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں چوکا تھا۔۔

وہ گھٹنوں کے بل اس کے پاس ہی گر گئی جب شاہ میر لپک کر اس تک پہنچا اور پاشا کا سر اٹھا کے اپنی گود میں رکھا

"پاشا۔۔پاشا۔۔۔" وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا جبکہ پاشا کی نظریں زرتاشے پر تھی۔۔

پھر اس کے لب نیم وا ہوئے اور ہلکی سی آواز نکلی جو تاشے تک بخوبی پہنچ گئی۔۔

"مجھے۔۔معاف۔۔کر دینا۔۔پری۔۔" وہ آہستگی سے بولا اور ایک آہ بھر کے آنکھیں بند کر گیا۔۔

ایک موتی ٹوٹ کر اس کی آنکھ سے گرا اور قالین میں جذب ہو گیا۔۔تاشے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی جو یقیناً اپنے گناہوں کی سزا پا چکا تھا۔۔

اس نے کبھی بھی تاشے سے معافی نہیں مانگی تھی۔۔وہ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ اس نے جو کیا صحیح کیا اور آج جب معافی مانگی بھی تھی تو تب جب سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔۔جب وہ خود بھی ختم ہو گیا تھا۔۔

شاہ میر اس کا سر اپنی گود میں رکھے دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔۔اس کی آواز سن کر تمام ملازمین بھی وہیں جمع ہو گئے۔۔

تاشے بس بے تاثر چہرے سے پاشا کے مردہ وجود کو دیکھے جا رہی تھی۔۔

اس نے آج پہلی بار ایک پتھر کو ٹوٹتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ہاں وہ پتھر ہی تو تھا اور آج جب ٹوٹا تھا تو ایسے جیسے شیشہ ٹوٹتا ہے۔۔وہ ہر وقت مضبوط رہنے والا شخص کرچی کرچی ہو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ میر پاگلوں کی طرح رو رہا تھا جبکہ اسے ذرا بھی افسوس نہیں ہوا تھا۔۔وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر چلی گئی۔۔

شاہ میر کو لگا اس کا دل ابھی بند ہو جائے گا۔۔پاشا اس کے لیے اتنا اہم تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

"تمہیں سائیکل چلانا نہیں آتا؟ آؤ میں سکھاتا ہوں۔۔"

"دیکھو میں تمہارے لیے چاکلیٹس لایا۔۔ تمہیں پسند ہیں نا؟"

"تم سکول جانا چاہتے ہو؟ یہ تو اچھی بات ہے۔۔"

"جو دل چاہے وہ کرو میرے شہزادے۔۔ میں تم پہ کبھی کوئی پابندی نہیں لگاؤں گا۔۔"

"میرے شیر تم میرا نام روشن کرو گے۔۔"

"میں مر جاؤں تو میری جگہ سنبھال لینا۔۔"

"تم میرے لیے بیٹے سے کم ہو کیا؟"

"میرا کوئی بیٹا تو نہیں ہے میر جاہ لیکن تمہارے ساتھ ہونے سے کبھی اس محرومی کا احساس نہیں ہوا۔۔"

www.novelsclubb.com

پاشا کے ساتھ گزرا سارا وقت۔۔ اس کی باتیں اس کا پُر شفقت انداز سب اسے یاد آ رہا تھا۔۔ ہاں وہ اپنا بدلہ لینا چاہتا تھا مگر ایسے تو نہیں۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اسے کیا ہو رہا ہے لیکن جو بھی تھا

وہ پاشا کو مرتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا تھا پر اسے دیکھنا پڑا تھا۔۔شاہ میر کو لگا جیسے کوئی بہت قیمتی شئے اُس سے چھین لی گئی ہو۔۔وہ پاشا کے ساتھ ہی زمین پہ سر رکھ کے نڈھال سا گر گیا۔۔

وہ چلا گیا تھا۔۔لیکن اپنی یادیں چھوڑ گیا تھا۔۔وہ جس سے سب نفرت کرتے تھے اس کے مرنے پہ کوئی تھا جو رو رہا تھا۔۔وہ بھی کسی کے لیے اہم تھا۔۔لیکن اب ان سب باتوں کا کیا فائدہ تھا۔۔اس کی کہانی کا یہی انجام ہونا تھا۔۔ایک نہ ایک دن تو اس نے بھی سب کی طرح مرنا ہی تھا۔۔

کتنی دلکش ہو تم۔۔

کتنا دلجُو ہوں میں!!

کیا ستم ہے کہ ہم لوگ مر جائیں گے۔۔

---

www.novelsclubb.com

"شاہ میر نے کہا تھا وہ ایک دن میں واپس آجائیں گے۔۔آج چار دن ہو گئے ہیں۔۔اور وہ فون بھی نہیں اٹھا رہے۔۔مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔۔"لالی فکر مندی سے گلِ سے بولی

"یار اتنی ٹینشن نہ لیا کرو۔۔احیان بھائی نے بتایا تو ہے ان کی بات ہوئی تھی۔۔دیر ہو ہی جاتی ہے۔۔ بھئی اب اتنا بڑا بزنس جو ہے شاہ میر بھائی کا۔۔"آخری بات شرارت سے کہتی وہ ہنس پڑی

"شرم نہیں آتی؟"وہ منہ بنا کر بولی

"نہیں۔۔"دلاور اور گلِ یک زبان ہو کر بولے۔۔

"دلاور تم پہ گلِ کی صحبت کا بہت اثر ہو گیا ہے۔۔"ناز بولی

"ارے نہیں۔۔یہ تو بہت بور نگ ہیں۔۔ہر وقت پکاتے رہتے ہیں۔۔"وہ آنکھیں گھما کر بولی

"واقعی ہر وقت پکاتا ہی رہتا ہوں۔۔ کبھی ناشتہ، کبھی کھانا، کبھی چائے۔۔"آخری جملہ وہ دل میں ہی سوچ کے رہ گیا

"تم لوگ ابھی تک گھومنے نہیں گئے نا کہیں؟"ناز کو نیا شکار مل گیا جسے وہ گھومنے بھیج سکے

گلِ نے فوراً شعلہ برساتی نظروں سے دلاور کو دیکھا جو اس سے نظریں چرا رہا تھا

"ناز تم کوئی ٹوور کمپنی کھولنے کا سوچ رہی ہو کیا؟ ہر ایک کو گھومنے گھمانے کے مشورے۔۔"لالی گلِ کا موڈ بدلتے دیکھ کر فوراً بولی

"ارے نہیں۔۔وہ میں تو بس چاہتا تھا کہ ایک بار سارے مسلوں سے فارغ ہو کر آرام سے کہیں جائیں۔۔"دلاور نے فوراً صفائی پیش کی۔۔

"ہاں ہاں جیسے میں تو آپ کو نہیں جانتی۔۔ابھی تک حویلی ہی صرف ایک بار لے کے گئے ہیں اور یہ لے کے جائیں گے گھمانے۔۔"گلِ منہ بنا کر بولی

"احیان بھائی آپ اتنے خاموش کیوں ہیں؟"لالی ٹاپک چینج کرنے کو احیان کی طرف متوجہ ہوئی جو غیر معمولی طور پر خاموش تھا

"غم منا رہے ہیں یہ۔۔"نازنین نے جواب دیا

"کس کا؟"گلِ نے بے اختیار پوچھا

"یار داجی اور سُسر جی نے کہا ہے کہ مجھے یہیں شفٹ ہونا پڑے گا۔۔کہہ رہے تھے ہمارے گاؤں کو ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور ہمیں اپنی بیٹی کی۔۔"وہ مایوسی سے بولا

www.novelsclubb.com

"تو اس میں برا ماننے والی کیا بات ہے؟"لالی نے حیرت سے پوچھا

"داجی نے مزید یہ بھی کہا کہ ان کی بھینسیں اور گھوڑے اکثر ہی بیمار پڑ جاتے ہیں تو ان کو ان کے لیے بھی مستقل ڈاکٹر مل جائے گا۔۔"اس کے منہ بنا کر کہنے پر سب ہنس پڑے

"دیکھا میں تو پہلے ہی کہتی تھی یہ ڈنگر ڈاکٹر ہیں۔۔" گل نے دلاور کے کان میں سر گوشی کی جس پہ وہ اسے گھور کے رہ گیا

"اسلام علیکم۔۔" شاہ میر کی آواز پہ سب اس طرف متوجہ ہوئے

"و علیکم سلام۔۔" سب نے باآواز بلند جواب دیا

"کیا حال ہے شاہ میر ؟"

"اتنے دن کیسے لگ گئے ؟"

"آپ ٹھیک تو ہیں ؟"

سب کے سوالوں کو شاہ میر کے پیچھے سے آتے وجود کو دیکھ کر بریک لگی

سی گرین کلر کا ہلکی سی کڑاہی والا سوٹ پہنے، بالوں کا جوڑا بنائے، پُر وقار شخصیت لیے زرتاشے شاہ میر کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

سب کو کچھ دیر لگی سمجھنے میں کہ وہ شاہ میر کی ماں زرتاشے تھی۔۔

"ان سے ملیں۔۔ یہ ہیں میری ماما۔۔" شاہ میر کے تعارف پہ سب نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔ سب سے پہلے نازنین کو ہوش آیا۔۔

وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی اور اس کے گلے لگ گئی۔۔

سب کی آنکھیں یہ منظر دیکھ کر بھیگ گئیں۔۔

شاہ میر نے ایک ایک کر کے سب کا تعارف کروایا۔۔

پہلے اسے دلاور کو دیکھ کر کچھ ناگواری ہوئی جس کی وجہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی لیکن پھر اس کے اور گل کے پُر خلوص انداز سے وہ بہت متاثر ہوئی۔۔

گُلالئی کو دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی۔۔اسے لگا جیسے شاہ میر کے تمام دکھوں کو مداوا ہو گیا ہو۔۔ جیسے تمام آزمائشوں کے بعد خدا نے اسے نواز دیا ہو۔۔

اور احیان۔۔وہ تو ویسے ہی اپنی جولی نیچر کی وجہ سے سب کو پسند آتا تھا۔۔

پھر ایک نا ختم ہونے والی باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔۔بہت سی باتیں تھیں کرنے کو۔۔بہت کچھ تھا سننے کو بھی اور سنانے کو بھی۔۔

www.novelsclubb.com

آج حویلی میں جشن کا سماں تھا۔۔آخر کو ان کے تین تین بچوں کی اکٹھی خوشی تھی۔۔اب نکاح تو وہ پہلے ہی کر چکے تھے اسی لیے آج بڑے خان نے شاہ میر، دلاور اور نازنین کے ولیمے کا فنکشن رکھا تھا جس کا انتظام لان میں کیا گیا تھا۔۔

پوری حویلی برقی قمقموں اور چراغوں سے روشن تھی۔۔سرخ و سفید گلابوں سے پوری حویلی کو سجایا گیا تھا جبکہ پتھریلی روش پہ سرخ گلاب کی پتیوں سے راستہ بنایا گیا تھا۔۔حویلی آج کسی پرستان کے محل کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔

مین گیٹ کھلا اور پتھریلی روش پہ ایک کے بعد ایک تین گاڑیاں آ کر رکیں۔۔تینوں ہی بلیک کلر کی لینڈ کروزرز تھیں۔۔

گارڈ نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تو زرتاشے باہر نکلی۔۔آف وائٹ کلر کے ٹراؤزر پہ ہلکے کام والی شرٹ اور اس پہ ہلکا سا زیور پہنے، نیٹ کا دوپٹہ سر پہ جمائے، میک اپ کے نام پہ صرف کاجل اور لپسٹک لگائے وہ اپنی عمر سے دس بارہ سال چھوٹی اور بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

بیک سیٹ کا دروازہ کھول کر شاہ میر باہر نکلا جو وائٹ کلر کا کدھر کا سوٹ اور اس کے نیچے براؤن کھیڑی پہنے، کاندھوں پہ براؤن شال ڈالے، ہاتھ میں قیمتی گھڑی اور ٹام فورڈ کی پاگل کر دینے والی خوشبو لگائے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے ہاتھ پکڑ کے گُلالئی کو باہر نکالا جس نے کریم کلر کے بھاری کام والے لہنگے پہ بھاری خاندانی زیور پہن رکھا تھا جو بی جان نے اسے اور گلِ کو دیا تھا۔۔ہلکا پھلکا سا میک اپ کیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔شاہ میر نے اسے دیکھ کے دل میں ماشاءاللہ کہا اور ہلکا سا مسکرایا۔۔

دوسری گاڑی کا دروازہ کھول کے دلاور باہر نکلا جس نے کھدر کے ڈارک براؤن سوٹ پہ آف وائٹ شال کاندھوں پہ ڈال رکھی تھی۔۔ براؤن کھیڑی اور قیمتی گھڑی پہنے، چہرے پہ خوشی کا سرور لیے وہ بے حد جاذبِ نظر لگ رہا تھا۔۔

اس نے گلِ کا ہاتھ پکڑ کے باہر آنے میں مدد کی جو بے بی پنک کلر کے بھاری کام والے لہنگے پہ نفاست سے دوپٹہ سیٹ کیے، لالی سے ملتا جلتا زیور پہنے اور اس پہ ہلکے پھلکے میک اپ میں قیامت ڈھا رہی تھی۔۔دلاور نے دل ہی دل میں اس کا پورا کریڈٹ پارلر والی کو دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا میک اپ نہ ہونے کے برابر ہی تھا۔۔

www.novelsclubb.com

تیسری گاڑی کا دروازہ کھلا اور گرے کلر کی شلوار قمیض پہ بلیک شال کاندھوں پہ ڈالے، قیمتی گھڑی اور بلیک کلر کی کھیڑی پہنے خوشی سے نہال ہوتا احیان باہر نکالا جس کے چہرے پہ آج الگ ہی چمک تھی۔۔

"احیان مجھے بھی نکالنا تھا شاید" ناز نے دانت کچکچاتے ہوئے اسے یاد کرایا

"اوسوری!" وہ خجل سا ہوتا اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر نکلنے میں مدد کرنے لگا اور پھر ازالہ کرنے کے لیے اس کا لہنگا بھی سیٹ کیا۔۔

سلور کلر کے بھاری کام والے لہنگے پہ نفاست سے دوپٹہ سیٹ کیے، احیان کی والدہ کے شگن کا زیور پہنے، وہ بھی ہلکے پھلکے میک اپ میں شانگلہ کی وادیوں پہ اتری پری معلوم ہو رہی تھی

"ہاں بھئی سب پورے ہیں؟" احیان نے آواز لگائی تو سب ہنس پڑے

"ہاں ہاں اب جلدی چلیں دا جی گھور رہے ہیں۔۔" گلؔ کے کہنے پہ سب لان کی طرف بڑھے جہاں حویلی والے ان کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔۔

ان کے لیے تین سٹیج سجائے گئے تھے۔۔

دائیں ہاتھ پہ بنا سٹیج جو کہ سرخ گلابوں سے سجا تھا اس پہ شاہ میر اور گلالئ کو بٹھایا گیا۔۔

درمیان میں موجود ہلکے گلابی رنگ کے پھولوں والا سٹیج دلاور اور گلؔ کے لیے مخصوص تھا

جبکہ بائیں طرف موجود سفید گلابوں سے سجا سٹیج احیان اور نازنین کا تھا۔۔

جب وہ لوگ سٹیج پر آ کر بیٹھ گئے تو رسموں کا سلسلہ شروع ہوا۔۔

زرتاشے اپنے بچوں کو خوشحال دیکھ کر دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہی تھی۔۔

"کیسی ہو تاشے؟" اپنے پیچھے سے آتی آواز پہ اس نے پلٹ کر دیکھا جہاں علی شیر کھڑے تھے

وہ بغیر کوئی جواب دیے نظریں پھیر گئی

"مجھے معاف کر دو۔۔" انہوں نے نظریں جھکائے شرمندگی سے کہا

پتا نہیں کیوں پر ان کی بات پہ تاشے کا دل زور سے دھڑکا

"میں نے تو اسی دن معاف کر دیا تھا علی جس دن تمہارا گھر چھوڑ کے گئی تھی۔۔" وہ بے تاثر لہجے میں بولی

علی شیر نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔

کیا تھی وہ؟ کتنی عجیب؟ کبھی اتنی جذباتی تو کبھی اتنی ٹھہری ہوئی۔۔ کبھی اتنی آسان سی کہ دل کھول کر سامنے رکھ دے تو کبھی اتنی مشکل کہ اس کی آسان سی باتیں بھی سمجھ ہی نہ آئیں۔۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا؟" وہ بے یقینی سے بولا

"ہاں علی! کیونکہ جو کچھ بھی ہوا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا۔۔ ہم دونوں بہت مختلف ہیں۔۔ ہمیں الگ ہی ہونا تھا۔۔ تم میں اور مجھ میں بہت فرق ہے علی شیر۔۔ میں نے اپنے ماں باپ

www.novelsclubb.com

کو تمہارے لیے چھوڑا تھا،اور تم نے اپنے ماں باپ کے لیے مجھے چھوڑ دیا۔۔"اس کے لہجے میں شکوہ نہیں تھا بلکہ وہ تو شاید کچھ جتا رہی تھی۔۔

وہ اسے عجیب سی الجھن میں ڈال کر خود اس کے ساتھ سے ہوتی چلی گئی۔۔

کچھ کہانیاں ادھوری ہی رہ جاتی ہیں۔۔انہیں اختتام کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ ادھوری ہوتے ہوئے بھی مکمل ہوتی ہیں۔۔وہ اس لیے کیونکہ ان کے کردار بذاتِ خود مکمل ہوتے ہیں۔۔

"آپ کو یاد ہے ہماری پہلی ملاقات جھرنے پر ہوئی تھی۔۔"شاہ میر لالی کی طرف جھک کے سرگوشی نما آواز میں بولا

اس نے اثبات میں سر ہلایا

"مجھے وہ جھرنا بہت پسند ہے۔۔جب میں چھوٹا تھا تو ماما کہتی تھیں کہ اس جھرنے پہ پریاں اترتی ہیں۔۔پتا ہے میں کافی عرصہ اس جھرنے پہ پریوں کو ڈھونڈتا رہا۔۔"وہ مسکراتے لہجے میں بولا

www.novelsclubb.com

"اور پھر آخر کار مجھے ایک پری مل ہی گئی۔۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔

لالی بھی ہلکا سا مسکرائی اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

آج اس کی آنکھوں میں الگ ہی سرور تھا۔۔زیادہ غم اور زیادہ خوشی میں اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھی۔۔آج بھی بے حد خوشی کے باعث سمندر رنگ آنکھوں میں لال ڈورے پڑے ہوئے تھے۔۔اس کی آنکھیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے سمندر میں سورج ڈوبتے ہوئے ہلکا سا سرخ رنگ چھوڑ گیا ہو۔۔

"بہتر ہے یہ لینز لگا کر ہی رکھا کریں۔۔"وہ منہ میں بڑبڑا کر نظریں پھیر گئی۔۔شاہ میر اس کی بڑبڑاہٹ سن چکا تھا تبھی اپنی ہنسی چھپاتا مہمانوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

شاہ میر نے لاہور سے اپنا سارا بزنس سمیٹ لیا تھا اور پورن میں ہی دلاور کے ساتھ اپنا بزنس سٹارٹ کر لیا تھا۔۔پاشا کی ساری جائیداد اس نے چیریٹی میں دے دی تھی۔۔ویسے بھی اس کا پورا نیٹ ورک وہ پہلے ہی تباہ کر چکا تھا۔۔حویلی آ کر وہ خود بھی بہت خوش اور مطمئن تھا۔۔

"اے خاناں!"گلؔ کے پکارنے پہ دلاور نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"کیسی لگ رہی ہوں؟"وہ جانتی تھی وہ خود سے کبھی تعریف نہیں کرے گا

"گلؔ کے علاوہ باقی سب لگ رہی ہو۔۔"وہ ہنسی دانتوں میں دبا کر بولا

"کیا مطلب؟"اس نے الجھ کر پوچھا

"مطلب تب بتاؤں گا جب تم کمرے میں جا کے منہ دھو گی۔۔"

گلِ نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا

"کوئی اچھی بات منہ سے مت نکالیے گا۔۔"

"اچھا اچھا مذاق کر رہا تھا۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ بہت زیادہ۔۔ حد سے زیادہ۔۔ سب سے زیادہ۔۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولا تو گلِ نے شرمانے کی ایکٹنگ کی

"تم بھی اچھا خاصہ لگ رہا ہے۔۔" اس نے داد دینے والے انداز میں کہا

"خاصہ اچھا لگ رہا ہوں۔۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا

"وہ دیکھیں ذرا۔۔" گلِ نے اس کا دھیان سمندر خان کی طرف کروایا جو بڑے ہی مہذب انداز میں مسکراتے ہوئے تاشے کی کسی بات کا جواب دے رہا تھا۔۔ بدلے میں تاشے بھی ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔۔ سکینہ بیگم کی وفات کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔۔ یہ صدمہ ان کے لیے کم نہیں تھا لیکن سمندر خان نے انہیں سنبھالا تھا۔۔ وہ بہت بدل گیا تھا۔۔ شاید شاہ میر اور دلاور کی صحبت کا اثر تھا۔۔

"کیا دیکھوں؟" دلاور نے الجھ کر پوچھا

"بلا کے بات بھی کی اور مسکرا بھی دیا

کیا شہید بھی قاتل نے خوں بہا بھی دیا۔۔"

اس کے شعر کا مطلب سمجھتے ہوئے دلاور نے اسے گھورا

"شرم کر جاؤ تمہاری ساس اور والد ہیں۔۔"اس نے اسے شرم دلانی چاہی جو کہ دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔۔

"میں تو صرف اس رشتے داری کو دوستی میں بدلنا چاہتی ہوں۔۔"اس نے دانتوں کی بھرپور نمائش کی

"اس دوستی کی بھنک شاہ میر کو پڑ گئی نا تو وہ تمہیں بتائے گا۔۔"اس نے اسے ڈرانا چاہا

"آپ کو شاہ میر بھائی سے بات کرنی چاہیئے۔۔میں تو بس دو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنا چاہتی ہوں۔۔"وہ ہنسی دانتوں میں دبا کر سنجیدگی سے بولی

www.novelsclubb.com

"میری ٹوٹی ہوئی ہڈیاں بھی جوڑ لینا پھر شاہ میر سے بات کرنے کے بعد۔۔"وہ سر جھٹک کر بولا

گلِ اس کی بات پہ اونچی آواز میں ہنس پڑی۔۔

"آپ کیا اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہیں؟"ناز نے مہمانوں کو غور غور سے دیکھتے احیان سے پوچھا

"مہمانوں میں مریض تلاش کر رہا ہوں۔۔پتا نہیں یہاں میرا کام چلتا بھی ہے یا نہیں۔۔" وہ منہ بنا کر بولا تو ناز ہنس دی۔۔

بینگالئی میں احیان کے ہاسپٹل کی تعمیر شروع ہو گئی تھی کیونکہ دلاور اور شاہ میر کے ساتھ ساتھ اب وہ بھی حویلی میں ہی رہنے والے تھے۔۔

"فکر نہ کریں مریض نہ ملے تو بھینسیں تو مل ہی جائیں گی۔۔"اس نے تسلی دینے والے انداز میں کہا

احیان کا منہ بن گیا

"ویسے ایک بات سوچ رہا تھا۔۔"اس نے پُر سوچ انداز میں کہا

"کیا؟"

"تم پہلے سے اتنی حسین تھی یا آج لگ رہی ہو؟"وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے بولا

وہ اس کی بات پہ ہنس پڑی۔۔

یہ مکمل منظر اور اس میں موجود ہنستے مسکراتے چہرے دیکھ کر فلک پہ چمکتا چاند بھی مسکرا دیا۔۔دور کہیں سے آتی بانسری کی آواز ان کے قہقہوں میں گُم ہو گئی تھی۔۔

راستوں کی مرضی ہے

بے زمین لوگوں کو

بے قرار آنکھوں کو

بدنصیب قدموں کو

جس طرف بھی لے جائیں

راستوں کی مرضی ہے

بے نشاں جزیروں پر

بدگمان شہروں میں

بے زباں مسافر کو

جس طرف بھی بھٹکائیں

راستوں کی مرضی ہے

www.novelsclubb.com

روک لیں یا بڑھنے دیں

تھام لیں یا گرنے دیں

وصل کی لکیروں کو

توڑ دیں یا ملنے دیں

راستوں کی مرضی ہے

اجنبی کوئی لا کر

ہمسفر بنا ڈالیں

ساتھ چلنے والوں کی

راکھ بھی اُڑا ڈالیں

یا مسافتیں ساری

خاک میں ملا ڈالیں

راستوں کی مرضی ہے

www.novelsclubb.com

جس طرف بھی لے جائیں!!

ختم شد

www.novelsclubb.com